



**OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY**

Call No. ۸۹۱۵۵۳۱۵

Accession No. ۲۶۱۴۹۹

Author ۵۲

Title

حافظ الله خان  
تطور ستر حافظ الله خان

This book should be returned on or before the date last marked here

---



# گلِ شمعِ حیات اللہ خان

معروف ہے

Checked 1978

اشارہ لپسند

چشمین

اپنے ہر ایک رنگین طبیعت عاشقِ مزاج دوستوں کے دل بہلانے کی واسطے نہایت عمدہ اور طرح طرح کی مرسلے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلیں اردو فارسی اشعار متفرق شاعر و محسن سدا اور قصبے ملی ہوئی غزلین بھجن ہوئی بھری چوٹا سا بارہ ما سا دلوراد و ہا کبت سوا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

جسکو

مولوی حفیظ اللہ خان صاحب سائڈوی تخلص بہ حفظ افسر مدرس مشہور نزدیک و دور مدرسہ موضع بنا پور پر گنہ گنہ گناہ گھولی ضلع ہردوی صوبہ اودھ شاگرد شید جانا منشی شکر پر ساد صاحب صبح بگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع نامی منشی نوکل شور مقام لکھنؤ چھپا

دسمبر ۱۹۰۲ء



احباب شائقین کو معلوم ہو کہ چند کتابیں نیا زندگی بنائی ہوئی اور بھی تیار ہیں جو کہ قابل دید ہیں زیادہ تعریف اگلی خیر۔ اپنے منہ سے نہیں کر سکتا ہوں ملاحظہ فرمانے سے خود ظاہر ہو جائیگا تا جبران کتب سے ہر میلہ وغیرہ پر مل سکتی ہیں اور جو متعلق مدارس کی ہیں وہ حسب فرمایش مطبع منشی نول کشور سے فوراً مل سکتی ہیں۔

### فہرست کتب

مفتاح المساحت بحل حسین کہ پائیش مطوح و حسابات وغیرہ کے کل قواعد سلسلہ دار با ترتیب مع سوالات شالیر تعدادی ۱۲۵۰ کے انواع اقسام کے مندرج ہیں جو کہ طلباء مدارس کو نہایت مفید اور کامیاب رہیں جو کہ آئین نہایت عمدہ وعدہ سوالات ہیں لہذا شائقین و غیرہ مدرسین اس کے ملاحظہ سے بہت فائدہ پہنچانگے۔ مفتاح المساحت مع حل حسین کل سوالات مع حل مع تصاویر وغیرہ قریب ۴۰۰ کے مندرج ہیں۔

رسالہ حساب حقیظ اللہ خان حسین نہایت عمدہ مفید مطلب اور کارآمد کل قواعد حسابات ابتدائے سلسلہ دار با ترتیب خاص کر مدارس دہاتی و نیز ہر قصبہ کے دفعہ ہفتم سے لیکر دوا اول تک کے طلبہ کو مشق کرانے کے واسطے بانداز نو بڑی خوبی کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

نویں سنگرد ناگری حسین ہر قسم کے کتب و سویا وغیرہ ہیں یعنی دیو کبت ۱۰۰۔ ویر کبت ۵۰۔ درس کبت سب رنگوں اور پچھاگ و ہولی سی و فارسی ملوان وغیرہ قریب ۵۰ کے ہیں اور تفرق میں شکل دو وار تھی کبت اور دو بار سورٹھا۔ کدلیہ بھجن۔ بارہ ماسا۔ چو ماسا وغیرہ قریب ۱۴۰ کے ہیں یہ کتاب قابل ملاحظہ شائقین ہوں۔

من مونی ناگری جو اسی کتاب یعنی گلہ سہ حقیظ اللہ خان کا دوسرا حصہ بخط ناگری مطبع ہوا ہے۔ الممتس بندہ خاکسار باب شائقین کا خدمت گزار حقیظ اللہ خان ساکن ساہی پور لاہور پچھلے مدرس مدرسہ بنا پور تھانہ بھولی ضلع بہاولی صوبہ اودھ

# فرہنگ گلدستہ حفیظ اللہ خان حصہ دوم جہین زبان بہاشا کے اکثر الفاظ بین

## باب الف

अन्तर्यामी,	جو سر اول بین رہے یہ لفظ خاص کر خدا کے لیے ہے۔	اंतर جانی
अक्रूर,	نام اُس شخص کا ہے جو مری کرشن چندر کو ستھرا لگیا تھا۔	اکرور
उमंग,	خوشی خواہش شوق۔	امنگ
अननद,	بجہر۔ جسکی حد مقرر نہ ہو۔	ان نہ
अधर,	نیچے کلاب۔ اونٹ۔ فرق۔ درسیان۔	ادھر
अचल,	جو نہیں ہلے۔	اچل
अभिलाष,	آرزو۔ خواہش۔ تمنا۔	ابھلاکھ
अदुत,	عجاب۔	ادھت
अधर्म,	خلاف شرع کام۔ عذاب خراب کام کرا۔	ادھرم
अकर्म,	قصو۔ خراب کام۔	اکرم
अवगुणा,	عیب۔	اوگن
अलक,	بالون کی لٹ۔ گھونگر۔	الک
अलख,	بے دیکھی چیز بے پہچان۔ مثلاً خدایتا ہے۔	الکھ
अश्वत,	آب حیات۔ درہر۔ پانی۔ دیوتا۔	اشرت
उद्योत,	روشنی۔ چمک۔	اودیوت۔
उदय,	روشنی۔	اودے

برندابن	برج میں ایک شہر کا نام ہے۔ مقام تیرتھر ہے۔	ہندابن
برکانا	صبح۔ ترکا۔ علی الصباح۔ گزراٹنا وقت کا ٹٹا چھوڑنا۔	برکانا
بھارتھ	نام کتاب صنفہ بیاس جی حسین کو روا اور پانڈو کی لڑائی ہے۔	بھارتھ
بھولا	سیدھا سادھا آدمی۔ نام نہاد یوگی۔	بھولا
بیال	سانپ۔ چیتا۔ باقی۔ دن۔ خراب آدمی۔	بیال
بھوم	زمین۔	بھوم
بندو	کرکشی چندر کے باپ کا نام ہے۔	بندو
بہت	بہت۔	بہت
بارہ آجھوکن	بارہ قسم کا زیور۔	بارہ آجھوکن
بجوب	بادشاہ۔ راجہ۔	بجوب
ہسنا	خوش ہونا۔	ہسنا
برسانا	برج میں ایک موضع کا نام ہے۔	برسانا
نشی دھر	کرکشی چندر کا نام ہے۔	نشی دھر
بالم	پیت۔ مالک۔ خواوند۔	بالم
بھیش	چال۔ صورت بنانا۔ شکل بدلنا۔	بھیش
بنال	چھوٹا لڑکا۔ جین طرح کے بن کے پھول ہوں اور یوں تک لمبے ہوں۔	بنال
بسیا	بانسری۔ ہنسی۔ ڈک۔	بسیا
بھال	لوک۔ ماتھا۔ پیشانی۔	بھال
بہال	ریچھ۔	بہال
بھیاون	بیسبت ناک۔ ڈرونی صورت۔	بھیاون
ملکھنا	بیقرار ہونا۔	ملکھنا
برجوری	زبردستی۔	برجوری
بابل	باپ۔	بابل
بارہ بن	برج میں بارہ بن ہیں۔ مدھ بن۔ تال بن۔ برندا بن۔	بارہ بن
	گدھ بن۔ کام بن۔ کوٹ بن۔ چند بن۔ لوہ بن۔	



اچھ	کھل	اچھ
اچھک	اچھک - دھوکے میں	اچھک
اچھ	آگے	اچھ
اچھ	بیچ بونے سے پہلا اکھوا جو نکلتا ہو	اچھ
اچھ	لال - سرخ - آفتاب - سرخ رنڈی کا درخت	اچھ
اچھ	بہت	اچھ
اچھ	برہما - بکرا - خدا - مادو جو بن - زیور جو کسی سے پیدا ہوا ہو	اچھ
اچھ	خراب - رذیل - بیچ آدمی	اچھ
اچھ	حکم	اچھ
اچھ	سہارا	اچھ
اچھ	عذاب - نام آگ سردیت یعنی عفریت کا ہو	اچھ
اچھ	راون کے لڑکے کا نام ہو	اچھ
اچھ	دشمن	اچھ
اچھ	خوفا - طمع - خورش	اچھ
اچھ	ویٹنا - جو کبھی نہ مرے	اچھ
اچھ	اوتھون کا رس - ہونٹھون کی شھاس - شیرین ہی	اچھ
اچھ	بے تھاہ - گمراہ	اچھ
اچھ	راجہ اندر کا نام ہو	اچھ
اچھ	پاک - صاف	اچھ
اچھ	کام دیو شہوت خواہش نفسانی - نام راجہ جنگ - بے جسم	اچھ
اچھ	عیب - بُرائی	اچھ
اچھ	دبہ بہ - رتبہ - جاہ و شہم	اچھ
اچھ	آگ	اچھ
اچھ	ہوا	اچھ
اچھ	شیطان فی نسل کے لوگ - دیوزاد و عفریت - راجپس	اچھ

اچر	چپل نہ سٹے۔	اچر
اچا	عورت۔ کنوڑ۔	اچا
اچیلی	مست عورت۔ بناؤ سنگا کرنا۔	اچیلی
اچی	آب نیات۔ امرت۔	اچی
اچرام	خوبصورت۔ آرزو۔ خواہش۔	اچرام
آرت	تکلیف۔ درد۔ دکھ۔ محبت۔ شوق۔ پوجا کا نام ہے۔	آرت
آئن	منہ۔ دھن۔	آئن
آبس	حکم۔	آبس
آر	جلد۔	آر
آبرن	زیور۔ گنا۔	آبرن
آسہ	شیطانوں کے لڑکے۔	آسہ
آوپ	حسن۔ خوبصورتی۔	آوپ
اوکھد	دوا۔ علاج۔	اوکھد
آمبر	لباس۔ کپڑا۔	آمبر
آٹکنا	عورت۔	آٹکنا
آؤد	ٹکنا۔ چکنا۔	آؤد
آوپ بن	پائین بلغ۔ برج میں ایک بن کا نام ہے۔	آوپ بن
آؤپاؤ	آؤکھاڑا۔	آؤپاؤ
آؤسیر	خس۔	آؤسیر
آؤئی	آٹکنا۔ گھڑانا۔ اودے ہونا۔	آؤئی
آؤپکار	تمہیر۔	آؤپکار
آؤڑوچ	بستان۔ چھاتی عورت کی۔	آؤڑوچ
آؤچھاہ	خوشی۔	آؤچھاہ
آؤچار	گنا۔	آؤچار
آؤڑو	جانگھین پیر کی۔	آؤڑو
اچر	چپل نہ سٹے۔	اچر
اچا	عورت۔ کنوڑ۔	اچا
اچیلی	مست عورت۔ بناؤ سنگا کرنا۔	اچیلی
اچی	آب نیات۔ امرت۔	اچی
اچرام	خوبصورت۔ آرزو۔ خواہش۔	اچرام
آرت	تکلیف۔ درد۔ دکھ۔ محبت۔ شوق۔ پوجا کا نام ہے۔	آرت
آئن	منہ۔ دھن۔	آئن
آبس	حکم۔	آبس
آر	جلد۔	آر
آبرن	زیور۔ گنا۔	آبرن
آسہ	شیطانوں کے لڑکے۔	آسہ
آوپ	حسن۔ خوبصورتی۔	آوپ
اوکھد	دوا۔ علاج۔	اوکھد
آمبر	لباس۔ کپڑا۔	آمبر
آٹکنا	عورت۔	آٹکنا
آؤد	ٹکنا۔ چکنا۔	آؤد
آوپ بن	پائین بلغ۔ برج میں ایک بن کا نام ہے۔	آوپ بن
آؤپاؤ	آؤکھاڑا۔	آؤپاؤ
آؤسیر	خس۔	آؤسیر
آؤئی	آٹکنا۔ گھڑانا۔ اودے ہونا۔	آؤئی
آؤپکار	تمہیر۔	آؤپکار
آؤڑوچ	بستان۔ چھاتی عورت کی۔	آؤڑوچ
آؤچھاہ	خوشی۔	آؤچھاہ
آؤچار	گنا۔	آؤچار
آؤڑو	جانگھین پیر کی۔	آؤڑو

آرئی ،	چراغ جلا کر دیوتاؤں کو دکھانا۔	آرئی
آزمن ،	انسیل و نجیب۔ خانہ دانی۔ سب سے اچھا۔	آزمن
آدھار ،	سہارا۔ پرورش کرنے والا۔	آدھار
آدھیر ،	بے دھیر۔ بے صبر۔	آدھیر
(ب)		
بالا ،	سولہ برس تک کی عورت کو کہہ سکتے ہیں۔	بالا
بھون ،	گھر۔ مکان۔	بھون
بھراتا ،	بھائی۔ برادر۔	بھراتا
بھولنا ،	بھولا دینا۔	بھولنا
بھوہار ،	میں دین۔ طریقہ۔	بھوہار
بھشی ،	بانسری۔ ٹی۔	بھشی
بھوشن ،	زیور۔ گھنا۔	بھوشن
بھرنی ،	وہ عورت جو اپنے عاشق سے جدائی میں ہو۔	بھرنی
بھوک ،	غم و راحت برداشت کرنا۔ خوشی۔ کھانا۔ عورت سے محبت کرنا۔	بھوک
بھڑ ،	قابو۔ زور۔	بھڑ
بھنورہ ،	بھنورہ۔ نام بابا۔	بھنورہ
بھوئی ،	باپ کا حصہ۔ باپ کی شراکت۔	بھوئی
بھوہان نندی ،	شری رادھ کا جی۔	بھوہان نندی
بھوہان ستا ،	شری رادھ کا جی۔	بھوہان ستا
بھوہان کمار ،	شری رادھ کا جی۔	بھوہان کمار
بھسر ،	نقہ۔	بھسر
بھدن ،	چہرہ۔	بھدن
بھدیا ،	برہما۔ بھشن۔ ہمیشہ وغیرہ۔	بھدیا
بھلی ،	لڑکی۔	بھلی
بھسم رمانا ،	خاکستر لٹنا۔ راکھ لگانا۔	بھسم رمانا

بک،	تہا بن - کدڑ بن - بیل بن - بھانڈیر -	بک
بڈھ،	بگلا - موسیقار -	بڈھو
باریادی،	عورت - ہو - دوطن -	برائی
بہیئم،	زبردستی -	بہکم
بسلو،	باہر نکالنا -	بکوں
بھینٹ،	کنارے پر -	بھیت
بھین،	غریب بیچین - بے آرام -	بھین
بھند،	گلی - راستہ - راہ -	بھین
بھٹیکا،	بہت - جھنڈ -	بھٹکا
باریباہن،	باغیچہ - پھلواڑی -	باد باہن
باریج،	بادل -	باریخ
باہن،	کل -	باہن
بارسا،	سواری -	بارن
باد،	ہاتھی -	باد
بانا،	تکرار -	بانا
بانی،	بھیکھ -	بان
باری،	عادت - سبھاؤ -	بار
باری،	پانی -	بار
باری،	سمندر -	بار
بام،	عورت -	بام
بانیک،	بناؤ - چلاؤ -	بانیک
باک،	بات - قول -	باک
بندو،	بوند - قطرہ -	بندو
بیدار،	بھاڑ کر -	بیدار
بیدو،	طائر -	بیدو



بیلجی،	بجلی -	بجلی
بیللمب،	ویر -	کینب
بیس،	عمر -	بیس
ببھو،	بھائی -	ببھو
भव،	فسار - دنیا -	ببھو
भट،	پهلوان - بہادر - شجاع -	بھٹ
भट्ट،	سکھی -	بھٹو
भव बाधा،	رنج و غم دنیوی -	بھو بادھا
बीर،	بہادر - بھائی -	بیر
बुबङ्ग،	سانپ -	بھونگ
भूरि،	بست -	بھور
भोगी،	سانپ -	بھوگی
भङ्ग	توڑنا -	بھنگ

( پ )

परवान،	پتھر -	پکھان
पग،	پیر - پائون -	پگ
पङ्क،	کیچڑ -	پنک
पङ्कत،	قطار - صف -	پنکت
पञ्चक،	چلہ - رودھ -	پنچک
पञ्चमुख،	مادیو -	پنچ منھی
पटतर،	نشال -	پٹ تر
पटु،	ہوشیار - خوبصورت -	پٹ
परा،	عہد - قول - حالت - کافی - مول -	پن
परिडित،	عالم - فاضل -	پنڈت
पतङ्ग،	چھوٹے کیڑے جو چراغ پر لپکتے ہیں - آفتاب - طائر - آگ - درخت -	پتنگ

پتا کا ،	چھوٹی چھنڈی -	پتا کا
پتلی ،	عورت منکوسہ -	پتنی
پد ،	اشمار - نظم عبارت -	پد
پنघٹ ،	پانی بھرنے کا گھاٹ -	پنگھٹ
پون ،	دھرم -	پن
प्रबाह ,	پانی کی دھارا - ہوا چلنا -	پر باد
प्रचण्ड ,	طاقت - تیز - غصہ والا	پر چند
पोत , पोति ,	محبت -	پیت - پریت
पट ,	کپڑا -	پٹ
प्रह्लाद ,	نام بھکت -	پر ہلا د
पान -	لمحہ بھر - پلک -	پل
प्रभु ,	بالک - راہمہ - خدا -	پر بھو
पिता , पितु ,	باپ -	پتا - پیت
पतङ्ग ,	سورج - آگ - درخت -	پتنگ
पावसकृत ,	برسات کا موسم -	پاؤس کُرت
पिया ,	پیت - خاوند -	پیا
पर्व ,	تیو بار - حصہ - ہیما -	پر ب
पन्थ ,	راہ -	پنٹھ
प्रेम ,	محبت -	پریم
प्रतिपाल ,	پرورش -	پر ت پال
पाट ,	ریشم تخت - چوڑائی -	پاٹ
पीताम्बर ,	ریشمی زرد کپڑا -	پیت امبر
पथिक ,	مسافر - راہی	پتھک
पूरण ,	پورا - سب	پورن
पनिर्वा ,	پانی	پنیاں

پنہی،	ہر فی مسافر - مایا - جاندار - خدا -	پنہی
پنہا،	سانپ -	پنہا
پنہ،	دو دم -	پنہ
پنہان،	چلا جانا -	پنہان
پنہاڈو،	کھاٹ - چار پائی -	پنہاڈو
پنہاٹ،	یقین - بھروسا -	پنہاٹ
پنہارا،	پرانی عورت -	پنہارا
پنہا،	بہت - زیادہ -	پنہا
پنہاتما،	خدا -	پنہاتما
پنہاشر،	خدا -	پنہاشر
پنہاسا،	ہمیشہ سے -	پنہاسا
پنہالوک،	عاقبت -	پنہالوک
پنہا،	چھوٹا -	پنہا
پنہاڈین،	پراسے قابو میں -	پنہاڈین
پنہاکما،	چاروں طرف گھومنا - طواف کرنا -	پنہاکما
پنہااس،	انجام -	پنہااس
پنہاشم،	محنت -	پنہاشم
پنہااس،	ہنسی - ہنستا - طعنہ -	پنہااس
پنہا،	ادھر -	پنہا
پنہاپکاری،	خیر لوگوں کا کام نکال دینے والا آدمی -	پنہاپکاری
پنہاسا،	وہ کتا میں جو بیاس جی نے بنائی ہیں -	پنہاسا
پنہا،	پیر - عمدہ - تعریف - جگہ - آواز -	پنہا
پنہاسارنا،	پھیلانا -	پنہاسارنا
پنہا،	طاقت ور -	پنہا
پنہا،	پیارا -	پنہا
پنہا،	پیتہم - پیتہم -	پنہا

پیارا پیارا	جانی - پیارا -	ہجان پیا
پہلے	پہلے -	پڑھم
پہلو	ٹھاکرون میں ایک ذات ہے -	پوانر
پایا	پاسے زریب - قسم زیور -	پایل
پارسی	ایک قسم کا پتھر جسکو مالک کر سونا ہو جاتا ہے -	پارس
پارہ	ارجن کا نام -	پارہ
پارہ	آدمی -	پورس
پورس	روشنی - اُجیالا -	پورس
پراکاش	ہولی کا وقت -	پراکاش
پراگ	آگ -	پھاگ
پاؤں	آپسین - باہم -	پاؤں
پرسپر	بے قابو -	پرسپر
پرس	پتھر -	پرس
پگ	گھس جانا - مل جانا -	پگ
پریش	خاوند - مالک -	پریش
پیا	پرانی عورت -	پیا
پیار	نئی پتی - تلخ پتون سمیت -	پیار
پلو	بہت جھنڈ - خزانہ -	پلو
پنج	چلے جانا -	پنج
پدھارنا	ظاہر - معلوم -	پدھارنا
پرکٹ	بہت پیارا - جان سے پیارا - مالک - خاوند -	پرکٹ
پران پتی	ہوا -	پران پتی
پون	کل کی دھوری یعنی زیرہ -	پون
پزراگ	راہ -	پزراگ
پنتھ	عسدہ -	پنتھ
پدوی		پدوی



تَنَہ	ٹوٹکا - نام باجا -	تنبہتر
تَنہول	چادل -	تندل
تَنہسٹا	عبادت -	تنبیا
تَمال	پان - ملک -	تَمال
تَنرانی	تاؤ - کشتی -	تَنرانی
تَنرور	بڑا درخت -	تَنرور
تَنسکر	چور -	تَنسکر
تاات	باپ - استاد - دوست - لڑکا - بجائی - دشمن -	تات
تای	عورت -	تایا
تیلک	ہاتھ پر بندھو چوچن یا مندان فیروزے ٹیکا لگاتے ہیں چشتہ یعنی کٹنا -	تیلک
تیرا	زیادہ گاہ - جہاں سب لوگ رسوم مذہبی ادا کرنے کو جمع ہوں -	تیرقا
تورڈ	بھوڑا -	تورڈ
تھکت	ٹوٹا ہوا -	تھکت
تیمیر	بیعتل - اندھیا را -	تیمیر
تین لاک	آکاش - پاتال - مرگ - لوک -	تین لوک
تَنک	تھوڑا -	تَنک
تَنس	ڈر - خوف -	تَنس
تین تاپ	تین طرح کا بخار -	تین تاپ
تَیہا	عورت -	تَیہا
تَیگنا	چھوڑ دینا -	تَیگنا
تَنرانا	دُکھ دینا - نہ ملنا -	تَنرانا
تَیہیہ	تین طرح کی ہوا -	تَیہیہ
تَد	پاس - کنارہ -	تَد
تیلک	ہاتھ پر چشتہ کھینچنا -	تیلک
تَننا	گرم ہونا -	تَنن

वरङ्ग ,	موج - لہر -	ترنگ
तीखे ,	تیز - پینا - چربچرا -	تیکھے
तजना ,	چھوڑنا -	تجنا
ताप ,	بخار	تاپ
तव ,	تمہارا	تب
ठगौरी ,	ٹھگسری -	ٹھگوری
टेक ,	آڑ -	ٹیک
तपी ,	پوتجاری - عابد -	تپی
तरणा ,	لایق نجات -	ترن
तरु ,	درخت -	ترو
तरशि ,	سورج -	ترن
तरुणा ,	جوان -	ترن
तरौना ,	کرن بھول جوکان میں عورتیں بہتی ہیں -	ترونا
तम ,	اندھیارا -	تم
तरशिजा ,	جمنابی -	ترنی بآ
तड़ाग ,	تالاب -	تڑاگ
तपन ,	جلن - سوزش -	تپن
ताड़न ,	سزا دینا -	تارن
तारन ,	نجات دینے والا -	تارن
तुषार ,	پالا -	تسار
(ج)		
जीर्णा ,	بوڑھا پا - پورا نا -	جیرن
जीवधारी ,	جاندار -	جیودھاری
जीवन मूल ,	باعث زندگی - زندگی کی جڑ -	جیون مول
ज्योति ,	روشنی - چمک -	جوت

جواला,	آنج۔ لپٹ۔	جوالا
ج्वर,	بخار۔	جبر
ज्वालामुखी,	آتش فشان پہاڑ۔ زیارت گاہ ہندوان۔	جوالا مکھی
जोखिम,	خوف۔ ڈر۔	جو کھیم
जननी,	والدہ۔	جننی
प्रत्न,	تدبیر۔	جتن
योगेश्वर,	نام سن۔	جو گیشور
यश,	تدبیر۔	جش
जपना,	یاد الہی کرنا۔	جپنا
येत्जन,	چار کوس کا ہوتا ہے۔	جو جن
जनकदुलारी,	سیتا جی۔	جنگ دلا ری
युत,	شامل۔ ملا ہوا۔	جٹ
जलसुत,	بکول۔	جیل سٹ
यथा,	جیسے۔ مثلاً۔	جٹھا
जगदीश,	خدا۔	جگدیش
जङ्गम,	چلنے والا جکھو طاق رفار قدرتی ہو۔	جنگم
जड़,	جابل۔ بج۔	جڑ
यती,	سنیاسی۔ فقیر۔	جتی
जन्तु,	جاندار۔	جنت
जप,	یاد الہی کرنا۔	جپ
जम्बु,	سیال۔ گیدڑ۔	جمب
जब,	بھلا ہونا۔ فتح۔	جک
जलचर,	جانوران آبی۔	جیل چر
जलतरण,	تیرنا۔ پیرنا۔ علم جہاز رانی۔	جیل ترن
यात्रा,	چلنا۔	جاترا



جیم،	جیمے۔	جیم
جلہین،	بے آب۔	جلہین
یوہن،	نئی جوانی۔ اُتنگ۔	یوہن
یوہتی،	عورت۔	یوہتی
جن،	لوگ۔	جن
یوگل،	دونوں۔	یوگل
جمن،	پیدائش۔	جمن
یامین،	رات۔	یامین
جیم،	جیمے۔	جیم
یڈورا،	کرشن چندر۔	یڈورا
جدا جڑ،	باون کا بہت بڑھ جانا اور پریشان رہنا۔	جدا جڑ
جل،	پانی۔	جل
جمن،	نہ۔ مت۔	جمن
یوگ،	لاٹھی۔ جوڑ۔	یوگ
یوشومت، یوشودا،	نند کی عورت کا نام جو کرشن جی کی مجازی مادر تھیں۔	یوشومت یوشودا
جنک کمار،	راجہ جنک کی لڑکی۔ جانی جی۔ سیتا جی۔	جنک کمار
جلش،	سمندر۔	جلش
جلدھر،	بادل۔	جلدھر
جلجات،	کھل۔	جلجات
جات،	بدا ہونا۔	جات
جڑ،	بہت۔ جھنڈ۔	جڑ



چکیت، چکرت،	آسودہ۔ خوش۔ آئندہ۔ مزین۔	چکیت، چکرت
چریت، چریت،	کھیل۔ تاشا۔	چریت، چریت
چکر،	ایک قسم کا ہتھیار ہوتا ہے۔	چکر

خاک،	خاک - دھوڑ - ریزہ ریزہ - راکھ -	چھار
خاپ،	کمان - دھنش -	چاپ
خنچروک،	بھنورا -	چن چریک
خنچلوتا،	تیزی بدکار عورت کی تعریف -	چنچلتا
خدی،	خیال کرنا - دھیان -	چنپی
خراڈی،	دُرگادی -	چندی
خندن،	سندل -	چندن
خندوک،	کانور - مور -	خندزک
خندوکلا،	چاند کا سولھوان حصہ -	خندر کلا
خندومالی،	ہما دیو - گنیش -	خندرمول
خندوبھو،	بیر بھوئی -	خندربھو
خندیکا،	پاندنی - چکور -	خندزکا
خپنا،	بشر مندہ ہو جانا -	خپنا
خریتر،	عادت - کھیل - بیان -	خریتر
خو،	آنکھ -	خیت
خو،	آنکھ -	خیش
خو،	دل خواہش - من -	خیت
خو،	مُصوّر -	خیر کاری
خو،	خوف - ڈر -	خشتا
خو،	نشانی - پچان -	خیمہ
خو،	جیتے رہو -	خیرن جیو
خو،	ناپاک -	خجھوت
خو،	خیریت -	خیم
خو،	غلام -	خیرا
خو،	کبری -	خیمیری

چتوراई،	ہوشیاری۔	چترائی
چیکانیاں،	چھیل۔	چٹنیاں
چیت،	دل۔	چت
کھنپتی،	بڑا راجہ۔	چھترپتی
چیر،	اڑھنی۔ زمانہ چادرا۔	چیر
چوہا،	نام کہ خوشبودار چیز ہو۔	چوہا
چندن،	صندل۔	چندن
چوہا،	چمکوز۔	چٹائی
چرخنا،	جاننا۔	چرخنا
کھن،	دوبلا تپلا۔ عارضہ جریان۔	چھین
چندراوالتی،	نام عورت۔	چندر اول
چاتور،	ہوشیار عقیل۔ چالاک۔	چائر
چंचل،	جو ایک جگہ قائم نہ ہو۔	چنچل
چپل،	تیز چنچل۔ صاف۔ پارا۔	چنچل
کھریدا،	تہا۔	چھریدا
کھن،	لمحہ بھر۔	چھن
چند، چندر،	چاند۔	چندر۔ چندر
چررا،	پیر۔	چرن
چاتیک،	پیمیا۔ کوکلا۔	چاتیک
چاتھک،	پیمیا۔ کوئل۔	چاتھک
کھیا،	لڑکا۔ چھیل۔	چھیا
چتور دشا رتن،	چودہ رتن جو سمندر سے نکلے ہیں یعنی۔ اورت۔ چندرا بھجی۔	چتر دوش رتن
	دھنش۔ دھونتر۔ ایرادت۔ کوستب من۔ اوچی سردا۔	
	شگم۔ کا مدھین۔ اسپرا۔ کلپ درم۔ بدرا۔ کبھ۔	
چتور شربستھا،	چار حالتیں یعنی۔ لڑکپن۔ سن تیز جوانی۔ بڑھاپا۔	

چپلا ،	کوندھا۔ بجلی۔ برق۔	چیلّا
چتور वेद ,	چاروان وید۔ رگ بید۔ شام بید۔ جبر بید۔ اکھرن۔	چتر وید
चतुरवरन ,		چتر برن۔
चराचर ,	چرند و پرند۔ چلنے والی اور نہ چلنے والی چیزیں۔	چراچر
चतुरङ्गिणी ,	فوج۔	چتر گنی
चक्रपाशा ,	جسکے ہاتھ میں پکڑ ہو۔ لہسن جی۔	چکر پان
चमू ,	فوج۔	چمّو
चवायन ,	عیب جو۔ بدگو۔	چواہن
चकीसी ,	حیران تعجب میں۔	چکیسی
चर ,	چرنے والا۔	چرّ
छत्तमराडल ,	آسمان۔	چھت منڈل
छद ,	چتا۔ برگ۔	چھد
छीर ,	دودھ	چھیر
( १ )		
दाख ,	انگور	داکھ
देवारी ,	نام توہار	دیوار
दयाल ,	مہربانی کرنے والا۔	دیا ل
दशा ,	حالت۔ طرف۔ سمت۔	دشا
ध्वजा ,	چھوٹی جھنڈی۔	دھجا
दानी ,	سخی۔	دانی
दीपक ,	چراغ۔ نام راگ۔ اجواہن۔	دپک
दग ,	آنکھ۔	دگ
दादुर ,	مینڈھک۔	داؤر
धिराना	برا بھلا کہنا۔ ناراض ہونا۔ لعنت ملاست کرنا۔	دھرانّا
दीनवन्धु ,	غریب پرور۔	دین بندھ

دیہ,	لمبا۔ بڑا۔	دیرگم
دراہ,	جرمانہ۔	دُند
دراہوت,	سجدہ کرنا۔ سرزمین سے لگا کر سلام کرنا۔	دُندوت
دنت,	دانت۔	دنت
دمن,	بہادر۔ تابعدار۔ نام عورت۔	دمن
دشان,	دانت۔	دشن
دھن,	آگ	دھن
دارا,	عورت۔ زوجہ۔	دارا
داروہا,	ہمیت ہاک۔ کڑا۔ سخت۔ جو قابل برداشت نہ ہو۔	دارن
داسی,	لونڈی۔	داسی
داہک,	جلائے والا۔ آگ۔	داہک
داہ,	سوزش۔ جلن۔	داہ
دیگمہر,	نگا۔ برہنہ۔ پرہیز۔	دیگمہر
دیشا,	طرح۔	دیشا
دیناناہ,	غریبوں کے مالک۔	دیناناہ
دوکھ,	ریشم۔ دونوں کنارے۔	دوکھ
دورنتر,	بہت دور۔	دورنتر
دولار,	پیار۔ لاڈ۔	دولار
دوہاڑ,	فراہ۔ قسم۔	دوہاڑ
دوگمہل,	پلکین چلنا۔	دوگمہل
دھج,	برہن۔	دھج
دوہنی,	دودھ دوسنے کا برتن۔	دوہنی
دھن,	دولت۔ بچھی۔	دھن
دھرم,	مذہب۔ راہ۔ طریق۔	دھرم
دشارہ,	راہچندرجی کے باپ کا نام۔	دشارہ

دھین	گلستہ بچڑا۔ دو دھار کا۔	دھن
دھوتن	گٹنی۔	دھوتن
دھوپن	آئینہ۔	دھوپن
دھوم	درخت۔	دھوم
دھمپتی	عورت۔ مرد۔	دھمپتی
دھاپ	غور۔ گھنڈ۔	دھاپ
دھارشن	دیکھنا۔ زیارت۔ ملنا۔ ملاقات۔	دھارشن
دھاندرہاں	مہربانیوں کے سمندر۔	دھاندرہاں
دھنا	جلانا۔	دھنا
دھارن	قبول کرنا۔ مان لینا۔	دھارن
دھان	خیرات۔	دھان
دھوہ	دہی۔ سمندر۔	دھوہ
دھشکندہ	راون۔	دھشکندہ
دھرجو دھن	نام راجہ۔	دھرجو دھن
دھریکھاری	در دہی۔	دھریکھاری
دھرشت	نگاہ۔ نظر۔ دیکھنا۔	دھرشت
دھرتی	زمین۔	دھرتی
دھن	خیال۔ چکا۔ فرا۔ محنت۔	دھن
دھیر	گل۔ چین۔ دھیرج۔ صبر۔ فرار۔	دھیر
دھوت	چمک۔ بھڑک۔ عمدہ پن۔	دھوت
دھلاری	پیاری۔ لڑیتی۔ لڑکی۔	دھلاری
دھارکا	نام شہر جو گجرات میں لب سمندر پر۔	دھارکا
دھامینی	بجلی۔	دھامینی
دھام	جگہ۔ مقام۔ کرن۔ کو۔ بہشت۔ خدا۔	دھام
دھنوب	کمان۔	دھنوب

دھنا ،	عورت -	دھنا
دھج ،	چاند رات -	دھج
دتل ،	فوج -	دل
دشانن ،	لنکا کا راجہ یعنی راون -	دشانن
दर्शिता ،	دکھاتا -	दर्शिता
दावा ،	آگ -	दावा
दिनेश ،	سورج -	दिनेश
दीर्घ ،	نگاہ - نظر - آنکھ -	दीर्घ
दुकूल ،	لباس - کپڑا - دو کنارے -	दुकूल
द्योस ،	دن -	द्योस
धरा ،	زمین -	धरा
डसना ،	کاشنا -	डसना
डार ، डाल ،	درخت کی شاخ - ٹہنی -	डार - ڈال
ढोरा ،	لڑکا -	ढोरा
ढीर ،	جولڑکا کمانہ مانے - شریر -	ढीر
डमरू ،	نام باجہ -	डमरू
डीर ،	نگاہ - نظر -	डीर
( ل )		
कृषि ،	اولیا اللہ لوگ - خدا رسیدہ - عابد - زاہد -	कृषि
रघु ،	سورج بنشی راجہ -	रघु
रमरा ،	کھیل - ناشا - عورتوں سے صحبت کرنا -	रमरा
रमणीक ،	خوبصورت -	रमणीक
रम्भा ،	گاہ - طوائف - کیلا - حور -	रम्भा
रसिक ،	شوہن طبیعت - عاشق مزاج -	रसिक
राम ،	راچندر - پرشرام - لہرام -	राम

راکشس ،	شیطان -	راچھس
رئیس ،	غصہ -	رئیس
رورباہد ،	بے مردتی -	رُکھائی
روراڈ ،	جسم بے سر -	رُند
رود ،	مہادیو -	رودور
رورب ،	درخت -	رُوکھ
رابرے ،	تمھارے -	راورے
رُپ ،	شکل بصورت -	رُوپ
رُکشیرو ،	نام عورت -	رُوکمن
رُचित ،	دل لگانا - عمدہ -	رُچت
راریر ،	جھگڑا - فساد -	راریر
راہو ،	نام راجھس کا ہے -	راہو
رابی ،	ہسورج -	راب
راتی ،	محنت - صحبت کرنا -	رات
رست ،	گلی - دودھ - آب حیات - زہر - پانی وغیرہ -	رستس
رستیک ،	چھیل - عاشق مزاج -	رستیک
رُست ،	درخت -	رُوکھ
روم روم ،	بال بال -	رُوم رُوم
رام چرسا ،	سری راجندر کے پیر -	رام چرن
ررنا ،	رشنا -	ررنا
رغوبار ، رغبوہر ، رघुनन्दन ،	راجندر جی -	رُکھیر - رُکھیر گھنڈ
رिपुसूदन ،	راجندر جی کے بھائی کا نام ہے -	رپ سودن
रतु ،	موسم - فصل -	ریت
रतनारे ،	سرخ -	رتنارے
रोली	پادل ہدی اور پکری طونی جسکا ماتھے پر ٹیکا وغیرہ لگاتے ہیں	رولی



روما و لی،	بالوں کی لکیر جو میٹ پر ہوتی ہے۔	رِما و لی
رین،	رات۔	رین
رج،	دُھور۔ خاک۔	رج
ریت،	راہ و رسم۔	ریت
راधा، راधिका،	کبھیجان کی ترکی کا نام ہے جو سری کرشن چندر کی پیاری معشوقہ۔ تھین انہیں چھوٹے پن سے باہر بڑی محبت تھی اس لئے عشق کی بڑی بھاری داستان ہے۔	راڈھا۔ راڈھکا
راس، رہس،	گوپیوں کے ساتھ شری کرشن چندر کا کھیل ناچ وغیرہ۔	راس۔ رہس
راجधानی،	دار السلطنت۔ دارالحکومت۔	رہس۔ راجدھانی
رमा،	پچھتی جی۔	رما
رد،	دانت۔	رد
रजनी चर،	نشا چر جیت۔ دیو زاد۔ شیطان۔	رجنی چر
रसाल،	آنب۔	رسال
रजनी،	عورت۔ رات۔	رجنی
राव،	راجہ۔	راؤ
रेणुका،	بالو۔ پھر شرام کی والدہ کا نام۔	رینو کا
रोष،	غصہ۔	روش
रङ्ग،	غریب۔ مفلس۔	رنگ
रञ्जक،	مفلس۔ کنگال۔ تھوڑا۔	رَنجک

(س)

सुसुर،	دیو لوک۔	سُسُر
सायी،	اڑھنی جبکو دیر ب مین اکثر عورتیں اڑھتی ہیں۔	ساری
सम्बन्ध،	قربت۔ لاؤ۔ اشارہ۔ رشتہ۔	سمبندھ
सयान،	ہوشیاری۔ چل کر۔ چترائی۔	سیان
सरल،	سیدھا۔ سادھا۔ آسانی۔ سہل۔	سرل

سرس,	سرس - زیادہ۔	سرس
سर्वस, सर्वे,	سर्व - سب۔	سर्व
सह,	ایک ساتھ۔ قابل سننے کے۔	سہ
सुमेरु,	نام پہاڑ جیسے دیوتا لوگ رہتے ہیں۔	سومیر
सोचहमइगर,	سولہ گ کے سنگار یعنی آرائش سج وغیرہ۔ اول معانی۔ دوسرے	سولہ سنگار
	غسل کرنا۔ تیسرے صاف ڈوبنا اور دھنا۔ چوتھے صاف اور لگانا۔	
	پانچویں بال باندھنا۔ چھٹے ٹانگ میں سینہ اور لگانا۔ ساتویں ہاتھ	
	پر ہندل کا ٹانگ یعنی تشقہ کھینچنا۔ آٹھویں خساروں پر سیاہ	
	تل بنانا۔ نویں زعفران ملنا۔ دسویں ہندی لگانا۔ گیارہویں	
	بھون کا زور پھینا۔ بارہویں سونے کا زور پھینا۔ تیرہویں	
	دونگ کا زور۔ چودھویں سٹی لگانا۔ پندرہویں پان کھانا۔	
	سولہویں سرمہ لگانا۔	
सोधना,	کھوج کرنا۔	سودھنا
स्वप्न,	خواب۔	سوپن
साक्षी,	گواہ۔	ساکشی
सहस,	ہزار۔	سہس
सहस्रा,	پیلو کا درخت۔	سہسٹر
साजन,	مالک۔ خاوند۔	ساجن
सादर,	عزت کے ساتھ۔	سادر
साधारण,	آسان۔ سہل۔ برابری۔ سیدھا۔	سادھارن
साधू,	فقیر۔ عابد۔	سادھو
सामर्थ्य,	فاق مند۔ بیاقت والے۔	سامرتھ
सुर,	دیوتا لوگ۔	سور
सनक,	نام مرن۔	سنک
सनन्दन,	نام مرن۔	سنندن

سورجی،	گلے خوشبو بختِ رت - جاپھل - ہرن - بیل - کیلا -	سُربھی
سیتا ہر سہا،	ستیا جی کا چورا جانا -	سیتا ہرن
سہمہ،	وقت -	سُتھ
سہمہ دہی،	سب کو برابر دیکھنا -	سُسم درشی
سہنت،	عابد - زاہد - اچھا -	سُنت
سہکھ،	ڈرنا - شرم کرنا -	سُکھ
سہارہ،	مطلب -	سُوارہ
سہموت،	ڈنڈا - جوڑا - بندھاو -	سُمٹ
سہرا،	ساتھی - دوست - شگھی -	سُکھا
سہکل،	سب -	سُکل
سہندر،	خوبصورت -	سُندر
سہجی،	سکھی - سہیلی -	سُجی
سہری،	دوستن - دوست عورت -	سُکھی
سہا،	آب حیات - پانی -	سُدا
سہمات،	اچھی صلاح -	سُمت
سہامی،	مالک - پت - خاوند - ولی نعمت -	سُامی
سہد،	یاد -	سُدھ
سہنی،	خالی - اوداس -	سُونی
سہہ،	محنت -	سُنیہ
سہاج،	رتبہ - مرتبہ - بناو - کچہری -	سُماج
سہاما،	انواع اقسام کا طعام -	سُاما
سہاک،	تیر -	سُاک
سہاکال،	شام -	سُانیکال
سہارہ،	گاڑی بان -	سُارہ
سہارہ،	نام راگ - مور - بادل - سانپ - آواز مول - ہرن - سورج -	سُارنگ

گھوڑا۔ چاند۔ ہاتھی۔ آسمان۔ پہاڑ۔ شیر۔ پیدہ۔ پاندھک۔	سہار۔ گیدڑ۔ سوراخ۔ کانٹا۔	سہار۔ گیدڑ۔ سوراخ۔ کانٹا۔
چراغ۔ لو۔ کوئل۔ لڑکا۔ ہنس۔ پستان۔ کھنجن۔ کھل۔ کام۔ لو۔	شجاع۔	شجاع۔
زمین۔ تالاب۔ خوبصورت۔ طاقت۔ یانی۔ بٹن۔ جی۔ کا۔ دھنشن۔	بہادری۔ دلجمعی کرانا۔	بہادری۔ دلجمعی کرانا۔
یعنی کمان۔ پکڑا۔ رات۔ عورت۔ شہد کی مکھی۔ نام ملک۔	آب حیات۔	آب حیات۔
	جھنڈ۔ بہت۔	جھنڈ۔ بہت۔
	آرام پانا۔	آرام پانا۔
	سب۔	سب۔
	کرشن چندر۔	کرشن چندر۔
	اچھا جوڑ۔	اچھا جوڑ۔
	خاوند۔ مالک۔	خاوند۔ مالک۔
	خاوند۔ مالک۔	خاوند۔ مالک۔
	صبح۔ ٹرکے۔	صبح۔ ٹرکے۔
	زیادہ ہونا۔	زیادہ ہونا۔
	ابرنیسان۔	ابرنیسان۔
	سلنپ۔	سلنپ۔
	اندھا۔	اندھا۔
	ستیابی۔	ستیابی۔
	دیو لوگ۔	دیو لوگ۔
	شکرا۔	شکرا۔
	گواہ۔	گواہ۔
	مروت دار۔	مروت دار۔

سُت،	لڑکا۔	سُت
سینڈھ،	سمندر۔	سینڈھ
سینا،	قوج۔	سینا
سمر،	لڑائی۔	سمر
سین،	سونا۔	سین
سبا،	مجلس۔	سبا
سمنور،	روبرو۔	سمنور
سیناसन،	تخت شاہی۔	سینا
سم،	برابر۔	سم
سمیر،	ہوا۔	سمیر
سومن،	پھول۔	سومن
سماجی،	اہل مجلس۔	سماجی
سمپت،	صلاح۔ تجویز۔	سمپت
سہیلی،	سکھی۔	سہیلی
سنارو،	ایچھا استاد۔	سنارو
سمیپ،	نزدیک۔	سمیپ
سراج،	کلی۔	سراج
سواون،	دل لگن۔ عمدہ۔	سواون
سماधि،	مراقبہ کرنا۔ خوشی۔ ایک جگہ رہنا۔ فقیروں کی گھسا۔	سماधि
شیشیرکت،	نام رت کا ہے۔	شیشیرکت
سمان،	برابر۔	سمان
سیاवर،	راہچند رہی۔	سیاवर
سلونا،	سانولا۔ مزے دار۔	سلونا
سسور،	ملاپ۔	سسور

سچیدانند،	خدا۔	سچیدانند
سमत،	برابری۔	سمتا
سمنجھ،	رو برو۔ سامنے۔	سمنجھ
سہسانن،	سیس۔ نام سانپ جسکے ہزار منہ ہیں۔	سہسانن
سروہ،	غصہ بھرا آدمی۔	سروہ
सरिता،	ندی۔ دریا۔	सरिता
सदन،	گھر۔ مکان۔	सदन
सरसीरुह،	کمل۔	सरसीरुह
स्वावर،	درخت وغیرہ۔ ٹھہرے ہوئے جاندار۔	स्वावर
सागर،	سمندر۔	सागर
सुरेश،	اندر۔ دیوتاؤں کا راجہ۔	सुरेश
सुरपति،	اندر۔	सुरपति
सुरचाप،	دیوتاؤں کا دھنش۔	सुरचाप
सुबाल्प،	زن خولجہ ورت۔	सुबाल्प
सुखमा،	آرایش۔	सुखमा
सुधाकर،	چاند۔	सुधाकर
सुधा،	آب حیات۔	सुधा
खेद،	پسینا۔	खेद
सोम،	چاند۔	सोम
सर،	تال۔ تالاب۔	सर

## ش

शङ्क،	خوف۔	शङ्क
श्याम،	کوکلا۔ سیاہ رنگت۔ شری کرشن چندر بی۔	श्याम
श्यामा،	رادھکاجی کرشن چندر کی پیاری۔	श्यामा
श्यामल،	سانولا۔ کرشن چندر۔	श्यामल

شاکر،	ہما دیو۔ بھلا ہونا۔ تنگ۔ کٹھن۔ دور زکا۔	شکر
شارساگاتی،	پناہ مانگنا۔	شرناکت
شিব،	ہما دیو۔ بھلا ہونا۔ آنولا۔ سیال۔ گیدڑ۔	شیر
شیش،	چاند۔	شمش
شول،	پیٹ کا سخت درد۔	شول
شیشیل،	تھکا ہوا۔ است۔ ڈھیلا آدمی۔	ششیل
شیر،	بسم۔	شرینہ
شوک،	خجہ۔ آگ۔ ماہ جیٹھ۔ جمعہ کا دن۔ دیوزادوں کا گرو۔	شکر
شاربا،	بہت خیال رکھنا۔ شلخ درختان۔	شاکھا
شور،	برادر۔ شجاع۔ سورج۔ اندھا۔	شور
شروتا،	سامع۔ سننے والا۔ ندی کا حصہ یعنی سوتا۔	شروتا
شوبا،	زیبا بلیش۔ خوبصورتی۔	شوبھا
شہ،	پانی۔ سانپوں کا راجہ۔ تھوڑا۔	شیش
شاردہ	سرسری جی۔ بدوشیاری۔	شاروا
شرو،	دولت۔ جاہ و شہم۔ خوبصورتی۔ لچھی۔ بڑائی کا لفظ ہے۔	شری
شاپ، سواپ،	بڑے ناموں کے ماقبل ملائے ہیں مثلاً شری گنگا جی وغیرہ	شاپ۔ شراب
شارشا،	بزدل۔	شرن
شیشا،	پناہ۔	شکشا
شون،	نقصیت۔	شرون
شاسن،	کان۔ سنا۔	شاستن
شوح،	حکم۔	شوچ
شوب،	سوچنا۔ غم۔ دکھ۔	شوچ
شوبی،	صفائی۔ پاکیزگی۔	شوچ
شوپتی،	بشن جی۔	شری پت
شیتل،	ٹھنڈا۔	شیتل

شوگ	مرنج - غم	شوگ
شیش	سر	شیش
شبنہ	لفظ	شبنہ
شردن	ماٹھے کا زیور جہین موتی لگے ہوں - سردار - عمدہ - سب سے اچھا	شردن
شراسن	تیرون کا بھونا - تیر	شراسن
شیقہ	قسم - سوگند	شیقہ
شیخی	اندرانی	شیخی
شاکھا مرگ	بندر - بوزنہ	شاکھا مرگ
شازنگ	بشن جی کا دمنش	شازنگ
شکھا	چراغ کی ٹو - چوٹی	شکھا
شیوا	پاروتی جی - ہما دیو جی کی عورت کا نام	شیوا
شول	ہر دشمن - پیٹ کا درد جو بہت زور سے اٹھے	شول
شکیل کمار	پاروتی جی	شکیل کمار
شوگھ	شوگھانا	شوگھ
شہ ویت	خون	شہ ویت
شیل	پھاڑ	شیل

(ک)

کنیا	دس برس تک کی لڑکی	کنیا
کرشن	سیاہ رنگت - کرشن چند کا نام ہے	کرشن
کھن	خاندان	کھن
کھانا	کچھ جی	کھانا
کھف	کڑی باتیں - کڑوے بچپن	کھف
کویا	آنکھ کا کنارہ	کویا
کدیم	نام درخت	کدیم



کंस ،	نام راجہ جو تھرا میں تھا۔ کرشن جی کا امون۔	کنش
کُپاسیندھو،	مہا بنیوں کے سمندر۔	کرپاسیندھ
کُچھبھاری،	کرشن چندر جی۔	کُچ بھاری
کےवल ،	صرف۔	کیوں
کूप ،	چاہ۔ کنوان۔	کوپ
کوپ ،	غصہ۔	کوپ
کُوبری ،	نام عورت جو کنش راجہ کی لونڈی تھی۔	کُوبری
کےलि ،	کھیل۔ تماشا۔	کیل
कुमार ،	لڑکا۔	کمار
कुमारी ،	لڑکی۔	کُماری
कपोल ،	گال۔ رخسارے۔	کیوں
कंचुको ,	چوٹی۔ انگلیا۔	کُچھکی
कुच ,	پستان نوخیز۔	کُچ
कोट बरोश ,	گرورون برس۔	کوٹ بریش
कूटो ,	چنل خور۔ دُوتی۔ کُٹنا۔	کوٹی
केसर ,	زعفران۔	کسیر
कोमल ,	نرم۔ نیا۔ بھولا۔	کومل
कारणा ,	سبب۔	کارن
कल्पना ,	فرض کرنا۔ مان لینا۔	کلپنا
कन्द ,	دھیل جو بڑ میں لگتے ہیں مثلاً آلو و گھیاں وغیرہ	کند
	آرزو۔ تکلیف۔	
केश ,	بال۔	کیس
खोंट ,	خراب۔	کھونٹ
केबट ,	ملاح۔	کیوٹ
कपट ,	پھیل۔	کیٹ

کنہاڑی،	کرشن چندر۔	کنہائی
کنہैया،	"	کنہیا
کنہ،	"	کنہ
कुल कानि،	خاندانی عزت۔ مرجاد۔	کُل کَان
कृपा،	مہربانی۔	کَرِ پَا
कर،	ہاتھ۔	کَر
कुबिजा،	نام محبت جو راجہ کنس کی لونڈی تھی۔	کُبِ جَا
खेह،	حاکم و مہول۔	کھِ یَہ
कैलास،	نام پہاڑ جہاں ہادیو رہتے ہیں۔	کَی لَاس
कर्म गति،	فوت و تقدیر۔	کَرْم گَت
कञ्चन،	سونہ۔	کَنچَن
कुञ्जन, कुञ्ज,	درختوں کی گھنی جھاڑیاں جنکے نیچے جگہ ہو۔ تنگ گلی۔	کُنچَن - کُنچ
कपि،	بندر۔	کَپ
कीट،	تاج۔	کَریٹ
कुण्डल،	کان میں پہننے کا زیور۔	کُنڈَل
कोकिल،	کوکلا۔	کُو کِلَا
कर्म रख،	خط تقدیر۔	کَرْم رِ کھ
काठ،	گلا۔ منہ زبانی۔	کَنٹھ
कन्त،	خاوند۔ پت۔	کَنٹ
कंकन،	ہاتھ میں پہننے کا زیور۔	کَنکن
कन्थ،	گدڑی۔	کَنٹھ
कीरत،	نام محبت۔	کَی رَت
किंकिणी،	گھنٹی دار کندھنی۔	کِ کِنِ نی
कनक،	سونہ۔ دھتورا۔	کَنک
खम،	میگہ چڑیا۔ سوچ۔ ہوا۔ تار۔	کَم

کیشور،	جوان - ۱۶ - برس تک کا لڑکا -	کیشور
کیشوری،	عورت -	کیشوری
کچھ،	کمل -	کچھ
کھنچ،	کھنچن -	کھنچ
کامین،	عورت -	کامین
کھٹ رت،	چھ رت -	کھٹ رت
کیلول،	خوشی - گمن -	کیلول
کارا،	سبب -	کارا
کڑیل،	خواب - ڈرہا -	کڑیل
کल्प वृक्ष،	درخت طوبی -	کल्प بُرجھ
کال،	موت - وقت - سانپ - سیاہ - ملک الموت -	کال
کھٹ رس،	چھ طرح کے رس یعنی کڑوا - کھٹا - میٹھا - چر ترا -	کھٹ رس
کھٹ راگ،	کھیلا - کھارا -	کھٹ راگ
करुणा،	چھ راگ یعنی میگھ - بھرون - غار - دیپ - شری راگ - ہندول -	کھٹ راگ
कमलासिनि،	مہربانی -	کھٹ راگ
कटि،	کمل پر بیٹھنے والے -	کھٹ راگ
कबन्ध،	کر -	کھٹ راگ
खौर،	بغیر سر کا جسم جو اکثر لڑائی وغیرہ میں بہادرون کا کوندہ	کھور
कलकोकिल،	اُنھکرمید ان کرتا ہو -	کھور
कछार،	ملک - تشقہ - میکا -	کھور
कलाधर،	آواز دلکش -	کھور
कनाकन،	دریا کی ترائی -	کھور
करार،	چاند -	کھور
	ریزے -	کھور
	کنارا -	کھور

کرک ،	درو۔	گزک
کپول ،	گال۔	کپول
کالیندی ،	جنابی۔	کالندی
کایر ،	ڈرپوک۔	کایر
کاکپش ،	زلف۔	کاکپش
کامینی ،	عورت۔	کامین
کاملوچنی ،	رس بھری آنکھ۔	کاملوچنی
کانی ،	شرم۔	کان
کامد ،	کامادینے والا۔	کامد
کیشوک ،	ڈھاکھے کا پھول۔	کیشوک
کونجر ،	ہاتھی۔	کونجر
کورنگ ،	ہرن۔	کورنگ
کوبلے ،	پھول کا زیرہ۔	کوبلے
کومد ،	کوکا بیل پھپھول۔ چاندنی۔	کومد
کھر ،	ٹیرھا۔	کھرور
کھل ،	کنارے۔	کھل
کھری ،	عیب داری۔	کھری
کھلین ،	کھیل کی جگہ۔	کھلین
کھوید ،	پنڈت۔ گئی۔	کھوید
کھلیکال ،	کھلیک۔	کھلیکال
کھری ،	راہ۔ قصور۔	کھری
کھربال ،	تھوار۔	کھربال
کھشال راج ،	راجہ دسرتھ۔	کھشال راج
کوک ،	نام کتاب حسین خورتون سے محبت کرنے کا حال ہے پھپھول۔	کوک
کولک ،	تماشا۔ کھیل۔	کولک

کندر،	سرسر	گندھر
کندوک،	کیتھا۔ گیند۔ لڈو۔	گندک
کمبھ،	سکھ۔ ناقوس جسکو ہندو پوجا کے وقت بجاتے ہیں۔	کمب
کھل،	خراب۔	کھل
کوسمب،	ایامِ مصیبت۔	کوسمب
کوسب،	نامِ خاندان۔	کوسب
کالک،	تہمت۔	کالک
کالیڈوت،	سہلی۔	کلی وھوت

(گ)

گو،	گلے۔	گو
گوپال،	کرشن چندر۔	گوپال
گرام،	قصبہ۔ گاؤں۔ جھنڈ۔	گرام
گوروجن،	بوڑھے بڑے لوگ۔	گوروجن
گوپی،	اہیری۔	گوپی
گوپ،	اہیر۔	گوپ
گوالین،	اہیری۔	گوالین
گوال،	اہیر۔	گوال
گھنا،	پکڑنا۔ زریور۔	گھنا
گجراج،	ایرادتِ باطنی۔	گجراج
گوویند،	کرشن چندر۔	گوویند
گوکول بھند،	جا نا۔	گوکول بھند
گبن،	کرشن چند۔	گبن
گیریدھر،	گلی۔	گیریدھر
عزت،	عقل۔	عزت
عزان،		عزان

گورا آگر	بڑا کنوان	گورا آگر
گورہ	مشکل کھن - پوشیدہ -	گورہ
گورس	نام طائر -	گورس
گور	دودھ - دہی - میٹھا -	گور
گرہ	نام ذات - چٹھا -	گرہ
گوری	گھر - مکان -	گوری
گوکھل	زن صاحب جمال -	گوکھل
گلن	برج میں ایک گائون -	گلن
گووڑ دھن	آسمان -	گووڑ دھن
گوئی ناٹھ	نام ہار -	گوئی ناٹھ
گمان	کرشن چندر -	گمان
گوری	اغماض کرنا -	گوری
گنٹ	نام راگنی - ہدی - رات - پاروتی جی - ملی -	گنٹ
گات	گنگا ندی -	گات
گنڈ	بدن -	گنڈ
گھشیام	ہاتھی -	گھشیام
گرکیم	سناہ بادل - کرشن چند -	گرکیم
گیند	گرمی -	گیند
گرت	ہاتھی -	گرت
گج	گرہا -	گج
گنبر کا	ہاتھی -	گنبر کا
گج کا بنی	طوائف -	گج کا بنی
گر راج ستا	عورت -	گر راج ستا
گر آ	پاروتی -	گر آ
	زبان - بات - آواز	
گورا آگر		
گورہ		
گورس		
گور		
گرہ		
گوری		
گوکھل		
گلن		
گووڑ دھن		
گوئی ناٹھ		
گمان		
گوری		
گنٹ		
گات		
گنڈ		
گھشیام		
گرکیم		
گیند		
گرت		
گج		
گنبر کا		
گج کا بنی		
گر راج ستا		
گر آ		

گریو، گوج،	بدین - گھونگھیل -	گرگرو گنج
(ل)		
لکشمی،	نام برادر را چندر جی -	لکشمی
لادیلو،	رادھا جی - پیاری -	لاڑلی -
لومانا،	لچانا - بچی لگانا -	لہانا -
لالیتا،	نام عورت -	للتا
لالک،	خوشا مدکر کے نرمی کر کے -	لنک
لارو،	دیکھنا - پہچاننا -	لکھنا
لوہی،	لاچی - کنجوس -	لوہی
لومار،	اچھا وقت - اچھی ساعت -	لگن
لوجانا،	شرماے جانا -	لجانا
لوچن،	آنکھ -	لوچن
لڈا،	ایک قلعہ کا نام ہے جس کو لب سمندر جزیرہ سرندپ میں ایک پھاڑی وہان کے راجہ راوٹ نے بنایا تھا اب اسی نام سے وہ جزیرہ مشہور ہے ورنہ اس جزیرہ کا نام پیشتر سنکھدیپ تھا -	لڈا
لنکیش،	راجہ راوٹ -	لنکیش
لومار،	بدکار مرد -	لومار
لومو،	دولت - بٹن کی عورت -	لومو
لاکھا،	لاکھ -	لاکھا
لوک،	گاڑی کی راہ - پک ڈنڈی - مرہاد - بدنامی -	لوک
لوک لاج،	دنیا کی شرم -	لوک لاج
لوگارد،	عورت -	لوگارد
لوتیکا،	بیلا -	لوتیکا

لانا،	بیل جو چلتی ہو۔	لانا
لاناہ،	ماتھا۔	لاناہ
لاناہ،	بیل۔	لاناہ
لاناہ،	عورتیں۔	لاناہ
لاناہ،	شری کرشن جی۔	لاناہ
لوناہ،	دنیا کا پائے والا۔	لوناہ
لوکھ،		لوکھ
(م)		
مورا،	منہ۔	مورا
موراہل،	موتی۔	موراہل
مورلی،	بالسری۔	مورلی
مادھوپور،	متھرا جی۔	مادھوپور
مہاراج،	بڑا راجہ۔ عموماً برہمن لوگ۔	مہاراج
مادھ،	وسط۔ بیچ۔	مادھ
مونی،	رکھ لوگ۔	مونی
مہادھ،	سب سے بڑا دیوتا۔ مادھوی۔	مہادھ
مادھت،	ہوا۔	مادھت
مورامکھ،	مور کے پردوں کا تاج۔	مورامکھ
مورہ،	انگوٹھی۔	مورہ
مادھنا،	گھنگھوٹا۔	مادھنا
مان،	غور گھنگھڑ۔ اغماض کرنا۔	مان
مادھ،	کرشن چند۔	مادھ
مانوہ،	کام دیو۔	مانوہ
مین،	کام دیو۔	مین
مین،	مچھلی۔	مین
ماتھ،	لاش۔	ماتھ





مارتھاڈ،	سورج -	مارتنڈ
ماधुष्ये،	میٹھی -	مادھرن
मलयागिरि،	نام ہاڑ -	ملیا گری
मारिकमहल،	موتی محل -	ماریکت محل
माथें،	غصہ کرین -	ماکھین
मातङ्ग،	ہاتھی -	ماٹنگ
मासी،	سلام - پرنام -	ماسی
माषि،	غصہ کرے -	ماکہ
मीच،	موت - قضا -	میچ
मुक्ता،	موتی -	مکتا
मुद،	خوشی -	مڈ
मोचन،	کھولنا -	موچن
मोद،	خوشی	مود
मन्दर،	ہاڑ	مندر
मञ्जुल،	خوبصورت -	منجول
मञ्जु،	خوبصورت -	منج

(ن)

नम،	نسکار - سلام -	نم
नमो،	سر جھکاتا ہوں - مؤدب سلام کرتا ہوں -	نمو
नम्र،	نرمی - عاجزی -	نمڑ
नरहरि،	نرسنگھ اوتار -	نرہر
नरेन्द्र،	نراراجہ - شاہنشاہ -	نریندر
नवबधू،	نئی دولہن -	نوبدھو
नवरङ्ग،	کام دیو - نیارنگ -	نورنگ
नवला،	نئی عورت - نئے جوہن -	نولا

نہ	خراب -	انشط
ناہکا	بڑے کی عورت - کتنی عورت -	نایکا
نہاوی	نمیب کے بھل -	نہواری
نہاوی	بے ہنر جہین کوئی ہنر نہ ہو -	نہواری
نہاوی	الک -	نہاوی
نہاوی	تھوڑی دیر کے واسطے -	نہاوی
نہاوی	نام - یعنی ایک بڑے دلی کا ہو -	نہاوی
نہاوی	نیلی یعنی سیاہ چاورزانی -	نہاوی
نہاوی	ایک اوتار کا نام ہو -	نہاوی
نہاوی	موتی - پہاڑ - درخت - جگہ -	نہاوی
نہاوی	آدھی -	نہاوی
نہاوی	تھوڑی دیر تک -	نہاوی
نہاوی	آواز - گیت - راگ -	نہاوی
نہاوی	نزدیک - پاس -	نہاوی
نہاوی	جل - پانی -	نہاوی
نہاوی	بے شرم - بے جا -	نہاوی
نہاوی	مالک -	نہاوی
نہاوی	پانی - اور - سوٹھ - ہوشیار -	نہاوی
نہاوی	چتر عورت -	نہاوی
نہاوی	نیا -	نہاوی
نہاوی	بید جو ہندوؤں کی آسمانی کتاب -	نہاوی
نہاوی	راجس - دیوڑا و خبیث -	نہاوی
نہاوی	جشوداجی -	نہاوی
نہاوی	ہمیشہ -	نہاوی
نہاوی	لڑکا - برج میں ایک معزز امیر کا نام تھا -	نہاوی



نیرسب،	دیکھ کر۔	زنگ
نہلین،	جوان۔	نولین
نہ،	آسمان۔	نہجہ
نہش،	راہ۔	نہش
نہنات،	ماکھن۔ نینون۔	نہنیت
ناگ،	سانپ۔ پتا۔ ماتھی۔ خراب آدمی۔ بھید۔	ناگ
نہلوی،	خوبصورت عورت۔	نولی
نہی،	سمندر۔ کبیر کا ایک رتن۔ دولت۔	نہجہ
نہرکار،	بے ہنر۔ زنگ۔	نہرکار
نہیاد،	ملاح۔ کمار۔	نہکاؤ
نہداغ،	گرنی۔	نہراگھ
نہتنب،	سُرن۔ چوڑ۔	نہتنب
نہپ،	قدم کا درخت۔	نہپ
نہبی،	کمر بند۔ ازار بند۔	نہبی
نہرک،	کمل۔	نہرک
نہر،	سخت باتیں۔	نہر
نہپور،	بچپنا۔	نہپور
نہگہش،	گزر۔ جو کہ ایک پرند کا نام ہے۔	نہگیش
نہی،	نات۔ نام راہ۔	نہی
نہندی،	پاروتی جی۔ لڑکی۔ سونٹھ۔ ہڑ۔	نہندی
نہسکار،	سلام۔ سر جھکانا۔	نہسکار
نہشک،	شا۔ نے والا۔	نہشک
نہل،	خوبصورت۔ نیا۔ حسین عورت۔	نہل

(۹)

نہست،

نہستر کپڑا۔



وِٹپ،	وِٹپ - پتا - درخت -
وِیَبَک،	وِیَبَک - برہمن -
وِیکوہ،	وِیکوہ - جدائی -
وِیپُل،	وِیپُل - بہت -
وِیپِن،	وِیپِن - جنگل -
وِیڈھنَس،	وِیڈھنَس - فنا کرنا - ناش کرنا -
وِکاَش،	وِکاَش - کھلنا - پھولنا -
وِیوَم،	وِیوَم - آسمان -
وِیٹھا،	وِیٹھا - بیفائدہ -
وِیرِجِی،	وِیرِجِی - برہمچاری -
وِیروِڈ،	وِیروِڈ - دشمنی -
وِیرِڈ،	وِیرِڈ - تعریف -
وِیڈان	وِیڈان - بیوی -
وِیتِراگ	وِیتِراگ - جسے دنیا کا راگ چھوڑ دیا ہو -

( ۵ )

ہِیَی،	ہِیَی - دل -
ہِک،	ہِک - درد - شک -
ہِلاہل،	ہِلاہل - زہر -
ہِٹ،	ہِٹ - بازار - راہ -
ہِیرانا،	ہِیرانا - گرم ہو جانا -
ہِیرنا،	ہِیرنا - چورالینا -
ہِیت،	ہِیت - محبت - واسطہ -
ہِیت،	ہِیت - محبت -
ہِیتکاری،	ہِیتکاری - دوست -
ہِدِی،	ہِدِی - دل -

ہر ،	مہادیو -	ہر
ہری ،	بشن - کرشن چندر -	ہری
ہوری ،	جل جانا -	ہوری
ہرنا ،	راہ لکنا -	ہرنا
ہولسنا ،	خوش ہونا -	ہولسنا
ہلدھر ،	بلدیو جی -	ہلدھر
ہولاسینی ،	خوش رہش کرنے والے -	ہولاسینی
ہولاس ،	خوشی -	ہولاس
ہم لتا ،	سوئے کی سیل -	ہم لتا
ہیم ،	پالا - جاڑا - نام رت -	ہیم

یہ

لکھا

یہ





# فہرست گلدستہ تحفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند

## حصہ اول

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱	اُردو غزلین -	۲۶۹	۶
۲	اشعار متفرق اُردو -	۲۸۲	۱۰۱
۳	فارسی غزلین -	۴۲	۱۲۴
۴	اشعار متفرق فارسی -	۱۴۴	۱۴۱
۵	ستیزاد اُردو -	۱۰	۱۵۱
۶	مخمس اُردو -	۱۷	۱۵۸
۷	سدس اُردو -	۵	۱۷۸
۸	رباعیات اُردو -	۴۲	۱۸۶

## حصہ دوم

۹	دو ہالی ہولی غزلین -	۱۸	۱۹۳
۱۰	بہجن -	۴۴	۲۰۹
۱۱	ہولی -	۳۲	۲۱۹
۱۲	ٹھمری -	۵۱	۲۳۱

نمبر شمار	قسم	تعداد	صفحہ
۱۳	چوماسا -	۶	۲۴۱
۱۴	بارہ ماسا -	۷	۲۴۴
۱۵	متفرق راگ -	۲۷	۲۵۲
۱۶	بھاگ راگ -	۱۱	۲۶۱
۱۷	بھیروین -	۱۲	۲۶۳
۱۸	دادرا -	۴۵	۲۶۵
۱۹	دوبا -	۱۰۰	۲۷۳
۲۰	سورٹھا -	۳۱	۲۷۷
۲۱	کبت -	۳۸	۲۷۹
۲۲	سویا -	۹۳	۲۸۸
۲۳	خط منظوم بزبان بھاشا -	۱	۳۰۴
۲۴	خط نظم و نثر بزبان اُردو	۲	۳۰۸



# گلہ شہ حفیظ اللہ خان

معروف بہ

## اشعار و لپند

جسین

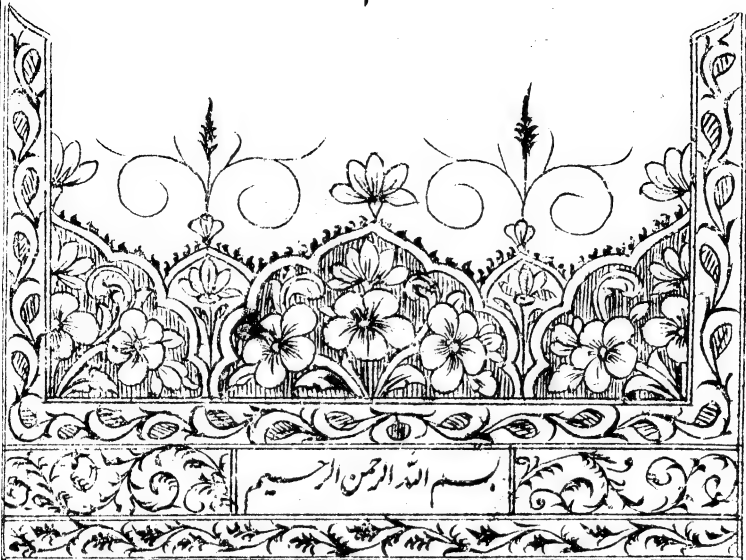
اپنے ہر ایک نگین طبعیت عاشق مزاج دوستوں کے دل بہلانے کی واسطے نہتا  
عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی مئے دار عشق آمیز گائیوالی چٹ پٹی غزلین اردو فارسی  
واشعار متفرق متنزاد خمس مسدس اور دوہے ملی ہوئی غزلین تجھن ہوئی ٹھمری چو باسا  
بارہ ماسا و آواراد و اکبت میا وغیرہ بڑی خوبی اور ترتیب کے ساتھ مندرج کیے گئے ہیں

جسکو

مولوی حفیظ اللہ خان صاحب ساندوئی متخلص بہ خط افسر مدرس مشہور نزدیک و دور  
موضع بنیا پور پر گئے بنگر تھانہ بھولی ضلع ہردوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب منشی  
شکر پر ساد صاحب صبح بگرامی نے بکوشش تمام تالیف و تصنیف کیا

مطبع منشی نوال کشنور میں چھپا

۱۹۰۲ء



بعد حمد مذاق عالم ارحم الراحمین و نعت سرور کائنات رحمۃ اللعالمین۔ کہ یہ خاکپاے  
 جہانیاں ننگ ناموس نبی نوع انسان سرگشتہ وادی ہیمچانی سن بلد کو سے ناوانی مبتلاے ریخ  
 و جن کفش بردار ار باب سخن امیدوار رحمت ایزد منان احقر العباد خفیض الدخاں ابن  
 محمد بازخان ابقاہ اللہ علی دین الہی و حفظہ عن ذنبہ الخفی و الجلی اپنے شوقین دوستوں اور احباب  
 زنگین نرجون کی خدمت میں عرض پرداز ہو کہ یہ خاکسار باشندہ قدیم قصیدہ ساندی ضلع ہردوئی  
 محلہ اونچا نیلہ ب دریاے گرہ کا ہو اور اب مقتضائے آب و دانہ یکم مارچ ۱۲۸۷ھ سے بعد  
 افسردہ سی دار السور و شہور نزدیک و دور مدرسہ موضع بنا پور پرگنہ بانگر تھانہ گھوڑی اسٹیشن ضلع  
 ہردوئی ملک اودھ میں مامور ہو۔ آیام طالب علمی سے شعر و شاعری کا شوق کئے سننے کا کمال  
 ذوق رہا اور ہمیشہ مصدر بوارق معانی منظر شوارق فیض سانی منبع محبت و داد حشریہ مودت  
 و اتجا و فشی شکر پر ساد صاحب صبح بلگرامی شاگرد رشید حضرت قدردام اللہ انضالہم سے  
 کہ تقریباً پانچ چھ مہینے سے بعد ہسپتال ماسٹری بمقام کرسی اسکول ضلع بارہ بنکی بمشاہدہ  
 چوکیس روپیہ بابواری ساندی سے تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہیں اپنی تصنیف پر اصلاح لیا کیا

اور انھیں کی شفقت و مہربانی و نظر عنایت و قدر دانی کے طفیل سے اس درجہ کو پہنچا  
تعالیٰ شانہ انکو اپنے فضل و کرم سے یوں اُنیوٹا درجہات عالیہ پر ترقی بخشا ہے۔ غرض کہ  
میرے شوق کی کیفیت نہ پوچھیے دن و نوارات چو گنا ہوتا گیا بیسوں کلیات و دیوان جمع  
کیے بلکہ ایک مجموعہ بحر الاشعار بھی حسین کہ عمدہ عمدہ اور انواع و اقسام کی غزلیات و قصاید  
و اشعار تفریق ردیف واریو انماے شعرا و متقدمین و متاخرین سے انتخاب کر کے  
لکھے گئے ہیں تالیف کیا اور ایک کتاب بخط ناگرمی موسوم بہ نوین سنگرہ بھاشا بھی تالیف  
کر کے مطبع نشی نو لکھنؤ صاحب میں چھپوائی حسین کہ ہر ایک قسم کے عام پسند نہایت اچھے اچھے  
کبت۔ ستویا۔ دوہا۔ سورٹھا۔ بچن۔ ہوتی۔ راگ۔ اور بہت سی احباب پسند باتیں  
اسمین مندرج کی گئی ہیں جسکی تعریف دیکھنے پر منحصر ہے جن صاحبوں کو اس کے ملاحظہ کا شوق ہو  
مالک مطبع اودھ اخبار مقام کھنڈو سے طلب کر لیں یا سیلون میں کتب فروشوں کے  
پاس تلاش کریں۔

خیر اب میں باعث تالیف اس کتاب کا بھی کچھ آپ لوگوں سے عرض کیا چاہتا ہوں امیر وار  
ہوں کہ وہ بھی سن لیا جائے یعنی ایک روز تھا کہ مہربان سنگھ صاحب نمبر دار بنا پورہ کہ بڑے  
صاحب شعور اور قدر دان ہیں ان کے مکان پر میں اور چند میرے قریب شاگرد یعنی جنگو سنگھ  
و دودوان سنگھ و گجراج سنگھ و زرخن سنگھ وغیرہم کہ اب ہر ایک بقدر ضرورت اردو ناگرمی  
و حساب پمائنش وغیرہ پڑھ لکھ کر اپنے اپنے کاروبار متعلقہ زمینداری میں مشغول ہیں ہم ٹھہرے  
اُسی کتاب یعنی نوین سنگرہ کا ذکر کر رہے تھے کہ مردم دیدہ و مدحت و مروت و مخزن لطف و عنایت  
ٹھا کہ زریب سنگھ برادر خرد مہربان سنگھ نمبر دار مدوح نے کہا کہ اگر بمقامہ نوین سنگرہ ایک  
اردو مجموعہ اشعار حسین کہ نہایت عمدہ عمدہ خواہر گانے والی عوام پسند اردو و فارسی غزلیں  
ہوں تالیف کر کے طبع کر ایسے تو خوب ہو اور اسی طرح ایک ہمارے ہم وطن اور ہم کلاش شفی  
رام نرائن زریب نے بھی نوین سنگرہ دیکھ کر فرمایا تھا تب تو میرے دل میں یہ سوچا کہ

ایسا چوڑا پیدا ہوا کہ کچھ ایسا ہو کہ ابھی وہ کتاب طیار ہو جائے غرض کہ خداے جل شانہ نے ہمارے ارمان پورے کیے اور جو مقصد تھا حسب دلخواہ نکل آیا۔

میں کہتا ہوں کہ اس مجموعہ کو احباب زمانہ نہایت پسند کریں کیونکہ علاوہ غزلیات کے آئین زبان ہندی کی بھی نثر ہے اور عشق آمیز باتیں بہت لکھی گئی ہیں جسکی کیفیت فرست ملاحظہ فرمائے سے باقی نظر ہوتی ہے۔

بڑی محنت و جانفشانی سے بعد ہجیا مہیاں سنگم و دھرم سنگم طلباء دفعہ سوم مدرسہ ہذا میں نے اسکو لکھ کر اپنے ہی نام سے موسوم کیا یعنی اسکا نام گلدستہ حلیۃ اللہ خان معروف بہ اشعار و پسند رکھا ہے اس میں دو حصہ ہیں حصہ اول میں اردو فارسی غزلین اشعار متفرق اردو فارسی ستر اور خمس سہدس رباعیات وغیرہ ہیں۔

اور حصہ دوم میں دو باب و کتب ملی ہوئی غزلین پنجہن ہولی تھمری چوہا سا بارہ ماسہ وادوار دوہا سورٹھا کبت سیا خط منظوم زبان بھاشا نام مشق و غیرہ ہیں۔

مجموعہ تو بہت چھپے ہیں مگر ایسا دیکھنے میں کم آیا ہوگا کہ جس میں کوئی بات کسی قسم کی دوگدشت نہیں کی گئی ہے اور خاص کر وہ چیزیں اس میں لکھی ہیں کہ جنکو ہر شخص پسند کر سکتا ہے اور وہ تو بات ہی اور ہے کہ جو صاحب حسد کی نظر سے جب اسکو ملاحظہ کریں گے تو انکو کیونکر کوئی بات اس میں پسند پڑے گی۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا دستور ہے کہ خود تو وہ کام کر ہی نہیں سکتے اور نہ اسقدر سیاحت ہی ہو مگر اردن کی سیب مینی وکتہ یعنی سے لوگوں کی نظروں میں بزم خود میان ٹھہر بنے بیٹھے ہیں۔ اگر محنت و کوشش کر کے کوئی چیز بنائی تو ان مکتہ جیون کے باعث دل درجہ زیادہ پڑا ہوا ہو جاتا ہے۔ بجا یہ تعریف کے کلمات طعن و طنز زبان پر لاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی بات صحیح کیوں نہ ہو اسکو عیب ہی بتاتے ہیں طرہ یہ کہ پھر اپنی غلطی نہیں مانتے جو زبان سے نکل گیا وہی درست و صحیح جانتے ہیں۔

جن صاحبوں کو میرا مجموعہ پسند نہ پڑے وہ اپنے دل کی دل ہی میں رکھیں میرے سامنے

کسر جوابات معقول نہ سنیں نامعقول نہ بنیں میں اچھا یا بُرا جو کچھ ہوں سو ہوں اور ویسی ہی میری تالیف ہو وہ اپنی تعریف ظاہری سے اس حقیقہ کو معذور رکھیں۔

صرف اُن صاحبوں کی شان میں یہ گستاخانہ تقریر زبان پر لائی گئی ہے جسکے وجودِ مرکب میں جس قدر تشہدِ زیادہ ہو اور بجز عیب کے کسی کی ذات میں وہ ہنرمیں دیکھتے۔

نعموزِ باللہ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھ کو یہ سیری تالیف کو خواہ مخواہ اچھا ہی کیسے مگر حاسدانہ کننا اور ہر دوستانہ نصیحت دوسری بات ہے ورنہ یہ تو سب جانتے ہیں کہ بے عیبت خدا کی ہے۔ انسان بچا رکس میں ہے۔ خاصکر مجھ ایسا سچیدان ذرہ بمقدار ہر ایک کا کفش بردار کہ تین تیرہ کسی میں نہیں ہو ایک بے حقیقت آدمی ہے اور ویسی ہی اُسکی تالیف ہے۔

اخلاق کو کام فرمائے دوستانہ عیب پوشی کا امسیر وار ہوں بھول چوک معاف ہو آدمی ہوں۔ کچھ فرشتہ نہیں۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ *الانسان من الخطاء والنسیان*۔ پھر میں کب اس سے باہر ہو سکتا ہوں۔

اچھے آدمیوں کا کام ہے کہ اُسکا عیب اس طرح سے اُسپر روشن کر دیتے ہیں کہ کوئی نہیں جان سکتا اور جتنے حضرات اور بی قماش کے ہیں وہ جب تک دس آدمیوں کے روبرو اُسکی غلطی یا بھول نہ بتائیں تب تک اُسکی فضیلت اور علمیت ہی نہ چکے یہ نہیں جانتے کہ ہمتواروں کا عیب بتا کر خود ہوشیار کیا بنتے ہیں بلکہ صاحبانِ عقل و فراست کے روبرو اپنی حماقت اور کم لیاقتی کے سارے فیکٹ پر زیادہ تصدیق کراتے جاتے ہیں۔

اے میرے کرم فرما دوست میرے تصور کو معاف کرنا اور محض ناقابلِ آدمی مجھ کو جانکر اعتراضات سے معذور رکھنا۔ تعالیٰ شانہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اس تالیف کو احبابِ زمانہ کے دل میں جگہ دے اور اسکے ملاحظہ کا شوق اُنکو عطا فرمائے۔ آمین۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِنْ عَدُوِّکَ اَلْاِنْسَانِ عَلٰی اَیْلِ اَلرِّضَا وَ اَسْتَغِیْثُ بِکَ  
و تخط حقیقت الدخان مدرسہ دار السہر موضع بنا پور گڑنہ باگڑ ضلع ہردوی ملک دیمہ لہرقوم و ستمبر ۱۳۳۲ھ





اردو غزلین۔ اشعار شوق اردو۔ فارسی غزلین۔ اشعار شوق فارسی۔ متراد اردو  
نخست۔ سدش۔ رباعیات وغیرہ بہت پر مضمون اور عشق آمیز مہندرج ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو غزلین

غزل-۱

کلگونہ جسکا اسم رخ قال قیل کا  
کس وجہ سے نہ محور ہوں ہر شکل کا  
حامی عزیز سے ہو فزون تر ذیل کا  
تخم شر سے جیسے گلستان خلیں کا  
کرم یاہ مشتری ہو متاع قلیں کا

حسن سخن ہو وصف جمال اُس جمیل کا  
تصویر ایک آئینہ انواع مختلف  
ہفت آسمان ہیں تجھ سے حصارِ پناہ خاک  
جنت ادکا لے نار سے تیری بہار فضل  
ہر وہ ہزار عالم قدرت کا تاحدار

ترجمہ مع تفسیر کیونکہ شہیدی ہو بے نیاز

تکلیف ہو اس نقر کو کیسے کفیل کا

غزل ۳۲

سر دیوان لکھا ہو زین نے مطلع لغت احمد کا  
ظہور حق کی محبت ہو تہان میں نور احمد کا  
نہ تھا نام و نشان جہن روزوں اس لوح زبرد کا  
نہ بنتا صغر کہ نقش اسد پر سیم احمد کا  
گھلے گا حال امت کو ترسے الغام ہے احمد کا  
نہاؤں سکہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا  
پیسر موطواف احوکاش مجکو ترسے مرتد کا  
کبھی گرد و ریشیون میں کروں نظارہ گنبد کا  
کسی صحرا میں دانکے قطعہ ہون میں دام آورد کا  
نفس حیوقٹ ٹوٹے طائر روح مقید کا

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مدد کا  
طلوع روشنی جیسے نشان ہوش کی آمد کا  
بستان ازل میں وہ معلم نقل کل کا کھٹا  
گذر و مدت سے کثرت میں نہ تو نداشت مطلق کو  
بٹیکے جس گھڑی شہرت کے سامان بزم جنت میں  
ہوا تجھ سانہ ہو سکتا ہو میرا ہو یہی ایمان  
ہوئی ہو جنت عالی مری معراج کی طالب  
کبھی نزدیک جا کر آستانہ پر ملوں آنکھیں  
مدنیہ کی زمین کے گرنہ لائق ہو مرا لاشا  
تھا ہو درختوں پر ترے روضہ کے جا بیٹھے

خدا اٹھ چوم لیتا ہو شہید می کس محبت سے  
زبان پر میری جدم نام آتا ہو محمد کا

غزل ۳۳

کسی عاشق کو نہ رکھنا تو خدا یا تنہا  
یار نے جب مجھے خلوت میں بلایا تنہا  
مجھے وحشت نے وہاں راتوں پھر آیا تنہا  
حسب خواہش وہ مرے پاس کب آیا تنہا  
ترے بھران میں بھی اُسے مجھے پایا تنہا

ریخ و غم میں نے اٹھایا سو اٹھا یا تنہا  
اسے کہتے ہیں اطاعت کہ گیا میں بخود  
خضر کا قافلہ ہوش جہان پر ہوا گم  
وہل کی رات بھی کبخت حیا سا تھ رہی  
رگزر غم نہ کرے دشمن جان میرا تھا

اکھ کو گور آپ کو مردہ میں شہید کی سمجھا

یار بن بخت نے جس رات سلا یا تنہا

غزل-۴

لقاب اُس شرکین نے اپنے چہرے پر وہاں باندھا  
 کہ تو نے دو ترانے گائے اور آبِ روان باندھا  
 وہ مجنون تھا کہ سر پر ہاروں نے آشیان باندھا  
 فلک نے جسکے آگے لاجوردی سائبان باندھا  
 تری تیغ نگہ نے مشورہ کیا میری جان باندھا  
 ترے زخمی کا جدم اُسے زخمِ خوشی کاں باندھا

تصور عاشق بیتاب نے دل میں یہاں باندھا  
 لب جو کسے اور شک پر ہی ریساسان باندھا  
 ہما کے پر حلیں گراستخوان پر میرے آبیٹھے  
 جد اک قصہ ہی ہم غم کشوں کے عیش کرنے کا  
 ابھی میں خون کرو گانا پاور نہ سچ بتا مجھ کو  
 گیسو بن پنچہ جستج رشک پنچہ حیران

شہیدی کثرتِ عصیان سے مجھ کو خوف آتا ہو  
 سفرِ دور کا اور دوش پر بارِ گران باندھا

غزل-۵

آپ سے مجھ کو مبارک ہو لگانا دل کا  
 کیا قیامت ہوئے شخص پہ آنا دل کا  
 اُنکی مٹھی میں ہواں روز و نٹھکانا دل کا  
 اُنکا بھڑام سرد اور دکھانا دل کا

جان اب تجھ سے ہی کیا بھید چھپانا دل کا  
 نئی باتیں نئی گھاتیں نئی چاہت نئے پیار  
 لاکھ ڈھونڈھا کہ دشت کین ملتا ہی سراغ  
 بے رے اگلے سمت کا رکنا سُن سکے گلہ

چاہ کے کچھ تو مزے سے ہو شہیدی آگاہ  
 کاش چندے اُسے بھائے جو ستا نا دل کا

غزل-۶

جلیکا قفس جلیکا قفس جلیکا قفس جلیکا قفس  
 ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس  
 گئی مجھ کو دس گئی مجھ کو دس گئی مجھ کو دس گئی مجھ کو دس

تجے پرے جھڑنے لگے شر نہ ٹرپ تو بلبلِ زارِیں  
 انھیں گو کہ بارہواں سال ہوئے غم سے یہی مقال ہے  
 نہ چلی کسی کی فسوں گری کردہ لف سانپ جس کی گھڑی

تسے غم کا ہون بریدہ سر بیت جنگجو مرے قتل پر مرا دل بڑنگ خنہ خون تسے پاؤں تک مجھے کیا کروں تجھے دیکھا جب سے لگاؤ پری بکرا کسی کے نظارہ کی کوئی کارروان جو نکلیا سو بچہ قیس یہ بول اٹھا	نہ مکر کو کس نہ مکر کو کس نہ مکر کو کس نہ مکر کو کس نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس نہین دسترس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس
--	--

تو شہید می ابر سے کہ وہ شراب پیٹتے ہوں جس جگہ وہین جابر س وہین جابر س وہین جابر س وہین جابر س
--

## غزل - ۷

غضب ہو جس بت کا فریہ اپنا دم نکلتا ہو نہ رکھ آنکھوں پہ میری آستین لطف ای ہدم دکھا کر اپنی آرایش پری مجھ کو نہ دھوکا دے سمجھ کر ابھینی جس سر میں دل کا راز کستا ہوں بنا دیتا ہو کوچہ فقر کا ٹرے کو بھی سیدھا	نیا تابوت اس کے کوچہ سے ہر دم نکلتا ہو کہ اشک مرغ کے ہمراہ دل کا غم نکلتا ہو کسی کے سادہ پن میں اور ہی عالم نکلتا ہو نجل ہوتا ہوں کیا کیا جب ترا حرم نکلتا ہو کھنچا جب جنتری میں تار کا سب خم نکلتا ہو
---	--

شہید می سے نہین واقف ہیں ہم اتنے تو واقف ہیں کہ کوئی راتوں کو کرتا ہوا ماتم نکلتا ہو
---

## غزل - ۸

شام بل میں شک گل کی ہنوز دوجی نہیں گئی ہو نہ عشق سرمہ کا فی مسی کا نہ شوق غزب کا فی ہنسی کا بلو اس کی خبر نہیں ہو کہ عشق اور عاشقی ہو کیا شے ضیا سے جسکی جہان روشن و شمع پنہان ہو زرد آن	ابھی وہ نام خدا ہو غنچہ فیم چھو بھی نہیں گئی ہو گمان ہو گر تملو آرسی کا سور و رو بھی نہیں گئی ہو ہنوز کا نون میں اس پری کے یہ گفتگو بھی نہیں گئی ہو حریم عزت کے تابروزن شمال تو بھی نہیں گئی ہو
---	--

شہید می اتنی گمان پرستی شے میں سب بھول بیٹھے ہستی ہوئی ہو جس دوسے تملو مستی وہ تا کلو بھی نہیں گئی ہو
--

## غزل-۹

کسی نے اُسکو سمجھایا تو ہوتا	کوئی یاں تک اُسے لایا تو ہوتا
ہرزہ رکھتا ہر زخمِ خنجرِ عشق	کبھی اے بوالہوس کھایا تو ہوتا
یہ نخل آہ ہوتا بید ہی کا ش	نہوتا گو شر سایا تو ہوتا
جو کچھ ہوتا سو ہوتا تو نے تقدیر	دیان تک مجھ کو پہنچایا تو ہوتا
کیا کس جرم پر تو نے مجھے قتل	ذرا تو دل میں شرمایا تو ہوتا

دل اُسکی زلف میں الجھتا ہر کب سے  
ظفر اک روز سلجھایا تو ہوتا

## غزل-۱۰

دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پر فن نکلا	دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا
جب تو آیا کہ مرادمِ بہت پر فن نکلا	نکلا ارمان و سیکن پسِ مردِ نکلا
نام سے کام نکلتا نہیں بے جو ہر اہل	تلِ عارض سے نہ ہرگز کبھی روشن نکلا

خونِ عاشق کا ہر گلو نہ ترے عارض کو  
قتل ہونے سے ہمارے ترا جو بن نکلا

## غزل-۱۱

کہوں کیا رنگ اُس گل کا انا انا انا انا	ہوا رنگین چین سارا انا انا انا انا
نک چڑکے ہو دکھ کس نمے سے دل کے زخموں پر	مڑے لیتا ہوں میں کیا کیا انا انا انا انا
خدا جانے ملاوت کیا تھی آبِ تیغِ قاتلِ مین	لبِ ہر زخم ہو گیا انا انا انا انا
میری صورت پر تھی حق پرستی ہو کہوں میں کیا	کہ اس صورت میں ہو کیا کیا انا انا انا انا

ظفر عالم کہوں میں کیا طبیعت کی روانی کا  
کہ ہر اُندا ہوا دریا انا انا انا انا

## غزل-۱۲

<p>ترے ذقت کے مارے کو روش کی چہیں کسکا برنگ گل ہو سینہ چاک مثل پیرہن کسکا یہ منزل آمد و شد کی ہو اسین ہو وطن کسکا لب زخم بگہنستا ہو اب زیرِ کفن کیس کا</p>	<p>لگے ہو سیر گلشن میں دل ای غنچہ دہن کسکا مری وحشت سے ہمسر ہو سکے دیوانہ پن کسکا مسافر خستہ دنیا میں جو آیا ہوا راہی نہ نو غنچہ بخونِ شفق میں دیکھ تجھ جلت سے</p>
--	--

## غزل-۱۳

<p>خفاں اب ہین جان بہتے کبھی بستے بشریان تھے کبھی رمانِ قصر و ایوان تھے چمن تھے اور بھریان تھے کبھی اڑتی تھی دولتِ رقص کرتے سیمبریان تھے جہان کنگر پڑے ہین اب کبھی رہتے گہریان تھے کبھی کیا کیا تھے ہنگامے بیان اور شور و شراب تھے</p>	<p>جہان ویرانہ ہو پہلے کبھی آباد گہریان تھے جہان پھیل ہو میدان اور سراسر ایک خارستان جہان پھرتے بگوسے ہین اڑتے خاکِ صحرا میں جہان میں سنگ ریزے تھے یہاں یا قوت کے تودے جہان ہنسان اب جہنم ہو اور ہو شہر خاموشان</p>
--	---

ظفر احوال عالم کا کبھی کچھ ہو کبھی کچھ ہو  
اکر کیا کیا رنگ اب ہین اور کیا کیا پیشتریان تھے

## غزل-۱۴

<p>لگا ہوا تازہ سے تیری زیادہ خوب کیا ہو نہیں معلوم عینا کسکو کہتے ہین قضا کیا ہو اکہ لذتِ عشق میں کیا ہو محبت کا مزا کیا ہو</p>	<p>مجھے تیغِ نظر سے قتل کر تو سوچتا کیا ہو ہماری زندگی اور مرگ وصل اور بجر ہو تیرا نک بیتک کہ زخموں پر نہ چھڑکے کوئی کیا جانے</p>
--	---

ترمی آنکھوں سے جاری آنسوؤں کا آج دریا ہو  
بتادے صاف مجھ کو اسے ظفر یہ ماجرا کیا ہو

## غزل-۱۵

<p>بنایا کرتے ہین ناوکِ فلن تو دہ مری گل کا</p>	<p>نشانہ بعدِ مردن بھی رہا میں تیغِ قاتل کا</p>
---	---

نظر سے میری گریہ انکی ہوئیں آنکھیں نکل جائیں تڑپ کر پھلیاں دستِ حنائی کی فقیری میں بھی لے دل آسمان پر جو دماغ اپنا	تصدق کے لیے کچھ اوٹ روغنِ نیک کے تل کا لہو بھر جاے اوقاتِ اگر مجھ نیم بسمل کا گدائی میں کروں بیکر کے کا سہ ماہ کا بل کا
--	---

فقیری میں وزیر اب آکے پر یان پانوں پڑتی ہیں یہ نقشِ بوریہ اپنے لیے ہی نقشِ عمل کا
--

غزل ۱۶

نہ بوسہ دینا آتا ہو نہ دل بھلانا آتا ہو جو تم ہنسے میں ہوشاق ہم رونے میں کامل میں بچھا کر دام گیسوئِ رخ پہ وہ صیاد یوں بولا مراجی تھقہ بھرتی ہو مینا مسکراتا ہو	تجھے تو او بہت کافر فقط ترسانا آتا ہو تھمیں بجلی گرا نا ہکو منہ برسانا آتا ہو یہ پھندا وہ جو جسمین مرغ دل بے دانا آتا ہو ہمارا یا رجسدم جانبِ میخا نا آتا ہو
--	---

تبسم کی جگہ آس کا فربہ کیش کو اسے رند خف ہونا بگڑنا مارنا دھمکانا آتا ہو
---

غزل ۱۷

تجھی کو جو یان جلوہ فرما نہ دیکھا مرا غنچہ دل ہو وہ دل گرفتہ یگانہ ہو تو آہ بیگانگی میں اذیت مصیبت ملامت بلائیں جبابِ رخِ یار تھے آپ ہی ہم	برابر ہو دنیا کو دیکھا نہ دیکھا کہ جس کو کسی نے کبھی وانہ دیکھا کوئی دوسرا اور ایسا نہ دیکھا ترے عشق میں ہمنے کیا کیا نہ دیکھا گھلی آنکھ جب کوئی پردانہ دیکھا
--	---

شبِ دروزاے درو در پی ہوں اُسکے کسی نے جسے یان نہ سمجھا نہ دیکھا
--

غزل ۱۸

خوشاد دماغ جسے تازہ رکھے بوتیری سناہ جاہی قریبِ رگِ گلو تیری نکل چلی ہو بہت پیرہن سے بوتیری چراغِ ہاتھدین ہو اور جستجو تیری کسی میں خو ہو ہماری کسی میں خوتیری خدا گواہ ہو شاہد ہو آرزو تیری	خوشادہ دل کہ ہوجس دل میں آرزو تیری یقین ہو اُٹکیلی جان آگے اپنی گردن میں مری طرف سے صبا کیو میرے یوسف سے شبِ فراق میں اسے روز وصل تا دمِ صبح جواہر گریہ کنان ہو تو برقِ خندہ زنان شبِ فراق میں اکدم نہیں قرار آیا
---	--

زمانہ میں کوئی تجھسا نہیں ہو سیفِ زبان  
رہی ہو مسرکہ میں آتشِ برو تیری

### غزل ۱۹

جھوٹھی پھر کس کی قسم کھائیے گا ادھو اے دستِ جنون آئیے گا پر اکیسے بھی تو گھر آئیے گا ابھی سپلو سے نہ اُٹھ جائیے گا کچھ لبِ گور سے فرمائیے گا آنکھ کے پردے میں چھپائیے گا	سرمہ اکاٹ کے پچھتائیے گا کیا گرمیہاں نے کلا گھوٹا ہو آپ کہتے ہیں کہ جا جاتا ہوں تھام لوں دل کو ذرا ہاتھوں سے کیسے یارانِ عدم کیا گذری مردمِ چشم سے گر آئے حجاب
---	---

ہم بھی آنکھیں سجھد میں وزیر  
خشتِ خم لیکے جو بوائے گا

### غزل ۲۰

دکھلا کے خدا چاند سا رخسار کسی کا یارب نہ جُدا یا رے ہو یا کسی کا اچھا نہیں ہونے کا یہ بیا کسی کا	مدت سے ہو دل طالبِ دیدار کسی کا بیتاب ہوں میں دل ہو گرفتار کسی کا دیکھی جو مری نبض تو بولا یہ میسا
---	--



پھر جوش میں ہر غم کی طرح سے دل مدہوش تیغِ نگہ ناز نہ کھینچا کرو ہر دم	دیوانہ ہوں میں عاشق سرشار کسی کا عاشق ہوں نہیں ہوں میں گنگنا کسی کا
کیون شمع کے مانند ہنر دل ہو جلاتے دیکھ آئے ہو کیا چہرہ گلنار کسی کا	
غزل ۲۱	
<p>ترے عشق میں ادبِ ماہِ لقا مجھے کچھ بھی خیال خدا نرہ مرے حق میں توجہ سے کہ دیر ہوا کوئی اور مقامِ دعا نرہ ترہی شکل ہوا نکھوں میں آنکھوں پہ تر آئینِ جمال ہی میں نظر میں جدا بھی ہوا کبھی تجھے اگر تو خیال سے تیرے جدا نرہ مرے دیدہ ترین وہ نور نہیں دلِ خستہ کو سیلِ سرور نہیں غمِ ہجر سے جان پہ آنِ نبی کرو لطف کہ وقتِ جفا نرہ نہ خیال وجود نہ فکرِ عدم نہ طلالِ عقاب نہ رنج و ستم نہ پری سے غرض ہو نہ جور کا غم مرے دل میں کچھ اُسکے سوا نرہ مجھے یار نے جب سے عزیز کیا مرے دل کو لیا غمِ عشق دیا کیا ایک نگاہِ کرم سے غنی کسی بات کا دل کو بھلا نہ رہا</p>	
غزل ۲۲	
کسی نے راز مخفی کو نہیں ہو آپ سے کھولا دہی اول دہی آخر وہی ظاہر دہی باطن دہی ہر طور سینا اور وہی موسیٰ دہی شلا دہی قطرہ دہی دریا دہی قلم دہی کورہ دہی میخو استانہ دہی ہشیار دیوانہ	نہ یہ بولا نہ وہ بولا وہی بولا وہی بولا دہی ہو طور سینا اور وہی موسیٰ دہی شلا دہی ہو باد اور آتش دہی پانی دہی اول احمد ہو اور وہی احمد دہی ہو ترغی مولا
دہی جز ہو دہی گل ہو دہی خوشیدا اور ذرہ	

سمجھ میں رکھ ہی خادِم نہ بنِ نادان اور بھولا

### غزل ۲۳

<p>کمان سے ہم کمان کپڑے ہوئے بیکار میں آئے ادب سے ہاتھ باندھے ہم ترے دربار میں آئے سہرے تسلیم خم ہو جو مزاجِ یار میں آئے قیامت ہو کر دو آنسو نہ چشمِ یار میں آئے یہاں مجمعِ مسایاں بھی تلاشِ یار میں آئے ہمیں بھی یاد رکھنا ذکرِ جو دربار میں آئے قیامت ہو اگر بل ابروِ خندار میں آئے</p>	<p>عدم سے جانبِ ہستی تلاشِ یار میں آئے یقین ہو کچھ نہ کچھ رحمتِ مزاجِ یار میں آئے اگر بخشے زبِ رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا مری تربت پر سب نے نہ رو دیا پروہ سنگین دل نہ پوچھو اہلِ محشر سے دیوانوں کی بیستابی عدم کے جانے والو بزمِ جانان تک جو پہنچو تم نہ مانگو بوسہ کوس گار سے منہ وہ بیٹھے ہیں</p>
---	--

### غزل ۲۴

<p>جیسی اب ہو تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی میقاری تجھے اسے دل کبھی ایسی تو نہ تھی کہ طبعیت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی تابِ تجھ میں نہ کمال کبھی ایسی تو نہ تھی</p>	<p>بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی لے گیا چھین کے کون آج ترا صبر و قرار تیری آنکھوں نے خدا جانی کیا کیا جادو عکسِ رخسار نے کسکے ہو تجھے چمکایا</p>
--	---

کیا سب توجہ کرتا ہر طرف سے ہر بار  
خو تری حورِ شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

### غزل ۲۵

<p>زخم کی صورت ہو خون آنکھوں سے جاری اندون دم چرائے پھرتی ہو با دہساری اندون کیا ہی صورت ہو گئی ہو پیاری پیاری اندون شکل بچانی نہیں جاتی ہماری اندون</p>	<p>عشق کا خنجر لگا ہو دل پہ کاری اندون باغ میں جاتی ہو اُس گل کی سواری اندون بھولی بھولی شکل پر دل ٹوٹ جاتا ہر صنم عشق کے آثار نے لاغری کیا ہو اس قدر</p>
--	---

قتل کرتا ہر عسرق آلودہ ابرو خلق کو کیا تری تلوار پر ہر آبداری اندون

تھنڈھی سانسین بھرنے ہو ہر دم امانت کیلئے  
جان جاتی ہر کو کس پر تمھاری اندون

غزل ۲۶

سنا ہوا نکو منظورِ نظر تیغ آزمائی ہو  
ارے او بیو غائب سے طبیعت تجھ پہ آئی ہو  
لبو بہتا ہوا آنکھوں سے خیال تیغ ابرو میں  
سر مرقد جو آتے ہیں تو کستے ہیں خدا بخشنے  
یہاں شوق شہادت نے مری گردن جھکائی ہو  
بجائے روح غالب میں تری الفت سہائی ہو  
دل نادان نے میرے کیا تری تلوار کھائی ہو  
ہمارے عشق میں اسنے بڑی آفت اٹھائی ہو

گیا گورِ غریبان پر وہ جہدم فتنہ محشر  
جہان میں غل ہوا اٹھو قیامت سر پہ آئی ہو

غزل ۲۷

باعثِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی  
خود گلا کاٹوں مجھے خنجرِ عنایت کیجیے  
آپ کی جانے بلا کیونکر کٹی فرت کی رات  
آپ کی باتوں کا رہتا ہوں مجھے ہر دم خیال  
تنکے چنوائے لگی ہلکے جدائی آپ کی  
دیکھیے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی  
دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی  
جب کوئی بولا صدا کا نون میں آئی آپ کی

جان دید و یا پس دیوار سرینگو رنمیس  
اُسکے کوٹھے تک نہو گی رشنائی آپ کی

غزل ۲۸

مجھ کو فرقت کی اسیر سی سے رہائی ہوتی  
گر نہو شمع تو معدوم ہیں پروانے بھی  
غیر سے کرتے ہوا برو کے اشارے ہر دم  
کاش عیسے کے عوض موت ہی آئی ہوتی  
تو نہوتا تو منہم کب یہ خدائی ہوتی  
کبھی تلوار تو مجھ پر بھی لگائی ہوتی

خط کے آغاز پہ تو مجھے ہوا صاف تو کیا	لطف تب تھا کہ صفائی میں صفائی ہوتی
دھوئی کیوں اشک کے طوفان سے لوح محفوظ	سرنوشت اپنی ہی ناسخ سے سنائی ہوتی
غزل ۲۹	
میں اپنا چاک گریبان سیا سیا نہ سیا مرض عشق ہوں کیا پوچھتے ہو حال مرا جو مال و زر تھا مرے پاس دے چکا شکو نہیں جہان میں کم ہین حسین شیرین لب	قریب مرگ ہوں دردن جیا جیا نہ جیا علاج عشق طیبو کیا کیا نہ کیا اب ایک پہلو میں دل ہو دیا دیا نہ دیا تھارے ہونٹھوں کا بوسہ لیا لیا نہ لیا
سو اے لخت جگر اور کیا غذا ہو نیا ز	لہو کا گھونٹ ہو اسپر پیا پیا نہ پیا
غزل ۳۰	
نکلنا سخت مشکل ہو نہ کیونکر کوئے قاتل سے ترے کوچے میں اے قاتل نہ آتا میں نہ آتا میں نہوں عاشق تو معشوق کو پوچھے کون دنیا میں ہٹا دو آنکھ بالین سے نہیں تو خوف کھا مینے اکھی دیکھیے کس دن وہ ہو دین آکے پہلو میں	ٹڑپتے ہوں جہان عاشق ہزاروں مرغ نسل سے ولیکن کیا کروں مجبور ہوں بیابانی دل سے جہان میں قدر گل کی ہو فقط عشق غدا دل سے سنا ہو دم نکلتا ہو بہت عاشق کا مشکل سے رہا کرتی ہین باتیں رات کو دو دو پہر دل سے
تپ فرقت سے ایسا بڑھ گیا ہو ضعف اور نعمت	کہان کروٹ بدلنا سانس بھی لیتا ہوں شکل سے
غزل ۳۱	
خفا ہو کیوں مرے یوسف لقا سنو تو سہی ابھی کرو نہ مجھے تیغ ناز سے گھائل	ہوئی ہو مجھے بھلا کیا خطا سنو تو سہی اگرچہ ہوں میں ہمہ تن فدا سنو تو سہی

ہیشہ کرتے ہو جو رو ستم نے ایجاد بٹھانا فیرون کو پاس اور تجھے رہنا دور بٹھہر کے دو گھڑی ای جان جان خدک لیے	یکس سے سیکھا ہونا زودا سُنو تو سہی یہی ہی شیوہ ہرودنا سُنو تو سہی تھارے بحر میں جو کچھ ہوا سُنو تو سہی
---	--

سجباؤ دشت جنون کو ہنر کہا مانو  
تھیں سے کتا ہوں شفق ذرا سُنو تو سہی

## غزل ۳۲

عجب ایک جلوہ ترا چا رسو ہے گلستان میں جا کے ہر اک گل کو دیکھا نہوگا کوئی مجھسا محو تصور نہیں ہے سوا تیرے کچھ مطلب دل چمن میں جو دیکھا تو چرچا ہے تیرا نہو وصل تو رات دن ہے برابر	نظم جس طرف کیجیے تو ہی تو ہے نہ تیری سی زنگت نہ تیری سی بو ہے جسے دیکھتا ہوں سمجھتا ہوں تو ہے تمنا تری ہی تری آرزو ہے لب برگ گل پر تری گفتگو ہے حسرت کی نہ کچھ شام کی آرزو ہے
---	--

نہیں چاک دامن کوئی مجھسا گویا  
نہ نجسہ کی خواہش نہ شکر رفو ہے

## غزل ۳۳

تری ایک چھنی گاہ نے مرسل سے پروا ڈھایا تری بالی دادا بہند ہوں میں تری شرم چاہا ہوں میں مجھے اپنے دل پہ نظر نہ تھی کہیں اس صدا کی خبر نہ تھی تری شکل آنکھوں میں بس ہی نہ ہوا ہی نہ ہوں ہی	جو کرشمہ پیش نظر نہ تھا اسے ایک پل میں دکھادیا یہ کرم کیا مرے حال پر مجھے اہل درد بنا دیا جس آنکھت برکم جو سنا نہ تھا وہ سنا دیا وہ جو نقشِ خوابی خیال تھا مر دل سے تو نے مٹا دیا
---	--

تو ہی تو ہی میری نگاہ میں تو ہی مہر میں تو ہی اہ میں  
یہ اثر ہے تیری نگاہ میں جو عزیز کر کے بٹھا دیا

	غزل ۳۴	
<p>نکلین ہمارے دل کے بھی اربان کبھی کبھی خط تو لکھا کرو مہر تا بان کبھی کبھی کچھ سوچ کر یہ کہنے لگے بان کبھی کبھی ہندو بنا کبھی تو مسلمان کبھی کبھی</p>		<p>آیا کرو ادھر بھی مری جان کبھی کبھی آنے سے یان کے آپ کو انکار ہو اگر پوچھا شب وصال میں پھر آؤ گے کبھی ہر و پیا بنا ہوں تمہارے میں عشق میں</p>
	<p>فرقت سے تیرے دل کو ہمارے نہیں قرار پوچھا کرو تو حال پریشان کبھی کبھی</p>	
	غزل ۳۵	
<p>اس صنم پر ترے مٹنے کی مجھے آس نہیں یاس سے پر کسی حالت میں مجھے یاس نہیں محتسب کیا ہو خدا کا بھی ہمیں یاس نہیں ماجرایہ بھی کم از قصہ قرطاس نہیں</p>		<p>لجھی لجبائے خدا اس سے مجھے یاس نہیں آس کہتے ہیں جسے آس نہیں یاس نہیں بار بار بیٹھ کے کعبہ میں بہائی ہو شراب خط وہ لکھتا ہو مجھے لکھنے نہیں دیتے قریب</p>
	<p>قابل قرب نہیں بے ادبوں کی صحبت دور رہ اُن سے ولا جنکو ترا یاس نہیں</p>	
	غزل ۳۶	
<p>اک شرر جائے جو پتھر میں تو پتھر جل جائے کیا عجب ہو جو مرے جسم سے پتھر جل جائے شمع کے جلتے ہی پروا نہ کیوں کر جل جائے کیا تعجب ہو جو یہ چرخ شکر جل جائے</p>		<p>آتش عشق وہ ہو جسمیں سمندر جل جائے تن بدن پھونک دیا ہو تپ فرقت نے مرا دوست کہتے ہیں اُسے ساتھ جو دے آفت میں آہ کے شعلہ سے میرے تری فرقت میں صنم</p>
	<p>ہو وہ پر کا لہ آتش قد موزون تیرا دیکھئے اُس سے جو تشبیہ صنوبر جل جائے</p>	

## غزل ۳۷

وضع انسان اور ہر ترکیب حیوان اور ہر  
ماہ تابان اور ہر رخسار جانان اور ہر  
باغ و بہستان اور ہر گنج خمیدان اور ہر  
چاہ کنعان اور ہر چاہ زرخندان اور ہر  
ابر باران اور ہر یہ چشم گریان اور ہر  
ماز غلمان اور ہر انداز انسان اور ہر  
یہ گریبان اور ہر تیرا گریبان اور ہر  
خار ترکان اور ہر خار غفیلان اور ہر  
سر و بہستان اور ہر سر و خرامان اور ہر  
چشم جانان اور ہر خم شیر عریان اور ہر  
سنبستان اور ہر رلف پریشان اور ہر  
شارخ مرجان اور ہر دست حسنان اور ہر  
نظم قرآن اور ہر رخسار جانان اور ہر

چشم جانان اور ہر چشم غزالان اور ہر  
گزلان اس سے بچھے اس سے جگر ہو چاک چاک  
سیر قتل مت سمجھ گلگشت اسے نازک فزان  
ایک یوسف دان گرا تھا یان کرے دہا خلق  
برق اسپر ہستی ہو روتا ہو اسپر اک جهان  
خاک جنت میں لے گا بعد مومن دل مرا  
اسمین ہوا غ فراق امی صبح آسمین آفتاب  
دل سے ہو کاوش اسے تلوون سے ہو سکو نفلش  
جانور اسپر ہو عاشق و سبب عاشق آدمی  
ہوئے تہین خون اس کے دیکھ سے تو کی فریب  
گر یہ دونوں خاک پر غلطان ہیں لیکن فرق ہو  
ناتراشیدہ ہو وہ اور یہ ہو سانچے میں ڈھلا  
باعث ایمان ہو وہ عارت کرایان ہو

فرق ہو شاہ و گدا میں قول شاعر ہی یہی

شیر قالمین اور ہر شیر فیستان اور ہر

## غزل ۳۸

بس ترستے ہی چلا افسوس پیانے کو ہم  
کیا ترے عاشق ہوئے تھے درد و غم کھانے کو ہم  
بس ترستے ہی رہے ہیں آب اور دانے کو ہم  
اب تو پوچھینگے اسی کا فر کے تھانے کو ہم

دور سے آئے تھے ساقی شے میخانے کو ہم  
کیون نہیں لیتا ہماری تو خبر اسے بے خبر  
ہم کو پھینسا تھا افس میں کیا گلہ صیاو سے  
طاق ابرو میں صنم کے کیا خدائی رہ گئی

باغ میں لگتا نہیں محرا سے گھبراتا ہی دل کیا ہوئی تعصیر مجھے تو بتا دے اسے نظیر	اب کہاں لہجہ کے ٹھہیں ایسے دیوانے کو ہم ہاں کہ شادی مرگ بھجیں ایسے مرجائے کو ہم
---	--

غزل ۳۰

کیا کہاں ابرو نے اک تیر نظار مارا کیا تجھے اور نہ تھا ہستی کے جنگل میں شکار رات تنہائی میں آیا تھا تھوڑا تیرا ہے پھینکی تھی کلی اُسکی طرف لالہ کی عشق بازی کی جو ہیں ہنسنے بچھائی چوہر غیر کیا چیز ہو محفل سے اٹھا دوں پل میں سچ ہو دنیا کے لیے کچھ نہ سکندر نے کیا	جسکے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا مرغ دل تو نے جو صیاد ہمارا مارا ذکر تیرا ہی کیا آہ کا نارا مارا اُسے شونی سے ہمیں بھول ہزارا مارا پانسا گرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا کیا جھلا کہ نہیں سکتا میں تمہارا مارا آپ گڑ روز جیا کیلے دارا مارا
---	--

غزل ۳۱

نہیں تاب کہ دیکھوں جہاں صنم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم  
بجھے حسن کی جلوہ گری کی قسم مجھے عشق کی پردہ دری کی قسم  
ترے عاشق زار ہزار بیان تجھے دیکھنے آتی ہو خلق جہاں  
کوئی دیکھا ہو مجھسا بھی سوختہ جان تجھے میرے ہی دیدہ دری کی قسم  
نہو قاصدِ یار تو چین بچہیں ابھی اپنا خیال ہو اور کہیں  
ابھی ہوش کی اپنے خبر ہی نہیں تجھے عالم بے خبری کی قسم  
شبِ وصل کی ہو گئی صبح عیان کہ تڑپنے لگا دل سوختہ جان  
میرے دیدہ تر ہوئے شعلہ نشان مجھے اس شفق سحر کی قسم  
نہ کر اتنا فکری تو جگر کو لہو کہ نہ شوق سخن ہو نہ ذوق سب  
ترے شہرے آتی ہو خون کی تُو مجھے تیری ہی بیجگہ کی قسم



غزل ۴۲

دل لگا کر تجھے پیارے اتو بچھاتے ہیں ہم سچ بتا کیا ماجرا ہو اتو گھبراتے ہیں ہم اب گدا ہیں تیرے در کے تیرے کھاتے ہیں ہم چاہو بولو یا نہ بولو اتو چلاتے ہیں ہم حضرت شاہِ صفی تیرے ہی کھاتے ہیں ہم	عشق میں پھنک کر ترے از بسکہ غم کھاتے ہیں ہم کیون خفا رہتا ہے پیارے کیا خطا ہم سے ہوئی چھوڑ کر دونوں جہان کو مثل مجنون ہو گئے ساغر دل کوئے وحدت سے تم نے بھر دیا عرضِ خادم کی بھی ہو اسکو سنا ہو ضرور
--	--

غزل ۴۳

تمہیں کو دل میں بسا چکے ہیں نشان اپنا سنا چکے ہیں  
مرا محبت کا پا چکے ہیں تمہارے غم نے اٹھا چکے ہیں  
کین، ہریلی کین، ہر مجنون کین، ہر عاشق کین، ہر مشوق  
یہ غور کر کے ذرا تو دیکھو ہر ایک گھٹ میں سا چکے ہیں  
کین، ہر یوسف کین، زلیخا کین، ہر شیرین کین، ہر فریاد  
اسی طرح سے ہر ایک رنگ میں تماشا اپنا دکھا چکے ہیں  
کین، رشد ہیں کین، ہر ارشاد کین، ہر مرشد کین، ہر ہادی  
یہ جتنی نفٹیں ہیں سب ہیں فرضی پتا تو اسکا بنا چکے ہیں  
کین، ہر خادم کین، صفی ہیں کین، ہر مینا کین، ہر سازنگ  
اسی سبب سے ہیں سب سے ملے منم، ہر اپنا سو پا چکے ہیں

غزل ۴۴

ہر خدا یا ردا سی میں اسکو بوجھا چاہیے کل شرمین ہر ہی بس اسکو سوچھا چاہیے ہر یہ کعبہ اور قبلہ اسکو دیکھا چاہیے	عشق یہ شرمین ہر شرمین پوچھا چاہیے ہمتو سمجھے ہیں اسی کو ہی یہ سب احمد کا نور ہو گیا ثابت قلوب المؤمنین عرشِ خدا
---	---

ہم کلمۃ الحق رزمین توحید کے	ہر یہ ظاہر ہر یہ باطن اسکو سمجھا چاہیے
ہم تو خادم ہیں صفی کے عشق ہر اپنا مقام	حل ہوا مقصد مرا مطلب کو بوجھا چاہیے

غزل ۲۵

صنم کو کرین ہم نہ بان کیسے کیسے	گذرتے ہیں ہمپر گمان کیسے کیسے
کبھی بوسے یوسف کی آتی ہر ہم میں	ہیں احمد کے پاتے نشان کیسے کیسے
صنم کو سمجھتے ہیں ہر اک جگہ پر	حسرم دیر میں ایکسان کیسے کیسے
صفت اپنے مرشد کی کیا کیا کروں میں	دکھائے ہیں مجھکو جہان کیسے کیسے
غزل اب یہ بخادم نے ایسی کہی ہر	صفی جب ہوے مر بان کیسے کیسے

غزل ۲۶

ز حال عاشق مشو تو غافل دُر اے نینان بناے بتیان  
 کہ تاب ہجران ندارم ایجان لیا نہ کہوں لگائے چھتیاں  
 چون شمع سوزان چون ذرہ حیران ہمیشہ گریان لبش آں نہ  
 نہ رات نینا نہ انگ چینا نہ آپ آوین نہ بھیچین پتیاں  
 شبان ہجران دراز چون زلف دروز و صلش چو عمر کوتاہ  
 سکھی پایا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں  
 یکایک از دل دو چشم جادو بصد فریم بہ بردت سکین  
 کسے پڑی ہو جو جا سناوے ہمارے پو کو ہماری بتیاں  
 بحق روز وصال محشر کہ داد مارا فریب خسرو  
 برہ میں بیا کل تلچہ رہا ہوں یا آپ آؤ یا بھیجو پتیاں

غزل ۲۷

جدا کسی سے کسی کا غرض جیب نہو	یہ داغ وہ ہو کہ دشمن کو بھی نصیب نہو
-------------------------------	--------------------------------------

یہی ہی دل میں تمنا ہمارے اے پیارے جدا جو ہلو کرے اُس صنم کے کوچے سے علاج کیا کروں حکما تپ جدائی ہی ظہیر اپنا تو معشوق خوبصورت ہی	رہون میں پاس ترے اور کوئی قریب نہو اکہی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہو سوائے وصل کے اسکا کوئی طبیب نہو جو حسن اُسہیں ہی ایسا کوئی عجیب نہو
---	---

## غزل ۴۸

جلایا آپ ہمیں ضبط کر کے آہ سوزان کو ہمیشہ کنج تنہائی میں ہم مونس سمجھتے ہیں ترے اندام در در کو قد و زلف و خط سے تجلجت بلکہ کن کن کو دونوں دل میں شریک تھو پیے اے قاتل ترے دندانِ دل نے کر دیا بقدر عالم میں لڑا کر آنکھ اُس سے ہمیں دشمن کر دیا اپنا نہو جب تو ہی اے ساتی بھلا پھر کیا کرے کوئی بنایا اے ظفرِ خالق نے کب انسان سے بہتر	جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرمان کو سمن کو ازغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو کٹاری کو چھری کو بانگ کو خنجر کو پیکان کو گھر کو محل کو یا قوت کو میرے کو مرجان کو نگہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو مژگان کو ہوا کو ابرو کو گل کو چمن کو صحن بستان کو ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو
---	---

## غزل ۴۹

موسیقی میں سب کیجا انا ما ما اہو ہو ہو بار آئی توڑا نے پھر گئے زنجیر دیوانے نہ دیکھا تھا جن آنکھوں نے کبھی اک شک کا قطر مرے گھر اس جہان میں ساتی و مطربا گرہوتے کیا بیداد سے عاشق کو تو نے قتل اے ظالم	عجب عالم ہی مستی کا انا ما ما اہو ہو ہو ہوا شور جنون برپا انا ما ما اہو ہو ہو ردان ہو اُنسے اب دریا انا ما ما اہو ہو ہو تو کیسی میکشی کرتا انا ما ما اہو ہو ہو کوئی کرتا ہی کام ایسا انا ما ما اہو ہو ہو
--	--

## غزل ۵۰

تیری لغت میں ہوے جان کے خواہان کتنے	تشہہ خون میں مرے گبر و مسلمان کتنے
-------------------------------------	------------------------------------

ایک ہو آنسو وہ اور میں حیران کتنے ایک امید بھی تجھے نہ برائی میری نین ملتا ترے ناتے کا پتا اسے لیلی جسے دیکھی تری تصویر کہا صل علی اٹھ کے صحرا سے چلا شہر کی جانب جب میں مصحفِ مخ میں کھنچی جاتی ہو اس کی تصویر کوئی سمجھانے ترے شعر کا ترسہ عاقل	پھر آتے ہیں زلف پریشان کے پریشان کتنے بہ گئے دل میں مرے حسرت و ارمان کتنے چھان مارے تھے مخنوں نے بیابان کتنے پڑھتے صلوٰۃ ہیں آ اس کے مسلمان کتنے لپٹے دامن سے مرے خارِ مغیلاں کتنے ایک قرآن سے لکھتے جاتے ہیں قرآن کتنے یوں تو ہیں کہنے کو دنیا میں خندان کتنے
---	--

### غزل ۵۱

جسے عشق کا تیرا کاری لگے نہوے اُسے جگ میں ہرگز قرار نہ چھوڑے محبت دم مرگ تک ہو ہر دم مجھ اس عاشق پاک کو اگر تو ولی کے سخن کو سننے	اُسے زندگی جگ میں بھاری لگے جسے بارِ جانی سے یاری لگے جسے عشق کی سقیہ راری لگے پیارے تری بات پیاری لگے رقیبوں کے دل میں کٹاری لگے
---	---

### غزل ۵۲

خبرِ تحیر عشق نہ جنوں رہا نہ پری رہی شہِ بخود نے عطا کیا مجھے اب لباسِ برہنگی چلی سمتِ غیب سے آگ ہوا کہ چمن سرو کا جل گیا نظرِ تغافل یا رکالہ کس زبان سے بیان کروں وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی یادیں سنو عشق کا	نہ تو تو رہا نہ تو میں رہا جو رہی سو بخیری رہی نہ خرد کی بخیر گری رہی نہ جنوں کی پردہ دی رہی مگر ایک شلخِ نہال غم جسے دل کین ہو ہری رہی کہ شرابِ صدقِ آرزو غمِ دل میں تھی سو بھری رہی اک کتابِ عقل کی طاق میں جو دھری تھی تو میں بھری رہی
--	---

### غزل ۵۳

ہے اے شامِ غریبان کو وطن چھوٹے ہو	ہے صغیرانِ چمن ہم سے چمن چھوٹے ہو
-----------------------------------	-----------------------------------

غزوہ کو شوق سے دل دیکے میں ایسا بھاگا قید سے دامِ محبت کے تھامے ای جان اب تک تیرے شہیدوں کے بُن ہر دست شبِ ہجران کی نصیبت کو لکھوں کیا قدرت	جیسے صیاد کے ہاتھوں سے ہرن چھوٹے ہو کب تک دیکھیے آوارہ وطن چھوٹے ہو لاکھ فوارہ فواروں زیرِ کفن چھوٹے ہو نن سے ہر جانِ جدا جان سے تن چھوٹے ہو
--	---

## غزل ۴۴

آنکھوں کو تو نے بھلا ہم سے ملائی پیارے دوستی میرے ترے یارِ نبھاوے اللہ خانہِ دلین مے بھڑکے گی اب آتشِ عشق میں سو اتیرے کسی کو بھی نہ دیکھوں ہرگز دل سے دل آنکھوں سے آنکھوں کو ملا کر تجھے ہفت روزہِ اقلیم کی شاہی نہیں خوش آتی ہو چین و آرام نہیں عقل گئی ہوش گیا	بہار کی تھی سوچ پر اب آگ لگا لی پیارے گرچہ بدنامی زمانے میں اٹھائی پیارے شکل تو نے جو نہیں اپنی دکھائی پیارے سائے اپنے ہو گساریِ خدا کی پیارے کس کو خوش آتی ہو اب تیری جدائی پیارے خوشنما ہو ترے کوچے کی گدا کی پیارے دل کو عاشق کے نظر جب سے لگا لی پیارے
---	--

## غزل ۵۵

کھلیں گے شکوہوں کے جبکہ دفترِ ادھر ہمارے اُدھر تھا ہمارے  
تو کیا کیا گزرے گی آہ دل پر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہمارے  
ارو نہ مجھے اکیسے دلبر بہ بات جانے دو ماؤ کسنا  
نہیں تو مذکور ہوئے گھر گھر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہمارے  
ہمارے دل میں ہو داغِ حسرت تھا ہمارے مٹھ پر ہو داغِ چمک  
یہ دو دن بکھین گے مثلِ خسرت ادھر ہمارے اُدھر تھا ہمارے  
تجربہ ہوا اپنی قسم ہو پیارے ہو تو ایسا ملو کہ جس میں  
غمِ جدائی نہ آئے دل پر ادھر ہمارے اُدھر تھا ہمارے

ملوں میں کیونکر ہوا ہون حیران اگرچہ دونوں طرف ہو خواہش  
 پھرے ہیں جاسوس یاں تو گھر گھر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے  
 ستم کا کیا تم جواب دو گے بھلا جو پوچھے گا تم سے خالق  
 وہ ہو گا منصف بروز محشر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے  
 شراب ہو یہ سمجھ کے پینا خراب کتاب اس کو عالم  
 کہیں نشہ میں کلین نہ جو ہر ادھر ہمارے ادھر تھا ہے

## غزل ۵۶

<p>زخم ناز سے ہوئے ہیں چھل چھل کے          گل بنائے ہیں جسے اس گل کے          دل لیا ہو ہمارا اہل بل کے          پھول کھلا گئے ہیں کھل کھل کے          رنج کھینچے ہیں تم سے بل بل کے</p>	<p>اس کو دکھلاؤن آبلے دل کے          اس کی نیرنگی پر مسدا ہون میں          زلف ناگن نے آپ کی صاحب          ہوا تجھ بن یہ بارغ کا احوال          اس خطا اپنی کی کرین تو بہ</p>
--	---

## غزل ۵۷

<p>پھر مرے داغ جلر آتش کے پر کالے ہوئے          ایک مدت سے یہ کالے ناگ ہیں پالے ہوئے          شعلہ جوالہ تیرے کان کے بالے ہوئے          گے گے جھلے شعل آتشیں نالے ہوئے          اتنا نسخ بھی ہمارے چاہئے وہ لے ہوئے</p>	<p>پھر ہمارا آئی جہن میں زخم دل آبلے ہوئے          کس طرح چھوڑوں یکایک تیری زخموں کا زوال          واہ کیا تاثیر ہو رخسار آتش ناک کی          جب شب تاریک میں ہم کو جہان اچھلے          وہ پری پیکر کہ کرتا ہو اکثر فخر سے</p>
---	--

## غزل ۵۸

<p>لوگ ہر سو سے چلے آتے ہیں سمجھانے کو          ہا صحا آگ لگے اس ترے سمجھانے کو</p>	<p>اندنوں جوش جان جو ترے دیوانے کو          منع کرتا ہو مجھے بارے گھر جانے کو</p>
---	---

یہ غذا ہستی ہو جان ترے دیوانے کو روز کہ جاتے ہو گھر پر مرے آجانے کو کوئی پتھر سے نہ مارے مرے دیوانے کو لاش عاشق کی لیے جاتے ہیں دفنانے کو توڑ ڈالوں گا ترے شیشہ و پیانے کو منظر جان ہو اب تن سے نکل جانے کو آنا ہو بیک اجل اب اُسے لیجانے کو مٹھ سے اک دم تو لگا دے مے پیانے کو	خون دل پیئے کو اور بخت جگر کھلنے کو پاس وعدے کا بھی اویار نہ آیا تجھ کو شہر میں اپنے یہ لیلیٰ نے منادی کو دی اس قدر ظلم کیا مرگب شیدا تیرا ساقیا مجھ سے نہ کرنا کبھی بیان شکنی خون دل ہو کے بہا شکون سے میرے دریا کچھ بھی ہو عاشق بیدل کی تجھے اپنے خبر دیر سے بیٹھا تری تاک میں ساقی ناظر
--	---

## غزل ۱۵۹

لیکن وہ ہم سے آنکھ چرائے چلے گئے دو ہاتھ نیچے کے لٹائے چلے گئے ہم بھی کفن سے مٹھ کو چھپائے چلے گئے تربت پر صرف پھول چڑھائے چلے گئے لو آج پھر بنیں سربلایے چلے گئے آنسو مثال ابر بہائے چلے گئے بیگانہ وار بزم میں آئے چلے گئے آنکھیں چرا کے اپنے پرانے چلے گئے	ہم اپنا حال اُنکو دکھائے چلے گئے دم بھر مرے ترپنے کی دیکھی نہ تھے سیر کوٹھے پہ وہ جو چھپ گئے نابوت دیکھ کر ابو اُٹھائے ہاتھ مرے فاسق سے بھی آئے تھے اُس سے کہنے نہ آئی گئے اب بھی ہنسنا راہِ برق کے مانند اور ہم برخاستہ دلون سے نہیں دل لگی ضرور اگر نہ وقتِ بد میں کسی نے دیا نہ ساتھ
--	--

## غزل ۶۰

کسی سے دن کو لٹا چکے ہیں ہم اپنی ہستی مٹا چکے ہیں  
سزا محبت کی پاچے ہیں غضب کے صدمے اُٹھا چکے ہیں  
کوہِ حور دن سے جا میں باہر جو لیکے آئی ہیں حجام کو تر

نہیں ہوں پیاسا کہ آبِ خنجر ابھی وہ مجھ کو پلا چکے ہیں  
 کسی نے اُسکا پستانہ پایا گیا جو کوئی سوچہ نہ آیا  
 کوئی کچھ اُسکی خبر نہ لایا ہزار چاند تو جا چکے ہیں  
 ہن کے اولباس زرین کیا ہو سامان بہر تزیین  
 کہ کمرے کمرے میں جاے قالین ہم اپنی آنکھیں بچھا چکے ہیں  
 فلک کو کب ہو یہ دست قدرت زمین کو کب ہو یہ تاب و طاقت  
 ہمیں اٹھائے تیلے بار اُلفت کہ باری تیرے اٹھاپے ہیں  
 بس اب خرابی ہو ملک دل کی نہیں ہو شجون میں دیر کچھ بھی  
 لگا کے دانتوں میں اپنے سسی وہ لب پہ لالی جما چکے ہیں  
 یقین ہو آتی ہو اب سواری ضرور لے گا خبر ہمارے  
 عیبٹ ہو آنکھوں سے خون جاری وہاں وہ مہندی لگا چکے ہیں  
 جو میں یہ کہتا ہوں اُنسے دیکھو عیبٹ دیے دل غیرے دلو  
 تو وہ ہیں کہتے چراغِ ہمتو خدا کے گھر میں جلا چکے ہیں  
 نہیں ہو بوجہ عشق بازی رسا تو تقدیر و اسطی کی  
 جو لب سے کہتے ہیں لن ترانی وہ اُسکو صورت دکھا چکے ہیں

### غزل ۶۱

کہنے میں نہیں ہیں وہ ہمارے کئی دن سے جلوے نہیں دیکھے جو تھکائے کئی دن سے عشاق سے ہو کوچہ معشوق میں میل ہم جان گئے آنکھ ملاؤ نہ ملاؤ آخر میری آہوں نے اثر اپنا دکھایا	بھرتے ہیں آنکھیں غیر اُبھائے کئی دن سے اندھیر ہو نزدیک ہمارے کئی دن سے رستہ ہم نہیں بھڑکے مائے کئی دن سے بگڑے ہوئے تیور ہیں تھکائے کئی دن سے گھبراتے ہوئے پھرتے ہو پیارے کئی دن سے
--	--



کس کشتہ کا کل کار کھا سوگ مرغیان کس چاک گریبان کا کیا آپ نے ماتم دیوانہ بھی سودائی بھی فرماتے ہیں اکثر دل بھینس گیا ہو آپ کی زلفون میں ہمارا پامال کر دو گے کسی وارفتہ کو اپنے ڈر سے تری کا کل کے نہیں چلتے ہیں رستے پھر شوق سے کیا اس بت کا فرسے ہو بگڑی	گیسو نہیں کیوں تھے سنوارے کسی دن سے کپڑے نہیں تھے جو اتارے کسی دن سے ان ناموں سے جاتے ہیں پتائے یہ کئی دن سے ہیں بندہ بے دام تھا رے کسی دن سے ٹھکھیلیاں ہیں چال میں پیارے کسی دن سے دم بند ہیں اس سانپ کے لے کسی دن سے ہوتے نہیں باہم جو اشارے کسی دن سے
---	--

غزل ۴۲

بہم درد و الم رقت میں ہیں میری کہانی سے دہن کے کشتون کو زندہ کیا جان بخشی لب نے وہ رخ ہوا آفتاب اور ابرو ہو چشم تر رندو خدا حافظ ہوا مخریک زلف جنبش ابرو جگر کا سوز گریہ سے بڑھا یہ اجرا کیسا یہ گیسوے بتان ہند کا کشتہ ہو ای بارو	ترقی جس طرح ماتم کو ہو دے فوج خوانی سے حد ملک عدم ملحق ہو ملک جاودانی سے ہوا بدلی بھر و ساغر شراب ارغوانی سے بلاے آسمانی سے قصائے ناگمانی سے جہان میں آگ کو بجھتے ہوئے دیکھا ہو پانی سے بقا کو غسل و وظل رات کے چشمہ کے پانی سے
---	--

غزل ۴۳

طاقت نہ صبر کی ہو نہ دل اختیار میں ردنق چمن کی سترہ و گل سے کبھی نہ او گل تری تلاش میں مجھ زار کی طرح گاتی پہ بیجی یہ ڈوپٹہ ہو ای پری واحد پس فنا یہ نہیں داغ دل عیان	یارب کوئی بشر نہ پڑے انتشار میں بیل کا ہونا شستر پڑا لالہ زار میں باد صبا نے خاک اڑائی بہار میں یا کھل رہا ہو تختہ سنوسن کسار میں روشن ہو اک چراغ تنہا مزار میں
---	---

## غزل ۶۴

تو عمر بھر نہ کبھی تجھ سے آرزو کرتے  
تمام عمر کٹی تجھ سے آرزو کرتے  
وہ عاقلین وصل کی ہرگز نہ ہم کبھو کرتے  
کہ ہم دماغ دل و جان کو شکوہ کرتے  
کہ شمع حال دل زائد و کم کرتے  
تو حشر تک تری منت نہ اتر کر کرتے

جو مجھ سے دیدہ دل اپنا رو برد کرتے  
نہ آیا رحم ترے دل میں ادب کا فر  
خیال بھر ستم اپنے دل میں گر ہوتا  
صبا نہ لائی مگر بوسے کیو حسانان  
شب وصال میں گردوں نے یہ ندی فرست  
جو رحم یار کو آنا ذرا بھی عاشق پر

## غزل ۶۵

صفائی لاکھ ہو لیکن کہ ورت آہی جاتی ہو  
جب آنکھیں چار ہوتی ہیں مروت آہی جاتی ہو  
مگر مجھو رہوں دل میں محبت آہی جاتی ہو  
جوان دیر و دنوں کی طبیعت آہی جاتی ہو  
نہیں کچھ واسطہ لیکن جرات آہی جاتی ہو  
چرا لیتے ہیں آنکھیں انکو غیرت آہی جاتی ہو  
مریض عشق کے چہرے پہ فرحت آہی جاتی ہو  
کہ ورت ہوتے ہوتے دل کو نفرت آہی جاتی ہو  
کسی ٹھوب سے کہیں بخشش کی نوبت آہی جاتی ہو  
اگر آنے کو ہونی ہو تو شامت آہی جاتی ہو  
ضرور آنکھوں میں کچھ اس مو کی رنگت آہی جاتی ہو

دلون میں کئے سننے سے عداوت آہی جاتی ہو  
دل رنجیدہ کہتا ہو نہ بولون یا رے لیکن  
کہا سو بار لیلون اُس سے بدلہ اس عداوت کا  
نہیں موقوف سن پر دیکھ کر صورت حسینوں کی  
جب اُنکو دیکھتے ہیں غیر سے ہم بولتے ہنستے  
شب و صلت کا جب میں چھڑتا ہوں تذکرہ کچھ بھی  
سحر جب نام لیتے ہیں کسی رشک سیما کا  
ہر اک ساعت کی محبت میں خجہ گی دوستی کو نگر  
برابر دوستی بچنے کہیں دیکھی نہ دنیا میں  
کسی کی تاب و طاقت کیا جو بچ جائے محبت سے  
چھپائے نہیں چھپتا ہو ریکان نشہ لغت

## غزل ۶۶

شیشہ نے رو دیا لب ساغر نے آہ کی

بچشم و گل یہ یاد ہے کہ جسم گاہ کی

جسکے لگی نہ اُسنے کبھی اٹھ کے آہ کی لیکن نہ تو نے حیف کرم کی مچا گاہ کی ہوتی ہو کیا یہی اجی صورت نباہ کی اس شکل پر حضور کو خواہش ہو چاہ کی	برسش غنیمت کی ہو تیری تیغ نگاہ کی آفت میں تیری ہاسے ہمارا ہوا یہ حال تم سپہ جان دین تمہیں غیرون کپاس ہو کئے ہیں دیکھ دیکھ کے میرا وہ رنگ زرد
---	---

غزل ۶۷

پتا اُسکا کسی سے کب بیان ہو مکان اُسکا کہاں جو لامکان ہو زمین ہو عرش ہو یا آسمان ہو تلاش اُسکی کر دیار و جہان ہو خدا معلوم پھر کب ہو کہاں ہو خدا جانے وہ ہر جانی کہاں ہو طریق معرفت گر قدر دان ہو	نشان پائے وہی جو بے نشان ہو مُبرا وہ تو ہو کون و مکان سے کوئی جاگہ نہیں ہو اُس سے خالی سوا اُسکے نہیں کوئی جہان میں غنیمت ہو ملاقات آج اُسکی ٹھکانا اُسکا میں کیونکر بناؤں ترا ب اُستاد سے معلوم کر لو
---	--

غزل ۶۸

کیا حسن ہو کیا گرم ہو باز اُرتھارا دم بھرتا ہو ہر کافر و دیندار تھارا کیا نام خدا گرم ہو باز اُرتھارا دور و ز بھی جینا ہوا دشوار تھارا یاد آتا ہو جب ابرو سے خدا اُرتھارا مضطر نظر آتا ہو دل زار تھارا	دل دے کے ہو ہر شخص طلبگار تھارا کیا عام ہو لطف و کرم ای بار تھارا ہنگامہ محشر ہو کہ عشاق کا مجمع اُس ترک کی الفت تھی اے موت کا پیغام پڑتی ہو جگر پر مرے تلوار پہ تلوار کسی تمہیں یاد آئی علیہم جگر افکار
---	---

غزل ۶۹

ان بت سے ہیں گر آگ لگانے والے	حیف نسکین نہیں کوئی دلائے والے
-------------------------------	--------------------------------

کون ہیں تیرے سوا اور بھانے والے  
 آپ کی یاد نہیں ہم میں بھلانے والے  
 اے مرے کوچہ دلدار کے جانے والے  
 قصہ غم کے مرے یاد دلانے والے  
 ہو گئے اپنے عرو لوگ زمانے والے  
 جبکہ مولا ہیں عسلی جام پلانے والے  
 باوجودیکہ بہت لوگ ہیں آنے والے  
 دل صد چاک کے اے میرے جلانے والے  
 کیا مجھے خاک پڑھائینگے پڑھانے والے  
 میرے دشمن ہیں یہ گھڑیاں بجانے والے  
 لاکھ دشمن ہوں اگر میرے زمانے والے  
 تصبیح سے ہیں ترے استاد بننے والے

آتش ہجر کو اے شمع شبستان جمال  
 آپکا دھیان رہا کرتا ہی ہر دم مجھ کو  
 نائے شوق لکھا ہے اسے لیتے جانا  
 کوئی ہدم تو نہیں اور بہت ہیں ایسا  
 بخت برگشتہ ہوا حیف ہمارا ایسا  
 پیاس کا مجھ کو قیامت میں بھلا خوف ہو کیا  
 ایک پرچہ بھی کہی آپ نہیں لکھتے ہیں  
 ایسی باتوں سے تمہیں کیا بھلا حاصل ہوگا  
 مصحف رخ کی تلواریں کیا کرتا ہوں  
 خواب راحت سے بگاڑتے ہیں ناحق مجھ کو  
 اے خدا تیرا کرم چاہیے پھر کیا غم ہو  
 شر کی اپنے خرابی کا نکر حفظ خیال

### غزل ۷۰

مناسب ہوں آخر ذرا بشریف لے آنا  
 نہ خوش آتا ہی برج ہکو نہ برز ابن نہ برسانا  
 یہی ہی شرط اُلفت کی یہی ہی طرز بارانا  
 وہ یاد آتی ہے جب مجھ کو صد انہی کی مشانا  
 لکھا ہے ششام نے اودھویہ اپنے ہاتھ پروانا  
 بوقت النوداع لازم تمہیں صورت دکھانا  
 لیکھو اپنی خدمت سے مجھے محسوس ہو دیکھنا

حقیقت برج کی اودھو ذرا تم جاکے سمجھانا  
 خفا ہو ہو کل جاتی ہے تن سے روح بیان ہر دم  
 وہ بھولے صحبتیں اگلی خفا اب سے ہو بیٹھے  
 اک عالم بنو دی کا دل پہ ہو جاتا ہے رقت سے  
 نگاہ خط کو چھپاتی ہے وہ بولیں گویاں رورو  
 لبوں پر جان آئی ہے تمہاری انتظاری میں  
 یہی ہے عرصہ شاہِ دوار کا ہے اب مری آفر

### غزل ۷۱

<p>کھو بلبل سے لیجانے چمن سے آشیان اپنا  اٹھا کر پہلی بلبل چمن سے آشیان اپنا  ہوئی حب باغ سے رخصت کمار و رگوانت  ارے صیاد تو چاہے توجی و جان سے حاضر ہوں  سیراجلنا ہوجی اُس بلبل نیکیں کی غبت پر  تو نے گل کیا اپنا بلبل باغبنان اپنا  یہ حسرت گہنی کس کس فرسے زندگی کشتی  الم کہ اس طرح روئی کہ رسوا ہو گئی بلبل  یہی ہو قول سجا اب علی گو ہر پیارے کا</p>	<p>پڑے گر صد ہزار افسون نہوگا باغبان اپنا  کہا گل سے کہ سدا بیوفا ہے مکان اپنا  لکھا تھا یوں کہ فصل گل میں چھوٹے خانان اپنا  ولیکن طوق قمری کی طرح کر دے نشان اپنا  کہ گل کے آسے پر یوں لٹایا خانان اپنا  چمن میں کس بھروسے پر بنایا خانان اپنا  اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا  تو بویا ہاسے آنکھوں نے تاحی خانان اپنا  نکر برباد دنیا کو جو چھوٹے خانان اپنا</p>
---	---

## غزل ۷۲

<p>خاک سبیری دیکھ کر چور و جفا ہونے لگا  بس تمھاری دوستی میں یہ نفعاً ہونے لگا  ظلم یہ ظالم ترا بکی دفعا ہونے لگا  اب نشانہ کیا ترا ہمہ صفا ہونے لگا  رحم کرنے کی جگہ اُلٹا خفا ہونے لگا</p>	<p>وہ صنم دلدار ہم سے بیوفا ہونے لگا  غم جدائی سے تری اب دلو بھی سو داہوا  کر رقیبوں سے محبت کیوں جلاتے ہو ہیں  تیرے مرگان کے چلا کر بیگنہ مارا حسین  آرزو کچھ بن نہ آئی آستانہ پر بھلا</p>
--	---

## غزل ۷۳

<p>اپنے ہی بیچ یار کا دیدار دیکھنا  آئینہ وار طلعت دیدار دیکھنا  ہر رنگ میں اُسی کو نمودار دیکھنا  انکار و ان نہ کیجیو زہار دیکھنا  سب راحتوں سے اسکو نمودار دیکھنا</p>	<p>اے دل کین تجا یوزنہار دیکھنا  خوبان اس جان کا تماشا جو تو کرے  نیز نگینوں سے یار کے حیران ہو جیو  مگر نقد جان طلب کرے وہ شوخ دلبر با  ہرگز وہ نہ کیجیو اس غم کی آئینہ</p>
---	--

غزل ۴۴

<p>چھوڑے سوا ہر دل دیوانہ ہمارا          دم آنکھوں میں اکا ہر ذرا شکل دکھا دو          الفت کے یہ سنے ہیں اُسے میندہ آئی          بھولے سے بھی صاحب کبھی تشریف لائے          سایہ کے لیے ابر سیہ جھوم کے آیا          صدمے ترے اکبار سرزمین کدے</p>	<p>تربت میں ہلائے نہ کوئی نشانہ ہمارا          جلد آؤ کہ لبریز ہو جیسا نہ ہمارا          جب تک نہ سُنا یا رہے افسانہ ہمارا          ہاں آپکے قابل نہیں کا شانہ ہمارا          حب قصد ہوا جانبِ مینا نہ ہمارا          ہم شمع ہیں اور قدر رہی پروانہ ہمارا</p>
---	---

غزل ۴۵

<p>نہ ہرگز دردِ دل سے مین کر ابا          محبت کے یہ مینی ہیں کہ مین نے          فقیروں سے نہ پوچھو لذتِ عشق          صرفتِ العمر فی لہو و لعب          ظفر کو باز رکھ اعمالِ بد سے</p>	<p>غصن پوشیدہ الفت کو نباہا          وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا          اہا ہا ہا اہا ہا ہا اہا ہا          فاہا غم آہا غم آہا          منطابختِ کرم گارا آہا</p>
---	---

غزل ۴۶

<p>آج دعوئے اُسکی کیتائی کا باطل ہو گیا          ایک دل لیکر دیے قاتل نے جھکوا لاکھ دل          کیوں نہ اب عالم ہو اُسکا تختہ مشق ستم          کچھ بھی حاصل باک لون کو نہیں جو جزو ال          صفِ رخسار جانان میں نہیں ہوا کمال          سچ ہونے کچھ نظر آبا نہ غیہ از آفتاب</p>	<p>بحث کرنے کو جو آئینہ مقابل ہو گیا          جو لگا پیکان مرے پہلو میں وہ دل ہو گیا          وقت بسم اللہ معلّم جسکا بسمل ہو گیا          مورد نقصان ہو احب ماہِ کامل ہو گیا          بے لفظ قرآن بھی دنیا میں یہ نازل ہو گیا          کون کون اک رات کو یان شمع محفل ہو گیا</p>
---	---

غزل ۴۷

سیکڑوں ہی کشتہ زنتار جانان ہو گئے آنکھ جھکی پڑ گئی صورت چیران ہو گئے تو نے اوناوک فگن جس سمت دم بھکی نگاہ استخوان ہم تیرہ بختوں کے پسے ایسے کہ بس وہ گل خوبی نہ جب اس باغ عالم میں ملا لاکھ چاہا پر نہ دکھلائی دیا اُنکا جمال یاد دشت میں جو اے آباد آئی زلف کی	پاؤں رکھا جس جگہ گنج شہیدان ہو گئے سایہ کیسو میں جو آئے پریشان ہو گئے پار دل کے سیکڑوں ہی تیر مژگان ہو گئے تو تیاے دیدہ کو غریب بیان ہو گئے سائے آنکھوں کے سب گلشن بیابان ہو گئے وہ بصارت کی طرح آنکھوں سے نہان ہو گئے داغ جتنے تھے ہمارے رشک نشان ہو گئے
---	---

## غزل ۷۸

اُداسے دیکھ کر آنکھیں چُپرا نا ہمیشہ غیر کے گھر آپ جانا ہی حسرت رہی دلیں مری جان ڈر آ کر آہ سے ہم دل جلوں کی رو اکب ہو بھلا اے شمع محفل نصیحت مان لے کھینچا کلکت	قیامت پر قیامت سُکرانا بلانے سے بیان گاہے نہ آنا کبھی تو نے کہا سیرا نہ مانا کسی کا خوب ہوئی جان ستانا مجھے پروا نہ سان ہر شب جلانا رخصتا بہترین دل کا لگانا
---	---

## غزل ۷۹

کیون ملا ظالم سے جا دل ہے دل انسوں جس نے عالم کو کیا ہو قتل سیرے دیکھتے کس پری روئے چھپا یا دل مرا ملتا نہیں جانتا تھا میں کہ وہ ظالم نہیٹ بیرحم ہو دیکھ کر ان ماہ روپوں کو ہوا مجھ سے خدا کس سے جا بوجھوں کہ ان مٹو نہوں نشان ملتا نہیں	کھینچتا ہو کیا جفا دل ہے دل انسوں اُس شکر سے ملا دل ہے دل انسوں ڈھونڈھتا ہوں کیا ہوا دل ہاں دل انسوں کیون ہوا تھا مبتلا دل ہے دل انسوں کس طرح سے رم گیا دل ہے دل انسوں کیا ہوا تا بان مراد دل ہے دل انسوں
---	--

غزل ۸۰	
<p>دشت دکھا رہی ہو بیابان نئے نئے  پیدا ہوئے ہیں جان کے خواہاں نئے نئے  کافر نئے نئے ہیں مسلمان نئے نئے  لاؤں کمان سے روزِ گریبان نئے نئے  دربان نئے نئے ہیں نگہبان نئے نئے</p>	<p>دکھلائے داغِ دل نے گلستان نئے نئے  جو رہتا ہے مجھ کو آہنی بچاؤ  ویر و حرم میں کوئی نہیں تیری راہ پر  میں اب تو جنوں ترے ہاتھوں سے تنگ  کس طرح ہو گذرِ درِ جاناں پر اے نیاز</p>
غزل ۸۱	
<p>اب میرے دل زار کی اے یار خبر لے  مرتا ہو کوئی جا پس دیوِ آخر لے  یا تو ہی ترس کھا کے مرے یار خبر لے  مرتا ہو حرا طالب دیدار خبر لے  مرتا ہوں پڑا بر سرِ بازار خبر لے  بچتا ہو کہیں عشق کا بیا خبر لے  بس ہو بہت اب یہ دل زار خبر لے</p>	<p>مرتا ہوں ترے عشق میں سرشار خبر لے  اے بادِ صبا تو ہی یہ اس شوخ سے کہنا  اقتد بچاؤ مجھے اس آتشِ غم سے  کس طرح بھلایا ہو مجھے پیارے اب اکبار  کو چے میں ترے آنے کی طاقت ہی نہیں یا  یہ حال مراد کچھ کہتے ہیں معالج  اُلفت میں تری نازِ زمین بدنام ہوا ہوں</p>
غزل ۸۲	
<p>کس طرح جاتا ہو دل بیدل سے پوچھا جا ہیے  ایکی لذت کو کسی بسیل سے پوچھا جا ہیے  تجِ ابرو کی صفت گھائل سے پوچھا جا ہیے  طرحِ طے کی کسی دامن سے پوچھا جا ہیے  کیا گذرئی ہو گی تباہانِ دل سے پوچھا جا ہیے</p>	<p>عشق کیا شے ہو کسی کا دل سے پوچھا جا ہیے  کیا ٹپنے میں مزا ہو قفلِ ہو پائے کے ہاتھ  جنے اسکا زخم کھایا ہو اُسے معلوم ہو  اُنسے طے کی کوئی تدبیر اب بقی نہیں  آہِ وصال کی حقیقت دیکھتا ہوں بھر میں</p>
غزل ۸۳	



ول کو پالا تھا بہت بہنے خبر داری سے حسن صاحب کی شرافت پہ نظر کر بیٹھے ہمہ باطن میں جفا غیروں پہ ظاہر میں جفا ناز و خط رلفت واد و چشم و فرہ اور ارد سورہ میں آج لپٹ اپنے صنم سے بکھار	ناز برداری سے ہشیاری سے غمخواری سے جان کے بوجھ کے پہچان کے ہشیاری سے یہ تو امید تھی شرط و فاداری سے سب کے سب دشمن قاتل ہیں مرے باری سے نیند آتی ہو شب جبر کی باری سے
--	--

## غزل ۸۴

کیا بلا ہو میرے صاحب آشنائی آپ کی کس بھروسے پر رکھتے کوئی چشم و فدا بر سر مجلس بھرانے کیلئے منہ ہو صنم بات کرنا ہے اور آنکھیں لڑانا غیر سے کیا عداوت ہو مری جان ملک و حشمت سے کہو	مار ڈالیں غرض ہکھور کھائی آپ کی خلق پر شہوڑیگی بیوفائی آپ کی ایسی کیا صادر ہوئی ہے بُرائی آپ کی دیکھ لی بس واہ مشفق پار سائی آپ کی اتناک بہنے تو کچھ مرضی نہ پائی آپ کی
---	---

## غزل ۸۵

تساوی گش کی مجھے صیب و باقی ہو نمود امن سے گرد ہو یا تو کیا لیکن قیامت تک جو دیکھا باغ میں جا کر نہ گل ہو اور نہ غنچہ ہو نہ لو جو ہو جل کر میں اور نہ آسنا تکہ میں سیری لقاب عنبرین منہ سے اٹھا دو اپنے لیے پیالے	مگر قید نفس ظالم ہیں فریاد باقی ہو ہمارا خون تری گردن پہ اسے جلا دو باقی ہو چمن میں بلبلوں کی ہر طرف فریاد باقی ہو مگر خون محبت و لیلین اسے صیب و باقی ہو کہ تیرے دید کی ہکو مبارکب و باقی ہو
---	---

## غزل ۸۶

مر اجاتا ہوں ترے ہجر کے مارے آرے آرہ گر سر پہ چلا میرے تو کیا میں لیکن ندیم ہوں چکین بھرتے ہوئے اغیار و ن من	مرے جانی مرے دلبر مرے پیارے آرے شوق میں تیرے کئے جاؤنگا آرے آرے ایک دن رات کو ہمان ہمارے آرے
--	--

یا دکر کے وہ تراچاند سا کھڑا ہر نور  
تو رہی تاب ہو از بسکہ جدائی سے تری  
بیٹھا گنتا ہوں فلک پر کستارے آ رہے  
رنگِ خورشیدِ مرے ماہ کے پیلے آ رہے

## غزل ۸۷

خُن ہو چندے صنم آخر خزان ہو جائیگا  
دولت جو بن جو تو نے ایک پایا ہو صنم  
ایک بوسہ پہنے مانگا رات بھر تسے اجی  
چاند سا کھڑا جو تیرا دیکھ لیگا او صنم  
تیرے مرگان کے نہار و بانگی چتون سے مجھے  
زلفِ بچان کے تری ہین سیکڑوں کا پٹے  
باغِ مینِ شنگے نہ بیٹھو تم صنم مہتاب ہو  
آبداری کیا ہو تیرے گوہر دند ان پر  
دیکھ کر چینِ جبین نہ رہے بھی بس روپوش ہو  
بان کی لالی ترے ہونٹھون پہ کرتی ہو تم  
جب گلے ملنے کا تیرے خیال آو گیا مجھے  
سخت گوئی چھوڑ دے مین تو ہوں عاشقِ بیقصدور  
عشقِ صادق خوب بنہا یوں کہیں رمضانِ علی

## غزل ۸۸

نہ چھڑو ہمیں دل دکھائے ہوے ہین  
سنبھائے سے پیارے سنبھلتا نہیں دل  
ندے اس قدر قہر تکلیف ہم کو  
دمِ ذبح کس طرح تڑپوں بسلا مین  
جدائی کے صدمے اٹھائے ہوے ہین  
کڑی عشق کی چوٹ کھائے ہوے ہین  
ترے گھر مین مہمان آئے ہوے ہین  
وہ زانو سے سینہ دبائے ہوے ہین

مزارِ شیدان پستاق یہ بولا گھمبخت سے ہو نہ شکوہ فلک سے یہ کیوں خوف تجھکو ہر اک بات کا ہو	یہ سب گھر ہمارے بسائے ہوئے ہیں دل غم زدہ کے ستائے ہوئے ہیں مدد کو عسے تیری آئے ہوئے ہیں
---	---

غزل ۸۹

حیران ہوں ایک دل کو لگاؤں کمان کمان ایسی لگی ہو یا رکھ نہ جھٹنے کی اب نہیں ہر جائی ہو وہ اُسکو بھلا پوچھتے ہو کیا دنیا و عاقبت کا مجھے خوف کچھ نہیں و آرش یہ زلف کی سطرچ زنجیر ہو گئی	اس ناتوان کو لیکے میں جاؤں کمان کمان یہ آگ عشق کی میں بجھاؤں کمان کمان جو لا کمان ہو اُسکو بتاؤں کمان کمان گہڑی ہو ہر جگہ میں بناؤں کمان کمان اب جان و دل بھنسا ہو چھڑاؤں کمان کمان
---	---

غزل ۹۰

نہ سمجھے تھے ہم یہ ستم کیجیے گا حسینوں پہ لاکھوں ہی مرتے ہیں جفا بہت یاد آئیگی میری وفائیں نہ چھٹ جائیگی یا پریر فی مندی سپر کرد یا بنے سینہ ہو پیارے	بڑھا کر محبت کو کم کیجیے گا نہ اسکا ذرا دل میں غم کیجیے گا کسی اور پر جب ستم کیجیے گا تو کلیف اکد و قدم کیجیے گا سو دیکھیں کمان تک ستم کیجیے گا
---	---

غزل ۹۱

نہیں عرصہ چلے جانا بس اتنی دیر دم لیلو تھمارے ساتھیوں میں ہوں بچھڑو فاطمہ و ام چلے جانا چلے جانا نہ رو کیئے نہ رو کیئے تک اپنی اے یارو میں ہاتھوں لٹھ جاہو چوٹ دل اپنا بچتا ہوں اے حسینو ایک بوسے پر	نکل جانے دودم تن سے جو روکین بھر قسم لیلو بڑھے جاؤ نہ ہوں آگے رہے جاتے ہیں ہم لیلو گھڑی بھر تو ذرا ٹھہرو ابھی آئے ہو دم لیلو جنازہ دوش پر میرا جو دم دودد دم لیلو تمہیں لینا ہو گر لیلو بہت قیمت ہو کم لیلو
--	---

کسی اور سے دل لگا لیتے صاحب  
نہ دل میں نہ محبت کا غم کیجیے گا

## غزل ۹۲

ارے پھر کیا پھر دوساویہ دو دن کی جوانی ہو  
 بنا اُس جانی کے جینا و بال زندگانی ہو  
 مرے سینہ میں روشن ہو رہا خورشید ثانی ہو  
 اتنے کلیف مت سمجھو یہ فرقت کی نشانی ہو  
 یقین ہو ہلکوا سمن صاف نور حق نہانی ہو

مجھے پہل اُسی جا پر جان بید و جانی ہو  
 بڑا بیکل نہیں ہو کل کسی کروٹ کسی پہلو  
 تپ و دومی سے کیسا ابلہ دل کا چمکتا ہو  
 ٹڑپنا آہ بھرنات دن کھانا نہ پینا ہو  
 شل اُسکے منور ہر دوسرا جگ میں نہیں دیکھا

## غزل ۹۳

ہر تماشے میں ہو در پردہ تماشا اُسکا  
 ہو گا بھولے سے طلب بگا رہ نہ اُسکا اُسکا  
 سیر میں سیر تماشے میں تماشہ اُسکا  
 طور پر جانے نہ مستحق تجلی اُسکا  
 بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشہ اُسکا  
 چمن و ہر میں یہ رنگ ہو سالہ اُسکا  
 لب لب اُسکا ہو چمن اُسکا ہو دریا اُسکا  
 ساتھ ہم سر کے یہاں لائے ہیں سودا اُسکا  
 قبر میں کام کرے شمع کا جھلوا اُسکا

دیکھ ہر رنگ میں ہر نور میں جھلوا اُسکا  
 غیر کو چاہیگا کب چاہنے والا اُسکا  
 غافل و دیدہ دل واپو تو آجائے نظر  
 بند آنکھوں کو کرسے دل میں دکھائی دیگا  
 دل زمانہ سے اٹھایا رکھو پسو میں ٹھا  
 بزم عالم میں ہو سب دم سے اُسی کے روتی  
 دل مراد یہ مرا سینہ پر داغ مرا  
 آج کل سے نہیں عشق ازلی رکھتے ہیں  
 قطع اپنی یہ تنہا ہو پس از مرگ تری

## غزل ۹۴

آنا جانا کیا ہو وعدہ بھی قسم ہو جایگا  
 ایک بوسہ رخ کا لاکھین کی رقم ہو جایگا  
 نقشِ تغیر اسے صنم نقشِ قدم ہو جایگا  
 کھل کے لب زخم جگر کا پھر ہر قسم ہو جایگا

رہط غیروں سے بڑھا اب ہمسک ہو جایگا  
 گرم ہو گا جب جوانی میں تراباز اُرخس  
 دلربائی کی چلیکا چال جب تو ناز سے  
 یہ حلاوت بخش ہو آبِ بردم شمشیر یار

اپنا کھوٹا پن اگر تقدیر دکھلائیگی نطق فلس ماہی ہاتھ میں آکر درم ہو جائیگا	
غزل ۹۵	
اب قتل گہ میں کوئی تڑپتا نہیں رہا محشر کا دن ہو وعدہ فسر دا نہیں رہا کس وقت اُنے صدمہ سے آنسو نہ آنکھ میں پہلی نگاہ شوخ میں دل ہاتھ سے گیا نا لے بہت کیے نہ اُسے کچھ ہنسر ہوئی اس بات پر میں مڑتا ہوں رو کر کہیں گدوہ سجی میں وصل بہت کے لیے نالہ زاریاں اکھٹکٹک ٹھنڈے چلبے تماشا نہیں رہا اب ٹھنڈے دکھائیے کوئی حیلانیں رہا کب ٹھیس سے یہ جام چھلکتا نہیں رہا بھر دوسری نظر میں کلیمب نہیں رہا اب آہ پر بھی آہ بھروسہ نہیں رہا ہر ہر ہمارا چاہنے والا نہیں رہا اے نطق تمکو خوف خدا کیا نہیں رہا	
غزل ۹۶	
اے تمگرا تجھے عذر ستم کیا ہوگا جاو لیجاؤ ہمیں دل کا کچھ افسوس نہیں تم بھی چاہو گے تو نبھ جائیگی الفت ہے کون جھیلگا ستم کون سہیگا بیداد سوت دم دیکے ترے کوچے میں لائی ہوگی مار رکھیں مجھے غمزوں سے تو کچھ دور نہیں جب لب زخم جگر حشر کو گویا ہوگا جب ہمارا نہ ہو اکب وہ تھا را ہوگا ورنہ اک اپنے کبے مشفق من کیا ہوگا ناز ہی جب نہ اُسے تجھ سے دلا کیا ہوگا آپ سے کوئی بھی مرنے کو نہ آیا ہوگا نطق وہ جانتے ہیں نام قضا کا ہوگا	
غزل ۹۷	
مقدر سے نہ کوئی شکل وصل و لربانگلی غضب ہوا نفقت خال لب جان بخش مارا شب وصل منم ہو کان زار ہکھولے و تباہوں بقا اُسکے لیے ہر جو فنا ہوا تطلق من بھروسہ آہ پر تھا آہ وہ بھی نارنگلی ہمارے حق میں بس کی گانٹھ چُپ تھا نکلی دبا دونگا گلا آواز کر منہ سے ذرا نکلی حباب بھر جب ٹوٹا تو اُس سے یہ صدا نکلی	

خزان نے لالہ وگل کو ملا یا ہاے مٹی میں | اڑاتی خاک سر پر بارغ سے باد صبا نکلی

## غزل ۹۸

محدین اُگی ہوا سے وصال باقی ہو | زوالِ سخن نے تھکو تو بیطرح لوٹا  
لیا جو بوسہ کیا کیا گناہ کیون ہو خفا | بھلا لگیا غمِ فرقت یہ اے وطن و ابو  
ہماری خاک کے دترے ہیں عریکے تالے | تیرا ہونشہ مے کا خبل ہوں یا رے نطق  
میں خواب میں ہوں گر یہ خیال باقی ہو | وہ رنگ روپ نہ وہ چال و حال باقی ہو  
ذرا سی بات کا اب تک ملال باقی ہو | کسی کسی کا جو کچھ کچھ خیال باقی ہو  
پس فنا بھی وہی دیکھ بھال باقی ہو | تصورِ بوسہ ہوا انفسال باقی ہو

## غزل ۹۹

لگا نہ ہننے دے جھکڑے کو یا تو باقی | ہمارے پھول اُٹھا کر وہ بولا غنچہ دہن  
گلے لپٹ سکے جو سو یا وہ ایک شب گمرو | فنا ہو سیکے لیے اس جہان فانی میں  
جو قتل کرتا ہے صیاد میرے کھولدے پر | کیا تھا آپ نے وعدہ کہ بوسہ کل دینگے  
لو آج دل کے سبب اسکو بھی ڈبو بیٹھے | کنوئین میں قید ہوے جب کہ حضرت یوسفؑ

## غزل ۱۰۰

ان گناہوں سے مری تو قیر آدمی گرہی | بننے بنتے خلد میں تعمیر آدمی گرہی  
کیا نہ امت اس گھڑی جلا دے کو حاصل ہوئی | ٹوٹ کر جب ہا تھ میں شمشیر آدمی گرہی  
حالِ دل جہدم بیان اس خون سے میں نے کیا | سُکرا کر رگیا نقیر آدمی گرہی

کھینچنے نقشہ جو بیٹھا اُس بُت مدہوش کا  
وصل کار مدہ نگذرا تھا کہ شب آخر ہوئی  
دست مانی کانپ اٹھا تصویر آدھی رہ گئی  
آرزو جودل میں تھی اسے تیسرا آدھی رہ گئی

## غزل ۱۰۱

ہو نہ اگر بارِ خط بھیجون میں ہر بارِ خط  
خط کی بھی کیا بات ہو دور کی سوتا کج  
اتنے لکھوں یا رِ خط لینے نہ دین رِ خط  
آپ کی تحریر ہو آنکھوں پر اسے یا رِ خط  
خط میں نہ تو دیر کر مجھ پہ نہ اندھیر کر  
ہاتھ نہ بڑھ کر لگا اسکے برابر لگا  
بنتے ہیں جا کر تنگ جاتے ہیں بکا رِ خط  
ہو جو گلے پر لگا قاتل خوشخوارِ خط

## غزل ۱۰۲

خال سے گل جو اہر ہیں تمھارے عارض  
سامنا چاند سے ہوتا تو گن لگ جاتا  
کہ مجھے دن کو دکھاتے ہیں یہ تارے عارض  
کوٹھے پر ڈھانپ لیے آپ نے بارے عارض  
آسمان سر پہ اٹھا لینے کہ ہزار سبے  
وکیہ پاتے جو خلیل آپ کے پیارے عارض  
دسمین کیا شک ہو پیسہ کو تو قرآن آیا  
آپ کو عرش سے خالق نے اُتارے عارض  
کدے کدے کہیں لکدن تیرے ہونٹھو کے نشان  
چومے چومے لے لے قدر ہمارے عارض

## غزل ۱۰۳

جو ہو عرش پر وہی فرش پر کوئی خاص اُس کا مکان نہیں  
وہ بیان بھی ہو وہ وہاں بھی ہو وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں  
مجھے بوسہ دینا ہو دے بھی دے نہیں صاف کدے تو ہاں نہیں  
ترے لب نہیں کہ دہن نہیں کہ دہن میں تیرے زبان نہیں  
میں وہ سرو باغ وجود ہوں میں وہ گل ہوں شمع حیات کا

جسے فصل گل کی خوشی نہیں جسے رنج باؤسزاں نہیں  
 مرا ایک دل تھا وہ سرد ہو کے اب دماغ ہو آہ کا  
 کہ ہوا ہو کب سے چراغ گل میں وہ جل نہجھا کہ وہ ہواں نہیں  
 جو اٹھے تو سینہ اُبھار کر جو چلے تو ٹھوکرین مار کر  
 نئے آپ ہی تو جوان ہیں کوئی کیا جہان میں جوان نہیں  
 کہ دھڑک رہا قافلہ یا زمین بھٹ کے سما گیا  
 نہ غبار اٹھا نہ جرس بجا کینہ نقشب پا کا نشان نہیں  
 جو سمجھ گیا وہ سمجھ گیا جو بہک گیا وہ بہک گیا  
 کہ عجیب حال ہو گو گو گو وہ نہاں نہیں وہ عیان نہیں  
 ترا قمرِ نازِ جہیم ہو ترا حرم دارِ نسیم ہو  
 یہ فقط ہیں قصہ کہا نیاں کوئی دوزخ اور جہان نہیں  
 مراد ام الجحمت ہو واعظونہ سنو گنگا لاکھ بکا کرو  
 تھیں جسدِ رکہ جنوں ہو مجھے اُس قدر خفقان نہیں  
 کوئی خواب تھا کہ خیال تھا شب و روز اُسی سے وصال تھا  
 مجھے کچھ خبر نہیں کیا ہوا وہ مکین نہیں وہ مکان نہیں  
 جو ہزار غدر بھی پیش ہوں وہ کسی طرح نہیں مانتا  
 کہوا لحدِ ز تو حذر نہیں کہوا الامان تو امان نہیں  
 وہ زبانِ خنجر صبر ہوں کہ بارے میں جسکے سخن نہیں  
 وہ دہان زخمِ ملال ہوں کہ دہن میں جسکے زبان نہیں  
 اُٹھو قدر اُنہ نہ جان دو اہی جان ہو تو جہان ہو  
 کوئی کام ایسا بھی کرتا ہو ارے میان نہیں اے میان نہیں



## غزل ۱۰۴

خدا کو مانو نہی نہ جانو نہ میرے دلبر جفا کر و تم  
 ہلیگا عرش خدا کا پایہ ذرا تو خوف خدا کر و تم  
 زمانہ اُلٹا ہو کیا کر و تم بہا جو ہر وہاں ادا کر و تم  
 وفا کرین ہم جفا کر و تم دعا کرین ہم دعا کر و تم  
 ہمیں نے پہلے گلا کٹایا ہمیں نے قاتل تعین بنایا  
 ہمیں نے یہ رنگ سب جابا ہمارے حق میں دعا کر و تم  
 ابھی کفن مروت پہناڑ ڈالیں ابھی فراروں سے سز کالیں  
 ابھی جو محشر کی چل کے چالیں ذرا قیامت بپا کر و تم  
 نباہ ہو گا اسی میں باہم رہے یہ دونوں طرف کا عالم  
 کرین تکلف نہ تے کچھ ہم نہ ہم سے شرم و حیا کر و تم  
 چلو بہت ہو چکی رکاوٹ کہاں کا پر وہ اٹھا و گھونگھٹ  
 لپٹ بھی جاؤ گھٹ سے جھٹ پٹ بہت نہ غم نہ کیا کر و تم  
 بہت نہ بیک ہو رہو تم پھنٹے ہو اب جو تو پھر ہو تم  
 جو بوسے لون تو کیا کہو تم گلے لگا لون تو کیا کر و تم  
 بجا و بجا مرا گلا تھا تھا را اس میں قصور کیا تھا  
 یہ میری تقدیر میں لکھا تھا کہ مجھ پر جو ر و جفا کر و تم  
 بتاؤ اس قدر کیا کہا تھا یہی نتیجہ ہو عاشقی کا  
 غیب و یکس ذلیل و رسوا خراب خستہ بھرا کر و تم

## غزل ۱۰۵

آج بننے لب جانان دیکھا | اس خضر چشمہ حیوان دیکھا

پہلے گرم گئے ہم خوب ہوا کی نگہ چشم فنا سے جسم دم باد شاہی کی تنہا نہ رہی تجسسے اس صبح وطن ہو کے جدا گر ٹپری برق جو ہم تر پے وزیر میر	نہ غم رحلت یاران دیکھا اپنے گھر آپ کو مہمان دیکھا جب سو گور غریبان دیکھا صد نہ شام غمربیان دیکھا روئے تو ابر کو گریبان دیکھا
--	--

## غزل ۱۰۶

ایک دن ہوئے کہ تھے یہ مجھے انکار کب یہ دیر سے بھی کہیں رکتے ہیں بڑھکے تنے یار ہو یا حور ہونزدیک ہو یا دور ہو خلق میں یا قبر میں یا حشر میں یا خلد میں آسمان تلجاسے پر ہرگز نہیں مٹنے کا قدر	پھر تو موقع پاکے میں نے بھی کہا ہے یا رکب اشک تپتے ہیں بھلا اسے یاربے دیدار کب بند رہتے ہیں کسی پر طالب دیدار کب سچ کہو یا رول کو دکھلاؤ گے تم دیدار کب ڈٹ گیا ڈیوڑھی پہ اب اٹھتا ہوں میرا رکب
---	--

## غزل ۱۰۷

جائے کیا کو چہ دلدار میں کیا عجب ہو آئینہ سنگ مزار ایک ہی نظارے میں مارا نہیں محبکو جو زائد ملے اسے برہمن صاف ہیں احباب کے دل قدر سے	ایک بھی روز نہ نہیں دیوار میں مر گئے اگر حسرت دیدار میں گر ٹپے ہم ایک ہی تلوار میں باندھ دوں سجد تری زنا میں رہتا ہوں وہ آئینہ بازار میں
--	--

## غزل ۱۰۸

عشق شیریں میں ٹھلین اُرخستہ تن کی ٹہیان ہاے یہ فصل بہاری اور یہ گنجِ نفیس ایا عجب تاثیر دکھلائے اگر باد مراد	چنو ٹہون نے کھائیں ہونگی کوہ کن کی ٹہیان سو کھ کر کاٹا ہو میں بلبل کے تن کی ٹہیان صورتِ لب بول اٹھیں اہل سخن کی ٹہیان
--	---

رنج و دیکر خدا کا فر کو بھی دیتا پڑیش بعد مرنے کے ہوا اے قدر یہ بار گناہ	جل کے گنگا دیکھتی ہیں برہمن کی ہڈیاں ہو گئیں تابوت میں لاکھوں ہی من کی ہڈیاں
---	---

## غزل ۱۰۹

لپٹ گئے مرے سینہ سے مہربانی کی نہ رحم آیا اُسے میرے حال پر ہرگز نہ سٹھ کی کھائی نہ لی ہنسنے لن ترانی کی ہمارے بار کا تیزاب میں بچھا خنجر میں کیا کمون کہ دہن کو ضرور دیکھو گنگا	یہ سب اُنک تھے اُٹھتی ہوئی جوانی کی اگرچہ بار ہا نفس پر بھی زبانی کی کسی سے ہم کبھی بچھڑے نہ پہلوانی کی مُر کا نہ حلق پہ کیا بات اُسکے پانی کی صدابھی غیب سے آئی تو لن ترانی کی
---	---

## غزل ۱۱۰

شادی و جشن سزاوار مبارک ہوئے صدوسی سال سلامت رہے باسن امان وہ بھی دن آئے جو سہرا بندے سر پر اُسکے بعد شادی کے خدا دے کوئی فرزند رشید خار کھاتے رہیں کجبت جو دشمن ہوں تہرور	آج شہزادے کا دیدار مبارک ہوئے حُسن کی گرمی بازار مبارک ہوئے سب خوشی سے کمین ہر بار مبارک ہوئے ہم کمین آکے یہ دلدار مبارک ہوئے دوستوں کو گل گلزار مبارک ہوئے
--	---

## غزل ۱۱۱

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی لگی ٹھوکر جو پائے دلربا کی صبا نے اُسکے کوچے سے اڑا کے وہ سوتے بے حجاب نہر ہے رات وصالِ یار سے دونا ہوا عشق ابھی اِس راہ سے کوئی گیا ہو	تلافی کی ارے ظالم تو کیا کی مہینوں تک مری تربت ہلا کی خدا جانے ہماری خاک کیا کی نگاہِ شوق کام اپنا کیا کی مرض بڑھتا گیا جیون جیون واکی کھدیتی ہو شوخی نقش پا کی
---	--

کما اُس بُت سے ابتر اُمون | کما میں کیا کروں مرضی خدا کی

غزل ۱۱۲

ایسے گل کھائے بدن پر کہ چمن بھول گئے | وحشتِ دل کا بھلا ہو کہ وطن بھول گئے  
 داغِ دل دیکھ کے ہم سیر چمن بھول گئے | فرطِ وحشت سے بیابانِ مریضی بھول گئے  
 دیکھتے ہی رُخِ دلدار کا جلوہ نامح | عقل و ہوش و خرد و حرفت و فن بھول گئے  
 یا وہین تجھ کو جو تھے ہم سے کیے قول و قرار | یا کہ وعدے وہ سب بے عمدہ بھول گئے  
 جلوہ فرما جو ہوا دیر میں وہ بت بخدا | بت پرستوں کو اُسے دیکھ بھجن بھول گئے  
 دیکھ کر اُسکے لبِ لعل کی لالی دل سے | لعل دیا قوتِ بنِ نشان وین بھول گئے  
 گو بہت دردِ جدائی کے سے تھے ہنسنے | اُسکے آتے ہی مگر رنج و مہن بھول گئے

غزل ۱۱۳

بلبل سے فروں تر ہو تنناے مدینہ | کیا غیرتِ گلزارِ صحراے مدینہ  
 دکھلا دے مدینہ مجھے مولاے مدینہ | مرجاؤنگا کہ کہہ کے یہی ہاے مدینہ  
 اے لطف کرے لطف جو مولاے مدینہ | ہم دور نہ کچھ دور ہے اے اے مدینہ  
 سمور تجلی ہو ہر اک کو چہرہ و بازار | موسیٰ کو دکھائیے تماشاے مدینہ  
 آہوے حرم ہو نظر حور سے خوش چشم | کیا غیرتِ فردوس ہو صحر اے مدینہ  
 نے خواہشِ فردوس نہ پرواے ارم ہو | سو جان سے ہو عینِ بلبلِ شیداے مدینہ  
 کیا گلشنِ ایجاد ہو دیکھو نہ سوے خلد | ہاتھ آئے اگر دامنِ صحر اے مدینہ  
 اے لطف یہ خواہش یہ تنناہ ہو | لیجاؤ نہ دنیا سے تنناے مدینہ

غزل ۱۱۴

اے فلک لیچل مدینہ کو خدا کے واسطے | دل تڑپتا ہو حبیبِ کبریا کے واسطے  
 لائے یہ بندہ کمان سے حق تعالیٰ کی زبان | احمد مرسل ترے وصف و ثنا کیواسطے

بارغین جا کر پڑھا جب روح احمد پرورد بارگاہ احمد مسل ہو وہ وارث شفا سُن لیا ہو جب سے تمکو رحمتہ للاحالین سیم احمد کے نکرنا را از کو افشا کسین	کمل گئے غنچوں کے منہ صل علانے واسطے آئینے عینے جہان اپنی دوا کے واسطے کس قدر بیباک ہیں عاصی خطا کے واسطے بند کراے لطف منہ اپنا خدا کے واسطے
---	--

## غزل ۱۱۵

بھروسا ہو مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت پر ہوا ہو جب سے دل مائل گل خضر حضرت پر حصول مقصد کو نین عشق ذات عالی ہو جگر ہو اُسکی یاد مصحفِ عارضین سیارہ جہی کے ہجر کا غم عیش و عشرت سے زیادہ ہو مدینہ کی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہو	نہ تو بہ پر نہ تقویٰ پر نہ محنت پر نہ طاعت پر شرن رکھتا ہو ہر داغ جگر گلہائے جنت پر محبت کو محبت کیوں نہ آئے اس محبت پر نزول آیت رحمت ہو جسکی پاک صورت پر ہزاروں صل یان قربان ہیں اک ساعت کی وقت پر چلوے لطف یانے خاک ڈالوس بایست پر
--	---

## غزل ۱۱۶

کوئی اُسکو ادھر لایا تو ہوتا تو قاصد کچھ نہ اُس سے کہہ سکا ہے دل زخمی کے پھر ٹانگے گئے ٹوٹ وہ رشک حوریانِ کسطنطنیہ آتا تراب اُس بن نہیں دل کو تھے چین	ہمارا حال دکھلایا تو ہوتا مرا پیغام پہنچایا تو ہوتا یہ سنکر یا رکھبرایا تو ہوتا مصور اپنا میں بخشایا تو ہوتا کسی صورت سے بہلایا تو ہوتا
---	---

## غزل ۱۱۷

دلِ نادان مجھے بکا رہا ہو کیا شاید کسی نے یاد مجھ کو جو آنا ہو تو حبلہ آؤ سیما ہو	فسون عشق پھر سکھلا رہا ہو کہ یہ دل اس طرح گھبرا رہا ہو لبوں پر دم ہمارے آ رہا ہو
---	--

<p>وہ زلفین شام سے سلجھا رہا ہو ارے قاتل تو کیا دھمکا رہا ہو</p>	<p>بلا دیکھیں یہ کسکے سر پہ آئے میں تیری تیغ کا دم بھر رہا ہوں</p>
غزل ۱۱۸	
<p>ترا بیمار بسمل نیم جان ہو عجب بید رویارو باغبان ہو خدا جانے وہ ہر جانی کمان ہو ملین کیونکر عدو سارا جہان ہو شہید ناز کی تربت کمان ہو</p>	<p>خبر لے اے سیما تو کمان ہو ملکبھی ستا نہیں نہریا و بلبل نہیں ملتا ہمیں اُسکا ٹھکانا اگرچہ غلبہ الفت ہو از حد لیے پھرتی ہو بلبل چو بچ میں گل</p>
غزل ۱۱۹	
<p>وصل کی شب ہو چکی رخصت تو ہونے لگا قم باؤنی جب کہا وقت سحر ہونے لگا بوے مشک عنبرین سے درد سر ہونے لگا جانب ملک عدم دم کا سفر ہونے لگا اب جدائی سے محبت کا اثر ہونے لگا</p>	<p>آفتابِ روزِ محشر جلوہ گر ہونے لگا شام سے مُردہ رکھا رشکِ سیما نے مرے بارِ صندل سے عرق آیا جبینِ یار پر ایک دو دم ہوں سیما اب دم آخر تو آ پاس رہتا تھا شہیدی کچھ نہ تھا دل کو خیال</p>
غزل ۱۲۰	
<p>وہ دیوانہ سب کو بنائے ہوئے ہیں وہ نظر و عین میری سہلے تھے ہیں وہ اپنے سے پھر اب پرائے ہوئے ہیں کرین کیا کہ تیرے ستلے ہوئے ہیں کہ تیر نگہ کے دکھائے ہوئے ہیں</p>	<p>وہ فضل میں شریف لائے ہوئے ہیں زمانہ ہو مشتاق دیدارِ حبکا دل و دین گئے دونوں ہمراہ تیرے بجز دیکھے و لکھو نہیں چین میرے نہیں زخمِ دل ہونگے اپنے یہ اچھے</p>
غزل ۱۲۱	

کیا ملا تیری آشنائی میں راہ و رسم و فادہ کیا جانے کج خرامی روشش ہو خوبون کی خار و خس چوستے ہیں اُسکے قدم بے طرح زخیمہ عکس زلف پڑا نشاہ ہوتے ہیں پاپے ہوس گدا ناحق اُس بُت کی دوستی میں ترک	عمر آخر ہوئی جدائی میں منتخب ہو جو بیوفائی میں خوشنمائی ہر کج ادائی میں خوش ہو مجنون برہنہ پائی میں تیرگی چھائی روشنائی میں ہو عجیب سلطنت گدائی میں لگ گیا داغ پارسائی میں
--	--

## غزل ۱۲۲

بہار آئی ہو بھر دے بادہ گلگون سے پیانہ اُسی رشک پر ہی پر جان دیتا ہنہیں دیوانہ نبیچہ کیونکر ہائے اُس پر ہی پیکر کے بارانہ مجھے اُناٹے کیونکر تری محفل میں جانانہ غزال دشت ہوئے دیکھ کر بخون کی میت کو ہمارے اور تمہارے عشق کا چرچا ہو شہر و نین گذر یارب گلستان میں ہوا ہو کس شرابی کا خلق وہ زار ہر دلی ہو حق سے بہتر ہو	رہے لاکھوں برس آباد ساقی تیرا میخانہ اد اچکی ہو بانگی ترچھی جتوں چال ستانہ وہ بے پروا میں سودائی وہ سنگین لبین دیوانہ مری صورت فقیرانہ ترا در بار شاہانہ وہ وحشی مر گیا بس ہو چکا آباد ویرانہ کوئی سنا سنیں اب لیلی و مجنون کا افسانہ کہ شاخیں جھومتی ہیں نالہ بلبل ہوستانہ کرے گرز نہ ہر در و دل سے ہاس و ہوسے نشانہ
--	--

## غزل ۱۲۳

جدائی آگے منظور تھی ہم سے اگر پہلے بڑے ہی بیروت ہیں یہ سب معشوق نیا کے وہی غصہ کی باتیں ہیں وہی تفسیر لڑائی ہو لگا یا بنے دل تم سے محبت ہم نے کی اُس سے	کیسے تھے قول اور اقرار یہ کیا جان کر پہلے اُٹھاتے کیوں مصیبت جانتے یہ ہم اگر پہلے وہی جھگڑا کبھی تھا ہو تھا آٹھون پہر پہلے کبھی چاہا نہیں سنے کسی کو عمر بھر پہلے
--	--

ایسا گر نام جانے کا تو میری جان جاگی	سفر کرنے سے صاحب کے مہم گام سفر پہلے
گنوائے جان کیوں اپنی لگاتے کیلے دلو	تھاری یو فانی کی اگر ہوتی خبر پہلے

غزل ۱۲۴

نجانہ قہر ہر آج بے تفصیر چسپرتی ہو	کسی کا بس نہیں چلتا ہو جب تغیر پھرتی ہو
انہیں تیرا قصور اس میں یہ ہو کھیل قسمت کا	پلٹتی ہنگی جب قسمت نہیں تیرے پھر پھرتی ہو
نہایت ہو خیال اے جان تھاری بقراری	میری آنکھوں میں لے ظالم تری تصویر پھرتی ہو
ترا وہ چاند سا نگہ مرا میری آنکھوں میں چھایا ہو	تری صورت کو ایسا جان دھونڈھتی تو یہ پھرتی ہو
ترپتا ہو رفیع الدین ترے اے جان تصور میں	مے حلقوم و گردن پر تری شمشیر پھرتی ہو

غزل ۱۲۵

اے رشک پر ہی دل کا جلا نا نہیں اچھا	ہم خاک نشینوں کا ستا نا نہیں اچھا
سب خندہ زنی کرتے ہیں میں رونا ہوں صریح	عاشق کو صنم اپنے رُلا نا نہیں اچھا
دکھلا کے مجھے ماہ لقا چاند سا چہرہ	اس وقت مرے پاس سے جانا نہیں اچھا
اغیار کی صحبت سے حذر چاہیے ظالم	یہ لوگ بُرے ہیں یہ زما نا نہیں اچھا
موتوں کی گلستان میں ابھی آنکھ لگی ہو	بلبل یہ ترا شور مچا نا نہیں اچھا

غزل ۱۲۶

تلاش یا ر میں ہو رہنا دل	لے پھرتا ہو مجھ کو جا بجا دل
نہو تازت پر گریہ فدا دل	تو کیوں ہوتا بلا میں مبتلا دل
اُسی کے بھر میں رونا ہوں دلت	کہ جسے ہنستے ہنستے لے لیا دل
نجانگی قیامت تک محبت	سبارک ہو تمہیں صاحب مراد دل
نہو تا واسطی یہ سوز غم میں	جو ہوتا میرے پہلو میں مراد دل

غزل ۱۲۷



<p>محبت چارون ہو جیتے جی کی مصیبت اور ہو اک دو گڑھی کی نئے سرے خدا نے زندگی کی مکمل نے پائی کچھ حسرت نہ جی کی میری حالت ہو اسدم واسطی کی</p>	<p>کوئی کب یاد کرتا ہو کسی کی نہ آئیگے تو کیا مرنے نہ دینگے شب فرقت میں مرم کر بچی جان یہ سب ہو پیارے قسمت کی خرابی چلو بمل کے اُنکو دیکھ آئین</p>
غزل ۱۳۸	
<p>مثل سچ ہو کہ مر تا کیب نہ کرتا نہ ملتے تم تو میں کیب کیب نہ کرتا کبھی عاشق سے وہ پردا نہ کرتا اگر مجھ کو خدا پیدا نہ کرتا تو دل سینہ میں بون دھڑکا نہ کرتا</p>	<p>گلہ کیون ہجر میں اُسکا نہ کرتا زمین میں نا پتا ملکوں میں بھرتا جو ہو میں قابل دیدار آنکھیں اٹھاتا بار اُلفت کون سر پر نہوتا واسطی گر عشق نہان</p>
غزل ۱۳۹	
<p>پڑے ہو کیون قدر رنجہ لپیٹے ذرا بتاؤ تو حال دل کا نہ منہ سے بولو نہ سر سے کہیلو کئے گا کیونکر ملاں دل کا نہ تیغ ابرو کا ہلکو ڈر ہو نہ تیر مرگان کا کچھ خطر ہو ہمیشہ سینہ بیان سپر ہو تو حوصلہ کچھ نکال دل کا میں اُنسے گستاخ ہو گا جہدم تو پہلے مانگو گلاب کا بوہ وہ مجھ سے بے شرم ہونگے جہدم تو پہلے ہو گا سوال دل کا وہ زہت پیمان سے اڑ چلا تھا ترپ ترپ کر چڑک چڑک کر یہ دام چارون طرف سے لپٹا کہ بچس گیا بالی لال کا ہو دل کو تیر خیال ہر دم تجھے بھی آتی ہو یاد اُسکی</p>	

یو اُسکو ہر وقت یاد تیری تجھے بھی کچھ ہی خیال دل کا  
 تعاری زلفین لنگ رہی ہیں جو انہیں ہوتا تو گری پڑتا  
 تم اپنا جوڑا تو کھول ڈالو اسی میں ہو احتمال دل کا  
 پھرے ہیں وہ جسے خیر بہتر ہم اُنسے اے قدر میں مکدر  
 ہمیں جہان میں نہ قحط و لبر اُنھیں نہ دنیا میں کال دل کا

## غزل ۱۳۰

شبِ ہجران کی طولانی نہ پوچھو حقیقت کیا بتاؤں چشمِ نم کی نکلنے ہی نہیں پاتے ہیں گھر سے بچا یا لاکھ پر پنس ہی گیا دل برت کعبہِ ممتازِ حنین سے	جو گزری ہو مرے جانی نہ پوچھو ہوا جاتا ہو دل پانی نہ پوچھو غریزون کی نگہبانی نہ پوچھو دل نادان کی نادانی نہ پوچھو کوئی حال پریشانی نہ پوچھو
---	--

## غزل ۱۳۱

روٹھے ہیں جسے آج اُنھیں ہم نہ مانینگے فکرِ خدا جنانے پر میرے وہ آئینگے تالے ہمارے یوہن اگر سر اٹھائینگے جسدِ ہمارے منہ سے وہ منہ کو ملائینگے جسے خدا نخواستہ وہ گر جہا ہو اے دل ہون میں بھی تنگ ترے ہاتھ سے بت پہلو میں ہو رقیب کے وہ گلبدن اگر دیکھا ہو سننے چاہ ذوقِ رات خواب میں گر آنکھ اُلکی پھر گئی اپنا بھی دل پھرا	کر کر کے منتیں اُنھیں گھرے کے آئینگے اس آبرو سے خاک میں ہکو ملائینگے سن لینا تم کہ عرشِ معلّٰی ملائینگے کیا کیا نہ پھر رقیب یہ سب منہ کی کھائینگے پھر کس طرح فراق کے صدمے اٹھائینگے بہتر کرینگے تجھ کو اگر وہ جلا لائینگے کیونکر نہ اُسکو دیکھ کے ہم خار کھائینگے تعمیر یہ ہو ہکو کنوین وہ جمعکائینگے اب بل کے اور سے نیا نقشہ جاکھائینگے
--	---

یوہن بڑ بڑ کے اگر وہ بنا بیٹے زیر نقاب اپنا وہ چہرہ چھپا بیٹے یہ کھل گیا کہ کوئی نیا گل کھلا بیٹے کا ہیکو آپ ہکو بھلا پھر بلا بیٹے کا ہیکو میرے حال پہ وہ رحم کھا بیٹے	زلفون کی طرح ہج میں لائیے ہکو وہ یہ خوف ہو کہ ہوئے نہ عالم سیاہ آج اس گلاب کے پھولوں کا زبور پھینکے وہ رات جب رقیبون میں صحبت ہو اکی آخرا انھیں تو شوقی ہو دل کے جلانے کا
--	---

## غزل ۱۳۲

جنان کو حبت المادوی کو کعبہ کو گلستان کو قمر کو شتری کو زہرہ کو مریخ کو کیوان کو رس کو طوق کو زنجیر کو زندان کو دربان کو حیا کو آبرو کو دین کو دنیا کو ایمان کو حلب کو روم کو رمی کو خن کو چین کنعان کو یہودی کو نصاریٰ کو برہمن کو مسلمان کو سمندر کو جن کو نیل کو چین کو عمان کو جبین کو رخ کو عارض کو دہکن کو زخدان کو صنوبر کو سین کو سرو کو لالہ کو ریحان کو ارسطو کو فلاطون کو لقمان کو	و یا رتبہ خدا نے سکویوں جیون کئے جانک جو آیا بام پر وہ گل تو گردون پر ہوئی چرت مری اس نو گر فتاری سے ہر اک کو نکایت لا کر خاک میں سبکو ترے کچے میں آبیٹے لیا تیری ادا نے لوٹ کر شہر و لایت کو بھجور آفتل سے تو نے کسی مذہب کو ای قاتل سمجھتے کہ ہیں تے میں ہم اپنی چشم گریان سے شب وصل صنم میں یاد کو یوں سکورو تاہوں تیرے رخسار وفد کے کب برابر ہم سمجھتے ہیں مے اس درد دل نے کر دیا نرندہ حکمت
--	---

## غزل ۱۳۳

کہ اگر است برکیم تو ایچی کسے تو کہیں ملی نہ وہ لن ترانی آدھر کی ان رانی ہی کتہ پی چلا کہ اس تجلی نور نے عین مثل طور و یا جلا جدھر آنکھ اٹھا کے نظر کروں اغرا و مجھ کو	حننا بر ب کریم یاں ترے ہیں ہر ایک یہ بتلا ہوس جمال حبیب ہو تجھے کچھ دلا تو کلیم و ش وہ جو محروخت نظارہ ہیں ہی آہ بھر کے کہیں میں یہ جو لیتے کو پیش نہ مٹا سوناط پو محض سی خطا
--	--

جھے انشا اور تو کیا کہوں جہاں میں کوئی ہی تھا  
جو خدا کے نور سے چرہ نہ کہ محال دہر میں پھلا

غزل ۱۳۴

<p>دل تڑپتا آؤ سچ و شام پڑا گو نہ لیو سے تو نام عاشق کا جان سے ہو گا یہ بدن خالی قابل ہندگی نسین تو نہیں یار ایسا نہ پاؤں گا قدومی</p>	<p>یا الہی یہ کس سے کام پڑا اب تو سنہ میں یہ سب کے نام جسم ہجائیگا مستام پڑا کب گلے آئے یہ غلام پڑا دیکھ لینا گرا سکو کام پڑا</p>
--	---

غزل ۱۳۵

<p>دل گرفتار کیا گئے کیا یار کیا ہم جو رہتے تھے سد اگوشتہ تنہائی میں آپ کثرت میں گیا گوشہ وحدت سے نکل کنے لے آگ میں ڈالا تھا خلیل اللہ کو کون منصوبہ تھا وہ جسے انا الحق بولا</p>	<p>اب مجھے پیار کیا گئے کیا یار کیا سر باز اور کیا گئے کیا یار کیا عشق اظہار کیا گئے کیا یار کیا نار گلزار کیا گئے کیا یار کیا بر سر در کیا گئے کیا یار کیا</p>
---	---

غزل ۱۳۶

<p>قد ترا سرور و روان تھا مجھے معلوم نہ تھا وہو پ میں غم کی عیث جی کو جلا یا افسوس خاک نیر سے قدم پاک کی اسے ماہ جبین شب ہجرت کے اندھیرے سے تہنگ یا تھا یار نے ابرو سے فرگان سے مجھے صید کیا سب جگہ ڈھونڈ رہا پھر اُسکو نہ پایا ہرگز میں نے سمجھا تھا کہ اُس یار کا جو نام و نشان</p>	<p>گلشن دل میں عیان تھا مجھے معلوم نہ تھا پیو کے سایہ میں امان تھا مجھے معلوم نہ تھا سرمد ویدہ جان تھا مجھے معلوم نہ تھا رخ حرا و زلفشان تھا مجھے معلوم نہ تھا اُس کے تیر و کمان تھا مجھے معلوم نہ تھا دل کے گوشہ میں کان تھا مجھے معلوم نہ تھا وہ تو سے نام و نشان تھا مجھے معلوم نہ تھا</p>
---	---

دل بیدل نے کہا تھا سو ہو آج تسراج کیا بلا سیف زبان تھا مجھے معلوم تھا

غزل ۱۳۷

عشق کا سا کبھی آزار نہ دیکھا نہ سنا  
نہ جس بزم میں نہ نہانہ نہ دیکھا نہ سنا  
نہ ان میں نے کبھی ردِ کلام و اعظ  
نہ میں نے نقشب قدم و شور جہر  
اس سے بچتا کوئی بیمار نہ دیکھا نہ سنا  
ناچ اور راگ و بان یار نہ دیکھا نہ سنا  
اُس کے جزِ مصحف رخسار نہ دیکھا نہ سنا  
گاہ ہنسنے دم رفتار نہ دیکھا نہ سنا  
عاشقوں کو کبھی بیکار نہ دیکھا نہ سنا

غزل ۱۳۸

جاوہ نشین قیس ہو امیرے بعد  
یہ بے پروا کسے مرقدِ لیلیٰ سے صدا  
یہ کبھی سرِ ہر خار کو اب دشتِ جنون  
دہ ہو خواہ چمن ہوں کہ چمن میں ہر صبح  
سندھ پہ رکھ دامن گلِ پروین کے مرغانِ چمن  
اسیہ کرتا ہوں میں چاک کفن کو اپنے  
جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیار  
لاش مجھ کشہ کا کل کی کوئی لٹکا دو  
جا کے کندہ ہوے کوئی خان کی زبانی اتنی

غزل ۱۳۹

جیتے جی چاول میں کیونکر کوے جانچ کر  
ناوش غم دور ہو میرے دل دیران کیا  
بیل نالان کمان جا کے گلستان چھوڑ کر  
خار آئے ہیں کہیں صحرا کا دامن چھوڑ کر  
جاتی ہو اک روز آخر جسم کو جان چھوڑ کر  
بہل جانان کسکی قسمت میں ہمیشہ ہوا

<p>ہو آنحضرت وصل جنت میں بھی مجھ کو یار کا سر پہنتی پھرتی ہیں ارواحِ سنگِ فشت سے زادہ اکیونکر کروں میں ترک یہ دنیا ہر وہ کوے قاتل کو چلے وحشت میں یوں صحرائے ہم مر گیا کیا نامِ سخنِ سیکش جو سارے کو فروش</p>	<p>کب وہ انسان ہو جو مانگے حور انسان چھوڑ کر چل بسے ہن جسم کیا کیا قصر و ایوان چھوڑ کر سیر کو آئے تھے آدم باغِ رضوان چھوڑ کر بھاگتے ہیں جس طرح سے سیر میدان چھوڑ کر مسجدوں میں بیٹھے ہیں وہ اپنی دکان چھوڑ کر</p>
---	---

غزل ۱۴۰

وہ جو زندگی میں نصیب تھا وہی بعد مرگ رہا قلق  
یہ قلق ہو کیسا کہ ہر قسم گئی جان پر نیک اقلق  
کسی کے خرام کی یاد میں تہ خاک بھی یہ رہا قلق  
کہ زمین کو زلزلہ آئے ہو جو کٹا دے مجھ کو در اقلق  
برہم ہو حالت جان کی غرض اب تو جان پر آہنی  
یہ عذاب مرگ ہو یا طیش یہ خدا کا تہم ہو یا قلق  
یہ کہاں کی جی کو بلا لگی مری ہاے کیونکہ ہر زندگی  
کوئی کیا جیسے جو ہو ایک سائب و روز صبح و ساقلق  
نہیں چاہ میری اگر اُنعین نہین راہ دل میں تو کیلے  
مجھے روتے دیکھ کے رو دیے مرا حال سنکے ہوا قلق  
غم ہجر یار کے ہاتھ سے شب و روز ہوں میں غدا بین  
ہر ہمیشہ ایک نئی طیش ہو مدام ایک نیا قلق  
کہا جان بلب ہوں جو آے تو میری زندگی ہو تو یہ کہا  
ترے جینے کی مجھے کیا خوشی ترے مرنے کا مجھے قلق

غزل ۱۴۱

کوئی اس دامِ محبت میں گرفتار نہو سیر تو ایک طرف لاکھ غنیمت کہ یہاں نالہ مرغِ چین نے اُسے بخواب کیا آج ہو دھوم اسیرانِ قفس آتے ہیں بخت بیدار اگر خواب میں بھٹکے پاس	اسے خدایکسی بندے کھٹا زار نہو سانس لینے میں کوئی شخص گنگا نہو مجھے ڈر ہے کہ خفا مجھے وہ دلدار نہو جا کے دیکھو تو کوئی تازہ گرفتار نہو تو وہ پھرتا بہ قیامت کبھی بیدار نہو
--	---

## غزل ۱۴۲

ڈرتا ہوں جدا مجھے وہ دلدارِ نوحے و فنا ہو ہرگز نہ مری لاش کو یارو ساقی تو اسے جان کے مت کچھو دموش ڈرتا ہوں تری شوخ شرارت سے پری اسے موج تجھے خوف نہیں کیا دلِ حشی	یہ زندگی سیری کمین و دشوار نہو جاسے جب تک کہ جنازے پہ مرا یار نہو جاسے ایسا تو نشا پلے کمین سرشار نہو جاسے ایسا نہ کمین تو سر بار نہو جاسے افت میں کسی بت کی گرفتار نہو جاسے
---	--

## غزل ۱۴۳

عشق ہو دامِ بلا زلف پریشانِ مددے ہجر میں یار کے پہننا ہو مجھے کوہِ دشت تیغِ ابرو نے تری مہک کو کیا ہو گھائل سرخ چہرے پہ جو کھاپاں وہ آیاتِ نائل جوشِ دیوان گئی ہو مچھیرا با قافی	راہِ بھولا ہو یہ دلِ خضر بیا بانِ مددے پا بر ہنہ ہو مرا خاںِ معینِ لانِ مددے نیم بسمل نہ رہوں خنجرِ مرزگانِ مددے خون کرنے کو مر سے خاکِ شہیدانِ مددے ہاتھ کہنے میں نہیں چاکِ گریبانِ مددے
--	---

## غزل ۱۴۴

بتا دین ہم تمہارے عارض و کاکل کیا سمجھ یہ کیا شبِ یہودہ ہو کیوں ہو دی سے نسبت دین نباتِ زمین سے اُسکو کیا نسبتِ معاودہ	اسے ہم سانپ سمجھ اور اُسے سن بچا سمجھ سمن عارض کو اور کاکل کو سنبل کی جبا سمجھ ہمارا عارض کو اور کاکل کو ہم کالی بنا سمجھ
--	---

غلط ہو گئی تشبیہ یہ بھی ایک طائر سے	اسے برق اور اسے ساون کی ہم کالی گنتا ہے
گنتا اور برق کیا ہو کیون گنتا کر اس کو نسبت دین	اسے ظلمات اس کو چشمہ آب بقا سمجھ
جو کیسے یہ فقط مقصود تھی خضر و سکندر کی	یہ بیضا اسے اور اس کو موسیٰ کا عصا سمجھ
جو اس تشبیہ سے بھی دل و غل دونوں پہ آتا ہو	اسے قندیل کعبہ اس کو کعبہ کی ردا سمجھ
جو یہ تشبیہ پسند خاطر والا نہ تو پھر	اسے وقت ناز صبح اور اس کو عشا سمجھ
حقیر ان ساری تشبیہوں کو رو کر کہ یہ کتنا ہی	سویرا اس کو سمجھے اور اسے نوز خدا سمجھ

## غزل ۱۴۵

یہی کتنی تھی لیلی پر دہ نشین نہیں کھانی ادب سے خدا کی قسم  
 غم قیس سوا مجھے کچھ نہیں غم اُسی کشتہ ناز و ادا کی قسم  
 رکا پایا جو لیلی نے مجھ کو کا جی کما کیون ہو خفا مرے سروہی  
 کدہ میں نے کسی سنگ بات بھی کی مجھے میری ہی شرم جیا کی قسم  
 مرے گریہ سے جاوے ہو صبر و سکون مے اشکوں کے پکے ہر قطرہ کو  
 ارے چین نہیں مجھے پیائے کہوں مجھے اس تری مہر و وفا کی قسم  
 شب ہجر میں اشکوں کا خون بہا اُسے دیکھ کے رنگ شفق کا اڑا  
 نہیں اس میں سبالتہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگِ خاک کی قسم  
 ترے کشتہ غم کا ہو حال تیر ہی کیو جو جانا ہو نیرا اُدھر  
 تجھے قاصد موج نسیم سحر شب ہجر کی میٹری بکا کی قسم  
 کبھی کتنا تھا قیس غزالون سے کہو ناقد اُدھر سے کہہ کر کو گیا  
 کبھی کتنا تھا تو ہی بتا دے صبا تجھے لیلی کی زلفِ دو بتا کی قسم  
 کبھی ساغر و صل نہ میں نے بیا کبھی چاکِ جگر کو نہ میں نے سیا  
 غم ورنج و تعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جو روحِ جفا کی قسم



نہ تو بائی ہوس کبھی پھولوں کی بوند تو بیٹھا ہوں میں کبھی برباب جو  
نہ تو بے کلی دل کی گئی ہو کبھی مجھے پیارے کی اپنے وفا کی قسم

## غزل ۱۲۶

<p>دور اجوسے وہ دل لگایگا پھر کیا بلا سے تازہ مرے سر پہ لایگا پھر کیا کسکے عشق کا طوفان اٹھایگا پھر کیا بہان جو بیٹھا ہر صدمے اٹھایگا پھر کیا مٹے ہوئے کو سفارمٹا لگایگا پھر کیا جو خود مر گیا کسکو جلا لگایگا پھر کیا پس وصال وہ تربت پہ آ لگایگا پھر کیا</p>	<p>فرا وصال صنم کا اٹھایگا پھر کیا کیکی زلف کی جانب جو کھنچ رہا ہر دل آہی خیر ہو کیوں جو سن پر ہو دیدہ تر بتوں کے کوچہ سے بہر خدا نکلے دل ازل سے یاں خط قسمت کی جا بگوش قدم دہ دم سینوں کا بھرتا ہو چکی مری زبست دلکھایا زبست میں جسے نہ سنفہ آمانت کو</p>
--	--

## غزل ۱۲۷

یہی دل کو فلق رہا زریز زمین نہ ہوے پہ بھی رنج و الم سے چھٹے  
جھینجھوڑتے تھے اکدم نہ کبھی تا شہر غصہ نہ ہو وہ سب سے چھٹے  
کرے بچ ہزار طرح کے بشر پہ نہ دل خم زلف صنم سے چھٹے  
چھٹ جاسے جو ایسی بلا سے کوئی تو خدا ہی کے فضل و کرم سے چھٹے  
ہو کیوں نہ ہمیں مرنے کی خوشی کہ لہد میں فراق کے غم سے چھٹے  
آفت سے چھٹے انداز سے چھٹے ہر وقت کے رنج و الم سے چھٹے  
صیاد کے جب چھند میں پھنسنے مرنے کا بہانا سمجھتے کینا  
ہم دم یہ بچنے کئی ہو جگہ ہم دام میں آکر دم سے چھٹے  
صعبت میں تن و جان کے اسے دل دنیا کے درد سے بھل گئے  
کیا تفرق ڈالا اجل نے ہم دم سے چھٹا ہم دم سے چھٹے

ہر طرح آمانت مشکل ہو کوئی نہیں شکل رہائی کی  
ہستی کے وہ دام میں آ کے پھنسے جو لوگ کہ قید علم سے چٹے

## غزل ۱۴۸

زلفت میں پھنسنے نہ مرغ دل مضطرب چھوٹے  
جان مضطرب کو بن اُس سرو کے کیونکر بھڑکار  
آبرو اپنی گئی داغ حسینوں کو لگا  
مرغ دل نیچے مرگاہن سے رہا ہو کیونکر  
غرق ہو بحر تفکر میں آمانت دن رات  
کس طرح بال کے بھندے سے کبوتر چھوٹے  
ہو بڑا قمر جو قمری سے صنوبر چھوٹے  
عشق بازی میں جو پوچھو تو برابر چھوٹے  
کس طرح باز کے چنگ سے کبوتر چھوٹے  
طبع سے گوہر مضمون کوئی کیونکر چھوٹے

## غزل ۱۴۹

شبِ فرقت میں نازون نے جہان سر لٹھایا  
حساب آب و دانہ ششدرین ہو گا تو کندہ لگا  
شفق چھولی ہو دکھو شام کو شہر بد نشان میں  
مری تربت پتانا چاندنی میں کیوں نہ سیکرا  
نہیں ہو جبہیم ہچکیان آتی ہیں فرقت میں  
ترین کو زلزلہ ہو آسمان جگر میں آیا ہو  
پیا ہو عمر بھر خون جگر غم میں نے کھایا ہو  
لب رنگین پسی مل کے اُس نے پان کھایا ہو  
یہ کسے چادرِ مہتاب میں دھبا لگا یا ہو  
کسی محبوب کو تو ای آمانت یا دایا ہو

## غزل ۱۵۰

دل مرا سیرِ چین سے نہوا شاو کبھی  
زندہ جہنمک ہیں ہم ای جان جہانیں کبھی  
ستم اسبھا و تجھے ہم نے بنایا جانی  
ہو گا تب جال میں بیل کا چھسنا نہ معلوم  
مہنوں کو سکود کھاتی ہو سوج پرواز  
ہیں قیامت ثابت بے شرم و حیا کی باتیں  
لیکھا باغ میں بھولے سے نہ جلا دیکھی  
یونہی سیگانہ تمھاری کوئی بیدا دیکھی  
اس طرح دل سے ستم ہوتے تھے ابجا دیکھی  
آہنگا موت کے سبب میں جو مہیا دیکھی  
ہم بھی اس باغ میں تھے قید سے آزاد کبھی  
کبھی کہتا ہو آمانت مجھے اُستاد کبھی

غزل ۱۵۱

دل نادان تجھے آزار ہو خوب  
ایک کافر کی محبت نے بھولا یا بکو  
یہ سنا ہوا دل نادان کی نمانا کتنا  
بار منت کا مرے کون اٹھاتا ہے  
ماصحا مجھے تجھے کوئی سروکار نہیں  
روز کے چھکڑے سے بنے بھی نہ غشتا  
خوف مخشر کا نہیں دلیں جو کچھ میرے خل  
دام کیسوں میں گرفتار ہو خوب  
بدے تسبیح کے زنا ہو خوب  
نرسین چشم کا بیمار ہو خوب  
وہ نہ اپنا کبھی غمخوار ہو خوب  
میں جو رسوا سر بازار ہو خوب  
اسکو ملنے سے بھی انکار ہو خوب  
رہنا حیدر کرار ہو خوب

غزل ۱۵۲

ترا این بی جو بن رہے رہے نہ رہے  
یہ چار دن کی جوانی بہت قیمت ہو  
جو قتل مد نظر ہو تو پھر زخمِ خسر  
یہی ہو اشکِ فشانِ تو صبر ہو کیسا  
تجھی کو ہاتھ لگی و سطلی نشتِ ردیف  
یہ نو بہارِ فتنِ رہے رہے نہ رہے  
ترا یہ رنگتِ روغنِ رہے رہے نہ رہے  
جھکی ہوئی مری گردنِ رہے رہے نہ رہے  
ہجومِ سل سے غمِ رہے رہے نہ رہے  
کہ لگا لگا کوئی دشمن رہے رہے نہ رہے

غزل ۱۵۳

رخ روشن تر افسر آن ہو اللہ اللہ  
شیخ کو کعبہ بھلا یا ہو برہمن کو دیر  
وصلِ دلبر میں بھی آرام نہ ہو حاصل  
نر چھی جنوں سے وہ پھر دیکھتے ہیں آج دلا  
عشق نے اس کے نقطہ مجھ میں نہیں کی تاثیر  
شی خلیل اب اس تیرے سخن میں لذت  
اسے صنم میرا یہ ایمان ہو اللہ اللہ  
وہ تری زلف پریشان ہو اللہ اللہ  
عاشقی کی یہی پہچان ہو اللہ اللہ  
قل کا کسکے یہ سامان ہو اللہ اللہ  
جسے دیکھا وہ پریشان ہو اللہ اللہ  
شاہِ خادم کا یہ فیضان ہو اللہ اللہ

غزل ۱۵۴

کروں اس تم کا میں کیا بیان مرا غم سے نہ نکلا کر  
جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ بھی قابلِ ماری  
وے کلمہ گو یونہی سے ابھی دلیں اُنکے غبارِ  
جو خطاب تھا وہ شاد یا فقط اتنا آجڑا دیا رہی  
جو بہار تھی سو خزان ہوئی جو خزان تھی ابے بہارِ  
لی طوق و پیری جو قید میں کہا گل کے پتلے یہ ہارِ  
چلی غم کی کس طرح باوصیانہ وہ رنگ ہو نہ بہارِ  
نہ وہ تاج ہو نہ وہ تخت ہو نہ وہ شاہ ہو نہ دیارِ  
ہیں ہو وسیلہ رسول کا وہ ہمارا حامی کا رہی

گئی ایک بیک جو ہوا پلٹ نہیں دیکھ میرے قرارِ  
یہ رعایا ہند تباہ ہوئی کو کیسے اسیر ہلا ہوئی  
یہ کسی نے ظلم بھی جو سدا دیا بھانسی لاکھوں کی گیناہ  
نہ تھا شہر دہلی یہ تھا چین کو کس طرح کا تھا بان من  
بیان تنگ حال جو سب کا ہو یہ کرشمہ قدرت رکھ جو  
شب روز چھو لو نہیں جوتے کو خارا غم کو وہ کیا سے  
یہ بھی شہرِ خلد سے کہ نہ تھا اسی جا سکھو الم نہ تھا  
بھی جاوہ ما تم سخت ہو کہ کو کسی گوشِ بخت ہو  
کیا ہو غمِ ظفر تجھے حشر کا جو خدا نے پوچھا تو بر ملا

غزل ۱۵۵

چھتے رہے کیجے میں بھائے تمام رات  
کبخت آج اور ستائے تمام رات  
اس چاند میں پڑے رہے ہائے تمام رات  
زاری تمام روز ہو نالے تمام رات  
رہتے ہیں گرد چاہنے والے تمام رات  
جو تیرے دل میں آئے ستائے تمام رات

فرقت میں ہم کیا کیے نالے تمام رات  
یا د آ گیا کیا یہ کسٹ غضب ہوا  
زلفین ہٹیں نہ چہرہ مہر سے ایک دم  
ہوئی ہو کس طرح بسر اوقات کیا کہیں  
کسوقت اُنے کیجے مطلب کی گفتگو  
ہم چھپنے سے باز نہ آئیے اسی صدم

غزل ۱۵۶

دیکھتے ہیں دامنہ اس کی کو دل کے ہم کا شانے میں  
دھونڈتے ہیں دن رات جسے سب مسجد اور پنجائے میں  
دھوکھا ہم نہیں کھانے کے تو لاکھ چھپا دے اپنے تئیں

تیری ہی ہو یہ جلوہ گری سب سہتی اور ویرانے میں  
 فرق نہیں اس میں کچھ بھی گر چھوٹ کمون تو کا فر ہوں  
 دیکھ رہا ہوں شکل کیسی اپنے اور بیگانے میں  
 عشق و محبت جیسا یا روشنی سے ہو پروانے میں  
 عاشق ہو تو ایسا ہو کچھ خوف نہیں جل جانے میں  
 زہنا خلیل آگاہ تھے ہم عشق و محبت کیا شہر ہو  
 چھین لیا دل آہ کسی نے دھوکھے سے یار انے میں

## غزل ۱۵۷

میں نے تم سے کیا کیا اور تم نے مجھے کیا کیا جان کھونے کے لیے اللہ نے پیدا کیا دیکھ لے میں مرنے مرنے سوے درو کیا کیا بوالہوس سے کیوں کہا تھا راز جزا فشا ہوا دھرو دیا ہاتھ اُس نے دہر تو بھی دل طر کا کیا	میں نے تم کو دل دیا تم نے مجھے رسوا کیا کشتہ ناز بیتان روز ازل سے ہوں مجھے آنکھ عاشق کی کہیں بھرتی ہو لے وعدہ خلا دہر دن میں ہو فاسبری وفا کی دھوم ہو کیا نخل ہوں اب علاج بیکاری کیا کروں
--	---

## غزل ۱۵۸

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اُسے بھی فکر ستم نہوتا  
 جو ہم نہوتے تو دل نہوتا جو دل نہوتا تو عزم نہوتا  
 وصال کو ہم ترس رہے تھے جواب ہوا تو مزا بنایا  
 عدو کے مرنے کی جب خوشی تھی کہ اس کو رنج و الم نہوتا  
 مگر رقیبوں نے سر اٹھایا کہ یہ نہوتا تو ہمیں سروت  
 نظر سے ظاہر حیا نہوتی حیا سے گردن میں خم نہوتا  
 وہاں ترقی جمال کو ہو بیان محبت ہو روز افزون

شریکِ زینبا تھا بوالہوس بھی جو یوقالی میں کم نہوتا  
 راہِ سلمان میں اور دُور سے نہ درسِ واعظا کوں کے مومن  
 نبی تھے دوزخِ بلا سے لیکن عذابِ ہجرِ صنم نہوتا

غزل ۱۵۹

<p>اگیا گیا جی غمِ نمانِ افسوس          میرے مرنے سے بھی وہ خوش ہوا          گلِ داغِ جنون کھلے بھی نہ تھے          سوت بھی ہو گئی او پر وہ نشین          غما غیب کوئی آدمی مومن</p>	<p>کھل گئی غم کے مارے جانِ افسوس          جی گیا یون ہی راہِ گمانِ افسوس          آگئی باغِ میں غمِ نمانِ افسوس          راز رہتا نہیں نمانِ افسوس          مر گیا کیا ہی نو جوانِ افسوس</p>
--	--

غزل ۱۶۰

<p>سرمہ گین آنکھ سے تم نامہ لگاتے کیوں ہو          رم جو لان مرے دفنِ تم آنے کیوں ہو          بنے منظور وفا ہو جفا بھی اُن پر          ٹوڑنا جان کا ہو جایگا دشوارِ آخر          گل گیا عشقِ صنم طرزِ سخن سے مومن</p>	<p>خاک میں نام کو دشمن کے ملائے کیوں ہو          اپنے دل سوختہ کی خاک اُڑاتے کیوں ہو          مجھ سے کچھ کام نہیں او تو ستائے کیوں ہو          چارہ ساز و سیر می امید بندہ ستائے کیوں ہو          اب چھپاتے ہو عبث بات بناتے کیوں ہو</p>
---	--

غزل ۱۶۱

وہ جو ہم سے تھے قرار تھا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 وہ جو لطفِ مجھ پہ تھا پیشتر وہ کرم کہ غما مرے حال پر  
 مجھے سب ہو یاد ذرا ذرا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 وہ نے گلے وہ نکالتے تھے وہ مرے مرے کی حکایتیں

وہ ہر ایک بات پر روٹھتا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 کبھی بیٹھے سب میں جو رو برو توار تون میں ہو گفتگو  
 وہ بیان شوق کا ہر ملا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 ہوے اتفاق سے گر ہم تو وفا جتانے کو دم بدم  
 گلہ ملاست اقربا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تھے بھی راہ تھی  
 کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 وہ بیڑا وصل کی رات کا وہ نہ ماننا کسی بات کا  
 وہ نہیں نہیں کی ہر آن ادا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو  
 جسے آپ گئے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے با وفا  
 میں وہی ہوں مومن مبتلا تھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

غزل ۱۶۲

خوشی ہو مجھے کیونکر قضا کے آنے کی	خبر ہو لاش پر اُس بیوفا کے آنے کی
چلی ہو جان نہیں تو کوئی نکالو راہ	تم اپنے پاس تک اس قبلہ کے آنے کی
خیال زلفت میں خود رفتگی نے قہر کیا	امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی
کروں میں وعدہ خلا فی کا شکوہ کس کس سے	اجل بھی رہ گئی ظالم سنا کے آنے کی
مجھے یہ ڈر ہو کہ مومن کہیں نہ کہتا ہو	میری تسلی کو روز جزا کے آنے کی

غزل ۱۶۳

دفن جب خاک میں ہم سوختہ سالن ہوئے	فلس ماہی کے گل شمع شبستان ہوئے
ناوک انداز جد ویدہ جانان ہوئے	نیم بسمل کئی ہوئے کئی بیجان ہوئے
سہر مارب مری دشت کا بڑ گیا کہ نہیں	چارہ فرما بھی کبھی قیدی زندان ہوئے

یہ وہ اختر زمین جو خاک میں نہان ہو گئے	داغ دل نکلیں گے تربت سے سر جو لالہ
پھر وہی پاؤں وہی خار میناں ہو گئے	بھر بہا رآئی وہی دشت نور دی ہوگی
آخری وقت میں کیا خاک مسلمان ہو گئے	عمر ساری تو کٹی عشق بتان میں موئن

غزل ۱۶۴

نخل تابوت میں جو پھول لگے نرگس کے	کشتہ حسرت دیدار ہیں یارب کسکے
کس پہ دیوانہ ہوا ہوش گئے ہیں اس کے	کس پر یروسے سنگمر سے ملا دل افسوس
یہ مزا ہونہ نصیبوں میں کئی جس کے	لذت مرگ سے ہجران میں دعا ہو کہ خدا
جب عدو باعث گرمی ہوں تری مجلس کے	کیون نہ ہم شمع کے مانند جلین دور کھڑے
واہ افکار تران اذمعنا یا بس کے	یار موئن سے بھی ہیں مدعی طبع روان

غزل ۱۶۵

کس یوسف عزیز کی اس دل کو چاہ ہو	ایقوب سان جو آنکھوں میں عالم سیاہ ہو
جاروب کش گلی کا ترے بادشاہ ہو	ہم ایسے خاکساروں کی کب تک جو چاہ ہو
اتو مر یمن عشق کی حالت تنہا ہو	دعویٰ عبث عبث بر سیمائی کا تجھے
مجھ پر بھی جو یہ لطف و کرم کی نگاہ ہو	ہو جائیگا گناہ مرے عفوشہ زمین
بوسہ کا مانگنا نہیں کوئی گناہ ہو	کیون ہے بے بقصور بگڑتے ہواے حضور
یہ قتلگاہ میرے لیے عید گاہ ہو	اس جاچوتے ذبح کیا مجھ کو بے قصور
یہ گنج حسن ہو تو وہ مار سیاہ ہو	گیسو کو رومخ پہ دیکھ کے کتنی ہوساری ظن
کیا صید گاہ یار کی تیرنگاہ ہو	آنکھیں دکھائے طائر دل کر لیے شکار
کافی ہمارے واسطے تیغ نگاہ ہو	قاتل نہیں ضرورت شمشیر آبدار
نچھے فراق یا رحبہ کی پناہ ہو	کیون تر نہ آہ آہ کرے اختر حزن

غزل ۱۶۶



ہمارا آئی چین میں رنگ بدلا باغ عالم کا خیال فاسق جاناں میں بدلا ہوں بس غم کا نہیں بھولا مجھے شراب کے اُسکا وصل میں کتنا مزاج اُسکا نکلیو کرنا لہ بیل سے برہم ہو اسیر دام الفت پھر ہو سے تم آج کل عاشق	چلی پھر اپنی وحشت کی ہوا پھر دروغ دل چکا گمان سر و گلستان پر ہو مجھ کو نخل ماتم کا اُنارے قبر میں ہلو جو کھوے بند محرم کا نزاکت سے ڈو پٹہ بار ہو جس گل کو شبنم کا پڑا بچند اگلے میں حلقہ گیسو سے پر خم کا
---	---

غزل ۱۶۷

کب مرے دل کو خیال رُخ جانان ہوا کونسا دل ہی نہیں جبین محبت تیری دشمنی کسے نہ کی مجھے تری الفت میں کیون ہٹا جاتا ہو قاتل مجھے بسل کر کے بوئے لب مجھ اُسے کبھی عاشق نہ دیا	جلوہ گر کب مرے گھر میں نہ تابان نہوا کون کا فر تری الفت میں سلطان نہوا اُسے پری کون مری جان کا خواہاں نہوا لطف کیا خون سے جو دامن تر افشان نہوا شکر کرنا ہوں کہ شہر مندہ احسان نہوا
--	---

غزل ۱۶۸

دل پر دکھ شینوں سے لگانا نہیں اچھا رُخ چاند ساز لفون میں چھپانا نہیں اچھا پردے کو اٹھا کر مجھے صورت بھی دکھا دو گو آگ لگی دل میں مگر ضبط ہو لازم سوئے ہیں شب وصل کے جاگے عاشق	کوچے میں پری رویوں کے جانا نہیں اچھا اُسے جان یہ اندھیر مچانا نہیں اچھا خالی فقط آواز سننا نہیں اچھا اُسے شمع یہ اشکوں کا بہانا نہیں اچھا اُسے مرغ سحر شور مچانا نہیں اچھا
---	--

غزل ۱۶۹

کیا پوچھتے ہو تم کہ محبت میں کیا دیا تیری صدا نے چین نہ اُسے دلربا دیا رویا کبھی جو یاد میں اُس بحر حسن کے	دی جان اُس پری کو جدا دل جدا دیا سوئے ہوؤں کو خواب اجل سے جگادیا آنکھوں سے میں نے اشک کا دریا بہا دیا
--	---

بیگانوں کی خبر نہ لگنا نون کا ہوش ہو سمجھانہ کچھ کہ قہر ہی چاہ ذوق کا عشق پھولے نہیں سناے ہو کل رات سے جو غم	سب کو تمہارے عشق میں دل سے بھلا دیا دانستہ میں نے دل کو کوئین میں گرا دیا عاشق بناؤ تو تمہیں اُس گل نے کیا دیا
--	--

## غزل ۱۷۰

کسی کی زلفت میں گر بھول کر بھی دل لگا مقام امن و امان جانیو نہ منزل عشق سوا سہ جرم محبت قصور ہو نہ گناہ ہوے تھے وہ ابھی راضی خدا خدا کرے ہٹے نہ معرکہ عشق سے قدم عاشق	تو مرتے مرتے بچا پھر اٹھا یا وہ جھٹکا گھڑی گھڑی ہو بیان خوف و سہم کھٹکا مجھے سبب نہیں کھلتا تری رکاوٹ کا جھجھک کے ہٹ گئے کیا رجوت کھٹکا اڑے رہو کہ اسی میں ہو نام جیوٹ کا
---	---

## غزل ۱۷۱

بہار آئی خیال آیا مجھے پھر خوش حالوں کا فلک سے دم ہو یاں اُلجھا ہوا آشفقہ حالوں کا ترا مجنوں اسی جانب ٹپتا ہو گا آئیلی کمان اترے کمان سکن کیا مطلق نہیں کھلتا گران ہو گوسن گل ناحق جہنم میں غل مچاتی ہو جگر کے داغ سے ہر دم دھوان بچھدا اٹھتا	لگی پھر آگ سینے میں ہوا پھر خوف نالوں کا اُدھر بھنڈا پڑا ہو پاٹوں میں لفوف کجاہوں کا یہ نعل زنجیر کا جس دشت میں ہو شور نالوں کا پتا یاں کس سے پوچھیں ہم عدم کے جانیو نالوں کا نہیں یاں سُنے والا کوئی بلبل تیرے نالوں کا ہماری جان لیک اے عشق گھونگر واسے نالوں کا
--	---

## غزل ۱۷۲

چچے کرتے ہیں مرغانِ شالمان کیا کیا عشق گل میں کوئی بلبل جو فغان کرتی ہو در و فرقت میں کسی نے نہ خبر بھی پوچھی سوزن داغ جنونِ شت میں کیونکر کھچو	وجد میں لاتا ہو بلبل کو گلستان کیا کیا ڈھونڈتا ہو تجھے میرا دل نادان کیا کیا مثل بیمار کراہا دل نادان کیا کیا آگ بھڑکانے ہیں بیانِ غول سیاہان کیا کیا
--	--

دل غمگین میں بھرے تھے میرے ارمان کیا کیا یاد آئیگا مجھے خانہ زندان کی کیا کیا یاد آتا ہو مزارِ شہرِ دلیشان کیا کیا	خاک میں مل گئے اسے چرخ ترے ہاتھوں نے بعدِ مرن بھی نہ پھولوں کا وہ دیوانہ ہوں پھر دکھائے کہیں اسد مجھے لے عاشق
--	---

## غزل ۱۷۳

عینسی سے بھی جاتا نہیں آزارِ محبت تو قتل ہوا آج گنہگارِ محبت ہوں خادمِ دیرینہ سرکارِ محبت نادان ہو جو اُن سے ہو طلبگارِ محبت سرسبز ہمیشہ رہے گلزارِ محبت کیونکر نہ کہیں سب مجھے بیمارِ محبت ہو مرد وہی جس سے اُنھے بیمارِ محبت	موت اُسکی ہو جو شخص ہو بیمارِ محبت مارا مجھے قاتل نے تو ہر سو یہ ہوا غل دشت ہو کہ سودا ہو و فاترِ گمنامی مستحقِ قون کو کیا کام بھلا مہر و وفا سے یارِ نہ خزان اُنے کبھی باغِ جہان میں رُخِ زرد ہو تن زار ہو چشمِ ہو لبِ خشک ہمت نہ کبھی ہا ریو عاشق پر ہے یاد
--	---

## غزل ۱۷۴

عبث نہ باندھ مرے قتل پر کمرِ صیاد یقین ہو شام سے تو روئے ناسخِ صیاد کسے دکھاؤں میں بیتابیِ جگرِ صیاد کبھی مرا بھی گلستانِ مین تھا گزرِ صیاد نہ ذبح کر مجھے سد در گزرِ صیاد مرے تو نالوں کا جاتا رہا اثرِ صیاد کہ رُخِ ہو زرد و ہن خشک چشمِ ترِ صیاد اُجاڑتا نہیں اچھا کسی کا گھرِ صیاد ہوا ہو آج خوشی دل میں کس قدرِ صیاد	روا نہیں یہ جفا میں خدا سے ڈرِ صیاد سناؤں گرتجھے دردِ دل و جگرِ صیاد بیان میں کس سے کروں حالِ کونینِ صیاد اسیرِ کج نفس ہوں میں ابودت سے بت بُرا ہو ستانا کسی کا اے ظالم سناؤں کسکو پیچھا گئے دل کس کا چھٹا ہو جبے چمن کچھ نہ پوچھ حالِ مرا چمن میں رہنے دے بلبل کے آشیانے کو اسیرِ دامِ بلا کر کے مجھ کو اے عاشق
---	--

غزل ۱۷۵	
<p>صبح غم جو عیب ان خدا حافظ آج ہواستان خدا حافظ اشک خون ہیں روان خدا حافظ لے کے جاوے گمان خدا حافظ جاوے ہر ہر ہاں خدا حافظ تو ہر اب نیجان خدا حافظ</p>	<p>جاؤ تم میری جان خدا حافظ جان نثاروں کا کوئے قاتل میں دل بچکا نہ اب کسی صورت نہیں معلوم اب بہین صباد رہ گئے ہم تو دشت غربت میں آج وہ شوخ کہہ گیا عاشق</p>
غزل ۱۷۶	
<p>چھوٹے نہ وام سے ہی اب ہر نزل دل خالق کرے کسی کا کسی پر نہ آئے دل قابو میں آپ لاتے ہیں جس سے پر لئے دل پھر کہیں تمہارا دل نہوا آشنائے دل اُسکی سزا ہی ہے جو تھے لگائے دل پھر کس امید پر کوئی تھے لگائے دل یاں اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے دل کیونکر نہ صدائے شبِ فرقت اٹھائے دل</p>	<p>از فون میں جا چنسا ہوئی ثابت خطا دل فرقت میں یار کی ہے یہ ہر دم دعا دل پیارے یہ دے تھا کہ وہ جاوے کوں سا شہور ہے جہان میں کہہ دل کو ہر دل سے راہ مجنون بنے اسیر رب دربر پھر سے بالکل وفانہ مہر و محبت نہ دلبری دیکھو سمجھ کے رکھو قدم کوئے یار میں اک دن وصال یار نہ عاشق ہوا فیض</p>
غزل ۱۷۷	
<p>چشمِ نرگس سے بھی بہتر ہیں تمہاری آنکھیں کیون نہ کہئے تری آنکھوں کو شکار میں آنکھیں راہ نکلتی ہیں کئی دن سے ہماری آنکھیں نگران صورتِ نرگس ہیں ہماری آنکھیں</p>	<p>کسے آنکھیں ہیں زمانے میں یہ پیارتی آنکھیں جسے کی ایک نظر جان سے مارا اُسکو دیکھیے کب نظر آتا ہے وہ خورشیدِ جال نامہ برد کیجئے آتا ہے کب اُس گلرنگ کا</p>

اب نہ وہ ہم ہی رہے اور نہ ہماری آنکھیں	قابل دید کمان دیکھیں کہ لے عاشق
غزل ۱۷۸	
عارضِ حُسن پہ اتراؤ نہین تم کلیجہ میرا سلگاؤ نہین اس دہلی آگ کو بجھڑ کاؤ نہین جانتا ہوں میں قسم کھاؤ نہین گالیاں غیسر سے دلو او نہین آؤ آغوش میں شرماؤ نہین جسمیں خنجر ہو یہ وہ گھاؤ نہین دل کو کھو یا رہی تو بچھڑاؤ نہین مرضِ عشق سے گھبراؤ نہین	مرخ و کھاؤ ہمیں ترساؤ نہین جان بلب دیکھ لے آہن نہ کرو آتشِ دل ابھی سرکشی پیگی کچھ نہین تمکو نسبتِ سری تم زبان سے مجھے جو چاہو کہو میں ہوں یا تم یہاں اور ہوں کون کیون دکھاتے ہو میرا زخمِ جگر تھا مقدر میں جو ہونا وہ ہوا اچھے ہو جاؤ گے جلدی عاشق
غزل ۱۷۹	
مے کمرنگ سے بھروسہ فقیر کا بھی پیانا کبھی جاتا ہوں کعبہ کو کبھی مین سوے تنجانہ کوئی کمدے یہ مجھوں سے کہہ اور آتا ہی دیوانہ مری عادتِ فقیرانہ مزاج اُنکا امیرانہ کلام اپنا ہو رندانہ غزل اپنی ہر مستانہ	بھلا ہوتا ہے اساتی رہے آبادِ بنجانہ کون کیا تجھ سے اسے زاہدِ مراد شربِ ہر زندانہ میرا بھی قصہ ہے صحرانوردی کا مبارک ہو سوالِ بوسہ لب پر کیونکر سُنے بھرا میں وہ پسند لے لے کیون عاشقِ مزاج کو یہ لے عاشق
غزل ۱۸۰	
یہ ہر اُڑتی ہوئی ناگنِ بلا کی مجھی پر مشق کی پہلے جفا کی ہنر گامین کبھی صاحبِ سے شاکِی	کرون تعریف کیا زلفِ رسا کی سنجھالا ہوش جب اُس سنگدل نے جہانک جی میں آئے ظلم کیجے

لگے سب چھوڑ کر دل سوز بھکو یہی جاری ہو فرقت میں زبان کی مراجانا ہو کب تک کیوں عاشق	فقط اک شمع تربت پر جلا کی کوئی صورت دکھا دے دربار کی ہر نیت روضہ خیر الوار کی
--	---

## غزل ۱۸۱

تڑپ رہا ہوں میں جسکی فرقت میں اُسکو مطلق خبر نہیں ہو  
 یہ کیسے نالے ہیں میرے یارب کہ جنہن کچھ بھی اثر نہیں ہو  
 نقاب رخ سے اٹھا دو صاحب جمال اپنا دکھا دو صاحب  
 نہ خوف کو دل میں جا دو صاحب یہاں کوئی بد نظر نہیں ہو  
 کروں زبان سے اُسے بیان کیا ارادہ جو کچھ تھا مرغ دل کا  
 یہ اُڑ کے تم تک وہیں پہنچتا مگر ہو مجبور پرہیزگار  
 لکھوں میں کیا اُنکو حال فرقت ہو مجھکو دردِ جگر شدت  
 بڑی تو اس میں یہ اب ہو وقت کہ کوئی بیان نامدبر نہیں ہو  
 میں کس سے پوچھوں بچشم گریبان رہِ عدم کے پتے کو اس اُن  
 سو اسے اندوہ و یاس و حرمان کوئی مبرا ہم سفر نہیں ہو  
 بھرا ہو لاشوں سے کوئے قاتل تڑپ رہے ہیں ہزاروں سہل  
 عجب تماشا ہو دیکھ اسے دل کیسے تن پر بھی سر نہیں ہو

## غزل ۱۸۲

نہیں روکے سے رکتی ہو طبیعت آہی جاتی ہو اُڑاؤں دھجیان کیونکہ نہ دُخت میں گریبان کی کنارے پہن ہر نگہ خار گو میں ناواں لیکن حسینوں سے نہیں خالی اسے صاحبِ دنیا ہو	حسین جب سانے آتے ہیں لفت آہی جاتی ہو ہمارے گل میں زور و نواں طبیعت آہی جاتی ہو مجھے اُس گل سے کچھ بوسے محبت آہی جاتی ہو نظریاں ہر کب نہ اک لپٹ صورت آہی جاتی ہو
---	--

<p>خیال قاسمے زون ہوجے دلوں عاشق</p>	<p>تہی ہر روز اک مجھ قیامت آہی جاتی ہر</p>
<p>غزل ۱۸۳</p> <p>نہند آنکھوں میں بھری ہو کہاں رات بھر ہے ناوک میں راستی ہو کجی ہو کہاں میں ہر دم جہانے نہ محبت شب وصال ہر دم گلے سے اپنے لگائے رہوں انہیں بھاگو ہزار کھینچ ہی لائیگی ایک دن</p>	<p>کسکے نصیب تنے جگائے کدھر رہے ٹپڑھی اگر بھوین ہوں تو سیدھی نظر ہے جب یہ نگاہ آپ کی آنکھوں پر رہے یہ ہاتھ ہین وہی جو ترے سینہ پر رہے منظر کی آہ وہ نہیں جو بے اثر رہے</p>
<p>غزل ۱۸۴</p> <p>باہر نہیں ہوں حکم سے اے جان آپکے زلفوں کی آڑ میں لیے ہو سے تو بول اٹھ اسدے ناز دیکھی جو چڑھائیں زلف کی صورت دکھا کے ذبح کیا جان پڑ گئی منظر بغل میں رہتی ہیں پر یان تمام رات</p>	<p>دل سے نثار جان سے قربان آپکے نکلے اندھیری رات میں ارمان آپکے ناگن سمجھ کے اڑ گئے اوسان آپکے سب سے کے سرچ آنکھوں پہ احسان آپکے رہتا ہوں روز گھر میں پرستان آپکے</p>
<p>غزل ۱۸۵</p> <p>صنم دل لیکے ٹر پایا نہ کیجیے پڑ گیا صبر دل تجھ مری جان نہ جانوں کیا خطا صادر ہوئی ہو ہزاروں مرغ جان ہوتے ہیں بے مل اسیر دام الفت کر کے اے جان نظر جسکی پڑے گی ہو گا گھائل میں عاشق ہوں ترادل سے سیر جان</p>	<p>کسی عاشق کو ترسایا نہ کیجیے وگرنہ مجھ کو کھپایا نہ کیجیے جو کتا ہو یہاں آیا نہ کیجیے چمن میں سیر کو جایا نہ کیجیے دل مضطر کو ٹر پایا نہ کیجیے خدا را بام پر آیا نہ کیجیے مجھے ملے ترسایا نہ کیجیے</p>

کما مانو و گرنہ ہو گئے بد نام حسینون پر بہت اس دل کو اپنے نظر لگیا بیٹی تسکومری جان جو مانگے کوئی تیسے ایک بوسہ حفیظ اسد دل دیکر بتوں سے	بہت اُس کو چے مین جایا نہ کیجے خدا کے واسطے لایا نہ کیجے سکان سے درپون آیا نہ کیجے اُسے مدد ترسایا نہ کیجے کبھی پیچھے سے پھٹتا یا نہ کیجے
--	---

## غزل ۱۸۶

خوشی سے کاٹ لے دلدار گردن جو عاشق مین نہیں مرنے سے ڈرتے تم اپنی زلفت کی پھانسی بناؤ اسیر دام الفت کی مری جان مرے عشوق کے دو ہی پتے ہیں حفیظ اسد اگر ہو عشق صادق	کہ حاضر و برود ہی یار گردن کٹا تے ہیں سرباز گردن جھکاتا ہوں ابھی سوباز گردن نہیں چھٹنے کی ہوڑ ہمار گردن کر پتلی صحرای دار گردن تو سر کا تانہ تم ز ہمار گردن
--	--

## غزل ۱۸۷

ایسے عشق مین بیتاب دل ہو انہیں ہو ایک دم یاں چین پیاسے اُٹھائے ہجر کے صدمے یہ کبتنگ پھنسا ہو دام الفت مین کسی کے گلستان محبت مین پریشان دو ہی سجھ گیا رفر عشق جانان	شال ماہی بے آب دل ہو نہ جانیں کسے یہ پنجو آب دل ہو مری جان اب بہت بیتاب دل ہو اسی باعث سے یہ بیتاب دل ہو جدائی نے کیا ہر باب دل ہو حفیظ اسد جو ارباب دل ہو
--	---

## غزل ۱۸۸

کسی پر آگیا شاید مرا دل	کہ اندر وہ سار بتا ہوا دل
-------------------------	---------------------------



بچا یا تھا بہت پر جا بھنسا دل  
 کہ کس نے جھل لیا میرا بھلا دل  
 جو ہو مشہور عالم بیوفا دل  
 بے جاتا ہی دیکھو کھینچت دل  
 نہ جانیں کس طرح سے لگیا دل  
 مثال مرغ بسمل بان مراد دل  
 تو کیوں ملتی تیجھ کو اب سزا دل  
 ہین ناسے ہر گھڑی مشعل عناد دل  
 ہمیشہ سے رہا دل سے فدا دل  
 عجب ہی سخت تیجھ سے ترا دل  
 کسی پر تیرا آنا نا صحا دل  
 کر گیا عزم سوے کر بلا دل

اسیر دام الفت ہو گیا دل  
 میں خود حیرت میں ہوں بیٹھے بھلائے  
 پہنچے کس طرح اس پر زور اپنا  
 کروں کیا ہاے سوے کوے جانان  
 ملا کر آنکھ وہ ہم سے پریر و  
 تپان ہی ہجر سے تیرے مری جان  
 اگر تو ماننا کہتا ہمارا  
 کسی گلفام کی فرقت میں لب پر  
 جہان کے خوب رویوں پر ہمارا  
 نہیں ہوتا اثر کچھ اس پر جانان  
 سلام اُس وقت کرتا میں تجھے گر  
 حفیظ اسد خان ساندھی سے کب تک

## غزل ۱۸۹

حفیظ اسد خان حافظ خدا ہی  
 ہمارے واسطے کوئی بلا ہی  
 کہ داغ دل ہمارا پر ضیا ہی  
 وہ قابو میں نہیں میرے رہا ہی  
 اُٹھایا آسمان سر پر لیا ہی  
 جو تم سے بیوفا پر آگیا ہی  
 حسینوں پر ہر اک ہو تافذ ہی  
 وبال دل مرا شاید پڑا ہی

اسیر زلف جانان دل ہوا ہی  
 نہیں مشوق کی فرقت سے بڑھ کر  
 شب تار لمحہ کا خوف کیا ہو  
 سنبھالوں کس طرح و لکھوں اپنے  
 تری فرقت میں نالوں نے ہمارے  
 دل نادان نے کی غلطی ہمارے  
 نہیں موقوف کچھ مجھے مری جان  
 پریشان رہتے ہو ہر وقت پیاسے

کہ دل سے تپہ دل میرا فدا ہو کہ آیا آج تیرا دل لبر با ہو	اگر وہ تم قدر اسکی میرے پیارے حقیقۃ السرخان تم کو مبارک
--	--

غزل ۱۹۰

کہ لخت دل سد اپڑتا ہو کھانا ہزاروں رنج پڑتے ہیں اٹھانا کہ ہو دشمن ہمارا سب زانا نہیں لازم وہاں ہر روز جانا کہ ہنستا ہو ہمیں سارا زانا لگا جا ہاتھ سے اپنے ٹھکانا نہیں رکنا ہو لیکن یہ دوانا چھٹا ہو جسکا کب سے آب و دانا نہیں لازم تمہیں کرنا بہانا نہیں لازم تمہیں سنہ کا چھپانا مبارک ہو تمہیں دل کا لگانا	نہیں آسان کسی سے دل لگانا بہت مشکل ہے دل عشق بازی ملین ہم کس طرح اُس ماہ روستے خطا پاؤ گے بیشک ایک دن تم تمہارے ہجر میں نوبت یہ پہونچی خدا کے واسطے اگر مری جان منع کرتا ہوں دل کو دوان بجاتو بھروسا کیا ہو اسکی زندگی کا کسی کے ایک بوسہ مانگنے پر مہربان عاشق صادق سے اپنے حقیقۃ السرخان اُس ماہ سے
--	---

غزل ۱۹۱

جد اب آ کہ نہیں وقت ہو شرمانے کا ہو یقین سبکو مری روح بکھجانے کا خون دل پینے کا اور لخت جگر کھانے کا حال کیا جانے ہوا ہر مرے دیوانے کا سُن لیا حال ہر جب سے کہ ترے جانے کا ورنہ کیا کام تھا تشریف ادھر لانے کا	ہر طرح حال ہو پیارے ترے دیوانے کا ہو گیا ہوں مرض عشق سے لا غریبا دل کو دے پیچھے تمہیں پہلے ارادہ کرے دل میں رورو کے کہا کرتی تھی لیلیٰ اپنے مُرنِ بسل کی طرح دل ہو ٹڑپتا میرا کشن دل نے اثر آج دکھایا شاید
---	---

ماجر اکون سینگا ترے دیوانے کا حفظ کیا حال ہوا دیکھ لے پرولنے کا	اس طرح پیار سے بھلا کے قرین آپ اپنے شع رویوں سے نہیں دل کا گانا اچھا
--	---

## غزل ۱۹۲

رنج و غم کھانا ترا کام ہوا خوب ہوا اب زمانے میں تو بدنام ہوا خوب ہوا راضی تجھ سے نہ وہ گلغام ہوا خوب ہوا دل لگانے کا یہ اسجام ہوا خوب ہوا حفظ تو تارکِ اسلام ہوا خوب ہوا	دل نادان جو تو بدنام ہوا خوب ہوا بارہا میں نے کہا تو نے نہ مانا کنت مرٹا تو تو محبت میں ولیکن اسے دل لخت دل کھانا پڑا خون جگر کو مینا عشق میں اس بت کا فرے چنسا کر دل کو
--	--

## غزل ۱۹۳

چین ہو عاشق مضطر کو کمان اب تیرے چھٹ گیا کو چھٹے دلدار ہمارا جیسے کسی قابل نہ رہا چھوٹ گیا میں سے نام کیا کیا ہوئے مشہور نہ میرے تیرے دشمن جان ہوا میرا دل نادان کہ جسے دل نذر کسکو کروں کون ہو بڑھکر سے	ہنس کے دل چین لیا تو نے ہمارا جیسے غیر حالت ہو مری کتنے قفس میں صیاد حال کیا اپنا کمون تیری محبت میں صنم مضطرب حال ہر اسمیہ پریشان خاطر ہر کس درد و مصیبت سے تجھے پالا تھا ایک دل سیکڑوں دلدار حفیظۃ اللہ خان
---	--

## غزل ۱۹۴

وہ اگے چھپے پھر یاد دلوانے سے کیا حاصل ترے پیار کو آئینہ دکھلانے سے کیا حاصل ہمارے پانوں کی زنجیر کٹوانے سے کیا حاصل جہان سے اٹھ گئے جب ہم تو پھرنے سے کیا حاصل مجھے بہر تماشا باغ میں جانے سے کیا حاصل	قفس بیل کا سوے گلستان لانے سے کیا حاصل نفس کی آلودہ ہر جنبش بغض میں باقی درِ زندانِ تنگ آنے کی بھی طاقت نہیں تیرے ترا بہارِ وقتِ نزع یہ رور و کے کتنا ہو مرا باغ تماشا چہرہ رنگین خوبان ہو
---	--

## غزل ۱۹۵

اگر ہوں خاک بھی تو خاکپا سے یار ہوں مین  
فنون عشق مین کیتا سے رزگار ہوں مین  
خدا کے فضل و کرم کا اسید وار ہوں مین  
کہ اس چمن مین گل آخر بہار ہوں مین  
جفا شعار مین وہ اور وفا شعار ہوں مین  
نہ جاننا مجھے خدا فضل کہ ہوشیار ہوں مین

ذکر و کعبہ نہ بتانے کا غلبہ ہوں مین  
نہ کوہکن سے نہ نسبت مجھے نہ مجنون سے  
نگاہ لطف جو کہتے تھے یہ بتان نہ کریں  
شگفتہ رہنے دے اندم تو مجھ کو باد خزان  
ہوں کے ظلم سے ہرگز نہ بخدا کو موزون گا  
کئے دیو آہی مین عمر فرستہ مری

## غزل ۱۹۶

کیسی کچھ نہیں جلتی ہو جب تقدیر پھرتی ہو  
جو نظروں کے تلے ہر ایک کی تصویر پھرتی ہو  
گوسے کی طرح سے ڈھونڈھتی زنجیر پھرتی ہو  
ہماری آنکھ کب قاتل تہ شمشیر پھرتی ہو  
کہ مدت سے ہماری خاک دانگیر پھرتی ہو  
زبان پر اپنے ابلک لذت تقریر پھرتی ہو  
زلخما ہر گلی کو چے مین بے توقیر پھرتی ہو  
خدا جانے کہاں یہ آہ بے تاثیر پھرتی ہو  
طبیعت جس سے اپنی اوبت بے پیر پھرتی ہو  
نفل مین اپنے مجنون کی لیے تصویر پھرتی ہو

نگاہ یار ہے آج بے نقصیر پھرتی ہو  
مرق ہو میری آنکھوں مین کیا یار ان رفتہ کا  
تراد یوانہ جب سے اٹھ گیا صحرائے وحشت سے  
تری تلوار کا ٹھہرے پیر جانے تو پھرجائے  
کبھی تو کھینچ لائیگی اُسے گور غریبان تک  
بیان کس ٹھہ سے ہووے یار کی شیریں بیلک  
مقام عشق مین شاہ و گد اکا ایک رتبہ ہو  
در باب اثر تک ایک دن جلتے نہیں دیکھا  
خدا شاہد ہو اسکا پھر نہیں ملتی نہیں ملتی  
ہم اُس لیلی کے دیوانے ہیں غافل جو حیران

## غزل ۱۹۷

دانستہ کس بلا مین گرفتار ہم ہوے  
ہرگز نہ آشنائے گل و خار ہم ہوے

پانہد گیسو سے یار ہم ہوے  
اچکا نہ دوار اس چہستان مین کی بسر

آنے ہی اُس گلی میں ہوا درد دل فزون چھوٹے تھام مسمر نہ زنجیر زلفت سے اُسکی روش میں تیغ کے چلنے کے ٹوٹنے پوچھیں گا کون مجرم الفت کو حشر میں فرہاد و قیس دو آہن و غافل علی الخصوص	دار الشفا میں اور بھی بیمار ہم ہوئے دام بلا میں ایسے گرفتار ہم ہوئے پہلے قدم میں کشتہ رفتار ہم ہوئے اچھا ہوا جو تیرے گنگا رہم ہوئے کامل یہ فنِ عشق میں دوچار ہم ہوئے
--	--

غزل ۱۹۸

چھٹے رفیق مگر رہ گیا نشانِ باقی فلک کی تفرقہ سازی سے چھٹ گئے رشتہ جو غلام چاہیے عاشق پہ کیجیے صاحب نہ مدت لبِ رنگین یا رچھوڑ دن کا بتاؤ کس سے پتہ پوچھوں اپنے یوسف کا	ہو داغِ فرقت یا رانِ رنگانِ باقی یہ صحبتیں ہیں نہ یا رانِ رنگانِ باقی ستم نہ کوئی رہے مجھ پہ مہربانِ باقی مرے دہن میں ہو جینک مری زبانِ باقی نہ کاروانِ آہ نہ اب گردِ کاروانِ باقی
---	--

غزل ۱۹۹

گنہ کا ہو جو جھ سر پہ بھاری آہی توبہ آہی توبہ زنا و مکرو و فریب کاری غور و خوضِ دعا شکاری نہ کی غریبوں کی پاسداری کی بیہوشی کی غمگساری خطائیں ہیں ہر قدر ہماری زبانِ جنکی بیانِ ہماری مدام غفلت رہی یہ طاری کی نہ یادِ جنابِ باری ترا تو ہو فیضِ عام جاری ہو رکھتا فرحتِ اسد و آری	ہو اپنے فعلوں سے سرساری آہی توبہ آہی توبہ کئی انہیں سب میں سرساری آہی توبہ آہی توبہ منی نفلس کی آہ و زاری آہی توبہ آہی توبہ قلم ہوا لکھتے لکھتے عاری آہی توبہ آہی توبہ نجی سے ہو چشمِ رنگار آہی توبہ آہی توبہ ترے کرم کی ہو انتظار آہی توبہ آہی توبہ
---	---

غزل ۲۰۰

ذرا تو سوچ اے غافل کیا دم کھٹا ہوا سافر تو ہی اور دنیا سے ابھی چلے غافل	بھل جب یہ گیا تن سے توبہ اپنا بگناہی سفر ملکِ عدم آخر تجھ درمیش آنا ہی
--	---

نجاوے سنگ کچھ ہرگز بیان سب چھوڑ جائیگا بجوبی غور کر دیکھا تو مطلب کا زمانا ہو حسرت دنیا کے دھند دن میں اگل کیوں ولا	نکاما جبر عت دولت پہ اپنے وکھو تو منسم نہ بھائی بندہ کوئی نہ کوئی آشنا اپنا لگا رہ یاد میں اسکی اگر اجنبی شفا چاہے
---	--

## غزل ۲۰۱

مرغ بسمل کی طرح لاشہ پھڑکتا جائیگا خون ان آنکھوں سے قدموں پر پڑکتا جائیگا تنہ تنہ تا بوت مثل گل ملکتا جائیگا اک زمانہ دیدہ حسرت سے نکلتا جائیگا اے صنم جو دیکھ لیگا سر نکلتا جائیگا قبر تک لاشہ بھی پیسہ راہ نکلتا جائیگا آخر اقبال اُس گل کا چمکتا جائیگا	خار حسرت قبر تک دل میں کھٹکتا جائیگا سر مر اجب کاٹ کر شیر فرما دینگے آپ جان جائیگی جو عشق عارض گل رنگ میں وہ میں نشتہ ہوں کیمیری نمش پرے دوستو چنگے افشان بام پر بہر خداست جائیگو مر گیا ہوں میں کیسلی حسرت دیدار میں اے ظفر قائم رہیگی جب تلک اقلیم ہند
--	--

## غزل ۲۰۲

یا مرا تاج گدایا نہ بنایا ہوتا کاش خاک درجہ نہ بنایا ہوتا کیون خرومند بنایا نہ بنایا ہوتا عمر کا تنگ نہ بیانا نہ بنایا ہوتا ریشک جنت مرا کاشا نہ بنایا ہوتا ایسی بستی سے تو دیر نہ بنایا ہوتا	یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا خاکساری کے لیے گرچہ بنایا تھا مجھے اس خرد نے مجھے گزشتہ و بدنام کیا نشہ عشق کا گرظ دیا تھا مجھ کو اے پری حور لقانور قدم سے اپنے روز مسمورہ دنیا میں خرابی ہو ظفر
--	--

## غزل ۲۰۳

بس اک نگاہ پہ پھر سرا ہو فیصلہ دل کا تو خاک نکلیگا پیری میں حوصلہ دل کا	اواسے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا رہا شباب میں باقی جو ولولہ دل کا
--	--

جہان میں جو کہ ہو مشہور قاتل عالم وہ رند ہوں کہ مجھے ہتکڑی سے بیعت ہو وہ ظلم کرتے ہیں مجھ پر تو لوگ کہتے ہیں پھر جو کو تپ کا کل سے کوئی پوچھیں گے ہزار فضل گل آئے جنوں وہ جو ش کمان ہمارے آتے ہی کچھ نفس نصیب ہوا خدا کے سامنے ہر اپنا اور قلیق انصاف	پڑا ہو اُس سے اب اگر مقابلہ دل کا ملا ہو گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا خدا برے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا سنا ہو لٹ گیا رستے میں قافلہ دل کا گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا ہزار حیف کہ نکلا نہ حصہ دل کا بتوں سے حشر میں ہو گا مقابلہ دل کا
---	---

## غزل ۱۰۴

بار تھا گلزار تھا محو تھی فضا تھی میں نہ تھا مفضل نہ لدا میں غیروں کی جا تھی میں نہ تھا ہاتھ کیوں باندھے مرے چھلا اگر چوری گیا بیخودی میں لیلیا بوسہ خطا کیجے معاف ہمارے ساقی یہ ہوسا مان اور عاشق وان نہو میں سسکتا رہ گیا اور مر گئے فرما دو قیس میں نے پوچھا کیا ہوا وہ آپکا حرم شباب اے ظفر یہ دل پہ میرے داغ کیسا رہ گیا	لاٹ پابوس جانان کیا خاتھی میں نہ تھا لوٹ جب گلشن میں تھی باد صبا تھی میں نہ تھا یہ سراپا شوخی دزد حنا تھی میں نہ تھا یہ دل بیتاب کی ساری خطا تھی میں نہ تھا بار تھا سبز تھا بدلی تھی ہوا تھی میں نہ تھا کیا انھیں دونوں کے حصہ میں قضا تھی میں نہ تھا ہنس کے بولا وہ صنم شان خدا تھی میں نہ تھا خانہ باغ یار میں خلق خدا تھی میں نہ تھا
--	--

## غزل ۲۰۵

میٹھے بھائے مفت میں سودا ہوا کعبہ کا ہو خیال نہ خواہش ہو دیر کی رویا شب زاق میں نسیان کی طرح میں مضموس زندگی میں نہ آیا کہیں نظر	دل مبتلا سے الفت زلف ووتا ہوا دل ہو تھاری چال سے ایسا ہوا ہر قطرہ آنسو دکھا دے بہا ہوا مرقد پہ میرے آگے دہ سر پر کھڑا ہوا
---	--

۴۔ پنجم چمن بندش اشعار کیا سب	یوسف کا ہم ششبیہ مگر آشنا ہوا
غزل ۲۰۶	غزل ۲۰۶
<p>ہو گیا دل جب سے مائل زلف چپان کی طرف قصد بھی جانے کا کرتا ہوں کسی جانب اگر بعد مجنون ہو گیا خالی بیابان یک قلم دیکھ لے کر کوئی میرے یار کے زرخ کی چاک پھر ہوا جو شہنوں دل شہرین لگتا نہیں لیقم عالم جو تنے ترک و نپ کو کیا</p>	<p>آنکھ بھر کے پھر نہ دیکھا سنبلستان کی طرف دل لیے جاتا ہے جھلکو کوے جانان کی طرف پھر نہ آنکھ کوئی اس دشت ویران کی طرف عمر بھر دیکھے نہ پھر وہ ماؤ تا بان کی طرف دھیان پھر جانے لگا کوہ و بیابان کی طرف دھیان شاید آگیا کچھ دین و ایمان کی طرف</p>
غزل ۲۰۷	غزل ۲۰۷
ہمارے اُستاد نشی شکر پر ساد صاحب صبح بلگرامی ہیڈ ماسٹر کرسی سکول	
<p>نہ تو آرزو مجھے نام کی نہ تو وصلہ ہر نشان کا تجھے دیکھ لے جو کہیں ذرا ہی یہ آدمی کی مجال کیا تو کمان پر لے دل شیفہ نہوار دون پہ فریفتہ نہ قد خمیدہ پہ جائے یہ ہلاکی آہ ہر الحذر نہ بڑھیکا آگے کو تو ذرا نہ اٹھیکا آگے قدم ترا شب وصل میں ہیں ایسے ہی وہ ہزاروں بلتے تپتے ہیں سہ چار وہ تہ ابرو نہیں چہرہ زلفون میں آگیا کسین جل کے دھونی رہائے فرے عاشق کے اُڑائے مرے مرنے کی جو خبر سنی تو یہ آئے کتنے جہانے پر</p>	<p>نہ ہر شوق کندہ قبر کا نہ لحد کے اونچے مکان کا تری بارگاہ میں لے خدا نہیں دخل کچھ بھی لگان کا مری بات باندھ کر وہیں تو ہر خطر وہاں تری جان کا کہ تو افلاک کا بھی توڑ دے وہ ہر تیرا ہی مکان کا اسے نامہ بر اسے یاد رکھ یہ نشان ہر آنکھ کے مکان کا رجی ہاتھ پائی نہ کیجیے کہیں بالالوٹے نہ کان کا ہر ہلال ایک تہ شفق نہیں رنگ لب پہ پیران کا کسین جل کے خاک سیاہ ہو پیکر اسارے جہان کا کہ یہ صبح کیا ہی جوان تھا مجھے غم ہی ایسے جوان کا</p>
غزل ۲۰۸	غزل ۲۰۸



مری آہوں کا دھواں ہونے دو	دل کی گنگناہٹ تو عیان ہونے دو
ہونے دو شور و فغان ہونے دو	راز پوشیدہ عیان ہونے دو
واعظو جبہ و دستار کی خیر	ابکی مچھو خفقان ہونے دو
و صلیہ نکھینے انشا اللہ	خیر سے اُنکو جو ان ہونے دو
ہم سو دن کا گلا گھوٹینگے	صبح کو آج اذان ہونے دو
جان جاتی ہر خند اکو مانو	وصل تو اسے مریجان ہونے دو
ساقیو صبح کو منگواد و شراب	ہر جو ماہ رمضان ہونے دو

## غزل ۲۰۹

پس رنگ میر سے مزار پر جو دیا کسی نے جا دیا	اسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بچا دیا
مجھے دُخن کر ناجی جس کھڑی تو یس کھنا کہ دیر	وہ جو تیرا عاشق زار تھا تہ خاک اُسکو دیا دیا
و غزل سے دے پتھر اسے حمد و نون نے یہ سوچا	کین جانے اُکھانہ دل مری لاش پر سے ہٹا دیا
میں اُنکھ جھپکی تھی ایک بل مے دلفے چاہا کہ اُنکھ	دل پر قرار نے اوسیان میں جھپکی نے کس بچا دیا
میں نہ دل دیا میں نے جان دی مگر آہ تو نے نہ قدر کی	کسی بات کو جو کبھی کہا اسے چٹکیوں پہ اُڑا دیا

## غزل ۲۱۰

عمر سب سخت میں کھو یا کیے نادان ہے	دل میں پایا جسے اُسکے لیے حیران رہے
یوں تو تھک دیکھے کی بوتلی از محبت سبکو	جب میں جانوں کہ مرے بعد مرادھیان ہے
ہمتو جاتے ہیں جنم ملک عدم دیکھینگے	کسکو سو نہیں ترا اسد ہی نگہبان رہے
بعد مرنے کے مری قبر چنجر رکھنا	کشتہ ابرو سے خمدار کی پہچان رہے
نزع کے وقت ملاقات نہونے پانی	دل کے دل ہی میں مریجان سبارمان ہے
اب کسی گل میں نہیں بوسے محبت باقی	وہ زمانہ نہ رہا اور نہ وہ انسان ہے
حق تعالیٰ سے دعا ہے علی گوہر کی	تندرستی رہے ایمان رہے جان ہے

## غزل ۲۱۱

مری آنکھوں میں وہی اب ملک بجا اُسی کا غم  
غم جو تیرے نے اوصاف کیا کیسا زار و نزار ہے  
نہ پھر نیلے عشق سے تیرے ہم مراد دل تو بچھینے نثار ہے  
جا ہو سر کو تن سے کرو قلم بجا انہیں مجھے عازر ہے  
کوئی مانے یا کہ نہ مانے ہاں مراد دل تو اپنے نثار ہے

مجھے جام الفت یار نے جو بلا دیا کئی بار ہے  
جو صبا کرے تو او گداز تو اُس سے کتنا مری خبر  
مری جان جاوے دیار سے مگر اتنا کہتے ہیں اوصاف  
ترس ہے زمین جسے تم نہیں اسکا شکوہ کر نیلے ہم  
مجھے خوفِ حشر خلیل کیا کہ ہر شاہِ خادم پیشوا

## غزل ۲۱۲

بگڑا ہی وہ ایسا کہ بنا لے نہیں بنتا  
پاس اپنے بلاؤں تو بلا لے نہیں بنتا  
یاد اُسکی بھلاؤں تو بھلا لے نہیں بنتا  
آئینہ دکھاؤں تو دکھا لے نہیں بنتا  
جی اُس سے چھڑاؤں تو چھڑا لے نہیں بنتا  
گر خط میں لکھاؤں تو لکھا لے نہیں بنتا  
دل تجھے اٹھاؤں تو اٹھا لے نہیں بنتا

غم دل کا چھپاؤں تو چھپا لے نہیں بنتا  
پاس اُسکے میں جاؤں تو کٹھن ہو اگر اُسکو  
دن رات گذرتے ہیں تصویریں اُسی کے  
وہ شرم سے منہ سانسے کرتا انہیں میرے  
کہتا ہے جو اک آن بچھڑو رنگا میں تجھ کو  
قاصد یہ پیام اُس سے تو کہہ دیجو چپکے  
بیکل کوئی کرتا ہے تراب اپنے کو ایسا

## غزل ۱۱۳

لیے جاتا ہے دل سیرایہ لڑکا برہنہ والا  
دکھاتا اُسکا قاست ہے عجائبِ عالم بالا  
بدن نازک سراپا نازکیا سانچے میں ہو ڈھالا  
نہیں اس سانپ کا افسون غضبِ یناگ ہوا  
جہاں بستے ہوں جادو گر وہی ہو ملک بنگالا  
تراب اُس سے نگر باری مجھے کل قتل کر ڈالا

گلے میں ڈال کے مالا بہن کے کان میں بالا  
خرام ناز آفت ہے وہ بالا بہن قیامت ہے  
بدی چہرہ بت طناز و خوش اسلوب خوش انداز  
ہوا جو زلف پر فتون ہوسو دلی ہو اور مینو  
نہ پوچھو بیارو اسکا گھر کمان رہتا ہے وہ دلبر  
وہ چشم سرہ گین پیاری غضب کرتی ہے خونخواری

<p>غزل ۲۱۳</p> <p>ہوا مردہ چپک کے سر جو ہین تیرا قدیم چھوٹا کسی سے یون بھی کرتا ہو کوئی قول فوسم چھوٹا انصیب اُسکا کو چھوٹا کہ جس سے وہ صنم چھوٹا سنو گایون کسی کا کرنے کو بی بیت الحرم ٹوٹا یہ دل ٹوٹا نہیں ہاتھوں سے اُسکے جام چھوٹا</p>	<p>ترے فرقت زدہ کاہلے کس حرکت دم ٹوٹا تو کتنا ہو قسم اپنی نہ غیروں سے ملو نگا پھر ملا آخر قیون سے ہوا ناخوش حسینوں سے کیا جسطرح سے غارت مراد اُسے جتوں سے نکرتا تھا اُسے بار و تراب ایسے کی دلفگنی</p>
<p>غزل ۲۱۵</p> <p>نہیں اب کچھ امید اُس سے کہ بالکل سزا ٹوٹا نہیں جوڑے سے ملتا ہر جہاں شیشہ ذرا ٹوٹا نراکت زمین آتھی نظر سے جب گرا ٹوٹا جیون میں ہاتھ سے لڑکوتے کہ اب سزا ٹوٹا محبت میں ہوا فانی ترا چون و چرا ٹوٹا</p>	<p>نہایت بی وفا کھلا صنم سے دل مرا ٹوٹا لگا وٹ سے پھر اُسکی یٹکن دلی نہ جاو گی ہمارے شیشہ دل کو سنبھل کے ہاتھ میں لے جو بہت پیری میں دانائی کا تھا تھک گھٹنا دل تراب اُسکو غنیمت جان جو رسوا ہوا جاگیر</p>
<p>غزل ۲۱۶</p> <p>صبر کر چند سے گذر جانے دے ایام بہار پھول جاتے تھے خوشی سے بکے جو ام بہار دور کر صیاد دام اپنا بایام بہار جسطرح گل ہودم آغاز و اسخام بہار جو گئے صبح خزان دیکھے گئے شام بہار</p>	<p>چھپر مت ببل کو اسے صیاد ہنگام بہار گل کھلے ہین کیون نہ مرغ چمن کو بیکلی کیون مزے میں ببل و گل کے خلل لے ہو تو نرکین سے تاجوانی یون رہا اُسکا جمال کیرطرح وہ رنگ و بو پر گل کے مائل ہو تراب</p>
<p>غزل ۲۱۷</p> <p>ادھر ہم سڑھکا لے نا تو ان بیمار بیٹھے ہین کہ جی دینے پہ ہم بھی مستد تیار بیٹھے ہین</p>	<p>ادھر وہ ظالم و سرکش لیے تلوار بیٹھے ہین کہ پھر اُسے میرے قتل پر بانہی ہو بسم اللہ</p>

لہر ہووے وہ متوجہ کہہ انکھیں ملاوے وہ  
سنا ہو پہننے اسے بیل بیان آنگا کل وہ گل  
نرا ب اُس بت سے کہدینا سمجھ کے یاقلم مکے  
آلہ چارون سمت اُسکے طالب ویدار بیٹھے ہیں  
چمن میں اسیلے پوشیدہ ہم چون خار بیٹھے ہیں  
کہ کہنے یان برہمن توڑ کے زنا ر بیٹھے ہیں

غزل ۲۱۸

ہوے ہم کامران خون میں نہا کے  
گئے ٹھوکر سے غیروں کو جلا کے  
سرشکون نے دبا داغ جدانی  
عبث کرتے ہو تکلیف اسے سبھا  
بڑھا ہو عشق خط سے عشق گیسو  
شب وصلت کٹی جاتی ہو یار سب  
لئے لخت جگر بھی اشک کے ساتھ  
یہی عشق خطِ اخضر اگر ہو  
نہ سمجھے تھے کہ شل شمعِ محفل  
میں وہ افسردہ دل تھا بعد مردن  
لبوں کی یاد میں ہلکو غش آیا  
محبت کھینچ لائی بعد مردن  
اُجھتی زلف ہو شانہ سے کیا کیا  
نہ زندہ کر کے عاشق کا مردہ  
کہا قاتل نے اگر قبر پر تسعد

بہت کچھ تائے وہ قتلِ نین آ کے  
ملا یا خاک میں ہلکو جلا کے  
رکھا تھا آنکھوں سے لگا کے  
دو اسکے ہیں نہ قابلِ ہم وعا کے  
ہوئے ظلمت کے ہادی خضر آ کے  
مگر زلفِ شہین پر دے حیا کے  
کے کھینکے چھانی سے لگا کے  
کسی دن سور پہلے زہر کھا کے  
کہ پہلے ناک وہ ہم کو جلا کے  
نہ لا با س شمع کوئی بھی جلا کے  
مرے ہم شہیدہ جیوان پہ جا کے  
وہ روئے تر بہت عاشق پہ آ کے  
بکاڑا تھے اپنے سر چڑھا کے  
مسحیجا بھی چلے شانہ ہلا کے  
اُٹھ سوئے بہت آرام پا کے

غزل ۲۱۹

سنتا ہو کون کس سے کہوں ماجراے دل  
بہتر یہ ہو کسی سے نہ کوئی لگا کے دل

کیونکر رہیں جو اس جو قابو سے جائے دل باتیں وہ دلفریب ادائیں وہ دلربا بیمرو بيمروت ونا آشنا ہو تم شیرین کا یہ کلام اگر ہر وقت ہر گھڑی	اے کاش موت آئے کسی پر نہ آئے دل ایسے پری جہاں پہ کیونکر نہ آئے دل تسے خدا کرے نہ کوئی بھی لگائے دل جسکو خدا خراب کرے وہ لگائے دل
---	---

## غزل ۲۲۰

نشان ہر دل میں اپنے ناکہ فرکان جہان کا نہ پوچھو ہمہ مومن کتنا شبہ مار یکس ہجران کا جنوں کتنا کس میں ہے عبت ہو تجھ کو زندان میں بجائے گل ہر زخم دل بجائے ابر چشم تر مجھے گریہ کی فرصت دے تو ہر دشت کھا دو گن خرابی میں بڑی گنا تو پریشان دل ترا ہو گا جنابہ جلد پہونچا دو مرا اس بُت کے کوچہ میں	مرا دوا ہو سکے کیا چارہ گر سے زخم نہان کا دہم شیر تھا گردن پہ ہر دہم سہم گر بیان کا چھڑا دے قید سے ہکو تو رستہ لین بیابان کا مثال تار بارش تار ہو اک اک گر بیان کا جو عالم ہو بیابان کا وہی نقشہ ہو زندان کا ارے نامح نہ من قصد مرے حال پریشان کا اکین جھوٹا نہ لگ جائے نسیم باغ رضوان کا
---	---

## غزل ۲۲۱

کوئی بشر تجھے ایسا نظر نہیں آتا رفیق وان کوئی جاتا ہو رحم کھائے اگر مریض در محبت کا دل نہ توڑ اپنے سیح اگر پہ جلا نامرا نہیں منظور ہوا ہو حال حیا کا یہ ہجر میں تیرے	کہ تیرے کوچے سے تھامے جگر نہیں آتا تو بھر وہ بھول کے رستہ ادھر نہیں آتا نہیں تو مجھ سے نہ کر تو اگر نہیں آتا مرے جنازے پہ وہ جان کر نہیں آتا کہ اتو دم بھی ہو دو دو ہر سر نہیں آتا
--	--

## غزل ۲۲۲

ہوں پہ جان ہو بیان وان سوال جانے کا بھری میں آن کے سینے میں حسرتیں ایسی	کسان پر ہم میں دم اس صدہ کے اٹھانے کا کہ اب ٹھکانا نہیں دم کے بھی سہانے کا
--	---

خدا کی سیکنہ دے روگ دل لگانے کا اور اُس پہ بھی ہو خیال اُس کو آواز مانے کا کہ حوصلہ نہیں رکھتا جگر جملانے کا قدم قدم ہو تصور شراب خانے کا	بغیر جان لیے آزار غم نہیں جاتا شگاف سینہ مرا چاک دل جگر نکلے رقیب سوزش دل کے مرے کو کیا جانے خدا ہی ہے کہ رہے تو بکعبہ جانے تک
--	---

## غزل ۲۲۳

آبِ شمشیر سے روزہ دم بھل کھولا کنے زخمِ جگر عاشقِ بیدل کھولا کہ نہ چھاتی سے مرا ہاتھ تہِ گل کھولا خوب انصاف پہ دل جو رشماں کھولا خط مرا غیر کے آگے سرِ محفل کھولا	آتش کا مون نے شہادت پتھر دل کھولا الاماں کی درو دیوار سے آتی ہو صدا سینہ کو بی سے بتنگ لے تھے یاں نہکِ احباب دادِ بیداد کی چاہی تو کیا درستم ہاں رہے ہاں محبت کے صفائی کے لیے
---	---

## غزل ۲۲۴

جزاکِ اسدِ مجھ بھولے ہو کو یاد کرتے ہیں کہ مرغانِ چینِ شورِ مبارکِ باد کرتے ہیں نہیں معلوم کیا جادو یہ آدم زاد کرتے ہیں وہ صحنِ باغ کو ہم دشت کو آباد کرتے ہیں وہ مرغانِ چین کو قید سے آزاد کرتے ہیں	سنا ہو آپ ذکرِ عاشقِ ناشاد کرتے ہیں عروسِ گل کی مہندی آج ہو کیا صحرِ گلشن میں انزائی ہیں پرانِ صاف انکے شیشہ دل میں نہیں معشوق و عاشق اپنے اپنے شغل سے غافل کتر کر نوج کر پرتوڑ کر یا باندھ کر فرحت
--	---

## غزل ۲۲۵

تھام لوں ضبہ اکرون دل کو سنبھالوں تو کمون اسے زلیخا سے باز رکھا لوں تو کمون جاشنی دیکھ لوں کس دیکھ لوں تالوں تو کمون ہاتھ نہ دھو لوں وضو کروں نہ تالوں تو کمون	قصہ ہجرتان ہوش میں آلوں تو کمون دیکھ دل دام جو پوچھے تو کمایا پوسٹ نے زرِ خسار کے بوسے کی ہو لوں کیا قیمت سلسبیلِ دہن پاک کی پوچھو نہ صفت
---	--

تلخ ہر ترش ہو شیریں ہو کہ پھیکا ہو کہ تیز  
سرگزشت غم گیسو سے وہ برہم ہونگے  
راز دل کی نہ سیکو ہنر بسر کا نون کاں  
میوہ بوسہ غنیمت کا مزا لون تو کمون  
اپنے سر بیٹھے بٹھائے جو بلا لون تو کمون  
فرحت اغیار کو جب بزم سے ٹالون تو کمون

## غزل ۲۲۶

یہ خوان عالم خواب ہو پے نشہ نسل سراپ ہو  
رگ برگ گل ہو رگ بدن رخ صاف غیرت یار ہو  
نہ بھرے عدم کو جو چل بے ہر سزا جزا کی خبر کسے  
نہ وہ وقت عیش و خوشی رہا نہ وہ لطف بادہ کشی رہا  
ہر منہ مکر روان روان بشارت گچھے ہین سب دوان  
الحوشہ ترست بہاتے ہین جگر اپنا غم سے جلاتے ہین  
کبھی لائے نہ لائے وہ اگر آئے بھی تو لجائے وہ  
تخصیں طرہ مشتری خطبہ ہو کہ جو وفاؤں سے ربط ہو  
جو مکین کو نقش بر آب ہو جو مکان ہو شکل حساب ہو  
جو وہ تن ہو رنگ گل چمن تو پسینا عطر گلاب ہو  
یہین سب بین کے مباحثے نہ عذاب ہو نہ ثواب ہو  
نہ وہ دل رہا نہ وہ جی رہا نہ وہ عمر ہو نہ شباب ہو  
ہو روان عدم کو یہ کاروان جسے دیکھو باہر کباب ہو  
اسے پیتے ہین اُسے کھاتے ہین یہ شراب ہو وہ کباب ہو  
رہے جیتے نہ کھو کھپائے وہ جو کما تو بولے حجاب ہو  
مگر امد اللہ یہ ضبط ہو کہ نہ جسکی حد نہ حساب ہو

## غزل ۲۲۷

پلا ساقی مجھے ساغر شراب ارغوانی کا  
نہیں دم بھر کو بھی تشریف لاتے ہو بیان صاحب  
متھاری بیت ابرو ہو گئی ہو یاد جسدن سے  
ہنساکرتے ہین خوبان جہان جو دیکھ کر مجھ کو  
نہ کیونکر سر سے پانک زرد ہو جاوے مالاشر  
تری مغرور آنکھوں نے کیا سرست کیا تھک کو  
ذرا اے ماہ وقت نزع تو صورت دکھا جانا  
میسر ہونے وہ معشوق اے آخر تو راحت ہو  
کہ جو سن فصل گل ہو اور عالم ہو جوانی کا  
ہمیں کیا لطف حاصل ہوگا اپنی زندگانی کا  
کسی ساعت نہ بھولا شوق ہو کو شعر خوانی کا  
اثر ہو تیرے عاشق کے یہ رنگ زعفرانی کا  
کہ میں کشتہ ہوں قاتل کے لباس زعفرانی کا  
ذو ہوتا نہیں نشہ شراب ارغوانی کا  
رہو گا حشر تک ممنون تری اس مہربانی کا  
وگر نہ خضر سان کیا لطف عمر جاودانی کا

غزل ۲۲۸

خبر دینا ہی بتا بی کی جو آنسو نکلتا ہی  
 ترے بیمار کا اب کوئی دم میں نہ نکلتا ہی  
 کوئی ناشاد حسرت سے کب افسوس ملتا ہی  
 زمانہ ہجر کا کب دیکھے کروٹ بدلتا ہی  
 مگر ہاں لے خیال یا رنجھے جی ہلتا ہی  
 یقین پر جان جاتی ہو یقین پر دم نکلتا ہی  
 ہماری قبر سے منہ پھیر کر وہ شوخ چلتا ہی

نگی ہو آگ دل سوزِ غمِ فرقت سے چلتا ہی  
 خدا را جلد لے آ کر خیر اے عیسیٰ دوران  
 طین ہندی وہ خوش ہو کر انھیں ہو کیا خبر کی  
 وہ دون آئین کہ وہ پہلو میں ہوں وصل کی فریب  
 بجز غمِ خواہ نہائی نہ ہونے نہ ہدم ہی  
 خدا شاہد کسی کی اور الفت ہو تو کافر ہو  
 پس مروں بھی اُسکو اسقدر نفرت ہو اور نکلیں

غزل ۲۲۹

تمہارے عاشق کو کیا ہوا ہی نہ منہ سے بولے نہ سر سے کیلے  
 وہ سب مجذوب بن گیا ہی نہ منہ سے بولے نہ سر سے کیلے  
 ہزار کوئی سیانے لائے کوئی پلائے کوئی کھلائے  
 جسے کہ آسیب زلف کا ہی نہ منہ سے بولے نہ سر سے کیلے  
 کیا جسے تو نے مجھ حیرت دکھا کے آئینہ وار صورت  
 وہ تیری صورت کو تک رہا ہی نہ منہ سے بولے نہ سر سے کیلے  
 تمہاری وہ بات ہی دہن میں ہزار انداز ہر سخن میں  
 جہن میں یہ غنچہ کیا بلا ہی نہ منہ سے بولے نہ سر سے کیلے  
 کھلی ہو جیسے کہ کچھ حقیقت وہ کھول کر دیدہ بصیرت  
 تماشے قدرت کے دیکھتا ہی نہ منہ سے بولے نہ سر سے کیلے  
 جو درد ہوتا تو غل مپا تا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا  
 اسی دل کو مرصن کیا ہی نہ منہ سے بولے نہ سر سے کیلے



ظفر جے اُس پری نے اپنا جمال دکھلا یا حیرت افزا  
وہ نقش دیوار ہو گیا ہی نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

### غزل ۲۳۰

کسی پردہ نشین کا ہو شوق تھا کوئی طرح ایسی بناوے مجھے  
کہ اٹھا کے وہ پردہ شرم و حیا ذرا اپنا جمال دکھا دے مجھے  
ترے دیکھنے کے توہین سیکڑوں ڈھب نہیں کی تھیں تو یہی چہیب  
کہ غلی حسن کی برق غضب کمین ایسا ہو کہ جلا دے مجھے  
مجھے قتل کیا تو یہ اُسے کہا کہ تو رنج و عذاب سے چھوٹ گیا  
ترے ساتھ یہ میں نے سلوک کیا مرے کشتہ ناز و عا دے مجھے  
رہی اتنی بھی طاقت و تاب نہیں کہ زمین سے اب اٹھے یہ خاں شیر  
ترے کوچے کی سمت بلا سے کمین مرا اگر یہ شوق بہا دے مجھے  
کئی زخم تو کھائے پر آج ناک ملی لذت عشق نہ بھگو فلک  
مرے زخم جگر پہ چھڑک کے ناک مرا عشق و وفا کا چکھائے مجھے  
لگے بات کا میری ٹھکانا کہاں کہ جب ایک سخن میں وہ سحر بیان  
کبھی عرش برین پہ بناوے مکان کبھی فرس زمین پہ گرائے مجھے  
نمود ام ملائق جسم اگر کروں گلشنِ قدس کی سیرِ ظفر  
کوئی ایسا ہو کا مل پاک نظر کہ جو قید سے اُسکی چھڑا دے مجھے

### غزل ۲۳۱

جسکوہ لدا رہے تھے سود لبر نکلا	چارہ گر ہم جسے سمجھے وہ سنو گز کا
سر نہ چشم بہت شوخ کو سمجھائیں کس	جس سے تیغ نگہ ناز کا جو سبز نکلا
خاک جو شوق شہادت میں ہوا ہونے لگا	سبزہ تربت سے مری صورت بھر نکلا

<p>ترا و اماں ہی موت قتل کا مضر نکلا صورت آہ رسا سر و دو حسن و زکا</p>	<p>تو تنگ یہ طرح نہیں مہین گویا قاتل حسرت قدیم تو سہینہ نگہ از سے آج</p>
غزل ۲۳۲	
<p>نشان بسکین محبت کا نہ پایا یہاں ہم تے سکے اچھا نہ پایا کمان یا رب ترا جلو انہ پایا کسی ز عمدہ نے وہ رستا نہ پایا مزا کچھ گل کی صحبت کا نہ پایا کسی نے راز غم اپنا نہ پایا کوئی یوسف مگر تجھ سنا نہ پایا نشان یان عیش و راحت کا نہ پایا</p>	<p>جہان میں ہم نے اگر کیا نہ پایا بڑائی اپنے دل سے دور کر کے کنشت و کبہ و وشت و چین میں جبرے کون یا را بن عدم کی رہی نا لان سدا بلبل حسن میں چھپایا ہم نے یہ سوز نہاں کو بہت دیکھے اگرچہ مصر و بازار یہ دنیا واقعی ماتم کدہ ہو</p>
غزل ۲۳۳	
<p>سا نے قاتل کے خود مجھے نہ پچایا دیکھ کر مجھ کو ٹر پتا وہ تو گھبرا جائیگا کیا دل شید اکو اپنے خاک بھلا جائیگا وہ بت کا فرم ہی تربت پہ گرا جائیگا لاکھ گویو انہ زنجیروں سے جکڑا جائیگا وہ سراپا نازان باتون سے شرما جائیگا</p>	<p>کیا تر پتا دیکھ کر میرا وہ گھبرا جائیگا کیا میں تر پون خنجر بُراں قاتل کے تلے یہ تو کرتے ہیں ستم پھرانکے کوچے میں کوئی بسکہ شوق دید ہو بھٹ جائیگا سنگ نزار عاشق کا کل کا وشت سے ٹھہرا ہوا محال اسے قد اس کرنے تو محض میں اُسکے ہاتھ کو</p>
غزل ۲۳۴	
<p>لے ترا کل الجوا ہر شہم گریاں بگیا غرق ہونے میں عطار دہر تو کیوان بگیا</p>	<p>اشک سے میرے غبار کو جہان بگیا دفر گردون ڈوبیا میری موج اشک نے</p>

کے قدر و نیامین دریا سے فنا ہو مویں زن	دیکھ اسے غافل کمان تخت سلیمان پہنچا
باغ جنت میں جو رویا ہوں فراق یار سے	غل جو ارباب جہان کا یہ کہ وضو ان بلیا
اسے قدر اسامان سخت ہو خدا کو ناپسند	دیکھ کیوں کر لشکر فرعون دھامان پہنچا

### غزل ۲۳۵

گویا ایسا غم دلدار میں ڈھونڈھانہ ملا	دل مرا اس حیدر زار میں ڈھونڈھانہ ملا
زخم جوہن دل صد چاکین کیے لے لے لے	غنچہ ایسا کوئی گلزار میں ڈھونڈھانہ ملا
تینہ ابرو سے قافل میں جو ہو بُرائی	کات ایسا کسی تلوار میں ڈھونڈھانہ ملا
یوسف اپنا سنہرے معلوم کمان نہان ہو	حب قدر کو چہ بازار میں ڈھونڈھانہ ملا
حسن کو خطے ترے رنگ بنایا میرا	اب وہ آئینہ جو نگار میں ڈھونڈھانہ ملا

### غزل ۲۳۶

فریاد کہ میں آیا تھا دلدار سمجھ کر	مارا ہو مجھے تو نے گنگار سمجھ کر
واقف نہیں کوئی مری بیماری دل سے	بالین پختیب آئے ہیں یار سمجھ کر
دکھلاتا ہے ہر روز نئے رنگ کا انداز	عاشق مجھے اپنا وہ شنگار سمجھ کر
سب بھول گئے عالم ہستی میں صد افسوس	ہم آئے عدم سے تھے جو اسرار سمجھ کر
واقف ہو مے سوزنہاں سے جو وہ کافر	کرتا ہے ہر قسم مے اشعار سمجھ کر
تعمیل کسی کام میں ابھی نہیں ہر گز	دنیا میں قدر اکیچھے ہر کار سمجھ کر

### غزل ۲۳۷

لیکرا غبار کو آتا ہے ادھر سو سو بار	ادار غم دیتا ہے وہ رشک فر سو سو بار
جو کمان گل کا نشان فصل خزان میں ہزار	جائے بیتی ہے گلستان کی خبر سو سو بار
سیرتو جانا جو گلشن میں وہ رشک گلزار	جھپکتی نیام کو ہر شاخ شجر سو سو بار
دل لگا لگا کہ ادھر اب ہو نکلتا دشوار	جایا کرتا تھا میں ہر روز جدھر سو سو بار

اگر شہر شوق ہو تیرا مجھے اس فعل مبارک  
روزی نماز ان کین ادا ہوں خبر ہو سوار

غزل ۲۳۸

ایسے رکھتے تھے نہ روشن میرے گناہ عین  
سبزہ نظر ہو جو یہ جان تو ہو کاکلی سنبل  
دیکھ کر اسے بت کا فر یہ خط نوا غبار  
غیر کو بوسہ دو اور ہاے ستر یوں تجھے  
چمن حسنِ اردوہ غیرت ششاد فساد  
ہین دو غور شہ نہ نور ترے جانِ عارض  
گل ہین گویا ترے لے رنگ گناہ عین  
پوچھتے ہیں ترے یا قوتِ رقم خان عارض  
تے گھونٹ میں چھپائے ہیں مرجان عارض  
الاد و گل کے ہین گویا دوشیا بان عارض

غزل ۲۳۹

ڈالا ہو کس بلا میں مجھے واسِ دل  
جی جائے جان جائے اجل آئے موت آئے  
اس بت کے غم میں ابکی سلامت اگر رہا  
مجھ کو بلا سے جان یہ دل بقرار ہو  
کیونکر نہ غم کو سے بنان مجھ کو ہو قدا  
ہو روز و شب جو لب پر ہے ہاے دل  
یار بگر کسی کا کسی پر نہ آئے دل  
کافر ہو پھر کسی سے جو بندہ لگانے دل  
دردِ تباہ شونخ ہو یار ب بلائے دل  
ہو خضرِ اشتیاق مرار ہنمائے دل

غزل ۲۴۰

ترے ہجر کی تاب نہیں ہو صنم مجھے نالہ و آہ رسا کی قسم  
مجھے عادت رنج و غنا کی قسم مجھے شیبہ درد و بکا کی قسم  
یہ جو آپ کے لب پہ ہو داغ ہوا نہیں مجھے کچھ اسکا ہوا کھلا  
تو بتاؤ صنم مجھے بہر خدا تمھیں خالقِ ارض و سما کی قسم  
میں نے بوسہ جو تہ سے کیا ہو طلبِ مرجان یہ سکوت کا کیا جواب  
مجھے دیجیے خیر جواب ہی اب تمھیں پردہ شرم و حیا کی قسم  
صنم آنشِ غم سے کباب ہوں میں کئی روز سے بخور و خواب میں

میری بے خبری کہ غراب ہون میں تھیں شائع روز جزا کی قسم  
 ترس وید کے شوق میں رشک بے قمر میں شے باری عدم کی جوارہ سفر  
 مرے کچھ جنازہ پہ تو بھی گزر تجھے کشتہ ناز و ادا کی قسم  
 منوکل کی خطا پر غما او پری کرورات کو پھر بیان جلوہ گری  
 میں نہ پھر بزرگ اب تھیں لاج ذری مجھے باقی لحاظ و وفا کی قسم

## غزل ۲۲۱

اٹھا کر لپھو میرا بھی بستر کو جانان میں  
 عجب کیا ہو دین غم جو رہتے ہیں بان ناصح  
 غمیز رفت غلین چہ نہ پوچھ لے عدم تار و تار  
 گدرا با صبا کا بھی وہاں وقت سے نہ تار و تار  
 شہنشاہ است و اور آئینہ میں میرے چہرہ حیران  
 شفا پاتا ہی ہر بیمار و مضطر کو جانان میں  
 مسحا کا اذہر بتا و اکثر کو سہ جانان میں  
 کہ آتی ہو کمان سے ہوسہ خبر کو جانان میں  
 غبارِ فاکساران چو پتے کیونکر گشت جانان میں  
 بنا ہوں لے قد امین بھی سنگ کھجے جانان میں

## غزل ۲۲۲

بہت مشکل ہے اب شفا مجھ کو  
 دنگا اور چرخ گایاں مجھ کو  
 چرخ فر باد اک بہت سفاک  
 لیگیاد دل اور اُسکے پرے میں  
 مال و دولت سے کیا غرض یارب  
 تا تو ان ہوں و بار جانان میں  
 مرصن عشق ہو قد امین مجھ کو  
 اُسے تو نے کب جد امجد مجھ کو  
 ذبح کر کے چلا گیا مجھ کو  
 دیکھا غم وہ دربار مجھ کو  
 اُسکے کوچے کا کر گدا مجھ کو  
 جلد اڑا پھیل اے صبا مجھ کو

## غزل ۲۲۳

کیا میرا عشق کا آزار لگا مجھ کو  
 کام کچھ آب و خورش سے نہ رہا مجھ کو  
 کچھ موثر نہ دعا اور نہ دوا مجھ کو  
 ناشتہ خون جگر کا جو سدا مجھ کو

<p>منغمہ ہجر میں جو آہ و بکا ہو مجھ کو کس سے بوسہ لب شیریں کا ملا ہو مجھ کو آج جو شربت دیدار ملا ہو مجھ کو انظر افضال خدا پر جو قدر ہو مجھ کو</p>	<p>مونس جان خرمین سرخ و عناب ہو مجھ کو تلخ کامی میں جو شکر کا فرا ہو مجھ کو بارے کچھ درد تب غم سے شفا ہو مجھ کو ہر در مشکل دارین کھلا ہو مجھ کو</p>
---	---

### غزل ۲۲۲

<p>اس پری حسن دل افروز دکھاوے مجھ کو تاب دوری نہیں اصلا مرے دل کو یا رب عمر کافی ہو ترے رنج و محبت میں مدام سادہ رویوں کی نہ سادی ہو کوئی نہ سببات بوسہ زلف جو لے لون میں سیہ سستی میں ایک مدت سے فدا ہوں ترا مشاق کلام</p>	<p>تو جو لیلی ہو تو مجنون بھی بناوے مجھ کو آتش ہجر بتان کا آتش جلاوے مجھ کو یو فانی سے نہ اے شوخ و عادت مجھ کو بھیجتا خط بھی ہو وہ شوخ تو سادے مجھ کو بت سیکش کبھی اک جام بلاوے مجھ کو تخلین و دجار تو آج اپنی سادے مجھ کو</p>
---	--

### غزل ۲۲۵

<p>زخم کھایا ہو جگر برابر وے خمدار سے سایہ طوبی کی خواہش ہو نہ حورون سے نہ جن قبر پر کونا کر لگی میری بجلی رات دن ہجر میں اُس سرفراست کے نہ دیکھ لیں پاک ہو نیت جویری اے فدا کچھ غم نہیں</p>	<p>ہو گیا میں ذبیح اوقا تل تری تلوار سے کام رکھتا ہوں بتوں کے سایہ دیوار سے مر گیا ہوں میں کسی کے جلوہ دیدار سے مجھ کو ہوتا ہو جنون پیدا گلزار سے ہر عبت پر ہیز کرنا صحبت و لہار سے</p>
--	---

### غزل ۲۲۶

<p>جسے تم غیر سمجھے ہو اُسے ہم بارکتے ہیں نوحس گل میں تیری بو اُسے ہم خارکتے ہیں اداس حال میں نکلے اُسے زفتا رکتے ہیں سخن جو جی کو لیاوے اُسے گفتار رکتے ہیں</p>	<p>جہان کو ہم سراسر جلوہ و لہارکتے ہیں جہان تو جلوہ گیر ہووے اُسے گلزارکتے ہیں سخن جو جی کو لیاوے اُسے گفتار رکتے ہیں</p>
--	---

سند منصور سے جو یہ ملی راہِ نکست میں	سرو دار آئے لیک انسر سے سرو دار کئے ہیں
لگا دست تیری کشتہ رخِ ناز عالم ہو	عیش انگون کو تیری زکس بیمار کئے ہیں
نہیں در اپنا شہود شاعری کا فرو پر ہنسے	کیا نذر نیاز آنکے جو یہ اشعار کئے ہیں

## غزل ۲۴۷

بری ہر شکل گوری سانولی معلوم ہوتی ہو	جوانی جس کسی کی ہو بھلی معلوم ہوتی ہو
منوہو آنکے پستان کا بہار آئی ہو جون پر	چھپکتی حسن سے گل کی کلی معلوم ہوتی ہو
شبِ فرقت فلک پر ہیں سائے یا لگائے	پستق کمنہ گردون جلی معلوم ہوتی ہو
طبیعت کا عجب ہو دھنگ ہو مشوق کیسا ہی	بری بھی ہر ادا اسکی بھلی معلوم ہوتی ہو
خطا نکا ویدہ دل سے محبت میں جو پڑھتا ہوں	عبارت بھی خفی کبھی جلی معلوم ہوتی ہو
کما صیاد نے انداز دیکھا جبکہ بیل کا	گلون میں رہ گئے نازون کی ملی معلوم ہوتی ہو
نہیں ہو جب لب پر خون کی لالی لگائی ہو	کسی پر تیغ قاتل کی چلی معلوم ہوتی ہو
لطاقت ہند میں ہو مبتلا اگر جبر لیجے	رہائی اس سے مشکل یا مٹی معلوم ہوتی ہو

## غزل ۲۴۸

تہ چیرو ہمیں دل دکھائے ہوئے ہیں	جدائی کے صدمے اٹھائے ہوئے ہیں
جو اشک آنکھ میں ڈب ڈبائے ہوئے ہیں	حکیر پر کڑی چوٹ کھائے ہوئے ہیں
بتوں نے جلایا ہمیں شمع صورت	خدا سے بس اب لو لگائے ہوئے ہیں
زورِ اسقدر قبر تکلیف ہو سکو	ترے گھر میں ہمارے آئے ہوئے ہیں
شہیدوں کے لاشوں پر بولا یہ قاتل	یہ سب خون میں کیوں منائے ہوئے ہیں
گدہِ نبت کا کچھ نہ شکوہ فلک سے	دلِ غم زدہ کے سناٹے ہوئے ہیں
حیا وصل میں بھی نہیں جاتی انکی	دو پتہ سے سمجھ کو مچھپائے ہوئے ہیں
جو آجائے شکل تو گھبرا نہ رہیں	علیٰ ہر ادا اسے ہوئے ہیں

## غزل ۲۴۹

چاشنی گرم فرقت نے پکھائی آپکی  
جان لگی ایک دن یہ کج ادا کی آپکی  
دیتے ہیں در پر کھڑے عاشق دُعا کی آپکی  
چاندی صورت جو نظروں میں سما کی آپکی  
وہ طبیعت بنے پھر اک دن نہ پائی آپکی  
واہ و ا صاحب خفا کیا رنگ لائی آپکی  
نقد دل تو دے چکے ہیں رونما کی آپکی  
بغیر اری بڑھ گئی جب یاد آئی آپکی  
سخت شکل اب ہے عالم سے صفائی آپکی

سم ہوئی حق میں ہمارے آشنا کی آپکی  
بے سبب ابھی نہیں جانا رکھائی آپکی  
حال پر سی چاہیے ہوا سے شہ خوبان ضرور  
آنکھ بھر کر بھی کبھی بننے نہ دیکھا اور کو  
ہو گئی اختیار کی جب سے رسائی بزم میں  
جب ملی مسندی ہو دو چار خون عشاق کے  
بعد مدت کے قدم رنجہ کیا کیا ندر وین  
شب تڑپنے لوٹے سر دھتے گذری ہے مجھے  
پھر گئے غیزوں کی خاطر آپ اپنے قول سے

## غزل ۲۵۰

شرم و نیا خوفِ عقبی ہے نہ وہ بیانِ اشرا کا  
سچ جو پوچھو یہ بتاؤ اُسکے گھر کی راہ کا  
گنبد گردون نے سکھا ہے چپلن رو باہ کا  
شور ہے چاروں طرف گلشن میں بسمِ اسرا کا  
سچ تو یوں ہے ہولین کسکے تئیں افواہ کا  
روے دلبر راہ ہے گیسو ہے بالامہ کا  
تجھ میں عالم کمر بٹا کا مجھ میں نقشہ کا وہ کا  
آج تک کھلتا نہیں احوال اُسکی تھاہ کا  
کیا اثر جاتا رہا اسدِ سیری آہ کا  
واہ کیا آسان ہو کر ناکسی سے چاہ کا

جب سے میں بندہ ہوا ہوں اُس بیتِ دخواہ کا  
کوئی چپ ہے کھینچتا ہے کوئی نعرہ آہ کا  
حیلہ سازی کر کے مارے کیسے کیسے شیراز  
کس گلِ خوبی کے آنے کی خبر ہے اسے صبا  
بار کو دیکھا ہے اور یوسف کو سننے ہیں فقط  
دونوں عارض ہیں تارکِ گلستان وہ دانگ ہے  
عشق تیرا کیوں نہ کھینچے تیری جانب کو مجھے  
غرق بحرِ عشق میں لاکھوں ہوئے ہیں آشنا  
روز تر ساتا ہے وہ قاتل مجھے ہر بات میں  
از اہلِ بن کے لیے کتا ہے یہ جسے وہ شوخ



گرو تجانے کے پھرنے سے ملا کیا فائدہ  
ایکجے چل کر طواف اسے چومش میت اللہ کا

غزل ۲۵۱

کسکو وحشی کسے رسوا نہ کیا  
چشم سرشار سے اُسکی تو نے  
خاک دعویٰ تھا سجانی کا  
نفذ اک بو سے پتھی اُسکی خرید  
تھے کین مجھ پہ جہانیں لاکھوں  
بہلی گب بننے سے نیرے نہ گری  
ہو گیا مائل رخسارِ مسمم  
کیون نہ لیتا اُسے کبھے جنے  
کھینچ لاتی اُسے میرے گھر تک  
دل کے مینے میں کیا تھے سوچ

حضرت شائق نے کیا کیا نہ کیا  
سامنا نرگس شہلا نہ کیا  
لشتہ تازہ کو زندہ نہ کیا  
نو نے دل کا مرے سودا نہ کیا  
میں نے ہر ایک کا شکوہ نہ کیا  
تھنہ کب چال سے ہر پانہ کیا  
بند اول نے کچھ اچھا نہ کیا  
اپنا ثانی کوئی پیدا نہ کیا  
کام اس آہ نے اُٹھانہ کیا  
جوش نے اپنا پرایا نہ کیا

غزل ۲۵۲

مکلف نہیں جسے زیبا تھا را  
لیا دل تو لو جان ہی کیوں ہے پھر  
یہ تصویر چہرہ اُتر کیوں گیا ہو  
نیر آہ کا دست قدرت میں اپنے  
چلے بہتو حسرت ہی لیکر رقیبوں  
رقیبوں سے لڑنے کا نقشہ نہ پوچھو  
میں اپنے ہی جذبہ کا قائل تھا لیکن  
مجھ اور سے کیا میں عاشق ہوں پیاسے

تھارا ہارا ہارا ہارا تھا را  
نت ہاری تھا ضا تھا را  
کھینچے کس سے ہو کیا ہو نقشا تھا را  
نہ شیرا بہ وہ نقبضا تھا را  
مبارک رہے نگو پیارا تھا را  
فتمیت ہماری نا شا تھا را  
عقب ہر مرجان غنما تھا را  
تھارا تھا را تھا را تھا را

انخاف ہونے کیوں ہو رکیگانہ پیارے آیت ہم اس جہن میں گل تری صورت	نہ جذبہ ہمارا نہ جہلوں انتظار بچھٹے کپڑے رکھتے ہیں پردہ انتظار
---	---

غزل ۲۵۳

عجب کچھ لطف سے صدمے دل نادان کھاتا کبھی تو خون روتا ہو یہ دل گہ مسکراتا سمجھنا تو نہ اسے نادان کہ یہ باتیں بناتا مرے نالوں سے نالان ہو ملک فریاد کرتے ہیں نمونابست پایدل تو میدان محبت میں کلام ترغ کرنے سے پیچھے کیا فائدہ ظالم اگر بوجھے وہ میرا حال تو قاصد یہ کہدینا نین منگن ہو بے محبت کسی کو اپنا کر کھنا اگر گستاہوں اُس سے دیکھم جاؤ گنا کچھ کھاکر	سزا اپنے کیے کی آپ یہ جس وقت پاتا ہو کبھی صحرابین جاکر خاک پہ سر پر اڑاتا ہو ہزار آنے دے پھر دل دیکھنا کیا رنگ لاتا ہو کہ اسے کجنت کیوں عرش برین ہر دم ہلاتا ہو کہ تجھ کو بعد مدت آج قاتل آزماتا ہو شال آبلہ خود دل ہو کیوں اُس کو دکھاتا ہو جگر میں درد ہو اور ضعف سے دل سنسناتا ہو بہت مشکل سے دل پیاسے کسی کا ہاتھ آتا ہو تو کہتا ہو بلا سے سکھو مرنے پر ڈراتا ہو
---	--

غزل ۲۵۴

دل مرا تیرے تکر کا نشانہ ہو گیا ہو گیا لا غر جو اک لیلیٰ ادا کے عشق میں خاکساری نے دکھایا بعد مردن یہ عروج خواب غفلت سے ذرا دیکھو تو کب چننے ہیں ہم فصل گل میں بھی رہائی کی نہ کچھ صورت ہوئی بعد مردن کون آتا ہو خبر کو اسے رسا	آفت جان میرے حق میں دل لگانا ہو گیا مثل جنون حال میرا بھی فنا ہو گیا آسمان تربت پہ میری شامیانا ہو گیا قافلہ ملک عدم کو جب روانہ ہو گیا قید میں صیاد مجھ کو اک زمانہ ہو گیا ختم بس کنج لحد تک دوستنا ہو گیا
--	--

غزل ۲۵۵

ہماری آہ کی ناخیر سرد بکھو	ہی وہ عرش کی خوشیر دیکھو
----------------------------	--------------------------

<p>کھنچا جاتا ہو دل تائیں سر دیکھو  یہی ہو وہ بت بے ہوسر دیکھو  بارا خون ہو دا سنسگر دیکھو  مزار عاشق دیکھو سر دیکھو  مری تقدیر کی تحریر دیکھو  مری اُلٹی ہوئی تقدیر دیکھو  اسیر عشق کی توقیر دیکھو  مری بڑی ہوئی تقدیر دیکھو</p>	<p>جدھر وہ ہو اُسی جانب کو اپنا  وہاں داغ جگر ہو جسے ہمسکو  نہیں دامن میں اُسکے سرخ جناب  اُداسی چھارہی ہو بیکسی ہو  جو خط جاتا ہو پڑھ سکتا نہیں وہ  پھر آیا یار میرے درے جا کر  گلے میں طوق دھرے بابہ زنجیر  وہ بن بن کے گزرتا ہے ہن سلطان</p>
---	---

## غزل ۲۵۶

وہ میرے پہلو سے گھر سہ سارے ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہو  
قیامت آئی ہو یا اُمی یہ آج کیسی جسم ہوئی ہو  
مریمن اُلفت کی روح تن سے روانہ کچیلے پہر ہوئی ہو  
تمام آفاق میں ہو چرچا متعین کچھ اسکی خبر ہوئی ہو  
تجھے ہی معلوم خاک زاد کہ عاشقی میں ہو کیسی لذت  
یہ پوچھ مجھے کہ عمر میری اسی میں ساری بسر ہوئی ہو  
خدا نے ایسا جمال روشن کیا ہو اُس مہر کو عنایت  
جو روئے تابان سے زلف اٹھی تو شام کو بھی سحر ہوئی ہو  
کبھی جو در تک میں اُنکے پہونچا تو محکوم دربان نے دی یہ کین  
’بلائیگے وہ ضرور تگموزا سا ٹھہر رہ خبر ہوئی ہو  
غیب دیکھو کہ ایک دن بھی مزاج اُنکا نہ ہمسے بدلا  
اگرچہ سو بار سے زیادہ ادھر کی دنیا ادھر ہوئی ہو

گذر گئی جب شب جوانی تو کیا رہا لطف شرخوانی  
زبان کر سدا پنی صفدر خوش شمع سحر ہوئی ہر

نخل ۲۵۷

<p>مرا چین سپہ را چاہا دل بہت نازون کا پالا تمام اول ارے ظالم نہ سئی مین ملا دل اگر ہوتا سر سے بس مین مراد دل گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل ہمین آفت رسیدہ اک ملا دل ارے او میروت بیوفسا دل مچل کر سو بگر رہ رہ گیا دل بس اب تو اک صغیر کو دے دیا دل</p>	<p>یہ پھر تارا مجھ کو جا بجا دل ملا با خاک مین کیون اسکو تو سے نزارون حسرتون کا خون ہوگا اٹھانا کیون بتون کے ناز و بجا ادا و ناز جاتاں کی دہائی ملا روز ازل عالم کو سب کچھ ہمارا بھی کبھی تو آشنا تھا گلی سے اُنکے گھر تک آتے آتے خوشی ہو غم ہو کچھ ہو ہنسے صفدر</p>
---	--

نخل ۲۵۸

<p>وہ لاکھ سپہر جفا کر نیگے ہم اُسکے بے وفا کر نیگے سرور مین ہم بہک رہے مین نہ ہاتھ خم سے جفا کر نیگے جو یہ ہنو گا تو رند شہر ساسی کا چرچا کیا کر نیگے گلی مین اُس بُت کی مچھکر ہم ہمیشہ یاد خدا کر نیگے ہیان بھی حامی سپہر بار و ہان بھی جنت عطا کر نیگے</p>	<p>ہزار صدے سہا کر نیگے کبھی نہ آہ و بکا کر نیگے چمن مین بل جاک ہے شبنم نہ گل مہک رہے مین جو جمع ہوتے مین اہل نہ بچے مجھ کو حسرت کتنے مین بہت سی کی جتنے سیر عالم سہل بارادہ ہو یہ مصم اُسے ہر کیا خوف روز محشر کہ جسکے صفدر علی ہوں</p>
---	--

نخل ۱۵۹

<p>باتون مین اُس پری نے گتوانی تمام رات پہلو مین دل نے دھوم مچائی تمام رات</p>	<p>کوئی گھڑی نہ وصل کی آئی تمام رات اٹھ کر جو آپ پہلو سے میرے چلے گئے</p>
--	---

سیر کی نہ اُنکے منہ سے دُلائی تمام رات گائون پہ دھر کے سوئے کلائی تمام رات جھگڑے تمام دن ہین لڑائی تمام رات نیند ایسی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات	پیر وں پڑے بلائیں لین اور منتیں بھی کین خوف اُنکو تھا کہ نیند میں ہوسہ نہ لین کین پالا پڑا ہر جھکو عجب بد مزاج سے مونس پھر آج ہجر کی شب کا نئی پڑی
--	---

## غزل ۲۶۰

دو دن کی زندگی میں بتاؤ میں کیا کروں آجائے موت اگر تو میں شکر خدا کروں مجھ کو قسم خدا کی نہ تجھ کو جدا کروں تقدیر میں لکھا نہیں تدبیر کیسے کروں اب قصد ہے کہ سیر بیا بان کیا کروں	عشق بتان کروں کہ میں یا خدا کروں تجھ بن میں اسے سچ بھلا جی کے کیا کروں مجاہد آسمان وزمین سپہ بھی حسم اکی لاکھ ستر ہوا وصل پر نصیب گلشن میں جا کے اور بھی دشت ہوئی نصیب
---	--

## غزل ۲۶۱

مرے داغ جگر پھر صورت لالہ ملکتے ہیں ارے آج ابھی دم تن میں باقی ہو سکتے ہیں ابھی کم عمر میں ہر بات پر مجھ سے جھپکتے ہیں تو اسکی تیغ کو ہم آہ کس حسرت سے تلکتے ہیں کہ شل شیشہ میرے پائوں کے چولہے جھپکتے ہیں	پھر آئی فصل گل پھر زخم دل رو رہ کے پکتے ہیں کوئی جا کر کہو یہ آخر ہی پیغام اُس بت سے نہ ہوسے لینے دینے میں نہ لگتے ہیں گلے میرے وہ غیروں کو ادا سے قتل جب سفاک کرتا ہو اُرسا کی ہو تلاش بارہن بد دشت پیما لی
--	--

## غزل ۲۶۲

قضا کا سامنا رکھا ہوا ہر دل لگانے میں رہیں آباد نہیں اپنے اپنے آشیانے میں نہیں ہر دخل بندوں کو خدا کے کارخانے میں خطر ہو ڈوب جانے کا بھی دیدیا کے نہانے میں	قیامت ہر کسی کو پیار کرنا اس زمانے میں یہی عالم رہے بس موسم گل کا زمانے میں بتائے درو امب کا سبب کیا جانے کیا ہو قدم رکھ دیکھ کر بحر محبت میں ذرا دل
--	---

صبا جی چاہتا ہے میں گریبان چاک کرنے کو  
کبھی راحت نہیں پائی فلک کے شامہ بانی میں

غزل ۲۶۱

ثری صورت بت کا فرخدا نی وہ بنائی ہو  
جنون کا جوش ہو اگر گلبدن تجھے جدا لئی ہو  
ہوا سے زلف عجز فام پھر سر میں سما لئی ہو  
کسی دن پان کھانے میں نہی اُنکو جو آئی ہو  
ہوا منظر پھر تاراج کرنا کشورِ دل کا  
ترسے کو پے سے جیتے ہی نہ اُنکو گانہ جاؤنگا  
ہماری قبر پر درود کے فرماتے ہیں حسرت سے  
الچہ کردہ سوال بوسے کا کل یہ یون بوسے  
وہ پیسی دم جو آجاتا توجی اُنکھایہ پھر مردہ  
کوئی کہتا ہے مجنون اور کوئی کہتا ہے دیوانہ  
نہ کر اس سکہ داغ جنون کو راگ ان اُٹھ کر

غزل ۲۶۲

بر کو رشک سے ہلال کیا  
چہرہ سے عاشق جمال کیا  
عشق کیسے تیرے آہ مجھے  
باغ عالم میں ہوں وہ برگِ حنا  
کس ادا سے وہ بوسے جاؤ بھی  
عکس پڑتا نہیں ہے آئینہ میں  
سرِ زانو وہ ہیں خفیت میں ہوں  
ماہرونے مرے کمال کیا  
قد دکھا کے مجھے نال کیا  
ہو گنگارِ بال بال کیا  
جکے ہاتھ آیا پائال کیا  
میں نے اُنسے جو عرض حال کیا  
تکو اللہ نے بیٹال کیا  
کس نے شب کا بیان حال کیا

شب وصل آنکے خوف سے پہننے باغ عالم میں سبزہ رنگوں نے صدتے ہو جاؤں ایسی فرقت کے ایک دن راہ میں سیدہ تنہا الغرض طول جب ہوا قصہ ہاں سے بیٹو بھی کو تم اسے سجدہ	اچھا ہی مرغ دل حلال کیا صورت سبزہ پائسال کیا بہر ہی میں مرا وصال کیا بوسہ مانگا تو رد سوال کیا چار بوسوں پر انفصال کیا دل میں گرا اور کچھ خیال کیا
---	---

## نثر ۲۶۹

سودا ہوا ہر پھر مژدہ چشم یار کا اڑ کر چھو اہو عارض پر نور یار کا اک پل کمی نہیں ہو ترے شوق دید میں رکھتا ہوں زیر تیغ گلا شوق فوج میں نشہ نہ اُسکے زہر کا اتر گیا تابخشہ مچھا کو کیا قفس سے نہ میا دسنے رہا پیر سلف باؤں کے عشق میں بھٹے خدا کی باد	تلو دن کو اشتیاق ہو پھر نوک خار کا دیکھو تو جو صلہ ذرا اشت غبار کا آنکھوں میں گھر بنا ہر ترے انتظار کا ہو عشق جب سے ابرو سے خدا یار کا مارا ہوا ہوں افنی گیسو یار کا افسوس ہو گزر گیا موسم بہار کا کچھ تھکا ڈر رہا نہیں روز شمار کا
--	---

## نثر ۲۷۰

یہ سمجھ جیتے جی ہم خلد کی تمبیر میں آئے عدم سے شوق وصل اُس ستم کا دہر میں لایا تھناری زلف کے سو میں آوارہ پھر بہر میں لب جز بیان سے اپنے گرم لفظ تم کہہ دو غنی وہ ہو گئے رنگ طلائی دیکھ کر تیرا چھٹی عارض کی الفت یار نے جب سر وہری کی	اٹھا کر گردشیں جب کو چپے پیر میں آئے ہوس میں زرد کی ہم فو خواہش اسیر میں آئے بست کر تیاں اٹھا کر خانیہ زنجیر میں آئے تعب کیا اگر جان پیکر تصویر میں آئے گدہ جو پاس تیرے خواہش اسیر میں آئے حلب کو چھوڑ کر ہم خطہ کشمیر میں آئے
---	---

تا تبسم کنی عجب نگوید هرگز سنبیل و یاسمن و فستق و سرریسی دل درین برده همه هوش و خرد صبر و قرار	که تو در آبِ خضر لوبه لالاداری از سر زلف و عذار و ندر بالاداری و دیگر از خسرو بیدلی چه تناداری
--	--

## غزل ۴

نصیحت بر نسا زد در دلم زخم جسدالی را بناک غنّ نشانیدی همچو گل مارادین گلشن حیات خویش را چون شمع حرف و گمان کردم بهر صورت برویت چهره همچون یکس میگرد آسمید از دست مردم چاره دل برنی آید	نباشد در شاکست شیشه دستی موسیالی را شمار خویش کردی تا چو شبنم پیوفالی را کس چون من ندارد پاس رسم آشنائی را بله ناکس نیست اندر طریق آشنائی را زمرهم به بنیاس زد کس داغ جدالی را
--	--

## غزل ۵

کافر عشقم سلماتی مراد کار نیست ما غریبان را تا شایه چمن در کار نیست از سر بالین من بر خیزا و نادان طلبیب تا خدا در کشتی من گر نباشی گویم با ش خلق میگوید که خسرو بت پرستی میکند	هر رگ من تا رگشته حاجت زنا نیست داغهای سینه من کتراز گلزار نیست در دمنده عشق را دار و بجزوید از نیست با خدا کار است ما را تا خدا در کار نیست آرے آرے میکنم با خلق و عالم کار نیست
---	---

## غزل ۶

هر شب بنم فتاده بگرد سراے تو جانان باین شکسته و بیهوش نامشو روزی که ذره ذره شود استخوان من کیدم شب وصال میسر نشد مرا بر حال زار ما نظری کن باز راه لطف	هر روزه آه و ناله کنم از بر اے تو عمری گذشت ناشده ام آشنای تو باشد همیشه شیفه دل در هواے تو اے دایه بر کسی که خود قبلانے تو تو بادشاه حسن و خسرو گدای تو
--	--



## غزل ۷

<p>چو فانوس آتش دل را بنزیر پیرهن دارم  نماند در زیر هر حرّی گستان سخن دارم  شید خنجر عشقم گوازد خود کفن دارم  ز افغان داغ غما بر داغ مرغان چمن دارم  بمحمد اسد که باری گوشت شربت الحزن دارم</p>	<p>من آن پروانه عشقم که در آتش وطن دارم  نم بلبل صفت از عشق تا گفت و شنود دارم  به محشر گر پرسندم چه آوری همین گویم  نه پنداری که در جبرست مرا صبرست و آزاری  اگر در گلشن عشرت ندارم راه ای مخفی</p>
--	--

## غزل ۸

<p>خود سوسه ماندید و حیارا بهانه ساخت  دست پر کشیده و عازرا بهانه ساخت  مارا چو دید لغزش پاره بهانه ساخت  در روز وصل بایه بهنارا بهانه ساخت  دورم نشاند و تنگی جارا بهانه ساخت  مالید آن نگار و حسن را بهانه ساخت</p>	<p>مارا به غمزه کشت و قضا را بهانه ساخت  ز قلم به مسجدی پئے نظاره رخس ساخت  دست بدوشن غیر نهاد از سر کرم  اقرار وصل کرد و نیاید هزار حیف  ز قسم بختی پئے دیدار حسن او  خون قتیق بگینے را پئے خویش</p>
---	---

## غزل ۹

<p>آشوب ترک و شور و عجز عشق  اس در کمال حسن عجب آرزو هر عجب  زین بزرگانه نشانه جگر رفت و خشک لب  و ابل و اضمحی است بر آورد و زو شب  ما عاشقیم دست نیابد ز ما ادب  کاین موجب شرف بود آن مایه طرب  مطلوب او بهین که در جهان درین طلب</p>	<p>روم فدایک اسد عشق الهی عشق  کس نیست در جهان که نه عشق نه عشق  هر کس نیافت برده از جام وصل تو  باز اف تو شب است و رخت آفتاب سخن  رفتن بهر طریق ادب نیست در زهت  دل باو منزل غم و سرخاک مقدست  مطلوب جامی از ظلم گفته که حیثیت</p>
--	---

## غزل ۱۰

دوے تن شب افروزین ازین چهره رنجیده  
جاسته تو در شپان کهنم ازین چهره رنجیده  
یکه شب بیامان من ازین چهره رنجیده  
تا زنده ام یار تو ام ازین چهره رنجیده  
آخر گنه بخشیده ازین چهره رنجیده  
چون لاله دل خون شدم ازین چهره رنجیده  
تو شمع دمن پروانه ام ازین چهره رنجیده  
فردا بگیرم داست ازین چهره رنجیده  
لعل لبست حلوائی من ازین چهره رنجیده  
من یار نیکو خواه تو ازین چهره رنجیده

اے ماه عالم سوزین ازین چهره رنجیده  
یکه شب ز ایمان کهنم تا جان و دل قربان کهنم  
بے جان من جانان من یار من نگر سلطان من  
من عاشق زار تو ام از جان و فدا دار تو ام  
رنجیده رنجیده ازین گنا ہے دیدہ  
نگیز عشقت چون شدم سرگشته و مجنون شدم  
من عاشق دیوانه ام اندر جهان افسانه ام  
گر من به میرم و غمت خونم فدا بر گردنت  
ای سر خوش بالا من مے دلبر غنائے من  
من سعدی دل خواه تو ابرو سے بچون ماه تو

## غزل ۱۱

زلف داری همچو عنبر لب چو شکر و کبر  
قبله آزادگانی اے صنم بار و رخ  
در دمنم ستم من تن گرفته توب  
دار وے در دم تو دری در میان لب  
مومی و پیش آید بسته باشد و در  
نقل خواهم از لبانت ب و و و و و  
کس نگفته شعر همچون س در و و و و و

اے بالا چون صنوبر روی رخت چون موه  
آفتاب عاشقان و ماهتاب و سیران  
در میان رو رخ اندر کشیده رخ و ط  
توب آمد نگار من مرا از عشق تو  
لن بے لب بنهاده باشد تا سحر  
اے نگار اگر تو مار یک شبی همان بری  
شاعران بسیار گفته شعر های پر نک

## غزل ۱۲

سر اباد دل کشی نگین نگاری کرده ام پیدا

بستان تحمل گل عذاری کرده ام پیدا

<p>قیامت قاسمی بالا بلاست آفت جانی نگار کاغذ را به فریب عشوہ پردازمی جوان نکته دانی طبع موزونی سخن سخنی بیاجانان تماشا کن چراغ آن تن سوزان حکمر آتش تن آتش بسینہ آتش دیدہ با آتش کز کاروان لخت دل از سینہ می جستم سروسامانم از عجز و نیاز و بخور و خوابست</p>	<p>بہی غارتگر وین سرکاری کردہ ام پیدا عجائب در بابائی طرفہ یاری کردہ ام پیدا سر دیوان حسنی خوش شکاری کردہ ام پیدا بد آغستان دل رنگین بباری کردہ ام پیدا باین ہر چار آتشش کاروباری کردہ ام پیدا رہش از دیدہ خونبار باری کردہ ام پیدا بزدور ناتوانی حال زاری کردہ ام پیدا</p>
---	---

## غزل ۱۳

<p>الایا ایہا السانی بنوشان جامی مارا سر پا بنجوم گردان ز قید ہستی حرمان بلاست بند ہستی سخت عقد مشکلمہ دارد بیا جلوہ گر شو بردلم اسے راحت جانم سریر دل ہلک تن مہیا دارم ولیکن بہ شہوای فراق تو در روزان مجبوری تبار و انکسار و عجز من از حد گذر کردہ</p>	<p>کہ شناسم ز دم بوشی سر از پا و سر پارا چہ در بندی خود سے یا تم جملہ بلا ہارا کہ شکل ینما جہل او ہر پیر و ہر تارا دگر پسند بر من وعدہ امروز فرود آرا گریزی نیست گر نیاید پسند آن شاہ زیبارا اگر بیند مرا صد پارہ گرد و سینہ تھارا بدہ میگذرہ باری بدرگاہ خودم مارا</p>
--	---

## غزل ۱۴

<p>ز بہ عز و جلال بو تر اے فخر انسانی دلی حق و حقی مصطفیٰ دریائے فیضانی امیر کشور فقرے شبہ اقلیم عرفانی انیس محفل انسی جلیس مجلس قدسی نیاز اندر قیامت بی سروسامان نخواہی</p>	<p>علی مرتضیٰ مشکلمشائی شیریزدانی امام دو بہانی قبلہ دینی و ایمانی خدا گوئی خدا بینی خدا دانی خدا شنائی سر و جان خاصانی نشا طریق پاکانی کہ از حُبت تو لائے علی داری توسلانی</p>
--	---

## غزل ۱۵

الفراق ای ننگ ناموس لوداع اخی غل خوش  
 سے بر آید از درد نم میروش و میروش  
 مدہم عشق است در ندی مشربم جوش و خروش  
 کمترین از بندگانش بندہ ام حلقہ بگوش  
 ہستم اکنون بت پرست و کافر و زار پوش  
 گشتہ ام از ہر یک دو جام می طاعت و نوش

مست گشتم از دو چشم ساقی پیانہ نوش  
 نیست اندر اختیارم ضبط حالت چون کنم  
 زہد و تقوی در گندم زیر پائے آن صنم  
 خدمت پیر بخان بر خود گرفتہ فرمن عین  
 وے بدم من شیخ دین و سبہ خوان مجتہدین  
 برد و نیانہ بنشستم بعد عجب و نیاز بہ

## غزل ۱۶

وز موعے نشست نافہ تاتار تار تار  
 نالم چو غمندیب بگلزار زار زار  
 صد جوے خون ز دیدہ خوبسار ہار ہار  
 دارم بہ سینہ اے گل بیخار خار خار  
 ہر موعے بر تن من بیمار مار مار  
 تاجند باشی آہ باغیہار یار یار  
 افتادش آہ باہت مکار کار کار

اے از رخ تو در دل گلزار تار تار  
 اے گل عذار بے گل روی تو تاب کے  
 شب رنجیم بیادِ قدرت سروناز من  
 باشد ز باغ حسن تو گلچین رقیب و من  
 و شب خیال زلف تو میداشتم کہ بود  
 دور از دیار و یارم و بے یار و بیکس  
 گرید چرانہ سرو ز دل خستہ نوید

## غزل ۱۷

در یاب سائلے کہ نشست از پے طلب  
 وصل تو در زمانہ ہوا نیست منتجب  
 از کثرت خیال بود روز من چو شب  
 حیرت فزودہ بر من ازین نقش لولعجب  
 حیار پیش میسرود و ویدش از عقب

جانان ز اشتیاق تو جان آدم لب  
 تا جان بود بہ تن ندہم دامت ز دست  
 کہ در خیال حار من و گداز خیال ریف  
 رفتہ و آمد از پے تو صد ہزار دل  
 کاین سحر سامریست و یا مجذ کیم ؟

هند کشیده تیغ بملک فرنگ و روم اے کج خیال بچو سر زلفت خود دام شعر تمیز زهره برقص آواز بچرخ	تغیر کرده تو همه مصرع تا طلب از حرف راست آنچه توئی بازگو سبب گر بار بدهوت کشد نفه طرب
---	---

## غزل ۱۸

طاق محراب دعا یا خود خم ابرو است این پر تو نور تجلی یا شمع اقدس است طلعه فتر اک چشمش دام چمن و لعل یا قیامت یا بد یافته یا آشوب شهر نغمه خواب پریشان رشته عمر مسیح	قبله حاجات عالم یا رخ نیکو است این خنده صبح قیامت یا فروغ رواست این یا کند عنبرین یا پیش جادو است این یا مثال باغ جان یا قامت دلجو است این مشک تا ناراست این یا کامل خوشبو است این
--	--

## غزل ۱۹

هست از خار گردان صحرای خالی عزت شاه و گرد ازیر زمین کیاست چشم تغلیم ازین غمخیزان نتوان داشت شمع فانوس نیم لیک زبے سامانی از غم آباد جهان نیست بهم عیش دام	که نگر دید دل آبله پا خالی میکند خاک بر اے همه کس جا خالی بهر کس جا میکند صورت و سیاه خالی شد میان من و پیراهن من جا خالی گشت تا جام پر از می شده مینا خالی
---	---

## غزل ۲۰

قلق از سوزش پروانه دارے نبوده عاشق لیلی بجز نفیس بالب جام خواهم ساتی ازے دل و قربان این شرکان و ابرو طریق بنودی سد و دگر دو	ز سوز عاشقان پروانه دارے تو صد عاشق دیوانه دارے چرخ خالی لب پیانہ دارے عجب تیر و کمان ترکانه دارے اگر بسته در میخانه دارے
---	---

تراپ آواز عشقت فزون باد کہ اسے وہوے خوش مستانہ داری

### غزل ۲۱

بہ بین در وقت رفتن حسرت دیدانی بگازین  
نکہ از دیدن او چون پر پروانه می سوزد  
فلک را کرد از فطرت کورہ آتش  
اگر از شستی بخت سمن داد نمنے آید  
بغیر از روے حسرت شکل دیگر در نظر ناید  
مبادا پائے تو در لغزش آید گر قدم نبی

کہ از نقش قدم پیداست چشم انتظار من  
مگر دارد چراغ از داغ دل شبهای تار من  
معاذ اللہ قد گر بر زمین مشت غبار من  
بپائے اور سدای کاش این مشت غبار من  
بہ بنید گر کسے آئینہ لوح مزار من  
صفا با صورت آئینہ سے وارد غبار من

### غزل ۲۲

وہ کہ جان و دل من گشت پریشان بے تو  
وعدہ وصل نکر دے بمن خستہ وفا  
واقف از درد دل غمزہ و جان حزین  
واسے صد واسے کہ درد دل مارا زہر  
درد من نیست بجز نام تو تا جان دارم

زود باز آسے کہ ہر یک شدہ حیران بے تو  
جان من چند کشد محنت ہجران بے تو  
چکنم نیست کسے اسے شہ خوبان بے تو  
کنند چرخ فلک ذرہ در مان بے تو  
مولس جان حزین دیدہ گریان بے تو

### غزل ۲۳

از در مقبدا درم فریاد رس آہی  
بے یار و ناتوانم بر لب رسیدہ جانم  
ہر در در ادوائے ہر رنج رشتائے  
سلطان بے وزیر می ظان بے نظیری  
در در ادواکن زحمات ز تن جدا کن  
مسکین و درد مند سوزندہ چون سپندم  
شہا بے پلیدم عہا بے کشیدم

کس نیست جز تو یارم فریاد رس آہی  
جز تو دیگر نزارم فساد رس آہی  
از تو کنم گدائے فساد رس آہی  
رزاق و سنگبری فساد رس آہی  
ایمان بمن عطا کن فساد رس آہی  
دل جز تو در نہ بندم فساد رس آہی  
الکون بجان رسیدم فساد رس آہی

هستم شکسته خاطر در بند گیت بام  
هستی تو جمله نامر فرا در سالی

### خبر ۲۴

مرحب سید کی مدنی امیر بے  
من بیدل بجال تو عجب حیدر انم  
چشم رحمت بکشا سوس من انداز نظر  
نفسه نیست بذات تو بنی آدم را  
ما همه تشنه لبانیم و توئی آب حیات  
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت  
ذات پاک تو که در ملک عرب کرده ظهور  
نخل لبنان مدینه ز تو سرسبز دام  
نسبت خود به سگت کردم و بس منفعلم  
عاصیانیم ز مائیکه اعمال میسر  
به در فیض تو استاد به بعد عجز و نیاز  
سیدی انت حبیبی و طبیب قبله

دل و جان باو فدایت چه عجب خوش بقیه  
اللہ اللہ چه جمال است بدین بوالعجبی  
اے قریشی بقیه هاشمی و مطلبه  
هتسدا ز آدم و عالم تو چه عالی نشی  
رحم فرما که ز حد میگذرد تشنه لبه  
بقا میکر رسیدی ز سردهیچ بنی  
زان سبب آمده قرآن بزبان عربی  
زان شده شمره آفاق بشیرین رطب  
زانکه نسبت بسگت کو تو شد بے ارب  
سوس مار و س شفاعت کن از بے سیه  
رومی و زنگی و هندی یمنی و حلبی  
آمده پیش تو قدسی پے دران طلبی

### خبر ۲۵

توئی که قبله ایمان و کعبه جانے  
توئی حبیب خدا یا رسول صلالتقد  
بگرو بیت تو هر روز چرخ میگرد  
خدا ز نور ظهور تو خلق پیدا کرد  
کیسکه روس ترا دید و چه حق را دید  
بخواب هم ز جالت کیسکه یافت بصیب

چگونه کس نه نهد بر در تو پیشانی  
تراست شاهای کونین و شان سلطانی  
کنده مصرع لولا که منقبت خوانی  
تو آفتاب جهان تاب و نور رحمانی  
که خود حدیث شریف تو هست من بانی  
ز چشم او شده زائل حجاب غلانی

<p>تو بی پیمیر من رشک ماه کفانی نوشت سوره یوسف بخطر ریجانی ترا ملائکه کردند سجده میدانی زست عزت آدم تو فخر انسانی وگر نه کشتی او گشته بود طوفانی که بحر جرم در آمد بحسب طیفانی که در جناب تو جایش بود بدر بانی ز آفت دو جهان نیز امن و آمانی</p>	<p>ملاحت تو دل یوسف صبح ربود خدا بوصفت جالت به صفه عارض ز آفرینش آدم تو بود مقصود وگر نه مشت گلی بود طینت آدم تو بود بخدا ناخداے نوح بنی کنون سفینه امت نگا بهار ز غرق نشسته است به فردوس منتظر رفو تراب نعمت کونین از تو بنجو اهد</p>
--	--

## سزل ۲۶

<p>هر چند وصف میکند در حسن زان زیباتری در هر چه گویم بهتری حقا عجائب دلبری بسیار خوبان دیده ام لیکن تو چیزی یگری وے رنگس رعنائی تو آورده رسم کافری من این ندانم تو ملک فرزند آدم یاپری تا کس نکوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری باشد که از بر خدا سوسه غریبان بگری</p>	<p>اے چهره زیباے تو رشک تیان آذری تو از پری چابک تری در برگ گل نازکتری آفاقا گردیده ام مسرتیان و زیدام عالم همه بنمای تو خالق شده شیداے تو هرگز نیاید در نظر نقش ز رویت خوشتر من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی خسرو غریب است و گدا افتاده در شهر شای</p>
--	--

## سزل ۲۷

<p>تو س گردون رشک دار از کمان سپرو تا دم خوش میکند زلفت معجز بوسه تو منفعل گردد اگر خورشید بیند روے تو زین شده جانم فقط در شوق حبت و جوتو</p>	<p>ما تو پیش رخت آئینه دایر روے تو از سر بالین من جانم مشک و دم جسد حور و غلمان را جمال دمی حسن تو نیست فرقت تو مثل مجنون کرده حال زار من</p>
---	---



## غزل ۳۳

چہ صورت صورت دلبر چہ دلبر و لبر و لبر  
چہ چشمہ چشمہ لولو چہ لولو لولو لالا  
چہ ہدم ہدم محرم چہ محرم محرم دہما  
چہ نکمت نکمت عنبر چہ عنبر عنبر سارا  
چہ شربت شربت قابل چہ قابل قابل مانا

مستدم بر صورتے عاشق کہ بر میگزینوفا  
اگر رویش نے نیم دو چشم چشمہ گرد  
خیالے را کہ میدارم غم را ہدمے بند  
بنکار من بعد خوبے دوز نفس نکستہ دار  
مرا از ہر جانانے نظامی شربتے باید

## غزل ۳۴

شادی جین درین خانہ مبارک باشد  
میسرا نیک کہ جانانہ مبارک باشد  
خوشنما ہجو پر ہی خانہ مبارک باشد  
رونق بزم امیرانہ مبارک باشد  
طلب ہمت مردانہ مبارک باشد

منہ شوکت شاہانہ مبارک باشد  
گل گلزار زدی پوش طرب ساز بہن  
شیشہ بندے جو خوش کو نیہ گل آرائش  
ہاندان از گجہ و جام مے و عطر و گلاب  
خوب این تازہ غزل تو بتلاش آوردے

## غزل ۳۵

دام دلہا گشت نام زلف تو  
بس بلند آمد مقام زلف تو  
دام بند آمد تمام زلف تو  
زلف تو اے من غلام زلف تو  
جز نقاب مشکفام زلف تو  
جانب آرام رام زلف تو  
بندہ جامی را ز شام زلف تو

اے دل من صید دام زلف تو  
زلف تو بالا سے سردار مقام  
بند شد در زلف تو دلہا تمام  
داد تشریف فلا سے بندہ را  
لائق رخسار گل رنگ تو نیست  
رم کنند از دام مرفان چہ مجب  
صبح اقبال است طالع ہر نفس

## غزل ۳۶

برگزیدہ ذوالجلالی پاک بی ہمتا توئی نور چشم انبیا چشم و چہراغ ماتوئی پانادہ بر سریر گنبد خضر اتوئی عاجزان را رہنماے پیشواے ماتوئی مصطفیٰ و محبت و سید اعمالا توئی	یا رسول اللہ حبیب خالق کیمتا توئی نازنین دلربا محبوب رب العالمین در شب معراج بودی جبرئیل اندر رکاب یا رسول اللہ تو دانے امتانت عاجزان شمس تبریزی چہ داند لغت تو پیبرا
--	---

غزل ۳۷

بلبل کہ و لہوا و سہیل سینے کمترین بندہ در گاہ اولیس توئے سرو باغ ملکوتے و گل یا سمنے ز آنکہ تو بلبل آن باغ وفای چنے	یا رسول عربی شامہ سوار دلی در حریم حرم خاص تو جبریل غلام آو کہ در باغ رسالت چو قدت سر و شتر آنخ بران روضہ کن خاکِ رش شوچ
--	---

غزل ۳۸

گر قمارم گرفتارم گرفتار پرستارم پرستارم پرستار خردارم خردارم خردار شکر بارم شکر بارم شکر بار وفا دارم وفا دارم وفا دار	بدام آن پری خورشید رخسار چو مجنون در طریق عشق لیلے زینجا وار ہر عشق یوسف لبش میگفت با مادر تبسم بریدے سعدیا از من توانفت
--	--

غزل ۳۹

قدرت کردگار مے بنیم سرخ دل ترا شکار مے بنیم دل خود بقیرار مے بنیم در کفن جسم زار مے بنیم	جبلوہ حسن یار مے بنیم چہ بلا بود نادک بگمش در فراق تو صورت بسمل کردہ ام در غمش گریبان چاک
---	--

چشم تو گر چه آہو چین است گلشن دہر را بقائے نیست صد مہ مرگ ہم کم است از و خود بخود پیش یارے عاشق	زلف مشک تبار مے بنیم گہ خندان گہ بہار مے بنیم انچہ در انتظار مے بنیم راز دل آشکار مے بنیم
--	--

## غزل ۴۰

مرحبا احمد بے یم محمد لقبے گشت خورشید فلک شرہ جان بخشی تو ہجر تو مرگ وصال تو حیات است حیات گر گویم کہ ایازے و خدا محمود است یا حبیبی ار نے گفت خدا شل کلیم برو اے خضر دلم نشہ دیدار کسے است	عین ربے بہ حقیقت و مجاز اعرابی آمدہ عیسیٰ مریم پے در مان طلبی جسم را جانے و جانانے و روح قلبی بسر عشق قسم این بنو دے اربی حق پسند این چہ جمال است بدین بو عبی نخورم آب بقا جان دہم از تشنہ لبی
--	---

## غزل ۴۱

اے سران ہر دو عالم را تو در عالم سرے پانادای بر فراز فرش زین دہلیز بے آبروے دین و ایسا نے تو اے دریم پیش از لوح و قلم نور تو شہ جلوہ طراز یا رسول اللہ چہ گویم و صف ذات پاک تو چون بنا شتم یا محمد از تو من امیدوار	ختم شد بر ذات پاکت منصب پیغمبری نیست از خاک نژادان با تو کس را ہم سری از تو ز نیت یافت در کونین تاج سروری جملہ موجودات عالم را تو خود سر دفری ہر چہ میگویم از ان حد مرتبہ بالاتری کار ساز ما جز ان در عرصہ گاہ محشری
--	---

## غزل ۴۲

ہر کجا با شتم اسیر دام آغوش تو ام میکنی یا دم ولی یا دت کنی آیم ہنوز	بسکہ نزدیک تو ام از دل فراموش تو ام مصرعہ دچسپ از خاطر فراموش تو ام
---	--

در تپ از کم حرفی لعل لب نوش توام	من کباب آتش بسیار خاموش توام
گل بجیب مهر میریزد شکستهای ماه	آنقدر که خوشنشین رفتم در آغوش توام
طوق قمری جلوه چشم پری با من کند	آنقدر دیوانه سرو قبا پوش توام
مخمس فرسی	
اے شہ فخر شہر صل علی محبتی	ہست ذات تو خلاصہ زہمہ و جملہ بنی
ہمہ را در دہمین است ز شرف غزنی	مر جاسید کے مدنے العزنی
دل و جان باد ذات چہ عجب خوش بختی	
یا فتم آئندہ وصف رخ تو کس	والضعی نور حسین تو زہے صل علی
سورہ شمس تبو صیف رخت گفت خدا	نسبت نیست بذات تو بنے آدم را
برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی	
عش پر نور شد از ذات تو اے نور قہم	خور و غلمان سر خود را بکنند پیش تو خم
لفت یوسف کہ بہ حسن تو زہے مشتاقم	من بیدل بجمال تو عجب حیرا نم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بواجبی	
دے تو مطلع خورشید عنایات تمام	شاد گشتند ز تولید تو ہر خاص و عام
بانہ گلشن کوین خوشانزہت تمام	نخل لبستان مدنیہ ز تو سر سبز دام
زان شدہ شمرہ آفاق بہ شیرین طبی	
ہست در بان در پاک تو روح الا عظم	فخر دانند گدائے تو شاہان نعم
نور مارا پذیراے تبو چشم عالم	نسبت خود سبکت کردم و بس منفعم
از انکہ نسبت بہ سک کوی تو شد بے ادبی	
نسر کوین تو کے آمدہ اے مایہ نور	ذکر تو ہست بہ توریث نہ تنہا مسطور

نیز وصف تو خاگرد در انجمنیل وزبور	ذات پاک تو کرد ملک عرب کردہ ظہور
ازان سبب آید قرآن بزبان عربی	
وصف ذات تو چہ گویم شہ والا در جات	بالعاب و ہنست قدر رسد ہم نہ نہات
عرض داریم ز تو بعد ہزاران صلوات	ماہمہ تشنہ لبانیم و تو گئے آب حیات
الطفت فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبے	
التماس است ز تو مالک روز محشر	چون شود شعله فشان روز جزا حدت تو
از تو امید ہین است قسم کوثر	چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے قلبی قلبی با شمع و مصلی	
بہ دے عرصہ کو نین چو اسپ تو نوشت	آدم و نوح زدہ بر سر فراک تو دست
رتبہ تو ز حد مرتبہ بالا تر رفت	شب معراج عروج تو ز فلاح گدشت
بمقامے کر رسیدے نرسد ہیچ بنی	
یک نظر سوے من انداز شہ بندہ نواز	حکم فرما بہ آئیدم بزبان اعجاز
ماہمہ سبے سر و سامان و تو مارا ہمہ ساز	بد ز فیض تو استادہ بعد عجز و نیاز
ز بلی و رومی دہندے کمینی و طلی	
ایستاد است خلیل احمد پیش تو بنی	نظر سر بردگن شہ عالمے نسبی
ز آتش ہجر تو بگذشت ز حد تشنہ لبی	سیدے انت جیبی و طبیب قلبی
آمدہ پیش تو قدسی پے درمان طلبی	
محسن دیگر	
اے مبتلاے عشق تو جن و بشر و رو پرے	روشن ز عکس حسن تو آئینہ پیغمبری
نور رخت را مشترے ہم زہرہ وہم مشتری	اے چہرہ زیباے تو رشک بتان آذری
ہر چند و صفت می کنم در حسن زان زیبا باری	

نے جو دار دے پری با تو جمال ہمسے	از دلبران ہم دلبری ختم است بر تو دلبری
تو فخر مرخا ورے تور شک ماہ انوری	تو از پری چاک تری و از برگ گل ناز تری
وا از ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری	
من بلبل شوریدہ ام کو برگ گل رنجیدہ ام	ہر چار سونا لیدہ ام در جستجو کو شیدہ ام
ہر غنچہ را بوییدہ ام از ہر چمن گل چیدہ ام	آفاقا گردیدہ ام صرمان و زریہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری	
اے نوریزدان سرسبہ اے طلعت تو جلوه گر	اے خلعت وحدت بی رنج حقیقت زیباسر
شعل کبف گرداگر خورشید تابان در بدر	ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر
شمس ندانم یا قمر ز آرم یا پری	
حق گویدت کای عین حق جان دینی با جان	از نور من پیدا شدی و از ذات من پنهان شدی
من جو ہر معنی شدم تو صورت انسان شدی	من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے	
خورشید نفس پاے تو گردون چمن پیراے تو	در ہر سرے سودای تو در ہر دلی غمخاے تو
ای عرش اعظم جای تو ای عاشقت مولای تو	عالم ہمہ لغیاے تو خلق خدا شیداے تو
این زرگس رعناے تو آوردہ رسم کافری	
در بارگاہ مصطفیٰ میکرد این ہاقت ندا	اے شافع روز جزا دے خواجہ ہر دوسرا
سر تابا اے مہ تھا بچون شہید بے نوا	خمس و غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از ہر خدا سوے غریبان بگری	
اشعار متفرق فارسی	
آرزو دارم کہ خاک آن قدم ۛ ۛ	تو تیاے چشم سازم و مہسدم

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد  
 ز بس بکلب غم مشق لاغری کرد  
 اگر شود لطف و کرم در شان من  
 ز جوش گریہ اشکم گشت گلگون  
 دو گو نہ رہی بعدا بست جان بخون  
 چہ غم دیوار است را کہ باشد چون بستان  
 گناہ گر چہ نبود اختیار ما حافظ  
 گردوم از تو نقش تو ام در نظر بست  
 بے تو جان تفرہ است بر لب شوق  
 گنج قارون کہ فرود میرود از قعر بنور  
 دور از تو سر اسیمہ ترازو و چراغ  
 ندانم آن گل خندان چہ رنگ بود  
 آتش مزاج من بگذار این عابد  
 ہر کہ ادنیک مے کند یا بد  
 تا طبع نازکت نہ پذیرد ملاستے  
 نازیاران چشم یارے دشتیم  
 روزم بہر غم و شب بہ الم میگزد  
 دادست دست حق کہ بہت اور بھی  
 گفتگو سے ملائم نیست رسم عاقلان  
 مایا دو سلامت بخیال تو خوشیم  
 گناہ من از نام مے در شمار

بسا کین دولت از گفتار خیزد  
 تنم بکاقد مسطر کشیدہ میبازند  
 جلوہ طاعت و ہر عصیان من  
 شدہ مرغان من فوارہ خون  
 بلاے صحبت لیلی و فرقت لیلی  
 چہ باک ز موج بحر اند کہ دار دلچ کشتیان  
 تو در طریق ادب کوش و گناہ من است  
 دل پیش تست دولت من تقدیر بست  
 ورتو دیر آمدے چکید انیک  
 خواندہ باشی کہ ہم از غیرت درویشا  
 بے بزم تو خون میگذارد چشم ایام  
 کہ مرغ ہر چنے گفتگو سے او دارد  
 چین بر جبین ندید کسے آفتاب  
 نیک و بد ہر چہ میکند یا بد  
 آن بہ کہ نامہ را بدعا مختصر کنم  
 خود غلط بودا پنچہ ما پنداشتیم  
 عمر ہمہ با محنت و غم میگذرد  
 دار دو گر نہ بہتر ازین ششما دست  
 از برای نرم گفتن شذر بان بی سخوان  
 غیر نادیدن تو ہیچ پریشانی نیست  
 ترانام کے بودی آمرزگار

<p>رسید خرده از انجا و سحر گشت پدید  ازین نوید خرم شد سگفته و شاداب  مرا یک چشم خوابی نیست بر بستر زینا  آب چون در روغن فندانه خیزد از چلغ  درین سراسر کمن خوی کن بخوش مخنی  تا زنده ایم لطف خود از من مکن در بنج</p>	<p>چنانکه قطره باران به کاه خشک رسید  چنانکه باغ ز شبنم چنانکه گل ز نسیم  به هر آواز پائے چشم بکشایم که می آئی  صیحت ناجنس باشد مشرعه آزار با  که بهتر از سخن خوب یادگار کنیست  بعد از وفات کس به کس احسان نمیکند</p>
---	---

## اشعار در ذکر نامه و پیام

<p>بپایان آمد این دفتر حکایت همچنان باقی  نامه سهل است نوشتن به تو لیکن ترسم  نامه شوق ترا من مختصر نخواهم نوشت  نختمای دل بود و چیده در مکتوب من  نویسم نامه و از بسکه خون میگریزم از هجرت  در کنار نامه اغیار یادم کرده  مے نویسم نامه و مشتاق دیدار تو ام  قادر رسید و نامه رسید و خبر رسید  چمی پس ازین حال دل غمیده ات چون شد  شرح شوق مینوشتم دیده خونبار گفتم  راه و رسمیت دوستداران را  قلم گرفتم و گفتم سلام بنویسم  شکایت شب هجران و فرقت دور  بر دیگران نوشت پس نامه وفا</p>	<p>بصد دفتر نشاید گفت حساب حال مشتاقی  که تو آن نامه خوانی که در و نام من است  بیشتر از بیشتر از بیشتر نخواهم نوشت  از شکست نامه خواسته یافت مضمون مرا  تو گوئی کاغذ مکتوب من رنگ خدا دارد  تا بدانم بعد ازین قدر فرا مشکارت  بسته ام ز گس صفت بر نامه چشم خویش را  در حیرتم که جان بکدام می کنم نشر  دل شد خون و خون شد آب آلوده و نرسد  جای سرخیهاش بگذار می که من خواهم نوشت  که بیا آورند یا ران را  شکایت شب هجران تمام بنویسم  ز حد گذشت ندانم که ام بنویسم  بر حاشیه سلام هم از من در بنج دشت</p>
---	--



از برائے نامہ ماقا صدے در کار نیست	کاروان اشک ما منزل بمنزل میرود
اشعار در شوق و تمنا	
ز حد گذشت جدائی میان ما اے دوست بیا که بے تو بجان آدم ز تننا ئے بیا که بے گل رویت بهار دلگیر است مگر نمیرود از صفت تا در دید	بیا بیا که فدا اے تو ام بیا اے دوست بیا که نیست مرا بیش ازین شکلیا ئے وہاں غنچہ ز خشکے چو طفل بے شیر است ازان زمان کہ تور فتنے نگاہ بیمار است
اشعار فراقیہ	
انچہ من دیدم و من میکشم از جور فراق ز حیران دیدہ ام حالیکہ کا فراق اجل بند غریبہ کو اے تو ام با وطن چه کار مرا تداغم دل چه شد لیکن ز خون دیدہ دانم اے اجل روز فراق آدو دلسوز نمیست	کہ شنیداست و کہ دیداست و کہ پیش آید خدا کو تاہ ساز و عمر ایام جدا ئے را سپردہ ام بتو خود را بمن چه کار مرا کہ مرغی داشتم در آشیان سینہ بسمل شد من اگر کشتہ شوم بہتر ازین روزی نیست
اشعار در ذکر وداع	
امشب وداع یار زمر گم علامت است بگذارتا بگرییم چون ابر در بسان در وداعش گریز فتم احتیاج عذر نیست توان بہ ہجر تو آسان وداع جان کردن شب حرف وداع از لب دلدار شنیدم رقم از ہوشش وقت رفتن یار یار وداع میکند تاب وداع یار کو روزے وداع بر سر کویت ز خون دل	شام فراق نیست کہ صبح قیامت است کز سنگ گریہ خیزد وقت وداع یاران دوست میداند کہ استقبال سحران مشکل است وے وداع تو آسان نمی توان کردن آہ این چه سخن بود کہ این بار شنیدم او چنان رفت و من چنین رستم وعدہ وصل میدہ طاقت انتظار کو صد جان نشان دیدہ پر نم گذاشتم

## اشعار در انتظار

<p>طاقت نہاںد ناربابی روی یار بودن خوش آن حیات کہ در انتظار میگرد تنہا بیا تو نیز کہ تنہا نشسته ام بیا کہ گوش بر آواز و چشم بر راہم خانہ لست دل اے خانہ بر انداز بیا خوشم کہ روز و شب من بفکر یار گذشت ہجران ندیدہ کہ بدانے عذاب چیست وز دورے نشین و نظارہ میکنے غالبار وز قیامت شب ہجران باشد کسے کہ از تو شود دور اینچنین سوز و در نہ جان دادن مانیمہ دشوار نبود کہ رسوا کرد ناحق در عرب عشق فلان را صدر روز آن بیک شب ہجران نمی رسد شرمندہ ام کہ بے تو چرا زندہ ماندہ ام کہ خیل اہل درد ہمین بندہ ماندہ ام دہد خود را سستی تا بکے چشم براہ من کہ جانم میسرو تا بر سرم صیاد می آید</p>	<p>عمری گذشت تا کہ در انتظار بودن اگر چہ وعدہ خوبان و فاسقے دارد بر راہ وعدہ ای گل خوبان نشسته ام نشسته بر سر راہ است گریہ و آہم انتظار طلب و وعدہ تکلیف چہ را شبم بگریہ و روزم در انتظار گذشت زاہد بگو عذاب عذاب قیامت است مے افلنی تو بر تن من آتش فراق شب ہجران تو از روز قیامت کم نیست زمان زمان دلم از آہ آتشین سوز و مرگ را تلخ بہا حسرت دیدار تو کرد شبے لیلے بقوم خویش گفت از در محو گویند روز و حشر بہا بیان نمی رسد دور از حریم وصل تو شرمندہ ماندہ ام بیدار و من بہ محنت ہجران کش مرا ز رویت تا بکے نو مید برگردنگاہ من بدام انتظار او من آن صید گر قنارم</p>
--	--

## اشعار متعلق بہ قدم مسافر

<p>دلم ہمے طیدای سینہ مشب یار می آید اے دردواے بر تو کہ در مان من رسید</p>	<p>بگو شرمزده وصل از در دیواری آید تا صدر سہاند مرزہ کہ جانان من رسید</p>
--	---

ببخش تا جانم برون آید باستقبال تو دل در طمیدن است مگر یار میرسد گر یار سروقت من آید عجب نیست	ببخش سویم چه آئی ای سرم پامال تو بازم زیار وعده دیدار میرسد امروز عجب مضطربم بے سببی نیست
--	---

### اشعار وعده وعهد و پیمان

کارم ز دست رفت و نیاید پست یار که من امروز فردا را نمیدانم دیدہ ام دفتر پیمان تہان حرف جوف کار دل ما این ہمہ دشوار نبودے کہ بیک صحبت اغیار دیگر گون گرد	اے صبر پایدار کہ پیمان شکست یار فریب وعده امروز فردا کار نکشاید صبح امید و شب وصل در ایام تو نیست اے عد شکن باتو اگر کار نبودے دل بہ ہر شے چہ ہنم تکیہ بعدش چہ کنم
---	--

### اشعار مناسب بزرگان از خردوان

خوش آن گدا کہ گمے یاد او کند شاہی چو ایشتیان مہ عید روزہ داران را سپردہ ام بتو خود را بمن چہ کار مرا یاد ہر لطف تو اکنون سبب عدالم است تا ہر قدم بدیدہ کشم خاک کوے تو	شنیدہ ام کہ زمین یاد میکند گاہے شد آرزوے تو از ہدایداران را غریب کوے تو ام با وطن چہ کار مرا ذوق الطاف تو اے کاش نییافت دلم سازم قدم زدیرہ و آیم بسوے تو
---	--

### اشعار جواب نصائح

این را بہ کسے دگر بگوئید من بہ فرمان دلم یا دل بفرمان نیست دل از من دیدہ از من آستین از من کنار	من ہند کسان نئے کنم گوش ناصحا بیوہ میگوید کہ دل بردار از تو نمیدانم ز منع گر یہ نفعی چیست ناصح را
---	---

### اشعار در شکر یہ

غبار کوے تو ام گر بر آسمان شدہ ام	بلند مرتبہ زان خاک آستان شدہ ام
-----------------------------------	---------------------------------

احسان دوست در حق من بی نهایت است	من بے زبان کرام کیے را بیان کنم
اشعار اظهار بیگناہ ہے خود	
دگر مرا بہ چہ تقصیر منہم کردے نمیدانم گناہم چیست کز من سرگران دارا آنکہ از چشم تو انگند مرا بہ تقصیر	چہ کردہ ام کہ بمن انتفات کم کردے سرت گردم قصورے در وفای خود نمی چشم دارم بہ ہمین درد گرفتار شود
اشعار بیوفائی خوب رویان	
ہر جفاے کہ کنے راحت جانت ولی تو شرط یارے و رسم وفاداری نمیدانی یار بے پروا و فسر یا دل من بے اثر گریار ز احوال من آگاہ نئے بود بصد گر شمع و نازم شکار خود کردے دستے شد کہ رو و مهر و فامسد و دست چو مے بنیم کسے از کسے او دیشد کجی رو ادا رجاوائے بمیسر و از غم تو	رسم انصاف مباد از جان برخیزد ہمین دل میتوانے برد و دلدار می نمیدانی ہم ز دل فریاد ہا دارم ہم از فریادیں در دمن سو دا ز دہ جا شکاہ نئے بود کنون کنارہ گرفتے چو کار خود کردے نہ کسے میرود آنجا نہ کسے مے آید فریبہ کز دے اول خوردہ بودم یاد کی تو ہم جو آنے داز خود امید ہا دارے
اشعار شکایت	
شہر و عشق است کہ از دوست شکایت نکند نہ از شکر کہ مارا سر شکایت نیست نبشین دے کہ شکوہ ز درد نہان کنم بادر دجہر شکوہ ز ہانان نئے کنم از شکوہ بس کنم کہ دل یار نازک است	لیکن از شوق حکایت بزبان مے آید دگر نہ قعدہ جور ترا نہایت نیست جورے کہ کردہ بتو خاطر نشان کنم گیرم ہمان کہ و دہہ نمود و وفا نکرد خوے کہ شمع نازک و بسیار نازک است
اشعار در اظهار دوستی غائبانہ	

نزدیک شد کہ عشق نمان بر ملا شود ؛	چشم نیاز و ناز بهم آشنا شود
زمانه دشمن و ما بیدلیم و بخت سیاه	تو رحم گر نمنی کار مشکل افتاد است
باطن آشنا شود بتلا کے تو	بیگانہ باشد از ہمہ کس آشنا کے تو
میخواہم از خدا بر عاصد ہزار جان	قاصد ہزار بار بمیرم برا کے تو

## اشعار شوقیہ و شکایت آمیز

بیا بیا کہ جدا کے نہایتے دارد	طپیدن دل بے صبر فایتے دارد
تا بکے از بزم و صلت دور میداری مرا	تا بکے آوارہ و مجور میدارے مرا
نمی آئی نمی خوانی نمی جوئی نمی پرستی	چرا از آشنایان اینقدر کس بنمیر باشد

## اشعار طعن آمیز بہ معشوق

تو وفا با درگان کن کہ من حسد دل	زندہ از بہرین ام کہ جفا کے تو کشم
با غیر من نشیند و دشنام میدہد	مارا ہنوز دوسہ پہنچام میدہد
خویدار تو بسیار اند بہر امتحان باری	طلب کن نقد جان تا قیمت یاران شود

## اشعار رشک

نے جو رسنے عتاب و نہ کین میکشد مرا	با غیر لطف میکنے این میکشد مرا
رشک آن تازہ گرفتار تو ام میسوزد	کز تو حیران شود و تکیہ بدیوار کند

## اشعار حالات حسن

خوشحال آنکہ دید ترا دسپرد جان	آگہ نشد کہ ہجر کدام است دوصل صیت
آنچنان بیگانہ ام اندر مردمان در عشق تو	کاشناے من همان نا آشناے من بود
رسم کجا است این تو بگو در کدام شہر	دل میرند و چشم بہ بالائے نمی کنند
روز محشر چو بہر سدا کہ خون تو کہ رنجت	آہ حسرت کشم و سوے تو نظارہ کم
نہ در دمیرو و از دل نہ تاب می آید	نہ صبح میشود امشب نہ خواب می آید

نگہ تاس کے گریزان دارم از تو	گرفتارم چه پنهان دارم از تو
اگر از عشق نبودم که چنان میباش	بخیند کرد چنانم که خنسد دارم
اشعار در وصف جمال	
نمیداند که در عشق او غیر از خدا عالم	عجب حال بدی دارم درین دنا و شام
بچ میداند چنانچه سر و قامت میکند	بکشی وزندہ یساری قیامت میکند
بدل زد یا بسزد یا بسپازد	چه داند کس عجب بر کجیازد
اشعار ذکر آه و ناله	
سپیل اشکم رفته رفته در گموز نمیرشد	طفل دانشگیر ما آخر گریبان گیر شد
اگر یہ ہاے ناگلی دل راستی بخش نیست	در بیابان میتوان فریاد خاطر خواہ کرد
تنگ آدم اے نالہ دلخواہ کجائی	فریاد می ام از دست تو ای آہ کجائی
اشعار حسرت و محرومی	
خبر من برسانید بہ مرغان چمن	کہ ہم آواز شما در قفسی افتاد است
دستے شد کہ ز خاک قدمش محروم	در میان من داو بوسہ بہ پیغام افتاد
ما را ز خاک کویت پیراہن است بر تن	آنہم ز اشک حسرت صد چاک تابدا نم
بہ عالم ہر کراہیم بدل درد و غم دارد	ز دست غم منال ایدل کہ غم ہم عالی دارد
اشعار آہ و درد	
من ہر چه دیدہ ام ز دل و دیدہ دیدہ ام	گاہے ز دل بود گلہ گاہے ز دیدہ ام
چہ شور بود کہ عشقت بمن کرامت کرد	کہ نارسیدہ قیامت دلم قیامت کرد
دل را نوید آمدن او نمیدم	برسم بحال خود بگذارد دگر مرا
روز ما را ساخت چون شب تیرہ آنا ازرق	چند سوزیم از فراق آہ از فراق آما ازرق
الکی نرم گردان از کرم دلہای خوبان	و گرنہ عشق را نا پید کن یا عشق بازان

دلہا ہمہ مجسروح فتادند بہ یک سو	این کو چہ آشوخ ستمگار نباشد
اشعار مکتب و ادیب	
ماہ من در کتب من بر سر رہ نظر ما و مجنون ہم سبق بودیم در دیوان عشق نمیدانم کہ دادا کے تند خو تعلیم بیداد ز قید مکتب اندوہ آزادم بحمد اللہ	اے معلم یزمان آن سرور آزادکن او بصحرارفت مادر کو چہ ہار سوا شدیم تو ہرگز این قدر بد خو بودی کیست استاد ز خوشحائے دلم طفل معلم مردہ را ماند
اشعار متفرقہ	
صائب دو چیز می شکند قدر شعر را صائباً غفلت سائل بزینم در کرد گرچہ مرغ نیم بسمل ماندہ ام در نید تو ایجان تو اگر جان طلبی جان تو بخشم نہ پرستے ز گلے ز پیام از خارے جگر ز زخم تو معمور دل بہ غم شاد است بر دو بکار خوداے واعظ این چہ فریاد است دل من لفظ و یاد تو — معنی نہ گر دورم از تو نقش تو ام در نظر بس است شب تار یک و بیم موج و گرداب چنین ہاں اشتیاقیکہ بیدار تو دارد دل من سواد دیدہ حل کردم نوشتم نامہ سوئی تو این شکایت نامہ نامہ بلانی ہاے است حال من دیدست قاصدا حقیق نامہ نیست	تخسین نامناس و سکوت سخن شناس بے زری کرد بین آنچه بقا رون زر کرد یا بکس یا دانہ وہ یا ز قفس آزاد کن از جان چہ عزیز است بگو آن تو بخشم درین چمن بچہ دل خوش کند گرفتاری بہ یمن جو رتو اقلیم در دآباد است مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتاد است معنی از لفظ کے جدا باشد دل پیش تست دولت من اینقد بس است کجا دانند حال ماسکساران ساحل ہا دل من داند من دانم و دانند دل من کہ تا ہنگام خواندن چشم من افتد بر کو تو انچہ دیدم از جدائی با جدا خواہم نوشت گر نویسیم زندہ ام بر خویش تمہت میکنم

مہر مٹے شد کہ رو بہر دو فامسو دواست	نہ کہ اسے رو د آ بجانہ کسے سے آید
دل تو دادم و افسوس سخن دانستم	کہ پس از بردن دل شیخ چنین خجی شد
اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را	تیکر دم بدل روشن چراغ آشنائی را
یا تو شب و روز قرین دلم است	لطف و کرم گوشه نشین دلم است
از حلقہ بند گیت بیرون نشوم	نانفس حیات در نگین دلم است

### مستزاد اردو

### مستزاد اول

حالِ دل کس سے کہوں کوئی بھی غوار نہیں غمِ فرقت کے سوا  
 اور اگر پوچھے کوئی قابلِ اظہار نہیں چپکار ہنسنا ہی بھلا  
 زلف کے پچ سے چھٹ سکتا نہیں کوئی دل اور یہ پچ ہر پچ  
 کو سنا دل ہو کہ جو اسین گرفتار نہیں ہر عجب دام بلا  
 سیکڑوں میں جگہ انکار ہزاروں دریش ترے ہاتھوں لیکن  
 پاس تیرے کوئی تنجہ کوئی تلوار نہیں ہاں مگر ناز واد  
 کیا تری چشم سیہ مست کی کیفیت ہو کہ جہاں ہو بدست  
 جسکو اب دیکھو وہ بدست ہو ہیشیا رہنیں امیبت ہوش رہا  
 مرٹے خاکِ دریا پر عشاقِ ظفر کہ جو ہونا ہو سو ہو  
 اٹھ کے اب جائیں کہان طاقِ رفتار نہیں مثل نقش کف پا

### مستزاد دوم

حیف صد حیف مجھے عشق کا آزار ہوا مفت بیمار ہوا  
 وہ سیجانہ معالجِ مرار ہوا ایسا بیمار ہوا  
 پڑتے ہی آنکھ بیان اپنا ہوا کام تمام آیا الفت کا پیام



ہر سر نیزہ مرثگان صنم پار ہوا میں دل افکار ہوا  
 آپ کے آنے کی واللہ نہایت بھتی خوشی بس تنہا بھتی ہی  
 مروش کلبہ غم مطلع انوار ہوا خوش دل زار ہوا  
 یار بے مروت وفا ہی یہ نہ تھا دل کو یقین تا دم باز پسین  
 رحم کا آسکے نہ میں آہ سزاوار ہوا وہ نہ غمخوار ہوا  
 کوئی مقصد نہ برآیا مرا دوائے نصیب پھر کجا وصل حبیب  
 میرا دشمن یہ عبت چرخ شمع گار ہوا غم کا انبار ہوا  
 طاہر اس شوخ کو پرہیز تو تھا حد سے فزون کیوں نہ اب گم کرو  
 وصل پر بارے رضا مند وہ دلدار ہوا مجھ سے اقرار ہوا

### مستزاد سوم

جا بھنسا طاہر دل اپنا بصد شوق پری تری کا کل میں صنم  
 ہائے آزار کسی ڈھب کا اسے وے نہ ذری لطف کو کم  
 ہجر کے جور کی اب تاب نہیں ہو مجھ میں سچ یہ کہتا ہوں اجی  
 دلبری اتو ذرا بھر خدا کر تو مری جان من کر نہ ستم  
 تری مستی کی دھڑی پان کی سربخی نے پری قتل کر ڈالا مجھے  
 دیکھ تو خجسہ مرثگان نے کیا کیا پڑے رہا ہونٹھو پیہ  
 جان من تیری ہی الفت میں بہر باد ہوا سو گلہ کس سے کروں  
 مثل سیاب کے بیاب ہوں فرقت میں تری او صنم تری قسم  
 دین و دل دونوں دیے دولت ایمان بھی دی اس ہمالیوں نے تجھے  
 دلبری تپہ بھی تو نے نہ ذرا ہائے کری یہ ہو سینہ پالم

### مستزاد چہارم

اس عشق نے یار و مجھے دنیا سے اٹھایا دیوانہ بنا کے  
 زلفون میں پری رو کے گرفتار کرایا پھر شانہ بنا کے  
 پھر شوق کے شیشے میں شراب عقل کی اپنی بھر بھر کے پائی  
 پھر سیر اتما شاہیہ سب عالم کو دکھایا مستانہ بنا کے  
 بیدل کیا دلبر نے عبث لیکے مراد دل کس کو نہر سے  
 پھر اپنی لگا کان کی بالی میں مجھکا یا دردانہ بنا کے  
 نزدیک رقیبون کے ضم رات کو بیٹھا مجلس کیا روشن  
 پھر اپنی شمع رو کے لعل ہلکو جلایا پردانہ بنا کے  
 غیروں کو بل کر وہ لگا پاس بٹھانے رت کے گویا دوست  
 ہم وہ دست یگانہ کو لگا دور بٹھانے بیگانہ بن کے  
 اکبر کی ہی عرض جواب حق سے شب و روز کرنا تو طالب  
 دنیا میں اگر رکھنا ہو تو رکھ لے خدا یا مردانہ بنا کے

### مستزاد چہم

من ہوں عاشق مجھے غم کھانے سے انکار نہیں کہ ہر غم میری غذا  
 تو ہو معشوق تجھے غم سے سرو کار نہیں کھانے غم تیری جا  
 دل و دین تیرے حوالے کیے کرتے ہی طلب اور جو کچھ کہا  
 پھر جو بیزار ہو تو مجھ کو بتا اسکا سبب میری تعصیر ہو کیا  
 بھیجے خط سیلاؤں لکھ کر تمہیں ہشیاری سے بڑی دشواری  
 تجھے بھیجانے جواب ایک بھی عیاری سے یہ ہو قسمت کا لکھا  
 طلب بوسہ پہ کیوں اتنا برا منتے ہو ہمیں پہچانتے ہو  
 دیکھو ہم ہیں وہی جاننا نہیں جانتے ہو کہ تے ہیں جان خدا

ہر حیات ابدی گر ہوشمادت حاصل ترے با محنون قاتل  
 تیرے آبِ دمِ شمشیر کو غیر اسل سمجھے ہر آبِ بے با  
 کیا کون تیرے مین انداز واداکا عالم ہر ستم ہائے ستم  
 دیکھ کر ہوش رہین کیا کر نکل جائے ہر دم ایسے ہوش بُرا  
 نہ تو تقریر سے ہو کام نہ تحریر سے ہوا ورنہ تدبیر سے ہو  
 ہنسکتے ہیں ظفر جو کہ ہو تقدیر سے ہو ہر سی بات بجا

### مستزاد ششم

زلف پر پہنچ مین دل ایسا گرفتار ہوا چھٹنا دشوار ہوا  
 بیٹھے جھلکے نیا عشق کا آزار ہوا مفت بیسار ہوا  
 ہوم و ہم نفس و ہم از رفیق نہ رہا کوئی شفیق  
 دردِ فرقت کے سوا کوئی نہ غمخوار ہوا غم فقط یار ہوا  
 خاک صحرائی ترے ہجر مین چھانی ایسی حیثیت تک نہ رہی  
 پار تلونوں سے مرے دشت کا ہر خار ہوا کیسا ناچار ہوا  
 ہے چھپ چھپ کے تم اے یار چلے جاتے ہو اسکا باعث تو کو  
 کون ہر جیسے سوا کس سے نیا پیار ہوا کون دلدار ہوا  
 بارہا تجھے کہا ہے نہ مانا کتنا غم پڑا اب سنا  
 آخر شِ دامِ محبت کا گرفتار ہوا خوب اے یار ہوا  
 یار کی سنگدلی کی نہ خبر تھی اصلاً ہسکو عالمِ بندا  
 وہ سے تقدیر کو دیکھتا رہتا ہوا قاتل یہ سر بار ہوا

### مستزاد ششم

دیکھ سکتا ہو کوئی گب تجھے اے رشکِ قمر کے تابِ نظر

مرد ہے حضرت موسیٰ کی طرح عیش میں خبر چہرہ دکھلاؤ اگر  
 عاشق زار کو ہر درد دل و درد جگر بہت حال بسر  
 چشمِ رحمت بکشا سوسے من اندازِ نظر اے شہ جن و بشر  
 اگر صبا ہو جو ترا کو چہ جانان میں گزر کیوں باوید کہ تر  
 ترے عاشق کی تپ غم سے ہو حالتِ ابر کچھ نہیں تجھ کو خبر  
 ہو گئی عمر بسر عہدِ جوانی گزرا کچھ بھی وقفہ نہ رہا :  
 فائدہ چاکو آکھو صبح ہوئی باندھو کمر بچ گیا کو سحر  
 کیون یہ سنسان شب ہو کر کیا رگتے سب نہیں کھلتا یہ سبب  
 بولے ہو کوئی مؤذن نہ کوئی مرغِ سحر اور نہ بچتا ہو گجر  
 دل میں ہو یا تری سرین ہو سو داتیرا جان ہو تجھ فدا  
 تیرا ہی دیکھنا ہو آنکھ کو منظور نظر گوشِ مشتاقِ خسرو  
 آکے لاشے پہ مرے پیارے نہ تھک کوٹھکانو غزو بجا نہ کرو  
 آنکھ میں مردے کی رہتا ہو کمان نورِ نظر شوق سے دیکھو اور  
 خوب سمجھا ہوں کہ ہر سب میں تجلی تیری کھل گئی آنکھ مری  
 عرش سے فرشِ ملک چاہے نظر جائے جدھر تو ہی آتا ہو نظر  
 نہ پسیمے چو ترا دل تو یہ ہر بات عجیب کیا کہوں واسطے نصیب  
 سوزِ فرقت میں کروں نالہ پڑے درداگر کرے پتھر میں اثر  
 کون ہو جسکو ترا عیش کہ اے یارِ نہیں آسمان ہو کر زمین  
 جستجو میں تری پھرتے ہیں ادھر اور ادھر رات دن شمس و قمر  
 یہ مراد دل یہ ہر احوال میں رہا یہ جگہ کر دیا سینہ سپر  
 ایک دم رشکِ تہان سے نہ کر میں قطع نظر ہو گا ہر قطرہ گہر

جسم کیا جان ہو کیا لطف ہو کیا عقل ہو کیا نہ ملا آسکاست  
واسطی تو ہی بنا کون ہو آیا ہو کہ مر کیم لگی ہو تھکوں خبر

### مستزاد ہشتم

مرغِ ہجرین دل جب سے گرفتار ہوا کیسا ناچار ہوا  
اب تو عیسیٰ لگی مری شکل سے ہزار ہوا جینا دشوار ہوا  
جان آخر کس اب ہونٹھوں پہ آیا مراد م شکل دکھا و صنم  
کس خطا پر مری صورت سے تو ہزار ہوا کیسا انکار ہوا  
دھونڈھتا ہوں اُسے پلوین گر پاس بنین مٹنے کی آس بنین  
جین جس دن سے جدا مجھے وہ دلار ہوا ملنا دشوار ہوا  
نواب میں بھی بنین اب شکل دکھانا وہ صنم ہائے کیسا بترم  
اب تو صورت تجی دکھانا اُسے دشوار ہوا ایسا بزار ہوا  
ہو گیا تھارے سودائی کو وحشت میں سکون پھر ہوا سکو خون  
بعدت کے وہی پھر اُسے آزار ہوا سخت بیمار ہوا  
غیر کو چاہن بنین جب سے تجھے دیکھا صنم تیرے ہو سر کی قسم  
جز ترے اور کسی سے نہ سروکار ہوا سب سے انکار ہوا  
جب سے صورت کو تری دیکھا ہوا کہ ماہ نقار ہوا ہوش بکا  
نشہ عشق میں اس درجہ میں سرشار ہوا پھر نہ ہشیار ہوا  
وہ بھی دن ہو گا آئی کہ جو میں اُس کے لون ہو کے خوش سب کون  
طالع خفتہ مرا شکر ہو بیدار ہوا وصل دلار ہوا ۴  
کونسا ملنے کا تیرے کرے عاشق سامانِ احمقے جانِ جان  
پاؤں میں سلسلہ عجب گر انبار ہوا ملنا دشوار ہوا ۴

## مستزاد ہفتم

ای طیبو مرے جینے کے کچھ آثار بنیں مگر و فکر و دوا  
 اُس میا کو دکھا دو تو کچھ آزار بنیں ابھی ہو جائے شفا  
 بیوفا تھسا جان میں کوئی زہنار بنیں کیجیے کس سے گلا  
 سچ تو یہ ہو کہ ہمیں عشق سزاوار بنیں تیری تقصیر ہو کیا  
 فصل گل کی نہ چمن میں مجھے دی خوشخبری یاں ہے بے بال و پری  
 لایق سیر چمن اب یہ دل افکار بنیں کیوں رلائی ہو صبا  
 کتنا چاہا کرتے عشق میں مرجائیں ہم پر نکلتا نہیں دم  
 ای صنم تو ہی مری شکل سے بیزار بنیں ہوا جل بھی تو خفا  
 شمع تری کا تری پیارے کوئی پروا نہ بنیں اور اگر ہیں تو ہیں  
 دام کا کل کا ترے کوئی گرفتار بنیں پہنچ یہ ہم پہ پڑا  
 نزع کرتا ہو اگر مجھ کو تو ای عریدہ جو خیر حاضر ہو گلو  
 کوئی ارمان مجھے جز حسرت و بیدار بنیں رخ سے پردہ اٹھا  
 قاصد اُس سے تو یہ کہ دیجیو ای ماہ جبین ہوں ہا کی کے زین  
 جوئے آنے کی توقع مجھے ای یار بنیں مھوئی نہیں تو نہ کھا  
 کبھی ازار کیا اور کبھی انکار کیا ہو یہ انداز ترا ÷  
 تو مجھے حال سے افسوس خبر دار بنیں ہے قیمت کالہا  
 دیکھ پچھتا گیا مولس تو نہ کھو مفت بین جان ترک کر عشق بیان  
 فائدہ اس میں سوار بن کے زہنار بنیں نہ کھ نظر سوے خدا

## مستزاد دہم

ہکو دن رات بجز عشق صنم کا رہنیں کبریا کی ہر قسم

کون دل ہو غم فرقت سے جونا چاہ نہیں ہو عجب طرح کا غم  
 یا دین تیری سیکا ہو لبون پر مری جان کیا کروں حال بیان  
 ہاتھ اٹھاؤ نگارتے عشق سے زینار نہیں گرچہ ہوں لاکھ تہ  
 ہوم و ہم سخن و مولنس و ہماز نہیں اور نہ و مساز کوئی  
 جز غم و درد ترے کوئی بھی غمخوار نہیں ہاں مگر دیدہ نام  
 زندگی خاک ہو بے تیرے مجھے ماہ لقا اسکا عالم ہو خدا  
 پاس افسوس مرے تجھسا طرہ در نہیں ہو نزون کیون امل  
 دل تو ہم دے چکے اب جان بھی لے اے دلیر ہو گرا میں نظر  
 ہمکو دیا بین سوا تیرے سر دکا رہنیں چاہے کے جسکی قسم  
 کیون ہر اسان نہ ہو عالم کہ ہو حیرت کا مقام ہو یہ شوکا  
 چھوٹتا دام محبت کا گرفتار نہیں جب تک دم میں اودم

## مخمسات اردو

### مخمس اول

ہم دیکھنے تیرا یہ جمال اس گھڑی ایجان	بھائی ہو بہت ہکو تری آن ادھر دیکھ
تو دل میں نہ رکھ ہے لال اس گھڑی ایجان	سہولی ہو صنم ہنسکے تو اک آن ادھر دیکھ
ہم دیکھنے تیرا یہ جمال اس گھڑی ایجان	
تو دل میں نہ رکھ ہے لال اس گھڑی ایجان	
ہم دیکھنے تیرا یہ جمال اس گھڑی ایجان	
تو دل میں نہ رکھ ہے لال اس گھڑی ایجان	
ہم دیکھنے تیرا یہ جمال اس گھڑی ایجان	
تو دل میں نہ رکھ ہے لال اس گھڑی ایجان	
ہم دیکھنے تیرا یہ جمال اس گھڑی ایجان	
تو دل میں نہ رکھ ہے لال اس گھڑی ایجان	

ہر دل میں ہیں تو تری نظروں سے سروکار	چمکاری ہمارے تو لگا یا نہ لگا یا
ہم کو تو فقط آہی ہی ارمان ادھر دیکھ	
ہو دھوم سے ہولی کی کہیں شور کہیں غل	ہو تاہنیں کچھ رنگ چھڑکنے میں تامل
دُف بجتے ہیں سب ہنستے ہیں اور دھوم ہو رہی	ہولی کی خوشی میں تو نہ کہہ سہے تغافل
ایجان ہمارا بھی کہا مان ادھر دیکھ	
ہر دید کی ہر آن طلب دل کو ہمارے	جیتے ہیں فقط تیری نگاہوں کے سہارے
ہن یاں جو کھڑے آن کے اس شوق کے مار	ہم ایک نگہ کے ترے مشتاق ہیں پیارے
انک پیار کی نظروں سے مری جان دھڑکے	
ہر چار طرف ہولی کی دھو میں ہیں اہا ہا	دیکھو جد بھرا آتا ہے نظر روز تماش
ہر آن جھلکتا ہے عجب عیش کا چہر چا	ہولی کو نظیر اب تو کھڑا دیکھ ہر یان کیا
محبوب یہ آیا ارے ناراد ادھر دیکھ	
<b>محسن دوم</b>	
مزاج نازک صیاد سے مجھے تھی یاس	کہ جی نہ گستاخا رہتا تھا رات دن میں اس
جو پوچھیے تو کیا انتہا کا میرا پاس	افس کو شام سے لٹکا کے فرش خواب کے پاس
سنا کیا مری تاصبح داستان صیاد	
میں وہ ہوں رونق گزار ہو مرے دم ہے	اڑ لے غنہ سرائی میں ہوش بلب کے
ابھی نہیں ہو ستمگار میری قدر سمجھتے	کہ گیکیا دمرے زمزمون کو بعد مرے
ہوں چند روز ترے مگر میں میمان صیاد	
غزیر رکھتے ہیں میخوار ساعہ کل کو	بغیر گل نہیں آرام و چین بابل کو
صد آفرین ہو مرے صبرا و محمل کو	کہ جھانکتا مین چاک قفس سے بھی گل کو



اگر تا نہ مری جانب سے بد گمان صیاد	مرا خیال ترے دل میں کب گزرتا ہو کبھی نہ مانوں نگاہیں تو خدا سے ڈرتا ہو غرض کہ میری ہلاکت پہ تو بھی مرتا ہو پروں کو کھول دے ظالم جو بند کرتا ہو
نفس کو لیکے میں اڑ جاؤنگا کمان صیاد	اُدھر ہوتا کہ میں ابھانے کے ترے سنبھل اُدھر ہو دام بچھائے ہوئے محبت گل پھنسا ہی لینے کی ہو فکر جا بجا بانگل نکالیو نہ قدم آشیان سے اوبلبل
انگائے پیٹھے ہن پھندے جہان تہاں صیاد	اگرچہ میری بھی کی اُسے خانہ بربادی مگر کبھی نہ کسی روز میں ہوا اشاکی چمن میں رکھا نہ ببل کا نام تک باقی خدا کرے یونہی ہو جائے نشان صیاد
نکرتا دام اگر خاک میں نہاں صیاد	نہ اسکے دام میں آتا میں زمینار اورد کبھی قریب نہ جاتا میں زمینار اورد یہ کشمکش نہ اٹھاتا میں زمینار اورد فریب دانہ نہ کھاتا میں زمینار اورد
محسوس	محسوس کی دی تجھے اللہ نے پیغمبری تیرے چہرہ زیبائے تو رشک بتاں آذری تجھے سب سرور دن کی ہو میان شان خدا کی بے
ہر چند و صفت میلن در حسن زان زیبا تری	میں تم تیری ذات پر اوصاف امت پرری پائی ہو کس مخلوق نے یہ برتری بی پرری اللہ کے محبوب سے سکو جمال ہمہ سری تو از پرری چابک تری وز برگ گل باز تری
وزیر ہر گویم بہتری تھا مجاہب دلیری	میں نے مصور سے کہا ہے مثل ہر یزدین انصویر اسکی ٹھنچے کے تجھے تو یہ ممکن نہیں

یہ بات سچ کہتا ہوں میں ہوگا اگر تجھ کو یقین	صورت گز نقاش میں در صورت نازم میں
یا کس تو صورت این چنین یا ترک کن صورت گری	
ہر سارے عالم میں کوئی جھنسا ہمیں کھلائے تو	دعوے ہو جو کو حسن کا محفل میں تیری نے تو
احوال تیری بیج کا بریل سے سن جائے تو	عالم ہمہ ہمائے تو خلق خدا شیدائے تو
این تر گس رعنائے تو آوردہ رسم کاوی	
جبریل سے معراج میں کہنے لگا یون و صفہ	نخنے تو دکھا ہر جان بتلاؤ تو کیسے میں ہم
روح الامین کہنے لگا اے مجھ میں تیری قسم	آفاقا گردیدہ ام مسرتبان و زریہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری	
ہمسرتراہرگز نہیں حورو ملک جن و بشر	کھڑے سے تیرے ہی عیان شان خدائی سرسبز
لیکھ چراغ مرا گر ڈھونڈھے فلک بھی در بدر	ہرگز نیاید در نظر صورت زرویت خوبتر
من سمس دانم یا قمر بازہرہ ویا مشتری	
ہم بکسیوں کا چارہ گر کوئی نہیں تیرے سوا	ای بادشاہ ہل اتی او سے خواجہ ہر دوسرا
مثل شہید بے نوا ہر آستانہ پر پڑا	خسرو غریب است وگدا افتادہ در شہر شاما
باشد کہ از بہر خدا سونے غیبان بکری	
مخمس چارم	
عشوہ سے ظاہر سرسبز ہر جلوہ حورو پری	غمرے میں تیرے سو بونہان فن باد و گری
جتنی کہ خوبی چاہیے ہو تیری صورت میں بھی	اسی چہرہ زیبا سے تو رشک بتان آذری
ہر چند و صفت میلنم در حق زن بالائی	
نقاش قدرت نے تجھے جسم بنایا سرسبز	جتنے کہ اگلے نقش تھے بے روپ اگلے نظر
سار امر قہ دہر کا ہر چند دیکھا غور کر	ہرگز نیاید در نظر نقشے زرویت خوبتر
سمنے ندانم یا قمر بازہرہ ویا مشتری	

مشق خرام ناز سے تو جلوہ کرتا ہو جہاں	جون سایہ رہتے ہیں پر عشاق بے تاب و دل
چاہیں کہ اکھین خاک سے سوہم میں یہ ظالمان	اک راحت و آرام جان یا قد چون ضرور ان
از آسومر و دامن کشان کارام جان ہری	
رہتی تھی عاشق سے تجھے یہ کہ قدر بیگانگی	مانند نور و سایہ کے کچھ اور آمیزش نہ تھی
پر انتہائے شوق میں دیکھا کہ یہ صورت ہوئی	من تن شدم تو جان شدمی من شدم تو شدمی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگر تم تو دیگرے	
در پر جو اپنے دیکو کہ مجھ کو وہ شوخ عجیب	ہو کر غضب کئے لگا تو کون ہو اٹھ بیان سے جا
معروف میں نے رو دیا اور رو کے نیفطع چا	خسر و غریب است و گدا افتادہ دشہر شما
باشد کہ از ہر خدا سوسے غریبان بگری	
مخمس بحسب	
ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہو بے ادبی	میں غلام اور وہ صاحب ہیں مت وہ بنی
یا بنی یک نگے لطف ہر اے و ابلی	مرحبا سید کی مدنی امر بی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش تھی	
منظر نور خدا شکل ہو محسوس و منعم	محو تیرے ملک و حور و پری و آدم
کیا ہی عالم ہو کہ تصور یہی کا سا عالم	من بیدل بہمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی	
دشہر عالم میں سر اسیمہ گزار ی اوقات	آج تک منزل مقصود نہ پائی ہیات
ددا ی خضر کرامت کہ نین پائے ثبات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
لطف فرا کہ ز حد میگزد و تشنہ لبی	
خود کہا ابن زبجین تو ظاہر میں کہا	جو ہر پاک کی خوبی ہو فرشتوں سے سوا
سر سے لے پائوں ملک نور خدا نام خدا	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را

	برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی	
صاحب خانہ سے ہوتا ہی مکان کا اکرام آب ہر چشمہ کرے کوثر و تسنیم کا کام	و ہی جنت ہی جہان میں ہو جہان تیرا مقام نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام	
	زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین رطبے	
ہوئی انجیل کمان ناسخ توریت و زبور ہر رعایت تیری ہر بات کی کتنی منظور	تیری خاطر سے خدانے یہ نکالا دستور ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور	
	زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
کر سکے پایہ عالی کا ترے کون اوراک گر چہ کافی بھی فضیلت کو حدیث لولاک	تیرے درجے کو نہ عیون ہی پہونچے نہ سہاک شب معراج عروج تو گذشت از افلاک	
	بقاعے کو رسیدی ز سہ ہج نبی	
جوش میں شوق کے کچھ یاد رہی مح نہ دم خود ستائی ہو ز بس رسم فیضیماں عجبم	یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا ہانے ہو اور کیا ہین ہم نسبت خود لبگت کر دم و بس منقطع	
	زانکہ نسبت لبگ کو می تو شد بے ادبی	
مومن زار کی صحت کا نہ تھا کچھ اسلوب پر ترا لطف ہو اعجاز میسا سے بھی خوب	انہ دوا اور نہ پر ہیز مرض حرم ذنوب یا طبیب الفقرا انت شفاء لقلوب	
	زان سبب آمدہ قدسی پے در مان لای	
	انجمن ششم	
کیا تو نے حال اُس سے مرے درد کا کہا رنج فراق کچھ نہ کہا تو نے یا کہا	اور میرے انتظار کا کیا ماجرا کہا قاعد صنم نے خط کو مرے دیکھ کیا کہا	
	حرف عتاب یا سخن دلکش کہا	
آتا ہی ہول اب تو مرے دل میں ہو ہو	صبر و قرار ہوتے ہیں خاطر سے ایک سو	

جس جس طرح کی باتیں ہوئیں تیرے روبرو	بھگو قسم ہو کچھ نہ پوشیدہ مجھ سے تو
کیوں وہی جو اُس نے مجھے بر ملا کہا	
میں تو کمالِ محسوس ہوں اُس کے میزان	دن رات اُس کے آنے کا رکھتا ہوں انتظار
جلدی سنا مجھے جو ہوا بچہ آشکار	قاصد نے جب تو شکے کہا کیا کمون میں بار
پہلے بھی کو اُس نے بہت ناسزا کہا	
میرے تو ہوش سنتے ہی اس بات کے اڑے	گھر کے جلدی میں نے قدم راہ میں رکھے
آیا ہوں پرست تابِ خبر کرنے کو تجھے	میری تو کچھ خطا نہیں تو اسی سمجھ اسے
بیجا کہا یہ اُس نے مجھے یا بجا کہا	
بچھڑ تو اُس نگار کی خوب بھٹی سب عیان	کیوں نامہ لکھ کے تو نے کیا دردِ بیان
اب آنکر کر گیا وہ کیا کیا خبر ابیان	کہتا تھا میں تجھے کہ نہ بھیج اُس کو خط بیان
لیکن نظیر تو نے نہ مانا مرا کہا	
محسوس ہوا	
میان تو مجھے نہ رکھ کچھ غبارِ ہولی میں	کر روٹھے ملتے ہیں آپس میں یارِ ہولی میں
مجھی ہو رنگ کی کیسی بہارِ ہولی میں	ہوا ہیز ورجن آشکارِ ہولی میں
عجب یہ ہند کی دیکھی بہارِ ہولی میں	
اب اس مینے میں پہنچی ہو بیانِ تلکِ حال	فلک کا جامہ پہن سُرخی شفق سے لال
بنا کے چاند و سورج کے آسمانِ پرتال	فرشتے کھیلے ہیں ہولی بنا عبیر و گلال
پھر آدمی کا بھلا کیا شمارِ ہولی میں	
گھون نے پنہ ہن کیا کیا ہی جوڑے رنگ	کھیسے کپڑے یہ معشوق ہیں ہنپتے تنگ
ہوا سے تپوں کے بجتے ہیں تال و درنگ	اتمامِ باغ میں کھیلین ہیں ہولی گل کے سنگ
عجب طرح کی مجھی ہو بہارِ ہولی میں	

کہیں نہو گی اس لطف کی میان ہولی	ہبار ہولی کی پہنے تو برج میں دیکھی :
کوئی تو مری بجائے کہ کنبہ جی	کوئی تو ڈوبا ہر دامن سے لیکے تا چولی
ہر دھوم دھام یہ بے اختیار ہولی میں	
چلی ہوا اپنے پیاس لیکے پچکاری	جو کچھ کہائی ہوا بہت پیاماری :
پیا کی چھانی سے لگتی ہو چاہ کی ماری	گھل دیکھ کے پھر چھاتی کھول دیاری
نہ تاب دل کو رہی نہ قرار ہولی میں	
وہ شور بوز بھین سب نگ سی پٹ یکچند	جو کوئی سیانی ہوا نہیں تو کوئی ہونا گند
کہا تو جامہ واگیا کے ٹوٹے ہن سب بند	کوئی دلاتی ہو سا بھن کو یار کی سو گند
پھر آگے کھینٹے ہو کر دو چار ہولی میں	
مخمّن مشتم	
قد سے بھل سر و سہی رفتار سے کہک دری	کب لالہ و گل کر سکیں عارض سے تیرے ہری
اے چہرہ زیبا سے تو رشک بتان آذری	محبوب تجھے سیکو لین از واداد لیری
ہر چند و صفت می کنم در حسن زان زیباری	
دن رات صورت کو تری شمس قرار ہے ہن تک	ہر شور تیرے حسن کا لیکر زمین سے جہنم تک
تا نقش می بند و نمک کس ز ندیدہ است این فلک	دیکھے ہو جو تیرے تین کہتا ہی ہو یک بیک
موری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری	
مکو دے ہو وہ ایران کو باندھے ہو وہ نازک	تیرا رخ رغا صنم بھر کر نظر دیکھے ہو جو
عالم ہمہ نعمت سے تو خلق خدا شیدا ہے تو	دیوانے تیرے عشق میں ایسے نہیں کچھ ایدو
این ز گس رغا سے تو آورده رسم کافی	
نہراد و مانی دیکھتے تو ہوتے وہ حیرت فرین	ہر خلق و خوبی میں بھرا اس طور سے وہ نازین
صورت گر زیبا ہے چمن رو صورت نازین	اگر اس بیان کے راست کا آنا نہیں بھگو نین

صورت کبش تو انجمن بابر کین صورت زنگی	
ہن خلق میں ہر سوسمان رنگین ادا زیا صنف	گلگون قبا نازک بدن صذیب وزنیت ہن
کی غور توج ہو ہی لکھو محبت کی قسم	آفا قما گر دیدہ ام مسرتبان ورزیدہ
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگرے	
آیا نظر جس روز سے تجھ سا شکر ب مرثقا	ابرو کمان جادو نظر شیرین مخمور عشوہ زا
اپنے وطن کو چھوڑ کر مثل نطیر مبتلا	خمسر و غریب است و گدا افتادہ در شہر شہلا
باشد کہ از بہر خدا سوے غریبان بگری	
مخمس نهم	
آہ یہ کس شعلہ رد سے طبع اب مایوس ہو	جو سپند آسا جگر اس آگ کھانوس ہو
اور تب غم کی تپش اس چہرے پر محسوس ہو	کسکی نیرنگی یہ برق شعلہ فانوس ہو
جو شمر آس سے آٹھ سو جلوہ طاؤس ہو	
بزم بن تیری صنم جہدم بہ چشم تر گئے	مر گئے پھر جی اٹھے تر پا کیے دکھ بھر گئے
دیکھ تیرے حسن میں کیا کیا ہوا کی گھر گئے	صبر اور نشیکن بیان سے کوچ کب کے کو گئے
اب وداع ننگ ہو اور رخصت ناموس ہو	
مین نے جانا پھیلنے یہ گلستان کی طرف	یا کنار آب یا تو کو سے جانان کی طرف
نروہ صحرا لیکے نری باغ وستان کی طرف	لیکے اکبار تو گور غریبان کی طرف
جس جگہ جان تننا سو طح مایوس ہو	
مین جو دان پہونچا تو آس جڑ میر دیکھے خاک کے	کوئی بے سایہ کہین سایہ کسی پر کیا کرے
اتنے مین عبرت پکڑ کر ہاتھ میرے خون سے	مرقدین دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہو یہ دارا اور یہ یکسا دس ہو	
یہ وہ ہیں جھوکہ ہفت اقلیم دینی مٹی خراج	یہ وہ ہیں جھوکہ ہفت افلاک سے اتر آغا باج

پوچھو تو اسنے کمالِ دُشمن و دنیا سے آج	یہ وہ ہیں جنکا فرشتوں کو نہ ملتا تھا مزاج
کچھ لمبی انکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہوا	
اس مرض کی بی طرح لپٹی ہوا بآفت تجھے	کر دیا ہر عشق کے غم نے توبے طاقت تجھے
اگر نہ تجھے شافعِ محشر شفا قدرت تجھے	بس یہ کہتا ہر قطیر آبِ مکثہ حکمت تجھے
عارضہ سے تیرے تو حیران جا لیتوس ہوا	
محسوس دہم	
دیکھ کر شانِ تری عرش کی بھی شانِ بی	سرور اتو وہ نبیٰ جسکے نبین بعد نبیٰ
مرحباسید کی مدنی العسریٰ	انبیاء تجھ سے کمین وقت شفاعت طلبی
دل و جان بادِ فدایت چڑخیش لغبی	
ہو ترے جلوہ سے مسجود ملائک آدم	ہو ترے نور سے پر نور حدوث اور قدم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم	دیکھ کر حسن کے شیدا ترے دونوں عالم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بواجبی	
پھر تو یہ ارض و سما ہوسٹے نہ پیدا	نچھکو گر خالق کو نین نہ پیدا کرتا
نسبتے نیست بذات تو نبی آدم را	گرچہ اولاد میں آدم کی ہوا تو پیدا
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسب	
خمر خلق سے ہو ترے جہان شیرین کام	ابرا حسان و گرم سے ترے سیلابِ نام
نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام	ایر تر و تازگی افزا سے ریاضِ اسلام
ازان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
وہن نازل ہوئی توریت و انجیل و زبور	موسیٰ و عیسیٰ و داؤد جہان تھے مامور
ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ نمود	انکی ہر خاص زبان میں کہ نہ فہم سے دور
ازان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	



جب گیا سوئے فنا کر کے زین کے طرشت کر چکا گلشن بہ چرخ کا جب تو گلگشت	دیکھے سب باغ و بہشت ایک سے لیکر بہشت شب معراج عروج تو ز فلاح گزشت
بمقامے کہ رسیدی ز سد پہنچ بہشتی	
وہ فرشتہ کہ جو ہو عامل عرش اعظم تو ادب سے یہ کہے کھا کے ترے درنگی	آگے در پر ترے آنکھوں کو اگر کر کے قدم نسبت خود بسکت کردم و بس منقطع
از اند نسبت بہ سک کو سے تو شہر بے ادبی	
سوز عصیان سے جگر سوختہ جب مخلوقا کہیں سر شہید احسان ہر شہا تیری ذات	آئین صواعق قیامت میں طلبکار نجات ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات
الطف فرما کر ز حد میگزرد تشنہ لبی	
ہر قطر کے دل بیمار کا بھی مال دہی کہ گیا آ کے ثنائین تری جیسے قدسی	اور اسطرح سے اب چارہ طلب ہو رہے بھی سیدی انت جیبی و طیب سبلی
آمدہ سو بے تو قدسی ہے دران طہی	
محس یا ز دہم	
کوئی جاوے جو از مر شام و گپا ہے گاہے چاہیے رحم سر حال بنا ہے گاہے	تو کہے اُس سے یہ بانالہ و آہے گاہے اس طرف بھی تھین لازم ہو گاہے گاہے
دہم دم کھنڈہ لجنہ نہیں گاہے گاہے	
دلپہ سوزش ہو سدالب پہ ہر ہر دم دم سرد ہمدو پو پھونے کچھ حال دل غم پر درد	اشک سنج آنکھوں میں ہو رنگ ہو خسار کار ہر بلا کثرت اندوہ و ہجوم غم و درد
دل کو فرصت نہیں اتنی کر گاہے گاہے	
فرصت اکدم کی نہ دی دل کو ہجوم غم ہو نہ کہنا تھا کما تیرے لیے عالم نے	خون کے دریا کیے جاری کئی چشم نے اتو یہ عہد کیا چاہ کے تمکو بہنے

روسیہ ہو جو کسی اور کو چاہے گا ہے	
کہ فغان لب پہ ہوا چشم سے جاری خوناب وہ بھی ہو جاوے گا میری ہی طرح سے تیاب	جیسے میں عشق میں اُس شوخ کے ہون بخور و خواہ دیکھنا اسکو بھی اک دن یوہنین با چشم پر تاب
اسکو ہونچا جو ظفر صدمہ آہے گا ہے	
خمس روز دہم	
ہوئی خفت ہم حاصل کبھی ایسی تو نہ تھی بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی	گفتلوا و رون کی مثال کبھی ایسی تو نہ تھی ہستی اس بزم میں کل کل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہر تری محفل کبھی ایسی تو نہ تھی	
کہ نہ سیاب نہ تو برقی نہ شعلہ نہ شدار بیلدا چھین کے کون آج ترا مہر و قرار	پوچھتا ہوں دل بتیاب سے میں یہ ہزار بھر جو تو مضطرب اتنا ہر بتا تو ہی یار
سب قیاری مجھے اس دل کبھی ایسی تو نہ تھی	
پر جو آبِ حال ہوا جو یہ نہ دیکھا تھا کبھو تری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو	ہوں تو بدت سے ترا شفیقہ روئے نکو بس نظر ملتے ہی دل پر نہ رہا کچھ قابو
کہ طبیعت مری مال کبھی ایسی تو نہ تھی	
میں نے پوچھا یہ نیا نور کمان سے پایا عکس رخسار نے کسکے ہو تجھے چمکایا	جلوہ اپنا جو مہ چارہ دہ نے دکھلایا آج جو اوج پہ تو اتنا چمک کر آیا
اب تجھ میں مہ کا مل کبھی ایسی تو نہ تھی	
تر پے ہر خاک پہ اتبک گیا خاک میں مل انکہ یا رکوب کیوں ہو توفل لے دل	نین پر وا سے افسوس کہ میرا سبل نین معلوم کہ کافر ہو کہ صمد کو امل
وہ ترے حال سے غافل کبھی ایسی تو نہ تھی	

دل تو کیا جان کے دینے میں نہیں ہوا نکاح	جانتا ہی اُسے تو خوب کہ ہر عاشق زار
کیا سبب تو جو بگڑتا ہر ظفر سے ہر بار	وہ کسی بات پہ تجھے نہیں کرنا تکرار
خو تر ی جو رشا کل کبھی ایسی تو نہ تھی	
محسن سیزدہم	
ز جسم خو نشین خود شرمسارم	ہمیشہ از ندامت اشکبارم :
آئی واقف از حال زارم	مگر از رحمت امیر دارم :
تو میدانی کہ جس کو کس ندارم	
رہے ہو موجزن طوفان پہ طوفان	گناہوں کا مرے از بس ہو طغیان
آئی غرق ام در بحر عصیان	تری بے دستگیری ہوں ہر سان
ز دست رحمت آنگن بر کنارم	
میا بین سمی اسباب غفلت	جہان ہو مجمع ارباب غفلت :
آئی رستہ ام در خواب غفلت	بیان پی کر شراب ناب غفلت :
برہ بیداری زین کار و بام	
زبان عذر کو یا راے تقریر	ترے آگے نہیں مانند تصویر
آئی کر وہ ام بسیار تقصیر	مری کیا رستگاری کی ہو تدبیر
وزان حضرت نہایت شرمسارم	
کہاں تھمرے جو کچھ آرام چاہے	بجا ہو گردل مضطر کراہے
آئی بر کشا از غیب راہے	نہ پائی منزل مقصود گاہے
ز چندین سال وہ در انتظارم	
کہ تیرے ہاتھ موت اور زندگانی	بھی کو زیب دے ہو حکمرانی
آئی گریہ برانی ورنہ خوانی	نہ جانوں میں غضب نہ مہربانی

تو دانی بندہ بے اختیارم	
سید کاری میں ہوں غلطان و پیمان	پریشان حال مثل زلف خوبان
کرون کیا اپنی جمعیت کا سامان	اتنی خاطر دم را جمع گردان
کر مسکین و پریشان روزگارم	
نہ گریہ میں نہ سوز دل میں تاثیر	گناہوں کی ندامت سے ہوں دلگیر
بجھی سے ہوا میرے غفو تقصیر	اتنی از کمال لطف پہنچے میر
دل سوزان و چشم اشکبارم	
ربا میں جیسے یان خورسند و فیروزا	یونہی ہوں حشر کو بھی جلوہ افروز
رہوں دونوں جہان میں بہرہ اندوز	اتنی اگر غمخیزم کر دی امروز
مکن فسد دابہ نزد خلق خوارم	
ظفر ہو جن کو ایمان اپنا درکار	دعا ایمان کی وہ مانگے ہیں ہر بار
کہے ہو دیکھ تو کیا مرد ہشیار	اتنی بر جنبہ ایمان نگہ دار
کہ انیسٹ اصل جاہ و اعتبارم	
مخمس چہار و ہم	
یکایک آئی کہاں سے بلا کو تو سہی	یہ کیوں اتر گیا منہ چاند سا کو تو سہی
ہوئی ہو کا ہشون کی وجہ کیا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کسکے ہوا کو تو سہی
ہلال کیوں ہوئے ارمہ تھا کو تو سہی	
جبین سے نور وہ کیا ہو گیا کو تو سہی	ضیائے رخ نے کہ مرخ کیا کو تو سہی
مری طرح ہو کہین بٹلا کو تو سہی	یہ حال عشق میں کسکے ہوا کو تو سہی
ہلال کیوں ہوئے ارمہ تھا کو تو سہی	
خدا کے واسطے تباؤ کیا ہیں یہ سامان	کہ رنگ رخ متغیر ہوا مسہر تابان

نہ وہ ادا نہ وہ غم نہ وہ خوشی کے نشان	نہ وہ مزاج نہ وہ چہچہ نہ وہ ہنسیاں
آداس رہنے کا باعث ہو کیا کو تو سہی	
بیان ہے کرو کون سا تھیں غم ہو	یہ بے سبب بنیں اصلا مزاج پر ہم ہو
ہوا ہر کچھ نہ کچھ ایسا کہ منکر ہر دم ہو	یہ کیا سبب ہو کہ لب خشک چشم پر ہم ہو
کر و حجاب نہ بہر خدا کو تو سہی	
نین ہو وصل پہ راضی اگر تم ای خوشخو	تو چاہیے لب رنگین کا ایک بوسہ دو
کرو نہ شرم جو منظور ہو تو عاف کو	جواب کچھ مری باتوں کا دو نموش ہو
زبان سے اپنے برا یا بھلا کو تو سہی	
نین ہو خوب رقیبوں سے ربط ای خوشخو	بدی کرینگے یہ بھائے دیتے ہیں ٹکڑے
اگر غفل ہو تو نیک و بد کو بھی سمجھو	جواب کچھ مری باتوں کا دو نموش ہو
زبان سے اپنی برا یا بھلا کو تو سہی	
ہیں کورنج دم قیل و قال دیتے ہو	رقیب کو نین ایسا ملال دیتے ہو
جواب غیر کو قبل از سوال دیتے ہو	ہماری بات جو سن سن کے ملال دیتے ہو
مزا ہر دل کے جلا نے میں کیا کو تو سہی	
لال کی تو کوئی بات لختی نہ ای خوشخو	گئے تھے چھوڑ کے ہم تو ہنسی خوشی ٹکڑے
بھرا رقیب نے شب کو اگر چہ تم نہ کو	کلام آج کر کاوٹ کے ساتھ کرتے ہو
مرا قصور تباؤ خط کو تو سہی	
ہزاروں گزرے ہیں یلی جمال قیس مزاج	ہمیشہ ہوتے ہیں عاشق گدا و صاحب مزاج
نہ قحط جنس محبت تھا اسطرح جو ہر آج	ہوا وفا کے عوض بے وفائیوں کا رواج
یہ کیوں زمانے کی بدلی ہوا کو تو سہی	
بڑھائیں انیس پہلے وہ گر مجبوشی کی	شریک بزم رہے خوب بادہ نوشی کی

بیان عناق کرو وجہ چشم پوشی کی	نہ تھا حجاب نہ عادت تھی یوں خموشی کی
سنا کسی سے جو ہو بر ملا کو تو سہی	
ہمیشہ سے یہی عادت ہو تھیں کھانے کی	ہین یاد نکودغا باز یان زمانے کی
عبث عبث نہ قسم کھاؤ کل کے آنے کی	فقط یہ گھات ہو یان سے اب اٹھ کے جانے کی
کیا ہو کون سا وعدہ وفا کو تو سہی	
خزان نے دفتر گل کے آٹ دیے ہیں رُق	ہزار کا بھی نہیں ہو تمام نظم و نسق
غور و حسن دور و زہ پہ ہو تمھیں ناحق	خوشی کے واسطے ہو اک نہ ایک روز فتن
سحاب کس کا رہا ہو سدا کو تو سہی	
کبھی ملے تو کما کان میں یہ آہستہ	سراسری ہو یہ تقریر اُن کی شائستہ
اسیر زلف سے وہ پوچھتے ہیں دانستہ	مزانج کیسا ہو کیا ہو کسی کے وابستہ
اس انتشار کا کچھ ماجرا کو تو سہی	
جواب ہی نہیں دیتا سوال کا سیدھا	بیان ہو نہیں سکتا ہو اُسکی شوخی کا
ہو اپن سائل بوسہ تو ہنس کے کہنے لگا	سڑی بنا دیا مچھو یہ واقعہ ہو نیا
مزانج کیسا ہو ہر خدا کو تو سہی	
و بال جان ہو بے پیچ کیا پڑا ایسا	کر و بیان خدا رکھ اپنی وحشت کا
تھا رادل تو نہ عالم اسیر کیسو تھا	ہوا ہو کیوں تمھیں محبوب کی طح سودا
یہ کس طرح سے ہوا مبتلا کو تو سہی	
محسن پا نزد ہم	
مجھے تو کہتے ہو رنگ تیرا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو زمانہ کی طرح ڈھنگ کسا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو نہ آج مانو نکاح کا وعدا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو	

کسے بھر دسا کہ دم کا نقشہ گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو  
 گھڑی کی صورت لگا ہو گھٹکا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو  
 دلا نہ کر غم سے اشکباری کہ آس میں ہو امید واری :  
 جو یوں ہی گھڑی بقیہ راری تو ہو چکی زندگی ہمارے  
 یہ خوبی اعمال کی ہر ساری کسی کو عزت کسی کو خواری  
 یہ رنج و زحمت ہوا اعتباری نہ عیش و عشرت ہوا اختیار  
 کبھی ہر دھوپ اور کبھی ہر سایا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو  
 میں ہوں مریض تب محبت عیان ہو مینا بیون کی صورت  
 میں دل جلا ہوں دم عیادت نہ جی کے بچنے کی آئی نوبت  
 جو کوئی دم پائے گرم صحبت تو پھونکے جا صور سحر الفت  
 نہ کیجے ہجوم ذرا بھی غفلت کہ مثل انگر ہو دل کی حالت  
 جو دم میں زندہ تو پہل میں مردا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو  
 فراق ہر موت کی نشانی جواب دہتی ہو زندگانی : : :  
 محال ہو ضبط خون چکانی کمال ہو زور و رنا توانی : : :  
 ہی اس درد کی کہانی عیان ہو منہ پر تب نہانی  
 میں کیا کمون نامہ برز بانی یہ کیو دم بھر رہا ہو جانی  
 نہ کیو آنے میں دم کا دغا گھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو  
 نہ غم دور انکو استواری نہ قصر گردون کو پائداری  
 جہان میں ہمیری اسکی جادری عیان ہو ماہیت اسکی ساری  
 ظلمت کو شبنم سے اشکباری زمین کو پھولوں سے داغ داری  
 نہ پوچھے مرد و شہ ہمارے کہ کیا ہو ہر آن بقیہ راری

زمانے کا رنگ نخل حرا بگھڑی میں کچھ ہو گھڑی میں کچھ ہو	
محسن شانزدہم	
جانِ ماسید کی مدنی اعصری	سنِ فدا سید کی مدنی اعصری
احسان سید کی مدنی اعصری	مرجہا سید کی مدنی اعصری
دل و جان با وفایت چہ عجب خوش لقی	
کردار جلوہ خود مقتبس این عالم را	کردہ عرش برین جاے گئے مقدم را
نظرے کن بغایات خود دش عالم را	نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ غالی تسی	
عشق داران مدینہ ز تو سرسبز دہام	رہ گرایان مدینہ ز تو سرسبز دہام
کشت میدان مدینہ ز تو سرسبز دہام	نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز دہام
زان شدہ شرہ آفاق بشیرین ربی	
بجز از خط و خال تو عجب حیرانم	از قدس و مثال تو عجب حیرانم
ز سہمہ بکمال تو عجب حیرانم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بواجبی	
دعوی و وصف ترا دارم و بس منقطع	تین بتو صیف تو دور و آدم و بس منقطع
خویش را عاشق تو دارم و بس منقطع	نسبتے خود بہ سگت کردم و بس منقطع
زانکہ نسبت بسگت کوے تو شد بے ادبی	
موسیٰ از آمد تو ریت حسب کرد ظہور	عیسیٰ انجیل چو آور د نسب کرد ظہور
ہونکہ آن صاحب لولاک نصب کرد ظہور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظہور
انسان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عسری	
جان جان سوختہ جانیم و توئی آب حیات	سرسہر نغمہ سائیم و توئی آب حیات
بس ترا چونکہ خوانیم و توئی آب حیات	ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات



	لطف فرما کہ زخم میگذرد تشنه بی	
چشمہ فیض رسا سوئے من انداز نظر عین رحمت بخدا سوئے من انداز نظر	قبلا اہل ضیا سوئے من انداز نظر پشتم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر	
	اگر قرینے بقے ہاشمی و مطلبی	
ربہ منترش از ہمہ ادراک گذشتہ چون تو از عرش برین صاحب لاک گذشتہ	سحر چرخ برین از مد خاک گذشتہ شب مزاج عودج تو ز فلاک گذشتہ	
	بمقامیکہ رسیدی نہ رسیدی بی	
پیش تو شاہ و شہنشاہ کند عجز و نیاز این ہمہ از تو نمایند ز عجز و نیاز	کیت آنکس کہ با کس ز سد عجز و نیاز بدر فیض تو استادہ بعد عجز و نیاز	
	ترنگی و رومی و طوسی کینی و حللی	
سرور اہل ہدایت شفاء لعلوب بین خلیل احمد انت شفاء لعلوب	محرم راز خدا انت شفاء لعلوب یا طیب الفقر انت شفاء لعلوب	
	آدہ پیش تو قدسی بے دربان طلبی	
	محسن ہفتہ ہم	
واہ کیا شان ہو کیا رتبہ ہو سبک حالی کس بیس کو سوا آپ کے معراج ہوئی	ستفیض اندر تو از عسری تا عجی مرحبا سید کی مدنی العسری	
	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش فقی	
تجد سے ہر عرش معنی کو جلا اور ضیا نسل آدمین ہر تو گرچہ بظاہر پیدا	ہست شمع تو شہستان قدم راز خدا نسبتہ نیست بذات تو بنی آدم را	
	ہر تر از آدم و عالم تو چہ حالی نسبی	
ترے دیدار کا شوق ہوں میں شاہ ام	بر فلک پر وہ رخسار خود از رحم و کرم	

حسن رخ کی ترے تعریف ہی قرآن میں رقم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی	
اک شہ جو دو سنا تجھ پہ درود اور سلام	باعث کون و مکان جلوہ حق خیرانام
اک نظر میری طرف بھی ہو باحسان تمام	نخل لبان مدینہ ز تو سر سبز دام
زبان شدہ شہرہ آفاق بشیرین ربی	
تجھ پہ جان میری نثار سے شہ عالی ہم	ہمدان دم کہ گزشتند ز عرش اکرم
خرق کرتے تھے براک نقطہ یہ غوث الاعظم	نسبت خود بگت کہ دم و بس منقطع
ازانکہ نسبت بہ سگ کوے تو بس بے ادبی	
صدر علم لدنی جو تری ذات حضور	یک نظر سوے من انداز کہ باشم مسرور
منظر نور خدا عاشق و محبوب غفور	ذات پاک تو کہ در ملک عرب کرد ظهور
زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی	
بین اطاعت میں تری حور و ملک و رجات	تو کی محبوب خدا شافع یوم العرصات
واہ ہر ایک تری بات پر مانند نبات	ماہمہ تشہ لبانیم و توئی آب حیات
لطفت فرما کہ ز حد میگذر دشتہ لبی	
دہشت روز جزا سے ہون سراپا مضطر	عاصیا ز است توئی بہر شفاعت سرور
مرسب بوجہ گناہوں کا جو میرے سر پر	چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اسے قریشی بھی ہاسی و مطہی	
عنانک سیر ترا شب خوش و یکدست	عیسی و آدم و موسی و ملائک یک تخت
سنتے تھے رتبہ عالی سے ہیں تیرے ہم پست	شب معراج عروج تو ز فلاک گزشت
بقایم کہ رسیدی ز سد حج بنی	
مجلو بھی کیجیہ فیضان نظر سے ممتاز	گشت کوئین ز فیض تو بہہ سرفراز

اک نظر میری طرف بھی نہ عالی اعجاز	بدر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
ترکی درومی و ہندی کہنی و جلی	
نفس امارہ کے ہاتھوں سے ہوا ہوں غلوب	حافظم باش کہ ہستی تو خدا را محبوب
ہو گناہوں سے خلیل احمد عامی محبوب	یا طیب الفقرا انت شفاء لقلوب
آردہ پیش تو قدسی ہے در بان طلی	
مسدس اردو	
اول	
جہان میں نام تو سنتے تھے ہم جدائی کا	دلے نہ دکھیا تھا درد و الم جدائی کا
دیا فلک نے ہمیں یہ ستم جدائی کا	بڑا ہو مرگ سے اک ایک دم جدائی کا
غضب ہو قہر ہو یار و ستم جدائی کا	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا
گھڑی گھڑی میں تھے ہر طرف سے دل سے	اگر کے پائے نکلتے ہیں اشک کے ہمراہ
جو کوئی شکل مری دیکھتا ہو اب واللہ	یہی کہے ہو وہ سینہ سے سر دھیر کر آہ
غضب ہو قہر ہو یار و ستم جدائی کا	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا
چمچے نہ کیونکہ مرے دل میں داد اور بیداد	کہ تھے جو عیش و طرب سب وہ ہو گئے برباد
نہ جی کو چین نہ آنکھوں کو ٹک نہ دل برباد	بھلا میں کس سے اب اس ظلم کی گردن برباد
غضب ہو قہر ہو یار و ستم جدائی کا	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا
کبھی تو یار کے آنے کی راہ نکلتا ہوں	کلی میں اُسکی کبھی جا کے سر ٹپکتا ہوں
کبھی تو آہوے جنگل میں جا بھٹکتا ہوں	نکلتی جان نہیں اور پڑا سکتا ہوں

غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
پھرون ہوں نشت و بیا بان میں لٹ من غنا خراب حال جگر خستہ اور گریبان چاک	جلتا آہ کے شعلہ سے سب خس و خاشاک یہ چسپیر آن پڑے غم وہ کیا جیسے پھر خاک
غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
کبھی چمن کو جو گھبرا کے ہوں نکل جاتا جدھر کو جاؤں اُدھر غم جگر کو ہی کھاتا	تو دان بھی ہاے ذرا دل نہیں بھڑھاتا عجب خرابی ہو کچھ ہاے بن نسین آتا
غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
نہ بھوکہ لگتی ہو نہ نیند سمجھ دکھاتی ہو نہ دل لگی نہ کوئی چیز مجھ کو بھاتی ہو	جو دن پیسے ہو لہو رات مجھ کو کھاتی ہو کلیجہ ٹوٹے ہو اور چھانی اُڑی آتی ہو
غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا	
جدائی ہاے محبت کی کیا بڑی ہوشو نظیر ہجر کے اب غم کو روئیے تاکو	کہ دل نہ بزم میں پہلے نہ خوش لگے ہو بہت بُرا ہو یہ عاشق کے حق میں دکھ ہو ہو
غضب ہو قبر ہر یار و ستم جدائی کا	خدا کسی کو نہ دکھلائے غم جدائی کا
دوم	
جب سے ٹکویلیا ہو یہ ظلم اکلم کہیں ہم چہ جو گزرا ہو وہ گزرا کسی پر کم کہیں	جی ترستا ہر کہین اور چشم ہو پڑ غم کہیں نرسلی ہو نہ دل کو چین ہو اکدم کہیں
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے نظر کہیں	خاک ایسی زندگی پر کم کہیں درم کہیں

ہر گھڑی آنسو بہا نادیدہ خونبار سے	رات دن سر کو پلٹنا ہر در و دیوار سے
آہ و نالہ کھینچنا ہر دم دل بیمار سے	ہر بڑا احوال اب تو ہجر کے آزار سے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کین	
خاک ایسی زندگی پر تم کین اور ہم کین	
کسی سے مہر و الفت کسی سے پیار ہو	کوئی اپنا رفیق اور کوئی غمخوار ہو
دل ادھر سینہ میں تر پے جی ادھر پیار ہو	کیا کین اب تو بہت مٹی ہماری خوار ہو
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کین	
خاک ایسی زندگی پر تم کین اور ہم کین	
پرہیز اڑ کر تمھارے پاس جو آجائے	جی ہی جی میں کب تک غمت جگر کو کھائے
پیشم تراور داغ سینہ کے کسے دکھلائے	دل سمجھتا ہی نہیں کیونکر اسے سمجھائے
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کین	
خاک ایسی زندگی پر تم کین اور ہم کین	
اب جو اپنے حال پر ہم خوب کرتے ہیں گاہ	ہر گھڑی مثل فطیر اس غم سے ہر حالت بناہ
ہر جو کچھ ظلم و ستم ہم پر کین کیا تھے آہ	بن موئے اب تو نظر آتا نہیں ہرگز بناہ
چھوٹ جاوین غم کے ہاتھوں سے جو نکلے دم کین	
خاک ایسی زندگی پر تم کین اور ہم کین	
سوم	
اپنے غمخواروں سے کوئی آنہس بولے	درومندوں کا کھال ارمانہس بولے
پھر کمان یہ دلیری یہ شانہس بولے	دم غنیمت ہمارے نادانہس بولے
ماں لے گنا مرا بجانہس لے بولے	
حسن یہ دودن کا ہر مہمانہس لے بولے	

آج تجکو حق نے دی ہے حسنِ خوبی کی بہار	چاہئے والوں سے کرے کچھ سلوک و مروت
کو نہ نا بجلی کا اور جو بن کا مست گن اعتبار	کاٹھ کی ہانڈی نہیں چڑھتی ہر پیکر بار بار

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے	
حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنس لے بول لے	

اس قدر مست کر مرے بجان اپنے جو بن پر گمان	یہ نہیں رہتا سدا کا فر کسی کے پاس ہاں
کچھ کا کچھ عالم ہوا پھر کیا ہو آسین میرے بجان	تم کو کھٹکھٹا ہنسی اٹھاکھٹیاں پھر یہ کمان

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے	
حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنس لے بول لے	

کیا ہمارا حال دل خوبی مجھے کہتی نہیں	یا ہماری چاہ تیرے ناز کو سہتی نہیں
آہ کھیتی حسن کا فر کی ہری رہتی نہیں	ناؤ کا غل کی پیارے یہ سدا بہتی نہیں

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے	
حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنس لے بول لے	

کیسے کیسے خوبرو دیاں ہو گئے ہیں میرے بجان	اپنے غمخوار دن سے کیا کیا کر گئے ہیں خوبیاں
تو جو روٹھا روٹھا ہے رہتا ہونا مہربان	دیکھ چھتا و گیا غافل حسن پرست کر گمان

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے	
حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنس لے بول لے	

حسن کا عالم سترگر ہر گھڑی ملتا نہیں	گل بھی کھل اکبار لی بجان پھر کھلی جھلتا نہیں
مجھ سے تیرا روٹھنا ہر دم کا اب جھلتا نہیں	دودن اور دل جب پھٹا پیارے یہ پھر لٹتا نہیں

مان لے کہنا مرا ایجان ہنس لے بول لے	
حسن یہ دودن کا ہر مہمان ہنس لے بول لے	

اب نظیر آگے ترے رہتا ہر ماہ صبح و شام	پیار سے ہنس لے پیکر پی مروت کا جام
---------------------------------------	------------------------------------

کچھ نہ رہو یگار سہیگا آخرش اللہ کا نام	پھر کمان یہ دلبری یہ عیش کی باتیں دام
ہاں لے کنہا مرا ایجان نہیں لے بولے	حسن یہ دودن کا ہو مہمان نہیں لے بولے
چہارم	
ہزار دن عاشق جانبار اور لاکھوں صدم ہونگے	جہان ہر جب ملک یاں سکیڑ دن شادی غم ہونگے
گر خستہ یہ اپنی صفت کے ہیں یہ سب ہم ہونگے	کنارہ لبوس اور عیش و طرب بھی دہم ہونگے
اگر ہر بیش تو بہتر و گرنہ کم غنیمت ماہر	نہ یہ چلیں یہ دھوین نہ یہ چرچے ہم ہونگے
بھروسہ سا کچھ بین دم کا عزیز و دم غنیمت ہر	میان اکرن وہ آویگانہ تم ہو گے نہ ہم ہونگے
غرض تم وقت کے لیلیٰ ہو پیار اور ہم مخمخون	ہمارے چٹم اہلی اور کھنارے عارض کلکون
کسی کے کئے سننے پر نہ جاؤ دیکھو کتنا ہوں	گھڑی بھڑیچہ کے ہم پاس کرو عیش و فلوں
غلط فہمی تمھاری یا کہ جسے شکو کھلایا ہو	اگر نئے ہمارے دل کو دکھ دے دیکے تریا
غرض جتنے تو اب بھی اور تھیں آگے بھی بکھایا	گیا جب وقت کا فراتھ سے پھر ہاتھ لگایا
غنیمت ہیں طلبے پیار کے اور چاہ کی لائیں	ابھی ان نعین طبعی ہیں اور دان ناز کی گھاتیں

کمان پھر دن کے اور کمان پریش کی رشتہ	جب تک کہیں سب ہو چکے ہیں اشارتیں
نہ یہ چلین نہ یہ دھوین یہ چرچے ہم ہوئے میان اکون وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہوئے	
ہمین ہو بقراری اور کھین ہر دم طرح داری کمان پھر ہم کمان پھر تم کمان لفت کمان یاری	نہ یہ چلین نہ یہ دھوین یہ چرچے ہم ہوئے میان اکون وہ آویگا نہ تم ہو گے نہ ہم ہوئے
کہ پس از تو نہ فرستاد خدا ہیج بنے بزبانہ شدہ موصوف بہ شیرین ربطے	خدا ختم رسل ہائے و مصلیٰ تر پیش رس دو جہ عالمے نسبے
مرحبا سید کے مدنی العسری دل و جان با فدایت چہ عجیب خوش لقی	
ہو بڑا مرتبہ عالی ہو بہت تیری جناب اسلیے کرتے ہیں یوں یا و بذکر القاب	تو ہی محبوب پسندیدہ رب الارباب ہم سے تجھ کو پکارین ہمیں شرط آداب
مرحبا سید کے مدنی العسری دل و جان با فدایت چہ عجیب خوش لقی	
ہوئی مخلوق خدا سب دل و جان مسرور کہتے تھے اپنی زبانوں میں یہ سب وحش و طہور	آپ کی ذات مقدس کا ہوا جبکہ طور جن و انسان و ملائک کا تو کیا ہو مذکور
مرحبا سید کے مدنی العسری دل و جان با فدایت چہ عجیب خوش لقی	
دل سے فدوی تری درگاہ کے حاصل ہل ناز	تھے جو شائق تھا عاشق صادق جان ناز



دشمنہ ہجر سے مجروح بعد سوز و گداز	اُنکے ہر ایک لب زخم سے آلی آواز
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
ذکر خیر آپ کے وصفون کا جہان تہا	منزل رحمت ایزد وہ مکان ہوتا ہا
دل سے ہر اک کے عیان شوق نہان ہوتا	اہل مجلس کے بھی یہ ورد زبان ہوتا ہا
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
واہ کس درجہ جل شب معراج میں تھا	لاسے جبریل سواری جو طلب حق نیلے
شوق سے غاشیہ بردار سراپیل ہوا	آسمان پر جو گئے آپ فرشتوں نے کہا
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
آپ جو وقت شفاعت سے فراغت پائے	جائزہ لینے کو امت کا جنان میں آئیں
کہ جو داخل ہوا ہووے اُسے بلوائیں	حور و غلمان بچے تقسیم زبان پر لائیں
مرحب سید کے مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
اسی نغمہ سے ہر آوازہ جہان بالکل ہر	حبس طرف کان لگا کر کے سنا یہ غل ہر
کھستان میں یہی آواز شکست لگی ہر	سہر شاخ یہی زمزمہ بلبل ہر
مرحب سید کی مدنی العربی	دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش بقی
سہر پر بیٹھ کے ہر قمری شیرین گفتار	شکرستان میں ہر اک طوطی شیرین منقار
درہ کوہ میں ہر ایک تدر و کسار	اس ترانے کی کیا کرتے ہیں ہر دم تکرار

مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجیب ش لقی	
باعثِ راحت و آرام دل و جان ہو یہی نغمہ پر دازی ہر مرغ خوش الحان ہو یہی	سخنِ روح فرا ہے جن و انسان ہو یہی طارِ گلشنِ فردوس کی دستان ہو یہی
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجیب ش لقی	
صدقِ دل سے ہوں غلاموں کی تیرے حلقہ گوشت جب ملکِ مضمین ہوا ورنہ تاکہ ہے باقی ہوشت	رو سیاہی سے گناہوں کی مگر ہوں رو پوش یہ سخن کہنے سے یارب نہ رہن لب خاموش
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجیب ش لقی	
سامنے آنکھوں کے آیا جو خیالِ اطہر پھر قد مبہوس کی دولت سے مشرف ہو	پیشوائی کے لیے بڑھنے لگے پیکِ نظر وجد میں آن کے کہنے لگے بادیدہ تر
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجیب ش لقی	
دل میں جب چہرہ انوار کا تصور آیا نغمِ ثاقب کی طرح خالِ سوید اچھا	اگر سیہ خانہ وہ تھا خانہ خورشید ہوا خیر مقدم کی بھر آئی دہنِ دل سے صلہ
مرحب سید کی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجیب ش لقی	
آرزو ہو کہ کبھی نجت مرا ہو بیدار دور سے دوڑ پڑوں دیکھ کے نورِ رخسار	خواب میں ہوں میں زیارتِ مشرف آباد سر کور کھ رکھ کے قدم پر یہ کون بن جاؤ
مرحب سید کی مدنی العربی	

	دل و جان با وفاداریت چہ عجب خوش بقی	
پوچھیں یہ بات دکھا کر مجھے تیری مثال ہو کے صورت سے مخاطب یہ کہو نہیں فی الحال	بہترین آئین نیرین جب از بہر سوال کہ نہا کون ہو یہ سوسہرا جلال	
	مرحبا سید کی مدنی العسری دل و جان با وفاداریت چہ عجب خوش بقی	
خوف ہو مجھ سے گنگار وں گل پرکاری تھپے تھپے چلے ہادی یہ ہول پر جاری	جبکہ ہو عالم دیوان عدالت باری تو شفاعت کو اٹھے اور وں کو ہونا چاری	
	مرحبا سید کی مدنی العسری دل و جان با وفاداریت چہ عجب خوش بقی	
	رباعیات و قطعات	
	قطعہ	
سب آشنا ہیں زندگی مستعار کے چھلکے ہو کون گرد کسی کے مزار کے	یاران و ہم رفیق و شفیقان دوستدار جب زندگی یہ آنکھ تو امی دوست بھر گ	
	قطعہ	
فغان زاغ سے طوطی کی کب گفتار ہو کہان اُسمین عراقی کی مگر رفتار ہو میرا	کہان لطف فصیح از طبع ناہنجار ہو میرا اگر ملک عرب ملک مادہ خر سوار ہو میرا	
	رباعی	
یہ یاد رہے وہ بھی نہ کل پاویگا بیدار کیگا آج کل پاویگا	جو کوئی کسی کو یار کھپساویگا اس دار مکافات میں سن اے غافل	
	رباعی	

تو ہی نے دیا عقل و ادراک ہمیں	تو ہی نے کیا ہر شرک سے پاک ہمیں
یارب ہو نجیب خاتمہ احقر آہ	زندہ ہمیں چھوڑنے کی خاک ہمیں
رباعی	
آیا ہر خیال بیوفائی	کیون جی وہی گفتگو چھڑائی
اوست نہ سینکا کوئی سیدی	کیا تیری ہی ہوئی حسدائی
رباعی	
امید وفا تھی بیوفاتو نکلا	عاشق کش و دشمن آشنا تو نکلا
حق بات یہ ہر کہہ رہے دھوکھا کھایا	کیا سمجھتے تھے ہائے اور کیا تو نکلا
رباعی	
ناحق ہر تمکین و غدغہ روز حساب	عشق کو بخون کیے جاؤ خراب
لکھتے ہیں ملاک کہیں اچھون کی خطا	کرتا ہو خدا کہیں حسینوں کو عذابا
رباعی	
دلت ہوئی ہلکو جانفشانی کرتے	کیا ہو جاتا جو مسد بانی کرتے
لختِ جگر و کباب دل تھے طیار	تم آتے تو ہم یہ میہمانی کرتے
رباعی	
دل کو قرار بقیاری کے سبب	نہ چشم کو خواب اشکباری کے سبب
واقف نہ تھے ہم توان بلاؤں سے کبھی	جو کچھ دیکھا سو تیری یاری کے سبب
رباعی	
کچھ پوچھ نہ ہمیشین کہ کیسا ہر مزاج	اچھا ہر خدا کا شکر جیسا ہر مزاج
دیکھ اب بھی اچھل رہا ہو دل و دودھ	سنجھتا ہر مزاج اُسپر ایسا ہر مزاج
رباعی	

ہم اور وہ گو عشق کے نشے میں ہیں چور لٹے بین دیتے ہیں ہمیں انکے عزیز	پر دونوں طرف چسبج نے ڈالا ہوا فتور مجبور اور صریم ہیں اُدھر وہ مغدور
رباعی	
ہر دم کی جفاؤں کو چسپرائیں کب تک اسے پردہ نشین راز کا اخفاتا کے	لب پر نہ فغان و آہ لائیں کب تک کھل کھیلو جو تم تو ہم چھپائیں کب تک
قطعہ	
الحمد للہ الذی بلغ العلی بکمالہ اے تارکِ فعل بدی حسنت جمیع خصالہ	احکام فضل ایزدی کشف الدجی بکمالہ انعام فیض احمدی صلوا علیہ وآلہ
قطعہ	
حضرت چلے معراج کو بلغ العلی بکمالہ انکے خصالِ نیک تھے حسنت جمیع خصالہ	سب جگ میں اُجیا لاہوا کشف الدجی بکمالہ حور و ملک سب یوں کہیں صلوا علیہ وآلہ
قطعہ	
جستجو میں دل کے بہلانے کی دل کھونا پڑا نقدِ دل اپنا لگا یوں جرات اسکی ہاتھ مفت	وہنسی کی بات بحتی سوا سکا ب رونا پڑا براہ چلتے جس طرح پاوے کوئی سونا پڑا
قطعہ	
چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا ٹھل تھا نرزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جزا و بخشش	ہزاروں بلبلوں کی فوج بھتی اور شور تھا غل تھا بتاتا باغبان رو رو بیان غنچہ بیان گل تھا
قطعہ	
آہ رے آہ کیا کیا ہننے پھنس گئے دام میں ترے آکر	ایسے نادان کو دل دیا سہنے ہو خو غی خون دل پیا سہنے
قطعہ	

اگرچہ تپھر پہ خم الفت کا اے شکر ہم اپنا بونے  
تو تھا یقیناً کہ اُسکے سایہ کے نیچے اکرم کبھی تو سونے  
جو تیری خاطر گلی گلی ہم کرے ہین نالہ پھرے ہین روئے  
خراب و خستہ ذیل و رسوانہ کتے ملتے نہ ایسے ہوتے

## رباعی

جب سے وہ گئے ادھر ہنین یاد کیا  
ہم یاد میں جسکی آہ سب کچھ بھولے  
بھیجی ہنین کچھ خبر ہنین یاد کیا  
اُس نے ہین بھول کر ہنین یاد کیا

## رباعی

اگر جو روستم پہ طبع آئی اچھٹا  
یاں روز جزا کی آس ہو روز فزون  
ہو شوق محبت آزائی اچھٹا  
کر لیجے جو ہو سکے بُرائی اچھٹا

## رباعی

جب پاس وفا اُسے ہمارا نہ رہا  
قربان میں کس ادا سے کہتا ہو کھٹین  
ہم کو بھی خیال دوستی کا نہ رہا  
اتنے ہی میں عاشقی کا دعویٰ نہ رہا

## رباعی

لکھنا نہ گیا اگرچہ دست لکھا  
حیران ہوں کہ جو حال پریشان ہو رہا  
لکھا وہی بالکل کہ ہو دل پر لکھا  
یہ کاتب تقدیر نے کیوں نہ لکھا

## رباعی

فشریف وہ یان نہ لائے افسوس  
سب رہ گئیں دل کی حسرتیں دل ہی میں  
مرتے دم بھی نہ آئے افسوس افسوس  
افسوس افسوس ہائے افسوس افسوس

## رباعی

پھر کوئی صنم پسند آئے مجھ کو  
کوئی بُت مہر جلوہ بھائے مجھ کو

جسدِ دل کے دکھائیں یہ اندھیری راتیں	وہ دن اللہ چہرہ دکھائے تجھ کو
رباعی	
سارے معشوق بیوفا ہوتے ہیں	اپنے مطلب کے آشنا ہوتے ہیں
تو بہ تو بہ غلط یہ کہتا ہوں میں	اے صبح یہ سب ایک سے کیا ہوتے ہیں
رباعی	
بیفاؤہ غصہ پی کے غم کھاتے ہو	محتاج و فقیر مفت کھاتے ہو
جنے پالا دی ہر دینے والا	ناحق اے صبح نمتہ گھبراتے ہو
رباعی	
دان تگوسنسر ہوا جو مجبوری سے	یاں ناک میں دم ہر درد مجبوری سے
تم پہونچے وہاں اور میں بیان پر پہونچا	رہنے کے قریب آپ کی دوری سے
رباعی	
جو کھائے یہ داغ شعلہ زرا خاک جیسے	جو زلیست سے جلتا ہو بھلا خاک جیسے
ہوتے جاتے ہیں خاک اجڑائے جود	ایک چند جو یوں جیسے تو کیا خاک جیسے
رباعی	
دل درد کا مبتلا خرابی یہ ہر	تو یار سو بیوفا خرابی یہ ہر
میں جان دون تجھ پہ ہونہ کھٹکو معلوم	اے خانہ خراب کیا خرابی یہ ہر
رباعی	
افسوس شکایت ہسانی نہ گئی	دہر سے فزیب کے گرانی نہ گئی
الطاف تھے بسکہ رو برو سے دشمن	اُس شوخ سے مجھ کو بدگمانی نہ گئی
رباعی	
مومن یوں بھی کسی پہ مرتا ہر کوئی	اسطرح بھی جان سے گذرتا ہر کوئی

خود کام کو کیا سمجھ سکے دل تو نے دیا	انادان ایسا بھی کام کرنا ہو کوئی
رباعی	
یہ بات طیبیوں نے کہاں پہچانی تپ شرم سے ہو گئی ہو پانی پانی	ہوا در ہی ایک سوزش پنہانی سمجھو نہ غری کہ دیکھو دل کی جن
رباعی	
چون روز شور شام فرقت آئی جس وقت کہ دل گیا قیامت آئی	عاشق ہو بے کیا کہ اک مصیبت آئی گویا یہ مکان تھا تنگنا سے عالم
رباعی	
پھر عاشق جی کے کیا کر گیا ایسا بھی کبھی خدا کر گیا	تو ہی نہ اگر ملا کر گیا آنکھوں سے مین اپنی اُسکو دیکھوں
قطعہ	
سوا سی کار و بار مین گزرے دور ہے انتظار مین گزرے	چار دن زندگی گئے تھے افسوس آز و مین گزر گئے دو دن
رباعی	
فرہاد کا سارا زور کس نے دیکھا ناچا جنگل مین مور کس نے دیکھا	مجنون کا تمام شور کس نے دیکھا اے دل جوڑ پ تو اُنکے در چکر
رباعی	
رحمون مین رہا جو چور ہمنے دیکھا یہ چور کے گھر مین مور ہمنے دیکھا	داغون کا بندھا جو زور ہمنے دیکھا ناسور پڑا جگر مین ناسور مین داغ
رباعی	
ساعت بھی حساب سے کہیں ملتی ہو	اے قدر عبث موت تجھے کھلتی ہو



ہر تار نفس سوئے ہو گھٹنے گن سے یہ دل کی دھڑک میں گھڑی چلتی ہو

رباعی

کب تک کاغذی سے میں ڈروں بجا تو بہ  
دیوانے ہیزا بدہ بہار آئی ہو  
کب تک مفتی کا دم جسد و نگا تو بہ  
اس فصل میں میں تو بہ کروں گنا تو بہ

رباعی

اللہ پہ شاکر ہوں خدا کا کلام  
بندہ بندوں سے کیا تو قیام رکھے  
دیتا ہر وہی رزق وہی عزت و جاہ  
حول و لا قوۃ الا باللہ

رباعی

چلے کھانے سے پیٹ خالق بھروسہ  
جب پیٹ بھی خبر یا شراہین بھی دین  
بھر جائے جو پیٹ پھرے احمد و ست  
پھر تو کوئی معشوق پر ہی پیکر دے

قطعہ

چاکم بیان کمال او بلغ اعلیٰ کمال  
من و حیرتے زخصال او حسنت جمیع خصال  
چو فروغ کرد جمال او کشف الدجی کجا  
دل و جان باد خیال او علوا علیہ وآلہ

تمام شد

## حصہ دوم

جسین

دو ہا وکبت ملی ہوئی غزین بھجن - موٹی - ٹھری - چوٹا سا - بارہ سا - داؤدا  
دو ہا - سوڑھا - کبت - سوٹا - خطوط منظوم زبان بھاشا لکھے ہیں

دو ہا وکبت ملی ہوئی غزین

اول

چرا از آشیان بیگانه گشتی	کہ قصہ دل مرا ویرانہ گشتی
مات تپا سے بر بھینو کا ہے کیو بیاہ	سوامی کارن اے کبھی بھی تاکون راہ
چو آئی سوے من کی جان جان	شوم مرہون منت من فراوان
کیسے یہ دھیرج دھردن دیکو گوبا	تھک تھک جیہ جات ہی پتیم ملین کب آے
چہ باشند کز طہرین ہر بانی	برائے وصل من خود رارسانی
ہست کھلت من تو چلون جو پوجے جس	راکون برت میں اے کبھی جا خفر کے پاس
ایں سودا رسم شاید بسودے	رسان از من بہ پیغمبر درودے
کبت بی رین یہ پیغم لے نہ آئے	جکے کارن ہر کلمی تن من دیو جلائے
خیال مجھ تو مارا کر دھماج	چو در ماند بہ پیش باز دراج
ذی نال سوکے بے سوکھی سگریاہ	کوڈنہ آکھو آج لو ہر دم تاکون راہ
اہر گل رخ چو کر دم سنخ دیدہ	کنون از ہر فرخہ خونم چکیدہ

پران پیاجب سے گئے سدھو لین نہ ہاے	درشن آسا لگ رہی چھاتی کون لگاے
آؤ بر حال من بیدل بہ بخشاے	زبان در سچ گوہر بار بخشاے
لکھ سوئی سچیان بل بھر آوت نین	حافظا جی کیسے کروں پڑے نین جیا چین
گئے ورگر یہ کہ دھندلہ سے شہ	لئے۔ مے مرو دگا ہے زندہ سے شہ
دوم	
ر باکر دے ارے میا داب دھنل ملہری ہو	نفس میں کبت تاک تڑپون نہایت بقراری ہو
تن میں نکلوت ناگر ہی جات سب دنیہ	یابی گت بس ہوت ہو جو کوئی کر کے سینہ
ہجوم ناتوالی سے بہت اب جان غاری ہو	
تن سو کھ کنکری بھویر گین بھین سب تار	ردوان رووان دھن اٹھے کر باحت نام تار
مے پر استخوان سے اب ہی آواز جاری ہو	
پریت تو ایسی کیجے جیسی کرے چکور	گھنچ ٹوٹ گردن ملے چتوے داہی ویر
محبت اسکو کہتے ہیں یہی بس شرط یاری ہو	
تن سمندر سن مر جیا کو تو غوطہ دیون	پالے ٹھکون مل کو یا مل کارن بیہ یون
سنوایجان نثار دم یہ وقت جان نثاری ہو	
تن سو کھ چھر بھویر ہو رکت ناماس	پران چھریدہ رہ گئے مکھن چاہت سانس
ارے دم باز اب آجا کر یان تو دم شماری ہو	
لکڑی جل کو ملا بھٹی کو ملا جل بھٹیو راکھ	مین پاپن ایسی چلی کہ کو ملا بھٹیو نہ راکھ
جگر تو جل چکا سارا فقط اب تن کی باری ہو	
ناکچہ کیا ناکر کی رین گنوائی سوے	خالی ہاتھون جات ہون کیون کیا گت ہو
محد میں سب یہ سستے ہیں کہ پہلی رات بھاری ہو	
دھوپ پڑے دھرتی چنے تا پر چلو گام	دوڑی لپھت جات ہون تو نہ چتوت سیا

[مقدور اسکو کہتے ہیں ثجب قسمت ہماری ہے]	
اوو پیارے موہنا میں بیچ تو ہے لیون	نایاب دیکھون اور کوتاہ ہے دیکھن دیون
[ایسی ہی آرزو امداد اور حسرت ہماری ہے]	
[سوم]	
[رسول اللہ کی جس بلین ہر دم بقیاری ہے]	
[قرار جنت الفردوس کی تربیر ساری ہے]	
[وہ دو لقمہ دین ہے جب یہ انعام باری ہے]	
[دیش بنی کے جار ہون اور دھور بھر ہون کیس]	
[راکھون دان میں آپنا سدا فیری بھیس]	
[ادیا رشاہ میں عزت ہماری خاکساری ہے]	
[سپانچی واک کی بات ہے اور سا پنا وہ ہو بنی]	
[واکے سندربول پرواروں اپنا ساجی]	
[کلام مصطفیٰ بھی خود کلام پاک باری ہے]	
[دیکھن دیش رسول کا جاوین سدھ بھول]	
[جیہہ کارن ہم ہو کر ہیں کے دھول میں بھول]	
[ہمارے حق میں ہیو سی وہان کی ہوشیاری ہے]	
[نکر مدینہ دور ہے چین کمان سے ہوئے]	
[درشن بن بیا کل رہون چھن چھن کر دے]	
[ہمیں تو زلزلہ یاں جنبش باد بہاری ہے]	
[وستر دنیہ سجاے کے جوا تر آدے کج]	
[نیمہ بنی کے کامری اوڑھے آوت لاج]	
[بیان ہراہل زینت اس لباس میں سے عاری ہے]	
[پوری ہو من کا منانت رہے ہیہ چین]	
[مندرین جو بیو کے رہا کروں دن رین]	
[ہمیں اس معبد مختار کی بے اختیاری ہے]	
[نچ کر باٹ رسول کی نت کرین جو باپ]	
[سن سن میری کچھ نچن اوٹھن ساوت تاپ]	
[فقیر اس ملک میں اک تو بھی تمیز بخاری ہے]	
[چپارم]	

فران یارین ہر دم لبون پر آہ وزاری ہو	
پر تہم کس کرنین کا ایسا مارا تیسرہ	تن من سارا چھو گیا اٹھت کر بچے پر
کھاری تیغ ابرو کا جگر پر زخم کاری ہو	
من بہلادت دن گیا مہا کھن ہرین	ہا کے دنی کیسی کروں بن دیکھے بنین چین
گلے سے آگے تو لگ جا ہی امید ساری ہو	
تن پر اچرانا ہو باڑہ گئے سب کیس	سودہ بدھ اب کچھ نار ہی نہست ہو گلارہیں
کھارے عشق میں پیار عجب حالت ہماری ہو	
رکت ماس تن چین بنین سے ہو پونجوں کا	پاؤں بٹری لاج کی ذرا نہ سر کو جاے
عدم کی دور ہو منزل کدھر پر بوجھ ہماری ہو	
پتیم دکھیا کے گیسو سکھ کو لیکو ساکت	رین بچھو ہا ہوے گیو مٹی رہ گئی ہاتھ
اسیر کا کل جانان کی اب ہوتی طیاری ہو	
پیارے تم مت جانیو تم بچھڑے موہ چین	جیسے بن کی لاٹھی سلگت ہو دن رین
گذرتی حال پر میرے نہایت بقیاری ہو	
پر دیسی کی پریت پر سب کو من لگایے	دامون اتنی گھوٹ ہو رہے نہ سنگ یجا
محبت اسکو کہتے ہیں کہ برسوں انتظار ہو	
پیت تو داسون کیجیے جاسون من پتیاے	خنے خنہ کی پیت مون خنہ اکارت جاے
جگر پر چھار ہی پیارے محبت اب تمھاری ہو	
گہری نڈیا گم ہو زور بہت ہو دھار	کھیوٹ سے چلے لوجو اڑا چا ہو پار
سنو تم آشنایہ ہی نصیحت اب ہماری ہو	
پنجم	

	منو ہوشیام برج بالا برہنتی سانی ہو ہماری جیو کی جیون سد اپارے کنھائی ہو	
ا ہوشیام سن لیجیو	نئے کیے بچ بال	پران پیارے پران پت پران پتہ گوڈل
	کئے دن تو نہیں ریتان تپتین کے چھتیاں دیا نذر نام کی بتیان پٹ کر بت کمائی ہو	
تم بھڑت بھڑے شکل سکھ ساج آئند	بھین منوش چند بن جا من جم بن چند	
	صورت کراگلی بتیان لونہ رنگ بھر چھتیاں کپٹ چھل چندر کی بتیان توتب ہی بھلائی ہو	
پر تم بچ کی صورت کرے پر نیم دھاے	تج بائیں گھاتین کپٹ ہو موہن جدور	
	چلے برج چند برج کو جاکلی پر شاد سن بتی درس پیاسا بچھے ہو ہر کھ چھتیاں گلی ہو	
سنو وار برج چند جو برج بالا کی بین	برج نایک برج مون کئے برج ہمار برج ان	
	سبب کیا ہو تجی گوہن پری کیا چوک من ہیں نہیں جگ یک وگر جوہن چرن سج وھوڑ لی ہو	
تجی کون اپرادہ تے من موہن برج گرام	آو درشن کے آسے نین کھڑی گدھام	
	منو ہوشیام برج بالا برہنتی سانی ہو ہمارے جیو کے جیون سد اپارے کنھائی ہو	
	ششم	
رہا کر دے ارے مہیاداب نفص ہاری ہو	آفس میں کسب ملک ترپون نہایت بیلاری ہو	
	برہ روگ تن من دی کل نہ چڑے دن رین حافظ کا ہو کے کمون لاگین ہاے نہ نین	

نہیں زخمی بچا اسکا یہ وہ مٹی کٹاری ہو	
پریت ریت تم اگلی سبھی دی بسرے	ایسی کو ڈکرت ہو جیسی تم کی ہاے
نہیں معلوم کیا ہے ہوئی تقصیر ہماری ہو	
پریم پریت لگاے تم کمان گئے پردیس	ابرہہ روگ بس ہو بیان جٹ جٹ کھجے کس
ترس آتا ہو دیکھے سے کہ جو حالت ہماری ہو	
حافظ کھل کل کان سب تم سن لیجی پریت	تم نرموہی ٹھہر ہوے کرن لگے اپریت
اسی کا نام الفت ہو یہی کیا شرط یاری ہو	
پریت کرے سے نابھٹی کانوں دھروں بنام	حافظ وہابی گت بھی مایا لی نہ رام
بجائے اثبات آکھوں بیان انجن جاری ہو	
گر جن ہٹ کی ناسنی دہاے کری ہم پریت	سوے اب سب لکھ پرے دین لگے دکھت
نہیں تقصیر کچھ آئی یہ سب قسمت ہماری ہو	
پریت کری شکھ لہن کو تن من دھن بسرے	سولا لگے دکھ دین ات کری کون آپاے
نہایت ایسے جینے سے ہماری جان غری ہو	
ارے پیہا نر دے بول نہ آدھی رات	برہ آگ تن من وہی جرو جاے سب کات
تری آواز یہ پیو کی ہیں لگتی کٹاری ہو	
پیارے کھڑی سرہ ہیں ایک گھڑی بسرے	پلہ پلہ چیا جاے اب لئے نہیں جپت چین
نہیں معلوم کیا ہوئی یہ اب حالت ہماری ہو	
ہم بیا کل تر پین بیان وہاں کر دم چین	اے پیارے من موہنا پریت ریت یہ ہو
نہ یہ طرز محبت ہو نہ کوئی شرط یاری ہو	
حافظ لاگی نا چھپے کرے کوٹ آپاے	اگر دجن ارد سب کانوں گھر جو چاہے سمجھاے
نہیں معلوم اس حافظ یہ کیسا قہر باری ہو	

	ہفتہ
نہا جانے کہ کیوں اب تکرار کرتے ہیں	نہا جانے کہ کیوں اب تکرار کرتے ہیں
نہا کر دل وہ ادرون سے سین بزار کرتے ہیں	نہا کر دل وہ ادرون سے سین بزار کرتے ہیں
بدھنا کا ہو کی کمون لاگین ہاے نہ میں	بدھنا کا ہو کی کمون لاگین ہاے نہ میں
بہت تمکین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں	بہت تمکین اور حیران یہ آخر کار کرتے ہیں
پریم روگ نے بڑھے اور بچن تھیں ادھکا	پریم روگ نے بڑھے اور بچن تھیں ادھکا
بیدار جانے نہیں جن سب کروا پاے	بیدار جانے نہیں جن سب کروا پاے
اکہن مرفن محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	اکہن مرفن محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں
پلھت بیا کل ہیں پڑے گھر گھر کوئی گواں	پلھت بیا کل ہیں پڑے گھر گھر کوئی گواں
اگر کھو کر سے سیجالی دم رفتار کرتے ہیں	اگر کھو کر سے سیجالی دم رفتار کرتے ہیں
پران پیار سے موہنا درشن دیو اب	پران پیار سے موہنا درشن دیو اب
پلھت بیتے یہ دس سواب سو نہ جا	پلھت بیتے یہ دس سواب سو نہ جا
محبت کر کے عاشق کو نہیں یوں خوار کرتے ہیں	محبت کر کے عاشق کو نہیں یوں خوار کرتے ہیں
اگن بروتن من دھوکس چاہت جان	اگن بروتن من دھوکس چاہت جان
درشن آسا لگ رہی کر پا کر داب آن	درشن آسا لگ رہی کر پا کر داب آن
نہیں تو کوچ دنیا سے ہم انداز کرتے ہیں	نہیں تو کوچ دنیا سے ہم انداز کرتے ہیں
اودھو دیکھو حال جو سو کیو سب جاے	اودھو دیکھو حال جو سو کیو سب جاے
برہ روگ دن دن بڑھے سو جیرا کلا	برہ روگ دن دن بڑھے سو جیرا کلا
بھلا اس طرح سے کوئی کہیں امیر کر کے ہیں	بھلا اس طرح سے کوئی کہیں امیر کر کے ہیں
چوک ہو کہ کیسے سٹے جب نوجوان نہ جا	چوک ہو کہ کیسے سٹے جب نوجوان نہ جا
چلت سہمے اودھو انھیں کیونہ کو و دھا	چلت سہمے اودھو انھیں کیونہ کو و دھا
بھلا غفلت کہیں ایسی کوئی ہشیار کرتے ہیں	بھلا غفلت کہیں ایسی کوئی ہشیار کرتے ہیں
	ہشتم
	ہر سون جاے کو یہ کوئی
	پلھت ہوں درشن کب ہوئی
ہم سون پر بت بڑھاے تم چلے گئے پڑیں	ہم سون پر بت بڑھاے تم چلے گئے پڑیں
نرمو ہی ایسے تھے پھیو نہیں سندس	نرمو ہی ایسے تھے پھیو نہیں سندس



معاذ کرو خطا جو ہوئی	
ہم جانی کچھ دن لو منجھ لی یہ پریت	اے دی سو کا بھی کہاں گئی مم میت
کاسون کمون کہ سنے نہیں کوئی	
جاؤں کتے پوچھوں کہاں ہے نہیں جیہ چین	گھائل سی ٹپٹ پڑی بگل مہا دن رین
سو ویدا ہم کاسن روئی	
جوین ایو جانتی نرمو ہی یں آپ	بکھون نا میں بسا ہتی پریت ریت کو پا
جاے کہاں تم کا اب جوئی	
ازمن موہن آپ بن یل چھن چکے نہ چین	پلتھ پلھتین ہین حافظ یہ دن رین
داغ نہیں چھوئے جو دھوئی	
حافظ جوین جانتی آپ دے یں بسر	بکھون تو کرتی نہیں پریت ریت نکچاے
سواب جگت چلے نہیں کوئی	
بہودن بیتور دش بن کر پا کر داب آے	بیا کل حافظ لکھ یں ہیہ سون لیوہ لگا
ہاے بھاگ کب یہ اب ہوئی	
لجبات پیاری بھی بیری گولی گوال	آنکے رنگ مون جاری ہیں چھا پڑ جال
حافظ ایو کوری نہیں کوئی	
درشن اسالگ رہی نکسین ناہن پران	کر چور ہی دنتی کر دن کر پا کر داب آن
چھن مون دور بتا سب ہوئی	
اور دن سون کر پریت تمہیں دیو بسر	کون چوک حافظ پڑی جان پڑی نہیں پا
سواب حافظ کر پا کب ہوئی	
نہم	
اودھو کب آئے یں بنواری	درشن کو تر سین برج ناری

ایسی تمکو چاہیے کہ تو گوئی ناقتہ	جیسی تم ہم سون کری چھوڑ ہمار دساتھ
بکجا بھی تھین ات پیاری	
ہر سون پریت بڑھائے کے پڑھیں پھپھان	ہم جانی بندہ جاگی اُن کچھ اورے ٹھان
بیٹھ رہے وہ صورت لباری	
حافظ دھری بان پر کرے کون دسواس	جیسی کچھ ہر سون بھی ہتی نہ ایسی آس
سو سب بھاگ کی لاگ ہماری	
لکھ سوئی سب جان جل بھراوت نین	حافظ اب کیسی کردن پڑن نین جیہ چین
بھول گئیں سگری ہشیاری	
حافظ پیارے شام کی تنہا سنی نین جات	مور چھت ہوئی دھرنی گردن بار بار چھتات
کون گئے یہ دشا ہماری	
برہ بان ایسے گلے لکسن چاہت پران	سو غریب ہم کا سمجھ کر پا کر و اب اُن
تم بن کو سکو لے ہماری	
تھین ات بیا کل پڑی برج بالا سارے	لکسن چاہت پران ہین کر پا کر دابے
ہوے ہین آیس مہی برج ناری	
ایسے ہی دن چار لو کری اور جو دیر	کھائے ہال یہ سبھی ہو ملی رہ ہین ہن بھر
پھر کا کر ہو آئی مراری	
برج مون گھر گھر سوگ ہو تم بن اندلال	مور چھت ہوے دھرنی گرین اوکڑا سبال
ڈھونڈت پھرین سبھی پیاری	
دھم	
تم بن چین ہین نین پیارے	
لکھ لکھ جیہ جات ہو پڑے نین ہیہ چین	جب سنے برہم تم گئے رودت ہین یہ چین

تاپر برہ دیت تن جا رہے	
گجرات پیاری بھئی ہمیں دیو بسراے	اگون ہماری پریت اب کہا کرو تم آسے
بھلے پھنسے اب نند دلا رہے	
حافظ اب کیسی کروں بن دیکھے نہیں چین	جیسے جل بن ماچھری تم پھت ہو دن بن
سوگت کہی جات نہیں پیارے	
ایمن موہن سالو رہے درشن دیو اب آکے	یا تو تم ہم سب کو دہان لیو بلو اے
کٹین برہ کے دکھ ہمارے	
مگ ہیرت آنکھیاں ٹھکین پر یو برہ کو پھر	درشن آسا لگ رہی کر و شام جن دیر
دیکھین کو تر سین اب سارے	
جو حافظ یہ جانتی پریت کیے دکھ ہوے	انگر ڈھنڈھو را پیتی کو پریت نہ کیجو کوے
پر وشن کھنسنے نہیں رچھو ا رہے	
پڑے عال بجال ہیں سب یہ گولی گوال	تم بن موہن آسے کے پوچھے کون احوال
بیا کل ہیں سب یہ سچ وارے	
یارے تیری یاد میں پڑی رہوں بچن	مور چھت ہوے دھرتی گردن پیا ل ن رین
جب تے ہو تم شام سدھارے	
حافظ پیارے پریت کر لہو نکو د سکھ	باڑھت پریت دن ہی کے شوک روگ اور کھ
سو اب کت بنے نہ ہمارے	
یا زو ہم	
ادھو دیکھنے سگے سو گھٹو	
ہم کا کچھ بھاوے بنین گرجن کو اپیش	تم بن سو نو سب کے جیسے من بن سیش
حافظ کا سون کون تن وہیو	

اودھولا وہ شام سون چل کے ہیں لاکے	اناہیں سب ایک دوسرے مرزاہیں بس کھائے
اگر پوچھو کہ جو کچھ تم چاہو	
برہ جوگ دھارن کروں جٹا بنائوں کیش	اکسہ اڑاؤں تن دھوؤں جیسے سولنگ میش
یا ہی ہین ریو اب چسپو	
ہمری سندھ لبرے تم وہاں رہے کا چھکا	پلیمہ پلیمہ جیہ جات ہو درسن دیو اب سے
اناہیں من پھینتا سے رہو	
نینن آسا لگ رہی کب مل ہو تم آ کے	حافظ چھن ہون کل نینن پلیمہ جیہ جات
اب سو جات نینن تن دھو	
اودھو اب جہو نینن جان پڑی بردر	س نو آئو لاکھ پڑے نڈی ناو سنجو لگ
کٹھن پڑو درشن اب اسو	
دواز دہم	
تر بانی حال یوں کہنا تو جا کر نامہ ہر پہلے	
تر پ کر آہ سوزان سے تو کر دنیا خبر پہلے	
نیتا ہاے لگا کے کل نہ پڑے دن یں	دی بھوپڑے جیسے کھی نینن جیا کو چین
لگا وے آنکھ جو کسے کرے جان کا سفر پہلے	
نینن کی کر کوٹھری تہی دیوں بچھا کے	ایک لک کی چک ڈال دون کر سائیں بھینن آ
کروں خدمت میں کھوں بھائوں شیم پر پہلے	
جن نینن سون دکھتی کھا بھجے وہ نین	تل تل پریت بڑھائے کے الگ گئے دکھ دین
ہماری کیا خطا پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے	
بھونراو بھی درشن کا کلی کلی رس لے	کانٹا لاگا پریم کا بار بار دکھ دے
اسی الفت کے کوچے میں نفع بچھے ضرر پہلے	

سجن سکارے جائینگے نین مرینگے روے	بدھنا ایسی رین کر بھور کھجوں ناہوے
صبح گریار جائیگا تو اپنا ہوسفر پہلے	
پیٹیم پیارے اب وے گئے نڈی کرار کرار	آپ تو پاؤا تر گئے آہن چھانڑ منجھار
قتل کرنا جو لازم تھا تو کر دیتے خبر پہلے	
یٹھ بنین بے پنہ ہوں بے پر آؤ و نہ جاے	درشن بارے ستیام کے کہہ بدھ ہودین
مرے صیاد ظالم نے اکھاڑے بال پر پہلے	
سینر دہم	
ہوئی غیرون سے الفت بے اب نکرار کرتے ہیں	
خفا ہوتے ہیں ہر دم رنج بھی ہر بار کرتے ہیں	
ہاٹ باٹ روکت پھرت کرت نئی بھڑار	الھج گہ ناگت دان دوہ جہومت نذرکار
غبت اب بھگور سوار سر بازار کرتے ہیں	
چال چلت گجراج کی پائل مشہد سناے	مانو پڑھ کچھ منتر سون بدھنہ دیت جٹاے
وہ ٹھوکرے میمالی دم رفتار کرتے ہیں	
پریم روگ کیے بجھے لگو برہ کو بان	ہملو اوکھ چا سئے مت ہو بیدا جان
کین مرض محبت کی دوا بیمار کرتے ہیں	
مٹھرا کاشی بھر سئی ہین دیت وشواس	گھٹ جی بھیر ہر سین کیون کو محبت کاس
سدا ول ہی مین ہم اپنے تلاش یار کرتے ہیں	
چمار دہم	
گٹا دے آکھ کیا نئے کوئی میرے ختم پہلے	
خدائی قہر ہو جہر وہی رکھے دم پہلے	
یا کر عل بن جیون تلچہ تلچہ جیہ دی	سوئی گت حافظ بھئی کو ڈ خبر نائی

تھیں لیا مناسب تھا خبر سبکے صنم پہلے	
بر بھی لاگی پریم کی پڑے نین جاچیں	برہنہا سرات ہو حافظ جی دن رین
ید قدرت نے لکھے تھے میری قسمت میں	
کج بات پیاری بھئی بہن دیو لبرائے	ایسی تھیں نچا ہیے ہر پارے دان جا
کیے اقرار تھے تھے ہی تھے ہم پہلے	
نکست ناہن پران ہین حافظ تھری آس	نین پیاتے درس کے رت پیاس پیاس
بھولائے تھے جو کچھ تھے کیے قول و تم پہلے	
سمجھائے سمجھت نین روت ہین نج نین	بیان کل حافظ درس بن لپچت ہین دن رین
نمادل میں کیا کیا اٹھی سو پائے رخ و غم پہلے	
چاہک چاہت سوانت جل چکی چاہت بھور	حافظ تو لبو چپے جیسے چندر چکور
ابو جو کچھ سو جانے دو بھولاؤ دل غم پہلے	
پانزدہم	
خندنگ بجر کاجب سے جگر بر زخم کاری ہو	صنم کی آرزو میں رات بھر اختر ستاری ہو
کوک کروں تو جگ ہنسے چلے لائے گھاس	
ایسی کٹھن پریت کا کہ دودھ کروں او پاس	
آئی کاکروں میں اب نہایت جان ماری ہو	
جو میں ایسا جانتی پریت کرے دکھ ہو سے	انگڑھنڈھو را پستی کہ پریت کرے نا کو سے
اگر میں جانتی پہلے سے اس میں سی خواری ہو	
وہ گئے بلم وہ گئے ندی کنار کنار	آپ تو پار اتر گئے ہین چھانڈو منجھ دھار
بھلا کیوں چاہیے ایسا ہی کیا یہ شرط ماری ہو	

کنک سول کاغذ بھینو مانک مس بھینو بول	قلم بھینے لکھی لاکھ کے لکھت نہیں دوی بول
کبھی بھینا کر و خط تو یہ کیا عادت تھاری ہو	
تا میرے پنکھ نہ پانوں بل اور پیات دو	آؤ نہ سکون گر گر پڑ وں رہت بسو بسو
نہین طاقت ہو جانے کی نہ یان ل کو قاری ہو	
کاگاسب تن کھائو چن چن کھیدو ماس	دو دنیا مت کھائو پیاتن کی آس
مہر زہر مرے کے تمنا یہ بہاری ہو	
شہ از دہم	
انہر دوری سے جی جتا جی اشد کون جاری ہو	
بجن کارے با شیلے نین مرینے رو	بہنا ایسی رین کر کھور کبھی ناہوے
کو سیل سے اڑ پارسے صبح رخصت تھاری ہو	
گڑی بل کو یلا بھئی کو یلا جل بیو رکھ	مین برہن ایسی جلی کو یلا بھئی نہ رکھ
جگر تو جل جگر پیارے گار ب تن کی باری ہو	
اک نو نیا د بھرے دو بجے انجن سار	اڑ پورے کو لی دیت ہو متوارن ہتھیار
لنگا ہار جادو ہو کر بو ندی کی کٹاری ہو	
کاگاسن کھاس وں پیاس پیاس لیجائے	پہلے درس دکھائے کے پانچے لیجھائے
جہاں یار سے کب عاشقون کو آنکھ پاری ہو	
ارے پیما باورے آدمی رین نہ کوک	دھیرے دھیرے سلطی تو کیوں نیچے پھوک
ارے ظالم تری آواز نے آفت اتاری ہو	
جا بیدار گھر اپنے تو کیا جائے سار	عاشق چٹکے کن کیے بن دیکھے دیدار
مرے اس درد کی دار سے افلاطون بھی غاری ہو	

ہم تو بھی پریم کے پریم ہمارے دیس	سہو نہیں پائی پیو کی تباہی تو یہ بھیس
نہ تھا معلوم قسمت میں ہماری خاکساری	
تن سوکھ کنگری بھیو برگیں سوکھ بھین تار	روم روم سر اٹھت ہو باجت نام تہار
مرے ہر استخوان سے بھی ہی آواز جاری ہو	
دیگر سوکھ نچر بھئی رکت رہو نہیں ماس	خالی نچر ہزارہ گیو باقی بھی نہیں آس
اجل لاری خبر جلدی سے ہمیز لیست بھاری ہو	
ہفتدہم	
زبانی حال یوں کہنا تو جا کر نامہ بر پہلے	
ہماری آہ گریان کی تو کر دنیا خبر پہلے	
بھونڑا تو بھی درس کا کلی کلی رس لے	کاٹا لگا پریم کا تیسرے پھر جیادے
اے الفت کے کوچے میں نفع پیچھے خرچ پہلے	
بجن سکارے جائینگے نین مرینگے روکے	برحنا ایسی رین کر بھور کبھی ناہوے
صحیح گریار جائیگا تو اپنا ہو سفر پہلے	
جن مینوں سے دیکھتی کمان گئے وہ نہیں	پر تم پر بیت بڑھائے کہ اب لائے دیکھ نہیں
ہماری کیا ہوئی پیارے جو کرتے تھے قدر پہلے	
پتھہ نہیں بن پتھہ ہوں کہ بدھ اڑ کے جاؤں	درس پیارے شام کو بن پر کیسے پاؤں
مرے عیاد عالم نے اکھاڑے بال و پر پہلے	
وہ گئے بال و گئے ندی کتار کتار	آپ تو پار اتر گئے، میں چھوڑ بیٹھ دھار
اسمگر تھا تجھے لازم مری لینا خبر پہلے	
اؤ پیارے بن میں موند پلک تو دیوں	ناہن دیکھوں اور کون تو دیکھن دیوں



کروں خدمت میں آنکھوں کے بھاؤں چشم پر پہلے	
اگلے دن پانچھ گئے ہر سے کیونہ ہیت	اب بچتا ہے ہوت کا چڑیاں جن گین کھیت
عقل جاتی ہے اس کو چے میں رضا من پہلے	
بھی دم	
فراق یار میں دل کو نہایت بے قرار ہے	لبوں پر جان شیریں آؤ پتیری یاد گاری ہو
یتیم گھر سے عشق میں رہو رکت ناماس	باقی جو یہ پران ہن نکس رہی ہو سانس
تسلی جان آؤ تم گھاری انتھاری ہو	
فقط اس درد سے ہر دم میں ہونا کرنا ہوں	تکلتا دم نہیں ہو زندگی کے دن میں بھرتا ہوں
تم بن پیاں شام جی تڑپت ہوں دن رات	بیسے جل بن ماچھری تلچہ تلچہ مر جات
گھارے عشق میں پیار ہوئی یہ گت ہماری ہو	
سزا اسکی ہو یہ پیارے جو تم سے دل میں ہم ہار	گھارے دام الفت میں بہت کچھ دست و پا ہار
پتھر پر پت بڑھائے کے کا ہے تم کم کین	نا کچھو دنیو ہم تھیں نا کچھو لینو تھیں
خطا تیری نہیں پیارے بڑی قسمت ہماری ہو	
اگر ہم جلتے ایسا نہ ہرگز دل تجھ دیتے	محبت تھے جب کرتے قسم ہم پہلے پہلے دیتے
جیسے تم ہے کری کرے نہ کوؤ سنگ	سدھ آئی چھاتی پھٹے کا پنہ سگروانگ
گھارے ہجر کا دل میں ہلکڑم کاری ہو	
جو کچھ اب دل پہ گزرے ہو نہیں مجھے کہا جاتا	نہیں اب داغ فرقت کا صنم مجھے سما جاتا
ٹوٹی ڈور تنگ کی کون لاوے آئے	جو بد معنا کے من بے آپ آئے لمبا ہے
اسی کو مر کہتے ہیں یہی تو فضل باری ہو	
صنم اس حال فرقت کو بیان کیجیے تو کیا کیجیے	نہانی راز دل اپنا عیان کیجیے تو کیا کیجیے
کوؤ ایسہ ہو چتر جو پیو سے کئے سندیس	پیو کی ماری ہوں مرت دن دن بڑھت کلیس

جلدین آہ سوزان ہو نہایت بقیاری ہو	
خدا کے واسطے نصرت اب آؤ جلد تم آؤ تم اپنا روئے اقدس اب شبلی ہمو دکھلاؤ	تم بن ہمو نا تھ جی نا تھ ہین دکھلات ہمیری تو اب نا تھ ہو نا تھ کھتارے ہات
یہ تمہرے جان قربان ہو کھتاری یاد گاری ہو	
بھجن	

۱۔ رادھا پیاری ناچت لال جی کے سنگ۔ تک تک تھئی تھئی پخت رادھا کا سنگ  
پخت گو بند۔ دھپ ڈمرو مردنگ کھا بگری مکھ موہر مرچنگ۔ رادھا پیاری۔  
اندر لوک سے اندر آئے بزمھا آئے سنگ۔ چھتیس کوٹ دیوتا آئے من راجا ہر چند۔  
رادھا پیاری۔ شیو آئے کیلاسی یاسی سرپ لپیٹے انگ۔ جھو مندر کو دیکھ تماشا  
جہنا او بھئی ترنگ۔ رادھا پیاری۔ برندا بن مون رہس مچو ہو سب گونی آنسند۔  
کھین کبیر سنو بھالی سادھو دھن دھن گوگل چند۔ سورا دھا پیاری :-  
۲۔ اودھو پریت کیے پھپھانی۔ ہم جانے ایسے بھلی اُن کچھ اوری ٹھانی۔ کاری  
تن کو کون پتیا نو بوت مدھری بانی۔ ہلو کھ لکھ جوگ پٹھات آپ کرت بچ دھانی  
سونی سیج شام بن مون کو تلپھت رین ہبانی۔ سور شام پر جھول کے بچھڑے تانی  
مت جوہرانی۔ اودھو پریت کیے پھپھانی۔

۳۔ کرم گت مارہ ناہ ترے۔ کمان بے راہو کمان بے رب شش آن سجوگ پرے۔ گڑ  
بشست پندت ات گیانی بچ لکن دھرے۔ پتا مرن اردھن سیا کو بن من  
دپت پڑی۔ بھارتھ من بہری کو اندا گھنٹہ ٹوٹ پرے۔ ہری چندرے وانی باجا  
نی کو پانی بھرے۔ تین لوگ بھاوے کی بش من سر نہ دینہ دھرے سور داس جی

سوی ہوئی ہوگا ہے کو سوچ کرے۔ کرم گت مارہ ناہ ٹرے۔

۴۔ میرے من اتنی شول رہی۔ وے بتیان چھتیاں لکھ را کھین جے نند لال کھی۔  
ایک دیوس مورے گرہ آئی من تھی تھت دہی۔ رت مانگت من مان کیو سکھی سو  
ہر گسا لگی۔ سوچت ات کھیات رادھکا تر چھت دھرن ڈہی۔ سور داس پھر ہو  
کے بچھڑے تین بھجانہ جات سہی۔ میرے من اتنی شول رہی۔

۵۔ اودھو سوار تھ کے لوگ۔ آپ تو کیل کرت کجا سنگ ہیں سکھاوت جوگ۔  
بھرم بن جات سانوری مورت جن دیکھیں وہ روپ۔ اب رس راس ملن جنما  
کی کرت لاج بھئی بھوپ۔ ان دن نین منگیکن لاگت بھیبو برہ پت روگ۔ لوکا کھ  
کمارا شونی مٹین سور سب سوگ۔

۶۔ پریت کر کا ہو سک نہ لہیو۔ پریت تنگ کری دیپک سون اپو پران دہیو۔ ال گن  
پریت کری جل ست سون سمیٹ سک لہیو۔ سازنگ پریت کری جونا دسون سو  
نکٹھ بانڈھ ستیو۔ ہم ہون پریت کری مادھو سون چلت نہ کچھ کیو۔ سور داس  
پر بھو بچھڑے رادھکا نین نیر ہو۔

۷۔ نش دن برکھت نین ہمارے۔ سدا بہت پا دس رت ہمکو جب نے شیا م  
سدھارے۔ درگ انجن لاگت نین کہون ارکپول بھئے کارے۔ کچھک شوک  
تنہ سن سجنی کچ بخت بنارے۔ سور داس پر بھو امب بڑھو ہے گوکل  
لیو اد بارے۔ کمان لک کون شیا م گھن سندردکل ہوت ات بھارے۔

۸۔ اودھو من ناہن دس میں۔ ایکے ہو سو گیو ہر کے سنگ کو ارادہ تو ایس بھین  
ات شتمل سبے مادھو بن جھادینہ بن شیس۔ سانا اکھ رہی آسا لک جیوہ کوٹ  
بریش۔ تم تو مکھا شیا م سندرد کے سکل جوگ کوایش۔ سور داس رس کن کے  
بتیان پردہ من بگ دیں۔

۹- اودھو ہوت کہا سمجھائی۔ چت چہم رہی سانوری مورت جوگ کمان تم لائی۔  
 بلاگوں کیو ہر جو ہون درس دیواک بیر۔ سور داس پر جو ہون نبی کریم  
 سنا وہ ٹیر۔

۱۰- ہر بھرت پران لچ رہی رہے۔ پیہ سمیت ٹکھ کی سدھ آدے شول شریہ  
 نہ جات سہی رہے۔ نیش واسر ٹھاڑھے مگ جووت یہ ڈکھ ہم نہ سینن نچی رہے  
 گون کرت دیکھن نینن پائی نینن نہ بھر ہس ہی رہی۔ تے بائین ہس رہین ہس  
 بن اولٹ بچن کی رہی۔ سور سیام بن پر ب برہ ہش مانور ب شش راہ  
 کی رہے۔

۱۱- بھئے نچ بن انا تھ ہمارے۔ سدر شیا م دہان تے سنجی سینت دور سدھارے۔  
 دے جل ہن ہم ہن سکھی ری کیسے جیو ہن نیارے۔ ہم چکور چانک امید تر سدھا  
 برکھ پرت وارے۔ مدھ بن بست آتش درشن کے جوی جوی مگ ہارے۔  
 سور شیا م کینھی دوہ ایسی مرتک ہوتی پھر مارے۔

۱۲- ناتھ انا تھن کی سدھ لیجے۔ تم بن دین دکھت ہن گوپی اودھو کو پتیاں لکھ دیجے  
 نینن سکل بھر آئے ہون کرین ٹکھ میری گمہ لیجے۔ سور داس پر جو آتش  
 ملن کی اب کی ہر پھر آون کیجے۔

۱۳- جپت ہون تیرے نام کی لا۔ تھرے کارن جوگن ہو ونگی بانڈہ کمرگ چھالا۔  
 اک بن ڈھونڈھ سکل بن ڈھونڈھ اکون پنائی ننڈالا۔ سور داس پر جو  
 تھرے درس کو ہون برہنی بھالا۔

۱۴- دے دکھت مدھ بن کے روکھ ہرے۔ تاین شیا م ہمارے پر تیم جن ہری  
 میری نیند جوکھ رے۔ سون بن مون پے رہونہ پرت ہون دیکھے نینن کو دکھیر  
 سور داس پر جو مون ناگر کو برہ کو جو بھوتن اوکھ رہے۔

۱۵۔ تمہرے دیش کما مس کھوٹی۔ بھوکھ پیاس سب نیند گئی آل ہر بن برہ لیو تن کوئی۔  
 وادر مور مہیا بولت اودھ بھئی سب جھوٹی۔ پاچھے آکے کما تم کر ہو جب تن  
 جیہے جھوٹی۔ گوب سندیشو ہر پئے مہوت پر تھم پریت کیون ٹوٹی۔ سور داس  
 پر بھویون جانت ہون بیر کر سیکے کوئی۔

۱۶۔ اودھو کب آئے ہن نندال۔ ہیرت پتھ بہت دن بیتے سب برج بال ہبال۔  
 گھیر لیو چوں اور پریم بس پوچھت گوالن گوال۔ سور داس پر بھوکھ تھرے ملن  
 کو چر کر ہن پر ت پال۔

۱۷۔ شیا م نو دے رے مدہ بنیان۔ آب ہر گوکل کا ہے کو آ دین چاہت تو جو بنیان  
 وے دن مادھو بھول بسر گئے گو دکھلاے کنیان۔ گمہ گمہ دیت نند جشو د آنک  
 کاغ کی منیان۔ ونان چارتے پھرن سیکھے پاٹ پتا مبر تنیان۔ سور داس  
 پر بھونجے کارے اب ہر بجے چکنیان

۱۸۔ نند نندن بن کل نہ پڑے۔ ات انوراگ بھرے جوتی سب جہان شیا م تہان  
 چت دھرے۔ بھون گئی من تہان نہ لا گے۔ گرجن ات تراس کرے۔ وے  
 کچھ کین کرین کچھ اور سی ساس نندن پر جھرے۔ یہی تھین پت مات سکھا بول  
 کرت نین رسن جرے۔ سور داس پر بھو سوچت اور جو یہ سمجھے گیان دھرے۔

۱۹۔ مات پات تراس دکھاوت۔ بھرانامارن کو موہ دھرے دیکھے موہ نہ بھاوت  
 جھنی کست بڑے کی بیٹی تو کو لاج نہ آوت۔ پتا کے کیسے کل اوپے من ہی من سپاؤ  
 ہنی دیکھ دیت موہ گاری کا ہے کہہ بھاوت۔ سور داس پر بھو سون یہ کہہ کہہ  
 اپنی تہا جھاوت۔

۲۰۔ ہم پر ہیت کرے رہیو۔ وہ دن اودھو سرت ناہن پھر پھر کا چھیو۔ دیکھے جات  
 ہوا پنی انگلیان یان تن کو دھیو۔ یان برج کو بیو ہا رالیو بھئیو سب پر بھو سون کیو۔

شیام سر بر کل دل لوچن کب درشن لیو۔ سب گھ لاٹ لاٹ اے سؤر پر بھو  
وہ دھڑا کے رہو۔

۲۱۔ جوگ نخلوری برج نہ بڑی ہو۔ یہ بیو پار تہار واد دھوا سیو سی پھر جی ہو۔ جا پے لے  
آئے ہو مدھ کرتا کے ارنہ سہی ہو۔ واکہ چھوڑ کے کنکب بنواری کو اپنے  
نکھ کھی ہو۔ موری کے پاتن کے کوئن کو مکھاہل دے رہے۔ سور داس  
پر بھو گئی چھوڑ کے کو زگن نرملی ہو۔

۲۲۔ رادھے نے بنشی چورائی اب ناجیون موری مائی۔ کھیست رہون کدم کی  
چھیان سب سکھین بلائی۔ بانہ پکر موری مری پھین لی کاٹھ رووت گھر جانی  
لکینان سمجھاوے جسموت بار بار اولیت بلائی۔ بانس کی بنشی جان دے  
موہن سونے کی دیون گڑھائی۔ سر پرتے بنشی یہ آئی بابا نڈ منگائی۔ موہنشی  
میرے پران لبت ہو اب کیسے جات بنوائی۔ اتنی سنکے گوال چھکت بھین کشن  
کو کنکھ لگائی۔ سؤر داس بل جات جسموت کاٹھ کو انت نہ پائی۔

۲۳۔ اودھو کا تقصیر ہماری۔ جب اکرو گول آئے کس راج ہنگاری۔ رتھہ  
چڑھاے لیٹے مدھ پڑ کو کر گویہن دکھاری۔ جو ہکو برج چھوڑا کیلے آپ جا کر  
تیاری۔ تب سے بکل رہت نش واسر جیسے یں جل نیاری۔ کھان پان بھون  
نین بھاوے نا بھاوے تن ساری۔ سب سنگار تہجے ہم آن بن نچ دی  
سیج اٹاری۔ کہین سردار آس چرن کی ہون یں سرن تھاری۔ دین ال  
دیا اب کیجے بکل بے برج ناری۔

۲۴۔ اودھو یں برہن متواری۔ جب سے گئے نین آئے شیامرے لاگی ہر دے  
دیواری۔ کون جتن میں کرون میری آئی رہت من تن جاری رجوبن انگ  
اننگ بھر آئے جیسے کسم رنگ باری۔ بن پنا انکو کون منادے کرے بہت دودھ

جسے چھٹی کمون کو درگن کی مل گئی سوت ہاری۔ تم تو جوگ کرت ہو پیارے  
ہمکو جوگ تجاری۔ کہیں سردار بہت دن بیتے نگ ہیرت بین ہاری۔  
کر پاسندہ موہ ملو دیا کر آؤ ویک بہاری۔ پیان میں برہن متواری۔

۲۵۔ پھر گئیں انگلیان شیاں بھاری۔ ہم تم موہن ایک نگر کے تم شیاں مل ہم گواری  
دادن کی سندھ بھول بسر گئی لاکھن دیت جب گاری۔ گلین گلین ہم و وہ چین  
تم جڑتے ہاتھی عمار سی۔ سو تم اب مہراج بھٹے ہو کاہے کاسنو ہماری۔  
کر پا کر داب بیک درس دو تلچھت ہیں برج ناری۔ حافظ داس کہیں کجوری  
ہو نمونہ نچ بہاری۔

۲۶۔ جو گر دھرمی میں پاؤں۔ تھری تان کمون تھری سنگ جو سرنیک مڑتے  
کر پاؤں۔ تم بس کری شکل برج بتائیں بس کر کے تھیں رجھاؤں۔ جو  
گیت رنڈت من گیا فی تھون آر آند پڑھاؤں۔ سنگ سنڈن اور کھنارد  
مادلو کو دھیان چھڑاؤں۔ مارت بند کروں رب سس گت پر بل پر باہ پر پنڈ  
بھاؤں۔ اند میں بجائے میں سازنگ ترنگ سمت اب رتھ بلماؤں۔ سنگ  
ہو د دیال میرے آراس من ہوئے سنگ گلاؤں۔ سو ردا س  
بر کھجان نڈنی دھرادھرن پراجل چلاؤں۔

۲۷۔ سینو برج کی دشا گوشائیں۔ رتھ کی دھو جا پیت پٹ بھوکھن دکھت ہو اٹھ دھائیں  
جے تم کہیں جوگ کی باتیں تے ہم سبے سنائیں۔ بار بار سنڈیش جٹو مت کت  
دوار لو آئیں۔ تھو کچھ ہم ہون سونا تو دین بند بسرائیں۔ سو ردا س  
جے بالا پن میں تم پر بھو گائے چسہ ایں۔ تن گین کو گوال نہ گھیرت مانو  
پھرت پرائیں۔

۲۸۔ کیو جیو مت کی آسیر۔ جہان رھو تھان نڈدولاری جیوہ کوٹ بر لیس

مرئی دلی و نہی گھرت بھراودھو دھری سیں۔ یا گھرت ہے واپسی سہی کو  
جو پیار و بھلائی۔ اودھو چلے سکھا جڑے مل دس پانچک بیس۔ اب کے  
برج تم پھیر بسا وہ سور داس کے ایس۔

۲۹۔ مرئی مکٹ بیت پٹ پاؤن۔ مم بسیر تو بدن برا بے تو نبشی مین شیم۔ بجاؤن  
مور نکٹ مورے سر سو ہے تھرے سیندور مانگ بھراؤن۔ پتیا نیر تھرو  
مین اورھون نیل امیرنج تھین اوڑھاؤن۔ شیم بکین برکھمان نندی  
مین جسو دکو لال کہاؤن۔ گھوٹکٹ کاڑھ چلو تم موہن مین کھ سے تو چیر  
آٹھاؤن۔ پھیر پھیر کو مان کرو تم مین چرن دھرشیش مناؤن  
حافظ شری اور رادھکا جی کی کون کون ابھلاکھ تیاؤن۔

۳۰۔ مرئی مکٹ شیم جو پاؤن۔ تھر و بھیش بناے سانورے ادبھت چرت دکھاؤن  
شری برکھمان سناتم باجو مین شری نند کو لال کہاؤن۔ تم کیول بر۔ حر  
بس کینھو مین بس کرتے لوک دیکھاؤن۔ سسدر من تم دھیان چھوڑائے  
مین تھر و جب گیان چھوڑاؤن۔ تم موہن سگری برج بالا مین اب موہن  
تھین دکھاؤن۔ تم جنانا جل تھکت کیو ہر مین رب شش چھن مون بلماؤن  
دان بیت روکت تم راہ مین جب یا ہی تھوڑنگاؤن۔ تم برج بال پناوت  
اُمین تک تھی تک تھی تھین نچاؤن۔ ایسی مان کون من موہن برکھ  
کو دھیان چھڑاؤن۔ حافظ اب شری لاڈلی جی کی کون کون ابھلاکھ  
سناؤن۔

۳۱۔ دیا ندھ توری گت کھ ناپڑے۔ دھن سے دھرم دھرم سے ادھرم  
اکرم کرم کرے۔ پتا بجن مارے سو پاپی سو پرہلا کرے۔ تم کے بند  
چھوڑاؤن کو پر بھوز سنگھ روپ دھرے۔ ایک گھو جو دیت رپ پڑ سوڑک



ترے۔ کوٹ گنواراجہ رنگ دینی سو بھوگوپ پڑے۔ گربشٹ ات ہی گن  
 اگر نچ رچ گن دھرے۔ ستیاہرن مرن دسرتھ کو بہت میں بہت پڑے۔  
 بید بت تیرو جس گا دے سوبل جگ کرے۔ تاکو بانڈھ پتال پٹھایو کیسے  
 سورتے۔

۳۲۔ کورے تچک شیا م کب آون۔ میں مدھ بن کی سرت کرت تھی وہ ہر کے  
 سنگ دھین چا وون۔ تے ہرا و دھونج گئے ہمکا جاے بے کبری کے  
 دا وون۔ تاہی کے اک بھنور پٹھایو اڑ بٹھورا دھاجی کے پا وون۔ اوڑو  
 بھونراب جا ویمان سے تھری صورت کے ٹھہر کما وون۔ ہم کا جوگ بھوگ  
 کبری کو برہا جرت اڑکل نین پا وون۔ بھشم رمانے پن کے منڈراب  
 ہم جوگن روپ بنا وون۔ نین چلت پنٹھ نین سوچے جب سے بھڑ گئے  
 من بجا وون۔ سورتا اس اودھو کچھ کہہ گئے رادھا کرشن کرشن  
 رٹ لا وون۔

۳۳۔ ہمارے پر بھوا وگن جت نہ دھرو۔ سسم درشی ہونا م تہار و سونی پار کرو۔  
 ہمارے پر بھوا وگن۔ اک نڈیا اک نار کما وٹ میلو نہر بھرو۔ جب مل گئے  
 تب ایک برن بچے گنگا نام پر و۔ ہمارے پر بھوا وگن۔ اک لوہا پوجا میں  
 راکھت اک ٹھہر بدھک پر و۔ سوڈ بڈھا پار سس نین راکھت کنین کرت کھرو  
 ہمارے پر بھوا وگن۔ اک مایا اک برمھ کما وٹ سورت شیا م بھگرو۔ کے  
 یا کو نہ باہ کرو پر بھو نین پر ن جات ترو۔ ہمارے پر بھوا وگن جت  
 نہ دھرو۔

۳۴۔ ان میں کون رادھکارانی۔ ہنس رکن پوچھت سکھیں سے گوڑھ پن  
 برڈ بانی۔ نیلمبر جا کے تن سو ہے کھ پرٹ لپٹانی۔ سو کھیست

بر کھان نذنی مدھر مند سکبائی۔ رس کے بس کینھے من موہن سببت چبت  
سیانی۔ درشن بن ترسین دو دینان جیسے مین بن پانی۔ شیو بر مھا  
جاکو دھیان دھرت مین سورادھام رانی۔ سور داس سنسن کے  
کاج گردھر ہاتھ بکانی۔

۳۵۔ آج رادھکانے روپ بنایو۔ ایلی الاک تلک کیر کو تانچ بندن بوند سہایو۔  
مانو پورن چند رکھیت چڑھ لڑ سربھان سول گھائل آیو۔ دیکھت نببت کت  
ہنین آوے مکھ چھب اپا اند بجا یو۔ کانن کی بیرنات راجت مانو مدن رت  
چکر چلایو۔ کنجن کچت رچت ہنالا بھوہن کے نگ بھن سہایو مانو مرگ امرت  
بھو بھو جن پیت نہ نببت دیت مدھر کایو۔ جیون دیک و دیوت بھون مین تمر  
سکچ شرنالت آیو۔ اتنی پر ہنین ملت سور پر بھو نو ورتن در پرن دیکھلایو۔  
۳۶۔ مدھ بن تم کیسے رہٹ ہرے۔ تمھرے ترے ہرنسی بجا دین شا کھائیگ کھڑے  
ادھم تلج لاج ہنین تم کا بھولن پھیر پھرے۔ ہمری آس تنگ چھایا کی جب تب  
ہوت کھڑے۔ تم نہ مری بر کھیان نذنی بھیت انگ بھرے۔ جیسے جل بن مین  
دھکت ہر جل ہو کے جیو جرے۔ کنجن کنجن پھرت رادھکانین نیر بھرے۔  
جو آدین سوی منگل گا دین سن سن حال جرے۔ سور داس سوامی  
تمھرے درس کو برج باسی بھرے۔

۳۷۔ ڈسوہین شیم ہو جگم کارے۔ روم روم بس چھاکے گیو ہر چتوت سوانا  
ڈارے۔ بیگ بلا ڈگر گو پار جو یہ بس کا اوتارے۔ جتتری کرت منتر ہین  
لاگت کرا واپے سب ہارے۔ بن بر جراج پیر کو جانے جو یہ کچھ کو اوتارے  
کما کون کچھ بس ہین میر دید گئی سب ہارے۔ برہ بھاکی پیر کھن اہو  
سومو نہ ڈارت مارے۔ بھلی کر می اودھو تم آئے بند دے پے بہارتے

سور داس گردھ کب آے ہن رکھی ہن پران ہمارے۔

۳۸۔ اکی را کھ لیوہ بھگوان۔ مین انا تھ بیٹھی درم ڈر یا پار تھ سادھے بان۔ کر شرادھ  
ڈھکیو پار تھی اوپر اوڑت سچان۔ دو ڈو اور بھو ڈھکیو میرے کون او بار  
پران۔ رام کنت پر ہلاد او بارے ساکھی نلم پران۔ من کی و بدھا چھانڑ  
بھنگم واکو دھرو اب دھیان۔ ہر سمرت کھ ڈسو پار تھی کر سی چھوٹو بان۔  
سور شیا م شر لاگ اچانے جو کر پاندھان۔

۳۹۔ بھجو من رام چرن دن راتی۔ رسنا کن جپت کو مل پد نام لیت اساتی۔  
جا کے جے کنت وارن ڈھکھ تینون تاپ سراتی۔ کنت پوران سنجش رگھو کو  
سُن جو رات ہیہ چھاتی۔ شر و تسمت سوشیل سو ہرجن کرت صلاح سہاتی۔  
رام چندر کو نام امیرس سورس کا ہے لکھاتی۔ سمت سورہ لائے اکتیا جھٹھ  
اس چھ سوانتی۔ تلسی داس اک و نی لکھت ہن پر تھم عرض کی پانی۔  
۴۰۔ وہان لگ نیک چلو نذرانی۔ دیکھو ست اپنے کی باتن دودھ ملاوت  
پانی۔ ہم سے تم سے بیر کمان کو ہین دکھاوے جوانی۔ میرے شر کی سرخ  
چونری زرس گورس سانی۔ یا برج کو لسیو ہم چھانڑ و جے نشچے کر جانی۔  
سور داس اوسر کی برکھا تھوڑے جل او ترالی۔

۴۱۔ پوچھت جینی کمان رہو پیاری۔ کون یہ سیس بار گندہ دینھے کن یہ سندر  
مانگ سنواری۔ کھیلت کھیلت گئی نند با گھر جسودا میا ہیہ مانگ سنواری۔  
لکھانے کو دیو ما کھن مصری اوڑھن کو دئی سندر ساری۔ موکر پکر پاس  
بیٹھا یو تم کا نگلے ہین وین لاگین گاری۔ موتن چتے چتے ڈھو ماتن  
تب بدھ ماتن گود پیاری۔ سور داس سنن کی دایا من مان دست  
بیاہ بچاری۔

۴۳۔ کیو جین جو گنی رادھے۔ جب تے ہر مٹھ پوری سو مہارے تب تے  
سگل جوگ ہم سادھے۔ سوانسا نل آس آون کی سبلی شیا م نام کی بانڈھے  
دھونی دھوان ہیو دندکت اہونیش دن کرشن کرشن انو رادھے پچھیدے  
تن بیدھے بر بانل او پر رہی مین ستر سادھے۔ سور شیا م موہن جان  
تیاگ کئے جات ناہن کون اپرا دھے۔

۴۴۔ اودھو شیا م سینی کا کے۔ ایسی لیل کینھی برج مون پھیل رہے جس وا کے  
جب رتھ ہانک چلے مٹھ بن کو گو بن رو کے نا کے۔ ات مٹھرا آوت  
گوکل نگر سی بچ پڑے مین جھانکے۔ مور کٹ کی ادٹ لنگ رہے بیٹھ  
قدم تر جھانکے۔ آٹھ ماس نوا و در مون را کیو بھئے نہ اپنی ما کے۔  
دودھ دہی گوکل مون کھا یونیک نہ برج تن جھانکے۔ آپ تو جائے وار کا  
چھائے کر کو بری سنگ ناتے۔ سور شیا م سون اتنی کیو لاگت  
نکل مون ٹانکے۔

۴۵۔ سنجو صومت تور کھائی۔ ڈگر چلت مون سون رار چائی۔ مین جمناسل  
بھرن جات بھتی۔ بانہ پڑ موہ ناچ پچائی۔ ماتھے گٹھ انوپم سو ہے۔  
نکھ سو بھا کچھو کسی نہ جانی۔ بانکے بہاری پر بھو کے درس کو بنو کرت  
اگر سیں نوائی۔

## ہولی

۱۔ نام محمد و دُجگ پیارا۔ ایسا پرش مت بسراؤ دین کا کھنہ تمھارا۔  
جلت بھان پرکاش بھئے مین سب جگ بھو ہوا دجارا۔ پنچہ کر دیو ہے  
نیارا۔

۲۔ باورو ہر سکھی گیان ہمارا۔ بالاپن کھیلو سکھین سنگ بھو کو قول قسم ارا۔ جب  
سردھ آوے پاپنے کی کانیت تن من سارا۔ بھول گیو سب گیان ہمارا۔  
گونے کے دن آنکچا نے پیا پھوانو ہارا۔ چار کمار ڈولی یسے ٹھاڑے  
اُترے مین آئے دوارا۔ بڈا کی مانگت بارا۔ سنگ سیلی دیکھن آئیں جھوٹ  
ساتھ ہمارا۔ مات پتاوداع کر دینھو ساعت کو کیونہ بچارا۔ اب پردیس  
سردھارا۔ بھوگ واس بے مورے چھوٹے چھوٹو جگ پر وارا چھوٹو داس  
بھئے اب اکیلے کو وینین ساتھی ہمارا۔ دانا کرے اُپکارا۔

۳۔ برج کے موہن موہن صورت دکھائی۔ صورت دکھائی موری سمدھ لہرائی  
ہیں بیچ گیو ہے سائی۔ رات دنا موہن چین نہ آدت کیسی یہ پریت لگائی  
نین موہے جات چھپائی۔ برنڈا بن کی کنج گلی مان مل گیو کرشن کھائی۔  
کمت ہتی کچھ کہیں نہ پائی۔ کیسو ہو ڈھیٹھ کھائی۔ کرت ہے جڑائی  
ہوری نین برجوری سانورے کچا سون آنکھ لگائی۔ یہ چل بل نوز  
ایک نہ چل ہو ہم سے بات بنائی۔ پریت کمون اور لگائی۔ جب سے  
بھئے متوارے خادم تب سے بھی رسوائی۔ بھاگ کی لاج  
تورے ہاتھ ہو موہن گھٹ ہی مون صورت دکھائی۔ موری  
اتبو بن آئی۔

۴۔ برج مون سکھی۔ سی مین نارہ ہون۔ بن تقصیر شیا م گریا دین ریت بھرے  
کے سیون۔ دھرتی کہا ملک جھمارا اتے جاے بیسون۔ آخر برج  
اب رہن نہ پیون۔ مین تو کو پی غریب ذات کی تم من نابراے ہون۔  
تم شیا م بیان برج نایک تا سے رار بھپون۔ چھوڑ برج کمون اتے جیون۔  
کر کے سنگارا ور پھرا بھو کھن مین دوہ بھن جیون۔ جھنڈ جھنڈ سکھین کے

بچ نہیں گاری کھاری سیون۔ اپنی مر جاوے ہون۔ جو من آوت سو کہ  
 بھاجن ایسی ناب سیون۔ سبت نہیں اُنکے کچھ کھیرے جو ایسی  
 کوہیون۔ نکس کمون انستے جیون۔ کچھن داس منادوت موہن اپخت نا  
 اب کیون۔ شری کرشن کہین کر جو رے اپنی بانہ بسیون۔ ہس  
 کھو جن مین اب جیون۔

۵۔ موری مانو سیکھ دش کندہ رگھیر تے بیر کر ونا۔ سو جو جن مر جاو سندھ کی  
 سو کوئی بانہ سکے نا۔ تاہ بانہ اترے رگھندن سنگ بھال کپ سینا۔  
 سمر کو وجیت سکے نا۔ ہوری سی لٹک جراے دلی ہو اب تم بھاگ بچو نا۔  
 کر کر داپ بیر سب تھا کے پاوک پر بل کھجے نا۔ جگت کھو ایک چلے نا۔  
 تم جیوت ادوات ہارو سا بچی کو پیہ بینا۔ کینھی رار نہیں براہوتا سے  
 جاے ملو نا۔ بھاگ ہتون لوگ بچو نا۔ مین تر یا ہو بھانت سکھاؤن نشچر کان  
 کرے نا۔ تلسی داس موڑھ بھو راؤن چھوٹے ہیہ کے نینا۔  
 تہہ کھو سو جھ پرے نا۔

۶۔ برج موان آج ہر ہوری مچائی۔ باجت تال مردنگ جھانجھ ڈھوپ منجیرا  
 شمنائی۔ عبیر گلال کے باور چھائی کیسر رنگ بر سائی۔ کھوب سب ہوری  
 مچائی۔ اوت تے آئین نگہ رادھکا اتے کنور کھائی۔ ہل مل پھاگ پر سپر کھیلن شو بھا  
 برن مچائی۔ ند گھڑ جت بدھائی۔ ہسلا برج من ہر ہوری مچائی رادھکا  
 سین دلی سکھین کو جھند جھند آٹھ دھائین۔ لپٹ جھپٹ لائین کرشن کنور  
 کو پر بس پکڑ منڈائین۔ لال کو ناچ پچائین۔ بھلا برج مین ہر ہوری  
 مچائی۔ جھین لیو کھ مرلی پتیا مبر سر سے چونری اڑھائی۔ بندی بھال  
 نین بچ کاہ جرنک بسیر بنائی۔ منومئی نار بنائی۔ بھلا برج موانا

سکت ہو مکھ مور مور کے کمان کین چترائی۔ کمان گئے اب نند ببا جی  
کمان جومت مائی۔ لال کو لیت چھڑائی۔ بھلا برج مون ہر ہولی مچائی۔  
پھاگ لیے بن جان نہ دیون کر ہو کوٹ اُپائی۔ لیون بکار کسر سب دن  
کی تم ہو چکل چبائی۔ سو آج پکر ہم پائی۔

۷۔ ہو ری کھلت اودھ بہاری۔ کرٹ مکٹ مکرا کرت کندل کام کوٹ لمہاری  
پنجن ہاتھ رنگ لیے ٹھاڑے رام ہاتھ پکاری۔ باجت تال مردنگ بھاٹھ  
ڈھب اور بجت کرتاری۔ اُٹ گلال گٹھن گھورن لے غیر مکھ ماری۔  
ہل مل پھاگ پر سپر کھلت شیو سادھ ہوٹاری۔ شیا مل گور کشور منوہر  
پریت رنگ ات بہاری۔ ات مین رام سکھاسب مچرت امنین راج دولاری  
کیسر کنج مچی گلین مین گوری داس لمہاری۔

۸۔ ہو ری کھلت جنگ دولاری۔ روپ کے تھال گلال بھرے مین کنجن کی  
چکاری۔ گور بدن نیلا مبرا ڈرے مکھ پر میر نیاری۔ سکھین کے سنگ سدھاری  
پتیا مبر کی کچنی کاچے سر کے بچ سبھاری۔ پنجن اور بھرت رپ سودن  
پھینٹ گلال سبھاری۔ سکھ کے مکھ پر ماری۔ جا کو بید بھینن پادرت  
شیش شاردا ماری۔ پنجن سنگ پھرت کنجن مین لے غیر مکھ ماری۔ سلی  
سب دیت مین تاری۔ گلین گلین دھوم مچی ہر پھاگ کھلت زناری۔  
گوری داس کت کر جورے ہر چنن لمہاری۔ بیک سمد لیو ہماری

۹۔ مچے سے پھینکو غیر رنگ ذرا میری اور پچائی۔ شری برنہ ابن کی  
کنج گلی مین لائے مین گوال بلائی۔ اُٹ نے رنگ پلت رادے کو سکھین لے  
سنگ دھائی۔ گھر چوں اور سے آئی۔ نندن کو پکڑیو ہی بھگوا مین لیون  
منگائی۔ سبز گھنگری سنخ چوندری بھامن روپ نہای۔ کرشن کوناج

نچائی۔ شبیا شام بھاگ دو کو کھلت آنڈ رنگ مچائی۔ ایسی دھوم مچی  
 برج بھتیہر شیو دیکھن نت جائی۔ بھیکہ گولی کو نبائی۔ باجت نال مردنگ  
 جھانجھ ڈھپ اور بخت شہنائی گوری داس آس چرن کی کاہے کو دیر  
 لگائی۔ سرت ہماری بسرائی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو ری گوری ہوری کو کھلتا۔ نیٹ نلج لاج بنین دیا۔ دیکھو دیکھو ری  
 گوری۔ چھمک چھمک پگ گھنٹہ و بجات ناچت تا تھئی تھئی تھئی تھئی۔ دیکھو  
 دیکھو ری۔ دے دے گاری ماری پککاری چو نری پھار ڈاری کنور کھتیا  
 دیکھو دیکھو ری۔ برجوری موری بھیان مروری ساری رنگ بوری پھوڑی  
 دوسہ کی لتا۔ دیکھو دیکھو ری۔ پر بس بھئے آن پھنسی ہون پیا غمٹ  
 موسے کرت ہنسیا۔ دیکھو دیکھو ری گوری ہوری کو کھلتا۔

۱۱۔ مین تو کر پاندہ شرن تہاری۔ چتر پتی را جادو جو دھن لاگی سبھات بھاری  
 بیٹھے بھانت بھانت کے را جاتن پنج کرت اگھاری۔ کہا ہر مرضی تہاری۔  
 مین تو بھروسے تہارے رہت ہون سدا ہی گنج مہاری۔ آؤ بیگ دیا اب کر کے  
 ناہن تو ہوت اگھاری۔ لاج جاے ہنواری۔ چیر پریش بھو پر بھو ترستے  
 بڑھو لیشن ادھکاری۔ انیچت انیچت بھجا تھکت بھئے بیٹھو مان من ہاری۔  
 چھانڑو دی دُر پدکاری۔ کہین سردار سدا کے رچھاک را دھار من مزاری  
 آسے دیال بھئے داسن پر را کھی لاج ہماری۔ کری ہر برج کی تیاری۔ مین تو  
 کر پاندہ شرن تہاری۔

۱۲۔ اودھو جی بنین آئے کھنائی اُن موری سرت بھولائی۔ ایسے بھٹے اب  
 موہن جو دھیو بسرائی۔ درشن بن ترست مین نش دن اُن کبری کی سچ بنائی  
 ہیمن برج مون ترسائی۔ ہکو سوچ کتھار ور پیت ہر جھن چھن جیسرا کلائی۔



چونک چونک گر پرت سیج پر روے روے زیر بھائی منون میگو اچھر لائی۔  
 جیون چترک سوانت کے کارن نش دن پیر لگائی تیسے پیا پیا مین پیرت  
 کب مل ہو جد و راری۔ تھاسگری مٹ جائی۔ کہین سردار سکل برج بنت  
 کرین شوچ ادھکائی۔ تاہ سے آئے جد و نندن ملین بے اٹھ دھائی۔  
 گئی من جیون پھر پائی۔

۱۳۔ نین مانت جنو داست ترو۔ مین دو بچین جات سکھی ری موہ مارگ مین  
 گھرو۔ دو مٹکی لیکے مہ پٹی کپڑ ہار جھک جھرو۔ کہا نین مانت میرو ناکون  
 انت سے آئے موہن ناکون اور سیرو۔ ہم جانین ہکو تم جانو یا جی دوہون  
 کو کھرو۔ رار کے ناہین نہرو۔ جاے کے کیون کنس راے سے ہر  
 برج واہی کیرو۔ سوچ سمجھ دیکھو جیہ اپنے تاتے تھین اب پیرو۔ ہر کھو  
 بہت دھمکیرو۔ کہین سردار گئیں سب سکھیاں دیکھی سکھا گھنرو۔  
 لوٹ چلین اپنے اپنے گروہ دیکھو شام اینرو۔ بے پکر و نند چرو۔  
 ۱۴۔ جب سے سکھی رت پھاگن آئی۔ پھاگن پھاگ بے سکھی کھیلین بن پیا  
 کچھ نہ سہائی۔ اٹھت پیر دھیرن ناہین برہ تھادھکائی۔ کون کا سودھ  
 جائی۔ جب سے گئے موری سدھ بسرائی لکھ پتا نہ پٹھائی۔ ہیرت مگ  
 بتیت نش واسر نین آئے پوہر جائی۔ پیت کون اتنے لگائی  
 جو کوئی آئے سندیس سناوے تا کے مین لیون بلائی۔ جنم جسم کی  
 چیسری کہاؤن لکھ لے کا غذا لائی۔ کمت ہون رام دوا لائی۔ ایسے سے  
 مین پیا مورے آتے کر لیتون من بھائی۔ نر پت ہر دے لگاے  
 پریم بس سب دکھ دیون بہائی خوشی جیسہ مان ادھکائی۔ جب سے  
 سکھی رت پھاگن آئی۔

۱۵۔ سنیان نے موری سرت لباری۔ پیا بن جو بن باد جات ہو ہی شوج جیہ  
 بھاری۔ ہیرت باٹ نین آندہ بھنے پتیاں نہ پھٹی اناری۔ میٹھ رہے کر فٹکاری  
 جو گن ہو ہی کے بھجھوت رماقی۔ پھر کم رنگ ساری۔ لوک لاج کل کا تیاگ  
 کے رہتی میں بستر اگھاری۔ دھرون نولاکھ اتاری۔ برہا جتناں جرد جات  
 ہو لاگی کر سیکے دیواری۔ بیگ مجناومت آئے جو نہ وئی تاج دیتیوں من کی  
 بیزاری۔ پورن کرو اس ہماری۔ لچھمن واس سنگ سوتن کے  
 کئی مت پلٹ تھاری۔ بس کرنے کی جگت ہو جا بن موہ لیٹن پر ناری۔  
 بڑے تم چتر کھاری۔

۱۶۔ برج کے کاٹھ ایسی مری بجائی۔ سودت تھی سنگھ چین اٹریا مری بھنک سن پائی  
 بیا کل ہوئے کے میں اسے مری سکھی ری اٹھ پانگا تے دھائی۔ بھروان  
 جیسے بھرائی۔ مری کی تان بان ایس لائی کھرا لٹا نہ سہائی نہ گھاوہ گھاو  
 لگو ہر دے بچ بید اندیت دکھائی۔ بوا دکھ ویت بتائی۔ جب تے گیوہ پھر  
 من موہن کبری سے پریت بڑھائی۔ بتے گئے کوئی پائی نہ پھٹی ہماری  
 سرت لباری۔ تنک تھیں لاج نہ آئی۔ جو بن جو رہے سیدی آئی رت  
 پھاگن کی آئی۔ خوشدل پیا کا بن پاؤں مندر مان تب جیرا ہسائی۔  
 کستہ من رام ڈھائی۔

۱۷۔ سکھی ری اب رت پھاگن آئی۔ جب سے شیا م گئے پردیسا چھن چھن جیہ  
 اٹھائی۔ بھو بن بھو بن جیہ ہم تیا گے کل کی لاج گوائی۔ دھیان آن سی  
 سون لگائی۔ کون سی چوک پڑی من موہن جو میری یاد بھلائی۔ ہم کا تیاگ  
 دیس اکیلو متھرا مری ہسائی۔ پریت کتھا سون بڑھائی۔ ناکو و آوت جاستہ  
 ٹوہر جو بنین پاتی بھائی۔ بھول گئے سب نیہ کی باتن کہاں گئیں چترائی

جو تم دین بھلائی۔ چوہا چندن ناچھو بھاوے ناہنس بول سُمائی کر پا کر و مہاج یا کر  
بیک ملو اب آئی۔ کشت سے کٹ جانی۔

۱۸۔ رات پیا بن نیند نہ آئی۔ جب سے بچھڑ گئے من موہن برہا لگن جانی۔ کوکل کوک ہوک  
اُجبت ہو ترس ترس رہ جانی۔ شبام کو کوئی دیو ملانی۔ چو یا چندن اور ار گج  
کیسر رنگ نہ سُمائی۔ دے نندلال حال جو اے ہن ناہن ہلال کھائی۔ پران  
اب دیون گنوائی۔ سونی سچ ادھک ڈر لاگے چھن چھن برت گنوائی۔ جو بن جوہر  
اُننگ چھیتن پر بن پیا کون مٹائی۔ سسی انگیا بنین جانی۔ گرم رکھ بنین مٹ مٹائے  
جو دودھ انک بنائی۔ کہین سردارست بھئی کجا را کھے شام سکھائی۔ بہن  
سج مان ترسائی۔

۱۹۔ سانورے کے چرت سنوری۔ ایک سے برج کی سب کھیاں جات بہتین جل کوری  
بنغن بہت گھنٹین جھانین کوئی سانول کوئی گوری۔ کرت جل میں جھک جھوری  
تجاہی سے برجراج سانور و امبرٹ پو پھوری۔ لیکر چیر قدم کے اوپر پڑھ گیو  
نندکٹری مت من آند سون ری۔ لی بڑکی ہوہر واچھری جب ایک کھی جل سونی  
بننا کے ٹٹ پٹ نیق دیکھے کہت سین سون سنوری۔ چیر سب کون ہروری تب  
سب مل پٹ ڈھونڈھین لاگین کوئی بنین درشت پڑوری۔ تا بن ایک پتر برج  
بن بننا کہت قدم پر کوری۔ چیر سب جاسے دھروری۔ بولت کرشن مدھرس  
بنیان تم سب لاج پھوری لاج چھوڑ سنکھ جب ایو تب پٹ پیو گوری۔ ٹیک تم پٹ  
موری۔ تب سب مل کے نمان پکارین کرشن ٹیک بنین چھوڑی۔ لاج چھوڑ  
سنکھ جل آئین نیکھ دیکھ ہنسوری۔ چیر دیو سب کوری۔ سور داس سوامی پٹ  
درشن کو یہ پوری رنگ پوری۔ چھن مان پار کرت ہو ساگر من انکو یا پوری  
چو سر بھا دن کوری۔

۲۰۔ اب تو ملب نین دیت دیکھائی۔ بار بار مورے گرہ آو۔ بن نگرے کے لوگ  
چوائی۔ گھر گھر میسر و نام دھرت ہن ستیان سے لاگ لگائی۔ سو  
اگر بن پت موری جانی۔ پت تو موہن کھڑے ہاتھ ہر پت گئے پت نین  
پائی۔ ایسے جتن سے پریت بنا ہو چرین نہ لوگ لگائی۔ پریت ہم تم سون  
لگائی۔ بیاگل یا نیش دوس رہین سب برہا تنہا سر سائی۔ تلچہ تلچہ دھرنی  
گرین سکیمان تم بن کر سن کھائی۔ تھین دیا نین آئی۔ پریت تھاری عطر  
سو گندہ دل مل انگ لگائی۔ اوٹھت سو گندہ باس بھلی آوے آپہ آپ  
بائی۔ پریت نین چپت چھپائی۔

۲۱۔ سانورے سنگ سکھی مین جیون۔ ہونی ہوئے ہوئے سو اب ہن جس  
اچس کا نہ ڈرے ہون۔ کمار ساے میر کو کو کر ہے برج سے پران  
گنوہون اب برج مین نین رہ ہون۔ آخر سب مل نام دھروہ اور کما  
کوہے ہون سات پتا ہنگی نین مین ہون جاے کے کنٹھ۔ لگے ہون۔  
پران نین کلے ہون۔ تلچہ تلچہ جیرا مین ان بن کب لویان ترے ہون  
جو چاہن سب نام دھرن اب مین نین نیک ڈرے ہون۔ نکس کون  
انے رہیوں۔ من مانے سب لوگ کمت ہن سو کب لو کووے ہون۔  
تاہے نج برج کو اب سجنی جاے کون انت بے ہون۔ حافیل  
مر جاد نچے ہون۔

۲۲۔ ہرے جاے یہ کو کو کوری۔ جادن تے برج راج تجو برج مادن تے  
بسروری۔ بھو گھن بسن آسن نگھاسن سوانس او سانس رہوری بجا  
اب کاسون کوری۔ آئے ببت کنت نین آئے پنٹھ دلوک رہون ری  
کوکل کوک ہوک ہم لاگے برہا ہر دے دھوری۔ چھین تن دیت بھکوری

تر بدہ سمیر تر سم لاکت پیر بجات سوری۔ پلو پنج کج مدہ کر دھن سمن سماج  
دھوری۔ دھیر نین جات دھوری۔ جان انا تھہ ناتھہ ہت کر سم انا تھہ کرن  
پروری۔ چھیم کرن ہر آون سُن کے تاتے پران رہوری۔ جھا کچھو دور  
گنوری۔

۲۳۔ نبشی بٹ ہوئی رہن ہو ری۔ نند لال بر کھجان لاڈلی سمیت پر تھم کروری۔  
مور نکٹ مکرکت کنڈل وارون رمی دت ایک ٹوری۔ شرون جھک ہین  
کور ی۔ نبشی تان گان کنکن دھن سُن من دھیان مڑوری۔ کنکن جھنک  
گھنک گھنکن کی کھک مرگ موہ یوری۔ چکرت بن دیو بیوری۔ کیسر رنگ  
انگ تک مارت آن عبیر لوری۔ شری بر کھجان ستا سکھین سنگ شری پت  
یا نہ گوری۔ چنے تھک مور ہنسوری۔ تر بدہ سمیر تر جھنا کے یا بدہ بھاگ  
رچوری۔ چھیم کرن جن ہیت کر پاندھ برج ما پر گٹ بیوری۔ سکل بکھ  
دور کروری۔

۲۴۔ گور یا بھئی ہین جو بنوان کے باری۔ کھلت تھی اپنی لڑکیاں سب سکھین بانجھ  
او گھاری۔ جب جھتین پر آگے جو بنوان بانہہ کپڑ بٹھاری۔ کھیلن مت جاؤ  
ڈلاری۔ بیاہ کے باجن باجن لاگے انگنا میں ہوت تیار ی۔ آگے آگے  
مورے ستیان چلت ہین پاچھے سے ڈولیا ہماری۔ بھئی سسرے کی تیار ی  
سبھے سنگھار بن پرے ہم کانئی رسوم سچاری۔ ہمرے سنگ کی سکھی سہیلی  
مُچ مُچ مانگ سنواری۔ بھئی گونے کی تیار ی۔

۲۵۔ اودھو ہمری تم سندھ سبرائی۔ آپ تو جاے دواری کا بچاے ہین بیان  
بمانی۔ کیل کرن کچا سنگ اپنا ہم کا جوگ پٹھائی۔ نئی یہ چال چلائی  
کاسون کون ماودھو دکھ اپنا نین کو دیت دکھائی۔ ہیر ہیر گنن ٹھٹ

بھجے آئے نین کرشن کھائی۔ دھون کو نے بلائی۔ جیسے دکھت جل بن پھر با  
کلب کلب رہ جانی۔ تلپہ تلپہ جیوجات ہمارو نین کو کو چلت او پائی۔ نین  
سر کا جو دھائی۔ دین دیال کر پاب کیجے دیجے درشن آئی۔ نئے جنم  
برہمنی پا دین روگ تھا سب جانی۔ حافظ رام دو بائی۔

۲۶ سنو کھی آج بلم رہے کمون کا تھا۔ گوکل ڈھونڈھا ہر بن ڈھونڈھا  
ننگا گنوں برسانا۔ کھیلٹ ہوئے ہن کمون برج کی سکھن مون اے ہن  
تو کر ہن بہانا۔ تے ہن نین صاف ٹھکانا۔ ہمسے کھے چلو سچ بناؤ ٹھہرا کسا  
ہم مانا۔ ہمسے حتر ناری کو کو برج مان تا کو دیکھ لہجانا۔ ہن من بھایو ستانا۔  
۲۷ شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ شام سنگ کھیلین۔ ات رادھات سری  
نندن دو دل رنگ رچوری۔ برہماوک بھسے کن گگن پر شور مچو چوں  
ادری شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری۔ ایک ہاتھ پکڑو چندرا ول دو جلا گوری  
رادھے چھین لئی دھرم لیا پتھر پت چھوڑی۔ شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری  
نبی کرت ادھین سانور رادھاکرت ٹھہوری۔ فرحت دھن دھن  
نندن دھن برکھجان کشوری۔ شام سنگ کھیلین رادھکا ہوری  
۲۸۔ منہ لگو میرو شام سندر سون۔ بھلانیہ لگو میرو شام سندر سون۔ ابونت  
سبھے بن پھوئے کھیتن پھولی بر سر سون۔ مین پیری بھئی پیہ کے برہے  
نکست پران ادھ سون۔ کو جاے بنشی دھ سون۔ بھلانیہ لگو  
پھاگن مین سب ہولی کھیت ہن اپنے اپنے بر سون۔ پیاکے بر وگ جوگن  
ہوئے مین کسی دھور اڑاوت کر سون۔ چلی ٹھہرا کی ڈگر سون۔ بھلانیہ لگو میرو  
ادھو جاے دوار کا مین کیو اتنی عرض موری ہر سون۔ بر ہا بھاسے چرا  
جرت ہر جب سے گئے تم ٹھہر سون۔ درس دیکھن کو مین تر سون۔ بھلانیہ لگو

میرد شام سندرسون۔ سور شام موری اتنی عرض ہر کر پائندہ  
گرد مرسون۔ گری نڈا نا و پرائی ابلی ابارا و ساگر سون۔ عرض موری  
رادھا برسون۔ بھلا نہ لگو میرد شام سندرسون۔

۲۹۔ کرے کون بہا نا گون ہر انگنا۔ بھلا کرے کون بہا نا۔ سب سکھیں مان  
چو ز موری بلی دوجے پیانگھ جانا۔ تیجے ڈرموہین ساس نند کا چو تھے  
پیادہین لٹھا۔ گون ہر انگنا۔ کرے کون بہا نا۔ پیم نگر کی راہ کٹھن ہر  
وہان رنگر نر سیانا۔ ایک بور دید یو چو ز مون تا سے پیانچانا۔ گون  
ہر انگنا۔ بھلا کرے کون بہا نا۔ راہ چلت ست گڑے و جہن انکھا ہر  
نام کھانا۔ جب کر پائی ہوئے ہر مو پر تب لگ جڑ ہے ٹھکانا۔ گون ہر  
انگنا۔ بھلا کرے کون بہا نا۔

۳۰۔ نند کی نند دیکھو ہوری چائی۔ مین جہنا جل بھرن جات تھی مارگ بچ لگائی۔  
کھنچ لئی موری نازک ہیان ساری لگیا بہائی۔ دیت مین رام دہائی۔  
بھلا نند کے نند دیکھو۔ سب سکھیاں مل پھاگ کھلت ہین انہیں اچانک  
آئی۔ جات رہی موری ماتھے کی بند یا ڈھونڈا پھر ہی نہیں  
پائی۔ ساس اور نند سائی۔ بھلا نند کے نند دیکھو۔ کیس جھٹک  
مورا سیس نوا یو ایسی کھنچی رکھائی۔ برجوری موری جھنی مندر یا ناز  
مر کی کھائی۔ مشتری پیا کو لاج نہ آئی۔ بھلا نند کے نند دیکھو  
ہوری چائی۔

۳۱۔ ارے سانورے برج کھیت ہوری۔ عبیر گال دو کر منیے گھونگھٹ  
کھول موری۔ بھر پکاری سنکھ ماری چو ز رنگ تے بور سی شام کھی  
ڈھیٹھ بھتوری۔ ارے سانورے برج کھیت ہوری۔ بانکے بہاری

داس چرن کو ٹھاڑھوڑ ہو کر جوری۔ بیگ کر پاکیے نڈن نڈن سدا لباً  
 موری۔ سرن اتوین گیوری۔ ارے سافورے برج کھیلت ہو ری  
 ۳۲۔ اری کیو مانگ سنوارو ہماڑی پیا ملن کی بوت تیار ی۔ بالا پن سکھین  
 سنگ کھیلو چوٹ ماڈکھ بھاری۔ کون جتن کر پو تھیمون کیسے کرب  
 زبکاری۔ جری گت ہو ی ہر ہماڑی۔ گونے کے باجن لاگے ڈیا  
 دروزو اپہ ٹھاڑھی۔ لوگ کم کے روت سارے پیٹ باپ متاری  
 وداع اب ہوت ہماڑی۔ ناموین گن ڈھنگ بارے جونوان باری  
 سمجھ ہماڑی۔ ہولی کھیل ہم کیسے پیا سنگ ہم بین پنٹ اناری۔ پیا مورے  
 چتر کھلاڑی۔ ناگن سکے ہم کو ڈنادرنگن گھیرے بھاری۔ تا کو ڈاب  
 سدھ کو یو یا آس بنی جی بھاری۔ کرین آپے چھکاری۔

## ٹھمری

موری بے دردی سون لاگی پریت۔ ہر دے لبست ہر آنکی مور تیا اب  
 موہن بھے میت۔ جیت مرت ہن نین بھرت ہن بھول گئیں سب دس  
 کی بیان۔ منظر کینھی ان ریت۔  
 متوارے نینان تارے پیارے۔ جھوم آئے جیسے بدراکارے  
 لٹ چھٹکائے عبیر لٹائے چند نکٹ جس چھٹکے تارے۔ چھپائے لیلہ کھلائے  
 کٹرا ہنگ کر جواپہ بر چھی مارے۔ جائے آپ پردیسا چھالے جائے  
 جیا موراد کم کے مارے۔ مارے تھک توری پنیاں پرت ہون ہور



پیائی گھبریا لارے۔ جا کے کہو کوئی منظر پیاسے جیہ جات مورا تورے مارے  
متوارے نینان۔

۳۔ نبی کو بجا کے سنا کے سلی من ہر نیچو کر باوریا رے۔ کنج سمپ جہنا کے  
تٹ بسیا بجا دے ٹھاڑھوگر دھریا رے۔ چل من چتون چنچل چت بھون  
مشکوت نوریا رے۔ ہن دھرن ادھرن مری کی سدر تا کو سا گریا رے۔  
للن پیاداجب کے داری جگ جگ جیو شامیارے۔

۴۔ تنک بجاے جیورے بسا کے بجویا۔ بہت دن پیچھے مورے گھر آئے ہو  
دھن دھن بھاگ بن جیا۔ للن پیپر کرو کر پاب بگرے کے بنویا۔  
تنک بجاے جیورے۔

۵۔ جھولا جھون من نا جاؤن رہی کا ہے کو کنھائی بیان گت جبارے۔  
روپ کی نویلی ہون اکیلی ناسیلی کوئی کرت ٹھٹھولی سوے جیون جیون  
ہٹکت یون تیون مانت نارے۔ جانت کنھائی ہون ڈھٹھائی چترائی  
توری کرونگرائی حقوری تم ہی انوکھے للن پیاجھیلارے۔

۶۔ چھل بلیا چھیل چھل گیوری وہ تو شیا ملی صورت واروشیا ملیا۔ ٹھاڑھے  
سویریا اپنی اڑیا آن سنائی موہ یا سدریا۔ بوس کیو موہ یو للن پیا  
ان نبی واسے بن ملیا۔

۷۔ پران پت اب آے پر بھات کر سوتن سے بات۔ تم بن بکل نہ بکل موہ  
بالم ٹپ گنوائی رات۔ جاؤ جی ہٹو چلو موری بیان نہ گوسیان جن  
چھوڈ ہمارو گات واہی سوتن کے مندر پردھا و جہان نش جاگن جات  
سوے نہ بولو گونگٹ مت کھوویہ ڈھنگ بہن نہ سہات۔ اب ناہن  
بولوئی من تو سے بیوردی تھری دھوائی کھات۔ للن پیاتوہ کات۔

چھل بل کون کھائی گھات۔

۸۔ چری یہ کون تھاری بان جو چھیرت ہوت پرت ابلان۔ کل کے کاغذ  
بجھے اب رسیا مانگت جو بن وان۔ ہمیری گود کھلاے لڑکا اب تم بجھے جوان  
چتا کھارے نذر اسے بن جسومت مات سچان۔ بل داو بھرا ناگتہ کھمرے  
نام کھارو کان۔ مین واسی بوج باسی ابلا کھیری ات سمان۔ للن پیا  
مین جانت تم کا چل ہٹ رار نہ ٹھان۔

۹۔ کدر کو میری گنیاں کیسے بھجوں پاتی۔ ایک تو سونی سیج ناگن دو بے کاری  
رین پان تیجے میرا بالا جیاد سوڈ سو جاتی۔ کدر کو میری گنیاں۔ ایک تو آدھی  
دین اندھیری دو بے مو ہے بر ہا گھیری پیہا کی دھن سن سن نیند نین  
آتی۔ کدر کو میری گنیاں کیسے بھجوں پاتی۔

۱۰۔ دیکھو دیکھو ناو موری پیت نہ چھوڑ ورے۔ پیت لگاے مونسے منہ نہوڑ ورے  
دیکھو دیکھو نیان پڑت نئی کرت ہوں۔ سلطان پیا مورا جیا مت توڑ ورے  
دیکھو دیکھو۔

۱۱۔ کیونٹ در بھیش مراری سن پکرت بھین بر جباری۔ مورنگٹ سر دھاری  
الکین سوہن گھنا گھواری۔ گنڈال کی جھلک نیاری۔ بنال انگ پچ کاری۔  
دھر مری ادھر سدھاری تب شور بھو بوج بھاری۔ سن دن سکین تن جاری  
سکھی اکھین برہ کی ماری۔ سب لکین کرین تیاری۔ اوڑھے پتیر ساری  
سکھی موتن مانگ سنواری نہ کھین چڑھ کنگ اٹاری۔ سمر وار ہر دے  
پجاری۔ تم آونکٹ بہاری۔ سکھی بانہ میل اڑاری۔ تب مٹ ہودل  
کی بیزاری کیونٹ در بھیش مراری۔

۱۲۔ بیان کیسے سکھی دھرون دھر۔ جب سے گئے میری سدھ ہونہ لینھی ایسے

نمٹے پر۔ کھان پان جو کچن برتیا گئے تیا گئے تن سے چیر۔ نش دن  
من دہشت انگ آلی باتے ناجیہ دحیر۔ کین سردار لگا و موہ پار کھل سب  
سکیمان طو جو دیر۔ پیان کیسے سکھی دھرون دحیر۔

۱۳۔ سکھی ری تلچہ تلچہ بھو بھور۔ ناہر آئے نہ بن بجائی نا بن بولے مور سگری  
دین موٹہ تلچت بنی بر ہا جھان جور۔ مگ ہیرت درگ میرے تھکت  
بجے جیسے چنر چلور۔ کین سردار نہ بجاوے کھوکار طو تم پیارے  
میرے جت چور۔ سکھی ری تلچہ تلچہ بھو بھور۔

۱۴۔ ٹکٹ دھاری کرشن بجاوے بسیا۔ سگری برج مون شور بھو ہو کھل بھین سکیا  
جھال و شال تاک کیسر کو زکھ تھکین اٹھیا۔ پھنسی آئے کھگ برنہ تھکت ہوے  
لاگی میہ گیا۔ کین سردار تندن سون اور نین رسیا۔ ٹکٹ دھاری  
کرشن بجاوے بسیا۔

۱۵۔ سکھی ری بن پیا کیسی کروں۔ ہنٹ اناری میری سرت بیاری مارے  
برہ کے مروں۔ اب کوئی جاوے ہر کھاوے اکیلی بچ ڈرون۔ طو پیارے  
نہ بجاوے کچھون تیرے نین بھو کھن بسن دھرون۔ کین سردار  
لگاؤ مت بار ہی ہو ماچسرن پروں۔ سکھی ری بن پیا کیسی کروں نہ  
۱۶۔ سکھی ری مگ ہیرت درگ ہارے۔ رات و ناچن چمن جیہ بیا کھل گنت  
گن کے تارے۔ یہ نینا درشن کے پیارے نو سروج رتنا رے  
کنج کھنچ مرگ میں لجاوت ہن سبے آجیارے۔ کین سردار  
اوٹھک جیہ لہجے آؤ پران پیارے۔ سکھی ری مگ ہیرت  
درگ ہارے۔

۱۷۔ سکھی ری بن ترسون بن پیا۔ پران ناٹھ ہر دیس سدھارے برہ

جلاوت جیا۔ سُن سَکھی کوئی سُنگار نا بھادت جو ن مندر بن دیا۔ سکل نوک  
ہو ہار چھوڑ کے مال اندر الیا۔ کہیں سردار پیا کے کارن مین جو گن تن گیا  
سَکھی ری مین ترسون بن پیا۔

۱۸۔ سَکھی ری بن پیا بکل پری۔ اپنا جاے سوت رنگ راجے ہمری سَدھ لہری  
ہم کا دن سداوے نیش دن چمن چمن گھری گھری۔ جو مین جنتی ایسے ٹھہرا  
ناحق پریت کری۔ ترس ترس مین رہت سچ پر دے دے  
زبھری سردار مین نا بھاوے تیرے بنا ہمری سَکھی ری بن پیا  
بکل پری۔

۱۹۔ درس بن ترس ترس رہے تین۔ گھر گھر چمن پل موہ نہ بھاوے پت نین  
دل چن۔ ایک تو سَکھی برہ کی ماری دو بے سادات مین۔ جب سے  
گوکل تچ گہو شیار و کھ نہ گہو کچھ مین۔ کہیں سردار شام بن دیکھے  
کُت نین دن رین۔ درس بن ترس رہے نین۔

۲۰۔ ودلیا ہمارو بھیا تو کہیں رے۔ گم۔ جیہ میرا بکل ہر ترست ہون پیا  
آے نین رے۔ نا جانوں سَکھی کون دیش ہو اُن بن مین تو تھاسی رے  
میری تھانین جانی پیارے۔ شیارے کو ایسی نا چھی رے۔ کہیں سردار  
لو تھ پیارے ناہن تاین پل آؤن وین رے۔ ودلیا ہمارو  
بھیا تو کہیں رے۔

۲۱۔ ہاری توری بسیا بجی بنان۔ شرد تن شبد سنو میری آئی اٹھی ہوک  
تمنان۔ جے لون گو پال لال کون یا ہی ہوت منن۔ شام بکل تن کٹ  
پٹ سو ہو جیون وامن گھن مان۔ کہیں سردار جو گن کی ٹرلی باج  
آٹھت چمن مان۔ ہاری توری بسیا بجی بنان۔

۲۲۔ جھنی جھنی رات کا تھا بسا بجائی رہے۔ ادھر دھردھن جیسے مان سمائی رہے۔ جب سے جھنگ پڑی کانن تب سے شام بسو نین میں۔ رام پرب کھوری ٹھکوری اچھا میری سبیا پہ نندیا نہ آئی رہے۔

۲۳۔ کا ہے کہ موری گہنی کلائی رہے۔ اچھا موری نرم کلائی بل کھائی رہے دوڑ چھٹ موری انگ سون لپٹ گیو کر پرت چو لیا مسکائی رہے۔

۲۴۔ موری چھین ٹلیا پٹی۔ دیکھو دیکھو موری کھی ایسو چتر کاٹھ دوہ کھائی ناحق لے کر تھکی۔ مین جمناجل بھرن جات تھی لٹا شام تھکی۔ پار بار موہ پکر کھاوت مانت ناہنگی۔ لپٹ جھپٹ موری چولی مسکائی نین کت نبت گت نہٹ کھٹ کی۔

۲۵۔ لال موری سرکھ چو زیادے۔ دن موہن پیا جھگرجن کرو اپنو بیت پٹے تم ہو شام سجان شرو من اب مین کیا رہے کروں رہے۔ چتر بھج پر بھو گردھن لال کو ات کے بار موہ سینہ۔

۲۶۔ ایسے ٹھہر شام کبری کے بھے سوتن کے بول سے۔ نندجی کے لال کر گئے جال برکھ بھان سستان مین جال اب دین لکھ پانی گو پال پارے جہان چھائے رہے۔ کر پریت لکھے ریجھائے شام دلی براگن تینن لکھائے اب سوچ سمجھ جی مین سما سے تم بن کیسے پران رہے۔ کر کیل کچن مین لکھ لکھ رس بتیان کر جی ہو س ہو س اب سوچ سمجھ جی مین سما تینن سے نیر بھئے۔

۲۷۔ کھی ری کمان گئے بنواری۔ شری نند لال درشن بن ٹھہرے تمپھت رادھا پارسی۔ بگ آئے سیدہ لیجے سوامی مرہے نین بار کٹاری۔ تھہ تھہ بیا کٹل نیش داسد دھونڈھت پھرت بچاری۔ دیکھ پھون تھرا

برزد ابن ناہن ملے گردھاری۔ بیا کل جیون جل ہن پھر یا سولی کت بھئی ہلری  
حافظ پایا دیکھو وہ بیا کل لوگ بجاوت تاری۔

۲۸۔ بیان نا پڑو موری نرک کلائی رے۔ کرکٹ موری چوریان مسکائی دے  
عرض برج موری ایکونہ مانی۔ حیدر بیا کی مین دیت ڈہائی رے۔ بیان  
نا پڑو موری نرک کلائی رے۔

۲۹۔ ڈگر پلت مو سے کینھی رار دو بچپن مین نا جاؤنگی۔ پٹ بھٹ منگی موری پھوی  
سگری چور بوری چل لبیا سے مین تو گئی ہار۔ دو بچپن مین نا جاؤنگی۔  
ڈگر پلت۔

۳۰۔ کھی ری آن بن پڑت نین چین۔ اُجک اُجک گزرت سبھی رین۔  
سرون نت چاہت سنت ٹٹھے مین۔ درس بن ترس رہے مورے نیت  
بھولت نین پیارے تناری سین۔ برہ بہت مون کٹ دن رین۔  
کھی ری آن بن۔

۳۱۔ پیارے سنیان چھاڑو موری بیان۔ نئی کرت ہون پاؤن پڑت ہون  
بار بار کھاؤن چھک چھک موری پاؤں باجے جاگے ساس جھنیان۔ پیارے  
سنیان چھاڑو موری بیان۔

۳۲۔ پیا کیسی پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گرہ جھائے ہنگا دین بھولائی۔  
حافظ پیا سون جاے کو کو د کا ہے کرت ٹھرائی۔ پیا کیسی پریت لگائی۔

۳۳۔ ہون جبہ فدا گھماے چمن دیکھی شام برن اک کا نیا۔ ہون جبہ فدا  
گھماے چمن۔ عارض ہن فریب ماہ فلک لٹ جھوم رہی جیسے ناگینا۔ وہ  
برسی دندان کی چمک گھن بچ د کے جیسے دا نیا۔ ہون جبہ فدا گھماے  
چمن گیسو مین پھنساے طائر دل چنچل رگ نینی با نیا فرحت وہ ادا ہر موٹا

من موہ لیت نگہ دھامینا۔ ہون جسپہ فدا۔

۳۴۔ پن گھٹ پر موری کا گریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑ دنی نپگٹ پر موری کا گریا۔  
جب زیر بھرن گھر سے کسی اک کاگ بول گیو ناگریا۔ دہنی دھجار بلار گیو بائین کر  
چھینکٹ چھا گریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑ دنی نپگٹ پر موری کا گریا۔ مورے  
سنگ کی سکھین سب نکس گئیں جو سب گن پوری آگریا۔ موہ جان اکیلی چھینکٹ  
سیر باندھے ٹیڑھی پاگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑ دنی نپگٹ پر موری کا گریا  
موری اربع برج اکیو نہیں مانت بست کون دھون ناگریا۔ من اٹھ کر دوم  
تن تھر تھرات یک پڑت سدھ نہیں ڈاگریا۔ نزدنی شیاہ نے توڑ دنی نپگٹ  
پر موری کا گریا۔

۳۵۔ تھارے گھونگر دالے بال۔ ات بھوڑا سے کالے کالے لٹ ناگن سی چال۔  
تھارے گھونگر دالے بال۔ قدر پایا پریم کی پھانسی من موہنا کا جال۔ تھارے  
گھونگر دالے بال۔

۳۶۔ ہان جورا جوری موری بہان مردری رے۔ بر جوری کر پکرت پیہ چھتیاں  
چھوٹ جورا جوری۔ دیکھو دیکھو ساری موری پھوٹیاں کرک گئیں انگلیا مسک  
گئی ایسی کوئی کرت ٹھٹھوری۔ لاج مروں کچھ بن نہیں آوے مورا جیا ڈر پاوے  
عالم دن کی مین تھوری۔

۳۷۔ مورا چا تر شیاہ سے من اٹکا۔ بناو گویاں کوئی جادو ٹوٹکا۔ مورا چا تر شیاہ سے  
من اٹکا۔ سلطان بیان چین نہ آوے مورا من رہت ہو بھکا بھکا۔ مورا  
چا تر شیاہ سون۔

۳۸۔ آج سنو لیا تر لیا بجائی۔ سن دھن تان پران نگہ پائی رے۔ آج  
سنو لیا تر لیا بجائی رے۔ درم درم درکٹ مدکٹ گت باجر چھب چھا۔

من بھاؤنی۔ چھک چھک پگ جھک دھرے تاٹھی تاٹھی کرت کھائی رہے۔  
سنو لیا مڑ لیا بجائی رہے۔ نین درس لین پر سپرہنس ہنس من پسین رہے۔  
فرحت شام موسے گھٹیاں کرے۔ چھتیاں چھوت رس بتیان سنائی رہے۔  
سنو لیا مڑ لیا بجائی رہے۔

۳۹۔ سنو لیا توری باری من ناجیون رہے۔ سنو لیا توری باری۔ اس باری  
مین کیا کیا بویا عشق محبت باری رہے۔ مین ناجیون رہے۔ سنو لیا  
توری باری مین ناجیون رہے۔

۴۰۔ قدر پیا آئے نہ سجیا مور۔ رہے کون سوتن کی اور۔ سڑی رین موہے  
تلپھت پیتی اتنے مین ہوئے گیو بھور۔ قدر پیا آئے نہ سجیا مور۔

۴۱۔ سنو لیا دے گیو گاری رہے گویان کوسنے ناسنے۔ سنو لیا دے گیو۔ تاہم  
کاہو کے گانون بست مین ناسرچ ناساری رہے۔ گویان کوسنے ناسنے سنو لیا  
ساس مور رانی شہر مورے راجا مین برہن دکھاری رہے۔ گویان کوسنے ناسنے  
۴۲۔ ترچھی چتون پتم پیارے۔ من بورا نامورارے۔ ترچھی چتون۔ اپنے پیار پر  
تن من وار دن جو وار دن سوٹھوٹارے۔ جاو پیار چاہے دہی سٹا گن کیا  
سانور کیا گورارے۔ ترچھی چتون پتم پیارے۔

۴۳۔ شام کا سنو لیا او دھو پاتی نہ ٹھٹھائی رہے۔ مٹھا اچار گے گو کلا سبائی رہے۔  
شام کا سنو لیا۔ کبری سے پرت کینھی رادھا بسرائی رہے۔ شام پاتی توانیک  
آئین پانچی مینن جالی رہے۔ ٹھوٹھٹ کی اونٹ پاتی چھاتی سے لگائی رہے۔  
شام کا سنو لیا او دھو۔

۴۴۔ اے ری گویان کیسے بھجون پانی کور کو مین۔ امیری گویان کیسے بھجون پانی  
ایک توسونی سچ ناگن دوجے کاری رین پان نیجے میرا بالا جیا دس دس جاتی



کدو کو مین۔ اسے ری گویان کیسے بھجوں پانی۔ ایک تو آدمی رین اندھیری  
روستے موہے برہانے گھیری تیجے پیہا کی دھن سن نیندین آتی۔ کدو کو  
مین ساسے ری گویان کیسے بھجوں پانی۔

۲۵۔ اچھے سیان چھانڑو موری بیان۔ اچھے سیان۔ منی کرت ہوں پرت تھارے پٹان  
بار بھجیان اچھے سیان۔ ٹھنک ٹھنک موری پائل باجے جاگن ساس ٹھنکیان۔  
اچھے سیان۔

۲۶۔ چھانڑو چھانڑو رے شام موری بیان مین تو پرت تھاری پٹان۔ چھانڑو  
چھانڑو رے شام موری بیان۔ تم خچل چل گدھاری بچ رسیا چسور  
کھلاری مین تو بلا پٹ اناری موری باری بیش لڑکیان۔ چھانڑو چھانڑو  
شام۔ موری چلیا مسک گئی ساری ساری نوک نوک کڑواری کمان  
آن بھنسی دی ماری یہی بار بار بھپتیاں۔ چھانڑو چھانڑو  
رے شام۔

۲۷۔ چلی جھک جھک برجناری۔ رہی مجھ مجھ متواری۔ چلی جھک جھک  
نینوں سے جادو ڈالا۔ سینوں سے مار گئی بھالا۔ چتون بوندی کی گٹاری  
چلی جھک جھک۔ کہیں نجم گڑے موہے ہر داسر گار گار پر کروا جل بھرن  
چلی پناری۔ چلی جھک جھک۔

۲۸۔ نادان گاری دے گیو۔ نادان گاری دے گیو۔ ناین واسے بولی  
چالی ناکیورے گمان۔ سانورے سے پیت لگا کے بھئی بدنام۔ نادان گاری گیو

۲۹۔ سنو لیا کو کو نے بن ڈھونڈ من جاؤن۔ سنو لیا کو۔ گوکل ڈھونڈ من  
برندابن ڈھونڈ اڈھونڈ پھری نند گانوں۔ سنو لیا کو۔ ڈھونڈ پھری  
کو و ناہن تباوت آن لے دی ٹھانوں۔ سنو لیا کو۔ سبور شام موہے

آن ملاوہ چرن کے بل جاؤں۔ سنو دیا کو کونے بن۔

۵۰۔ مڑی دھن مدھر کمون باجی رے۔ مڑی دھن مدھر کمون باجی رے۔  
مدھوبن کھن مین دیکھو میری آئی نیند نہ آوے مین تو ساری رین جاگی رے۔  
مڑی دھن مدھر۔ شہد سرن من موہ لیو ہو بیا گل ہو مین دھن منکے نار۔ اک  
لاکھ جتن سون مڑی بجے سند پیا مین تو سے راجی رے۔ مڑی دھن  
مدھر کمون باجی رے۔

۵۱۔ بہت کھن ہو ڈگر نکھٹ کی۔ جو کوئی جائے وہی بات ہو بھنگی۔ بہت کھن ہو  
ڈگر نکھٹ کی۔ گھر سے جو کسی پنا بھرن کو کیسے مدواسے بھر لاؤں مٹکی۔ بہت  
کھن ہو۔ بیر بھئی پیا جانت ہوئی ہین جان پرت کو وادہ سے اٹکی۔ بہت کھن  
ہو۔ نظام الدین ادا لیا مور۔ مان لبت ہین لاج رکھو مورے گھونگھٹ  
کی۔ بہت کھن ہو ڈگر نکھٹ کی۔

## چوماس

۱۔ اودھو بچ چھوڑ مراری گئے صورت بھول ہماری۔ سادون سکھ سیج نہیں بھائی۔  
بھادون بھیاون راتی۔ کنوارے کیا کروں بچاری ہین کشت بگاڑ دھاری۔  
کاکم چندر چھب مارے۔ اگن اگنکے متوارے۔ پتو سے ترن پیر ہماری۔ تچ دیخی  
کنبہ ہماری۔ ماہو دن سرنانی۔ پھاگن ہر فہم بھلانی۔ چیت چون اور نہاری۔  
مین پھرون برہ کی ماری۔ سیالکھ تھاترن چھائی۔ جیٹھ جتن ٹوک سائی۔ اسارٹھک  
بچاری سردار لے پیہ پیاری۔ اودھو بچ چھوڑ مراری۔ گئے صورت بھول ہماری۔  
۲۔ سکھی چوماس بری آیا۔ پامورا جاودیش چھایا۔ مینا اسارٹھ کا لاگا۔

گوری نے گٹھار سب ساجا۔ پن چوڑی سا گھنا۔ ٹھٹھی باٹ دیکھتی انگلیاں۔  
 نیند میں دسے گیوسپنا۔ سجن سے کب ہوے گا ملنا۔ جوگی ہو کے دم رہے  
 مارا عشق کا بان۔ سیلی دھاگا ڈار گئے میں پیت بڑا خلیجان۔ سجن میرا جھون  
 نا آیا۔ گھٹا سادون کی گھرائی۔ محل پر بادری چھائی۔ کنگ کوئل نے چائی  
 پیپا دیت دھوئی۔ رین میری ساری گنوائی۔ گروے کر کے کا پڑے  
 لین گئیری اتھ۔ پی اپنے کو ڈھونڈھن نکسی سندر آدمی رات۔ سجن میرا  
 اجون نا آیا۔ شور دائرے ماچائی۔ میگہ رکین کو دہائی۔ مینا بھا دون کا  
 بھاری۔ پیان تڑپت ہوناری۔ کرہے برہن دکھاری۔ نین سے  
 ہوا نیر جاری۔ اڑونہ کا گا جاؤ دکن کا اتنا تم کہہ آو۔ سانجھ لکھ کے دن  
 پروانا پیاس بچاؤ۔ سجن میرا جھون نا آیا۔ مینا اسوج من بھاوے۔  
 گوری کا سجن گھراوے۔ سچ ملنگون پر بھلاوے۔ سجن میرے اس  
 بھراوے۔ بھڑے ساجن جو میں بجھے یہ تن کی آگ۔ سکھی ری تم آئے  
 پورن اپنے بھاگ۔

۳۔ ہماری عورت بسرائی گبری سے پریت لگائی۔ کاکھ چندر آجیاری۔ گھن  
 یہ عرض ہماری۔ پوسے میں ملین کھائی تن کی جھاسب جائی۔ ماہے من کو  
 سمھاوین۔ پھاگن من ستادین۔ جتے پھولی پھلوالی۔ مدد کراوڑ  
 شور مچائی۔ میا کھ سکھی بچ سو نو جیٹہ برہ دمک دونو۔ اسار سے آس لگائی  
 کب مل میں ہین جدورائی۔ سادون سکھی سگن بھاری۔ بھاوین میں سچ  
 سنواری۔ سردار کین من لائی۔ کنوار میں پر بھوئی۔

۴۔ سکھی برکھا بھرائی۔ پیانے صورت بسرائی۔ اسار دھ میں گھیر من گھٹا کاری۔  
 چھا جیون چکین تر واری۔ اندھیری رین ڈرواوے۔ پیان میں نیند نا آوے

دوہا۔ جب سے پی بھڑن بھیو کبھی نہ دیکھے نین۔ نش دن مین سوچت رہون نازین  
 دل کو چین۔ خبر اتک نین پائی۔ سکھی برکھا ہر آئی۔ ماد سادون مین بھاو  
 ابر چون وش تے گھر آوے۔ فلک پر گھیری گھٹا کاری۔ اندر نے  
 برکھا کی جاری۔ ووہا۔ گھن گرجت چکت چیل برکھت میگھا جوڑ۔ برہا بھا  
 تن مون اٹھے سن مورن کو شور۔ رار برہن نے ما چائی۔ بھون بھادون  
 پڑا سونا۔ پیابن مچکو دکھ دونا۔ پیبا پی کا نام تیارا ت دن سونے نادیات  
 دوہا۔ ارے پیبا باورے ست لے پی کا نام۔ اڑ جا تو اس دیش سے  
 بیان ترا کیا کام۔ ہین کاہے کو تر سائی۔ سکھی برکھا ہر آئی۔ کنواری مین  
 کر کے مہر پیارے۔ درس دے برہن کے دکھ مارے۔ لے یتیم  
 ہوا دل شاد۔ مکان اڑا ہوا آباد۔ دوہا۔ پی بھڑے جا کے ملے  
 پوری مائی اس۔ جیون پیاسا جل پایکے سب بچہ جات پیاس۔ یہ نہر پت  
 چو ما سا گائی۔ سکھی برکھا ہر آئی۔

۵۔ گئے پیبا برکھا مان مونہ چھوڑ۔ آگ لاگی تن مین کھک رہے مور۔ مہینا  
 اسلڑھ کا آیا۔ ہین یتیم نے ترسا باڑاودیشی آپ جا چھایا۔ کسی موت نے بلایا  
 سکھی مین دیکھون ککی اور۔ آگ لاگی تن مین کھک رہے مور۔ مہینا  
 سادون کا بھائی۔ ہوا چلے سن سن پڑوائی۔ گھٹا چو دیش تے گھیر آئی۔  
 اندر نے جھار ما چائی۔ کیا جوبن نے اب ہو جوڑ۔ آگ لاگی تن مین کھک  
 رہے مور۔ مہینا بھادون کا بھاری۔ رین ہوتی ہوا اندھیا ری بھجرا کا  
 لگا تیر کاری۔ جان اس برہے نے ماری۔ کیا کوئل نے بن مین شور۔  
 آگ لاگی تن مین کھک رہے مور۔ مہینا کنوار ہوتا گھام۔ کیچہ لیون ہاتھ  
 سے گھام۔ بھڑاوے اس سے میرا رام۔ گردن مین کا کے سنگ بسرہ

مکھا گاتے جوڑ کا توڑ۔ آگ لگی تن میں لگک رہے مور۔  
 ۶۔ سکھی آئیو چو ماس دے ہنت چھاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔  
 لاگے ماہ اسارٹھ گھاگھن چھائی۔ بجلی چکے جہون اور جیا ڈرپائی۔ سکھی ایسے  
 نہٹر کو ڈرادر دنا آئی۔ نودل سے دیا اُتار صورت لبیرائی۔ نیش دن ناگون  
 میں راہ رہونا جاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ ساون میں سکھی  
 نہجن ہمارا آیا۔ ناجانون کس سوتن۔ نہ وہان بلایا۔ سہ پر میرے تیوار  
 سنینوں آیا۔ سکھی سب کے پیا گھر آئے بلم کہاں چھایا۔ سب سکھی خوشی  
 اور عیش مون ساون لگتی۔ گیا جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ بھا دون میں  
 برستنا نیر پیر تن بھاری۔ بن پیا دکھ ہوا دونا نا جاے سب بھاری۔ سکتے  
 نرمو ہی راہ ہوا جی عاری۔ سُن سُن پیہا کی بین بین جس باری۔ ہو ہوتا  
 پیا معلوم بانہ گمہ لاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی ناپاتی۔ کنوار میں  
 کنت آئے درشن موہ نہ دینھا۔ جو لکے جہر میں تبر سید ہر لینھا۔ بھر کے  
 موتیوں کا تھار نچا ور کینھا۔ نہ پت تن من دھن وار اُسی پر دینھا۔ مل  
 پی کو کنٹھ لگاے بھی من بھاتی۔ گیو جب سے پیا پردیس لکھی  
 ناپاتی۔

بارہ ماسا

دھن ہولی

۱۔ اودھو جی کب آسے یں مزاری۔ چیت ماس کیسے جیہ لاگے دلی چند راجیا  
 ایک ایک چھن پل جُک بے کا تقصیر ہماری۔ بیٹھ رہے صورت لبیرائی

اودھو جی کب آئے ہن مزاری۔ بیساکھ و پت سون دَارن سخی سب کیسی بھاری  
 شتیل مند سو گندہ پون بھئی پھول رہی پھلوری۔ کرے پھیانت زاری  
 اودھو جی کب آئے ہن مزاری۔ جیٹھ جوگ بتاوت ہمکا بھوکھن بسن اتاری  
 انگ بھجوت گلے مرگ سیلی کان کنڈل ڈاری پتے پنج انگن سواری۔ اودھو جی  
 اسارٹھ میگھ چوں دیش دھادین لے دامن تر واری۔ ایسے کھوڑ دیاہن  
 لاوین ڈھوڑھین ہم اس ناری۔ اکن برہ تن جاری۔ اودھو جی کب آئے ہن  
 مزاری۔ ساون گھر گھر کرے ہن ہنڈو دہرے کسم رنگ ساری۔ کرسور ہو  
 سنگھار انگ سون جھولین سے برج ناری کیسے آور آند بھاری۔ اودھو جی  
 بھاؤن رین بھیاون سخی سرس بھئی اندھیاری۔ دادر مور پھیا جو بولین  
 کل نہ پڑت اتاری۔ اٹھین تن سے چنگاری۔ اودھو جی کب آئے ہن مزاری  
 کنوار ماس کجانے چنڈن جادو کر اس ڈاری۔ روپ سروپ کمان بونون  
 کو برکی لمباری۔ تاہ لکھ موہے مزاری۔ اودھو جی۔ کانک ماس جب لاکے  
 سکھی ری دیک برے داری۔ ہمری داری لئی کو بری نے برج مون  
 بڑی اندھیاری۔ موہے دھان کنج بھاری۔ اودھو جی۔ آگن ماس سیام گھر  
 ناہن جو ہم جتی اگاری۔ کھونٹ پکڑا نکے سنگ جاتین اب پھیات پھاری بھول  
 گئین سے ہوشیاری۔ اودھو جی۔ پوس ماس پڑی سج پر لوٹون منوین دھاری  
 ایک تو جاڑو رلت ہر دو بے برہ کی جاری۔ تیجے ہر سرت بھاری۔ اودھو جی  
 ماہ ماس آنگٹھے انگ انگ جگت بھین سب ناری۔ رت لبنت کو اگم جیائو  
 سونی سج بھاری۔ لگی جیسے ناگن کاری۔ اودھو جی کب آئے ہن مزاری  
 پھاگن پھیکو پیاں لاگے دینہ بھئی سب کاری۔ دھن دھن سورج من تم کا  
 پانوں پڑون لمباری۔ سرت جن چھانڑیو ہاری۔ اودھو جی کب آئے ہن مزاری

۲۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ ساون سہم رہے  
 سبب پنچھی جھر گل آن دھری۔ تیاگت نامین نار اپنے تم کیسے سدھو سہری۔  
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ بھادون تال ندی  
 اُڑانی بہ بہہ تھتہ دھری۔ وار مور چکور پیپا برہ سسجد سگری۔ اودھونہ  
 نہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کوارا گست آوے جوگلن  
 مون پھوسے کاشن تھری۔ پردیشی سکے تھراے ہر ہی تھور ہری۔  
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ کانک چندر پرس  
 کیوہی پرست چکر کر کری جیوت رہت درشت دہی سن گردن گھوم پری  
 اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔ اگن آس کی آغین  
 سون۔ نین نیر تھری۔ ہر کے نیہ شرج سگری ہن بوڑ بوڑا تھری۔ اودھونہ  
 پونس پرے بیوت چون دس دیکھت شرج ڈری۔ رین بھی موہ کارنی لگن  
 تپچہ تپچہ گڈری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔  
 تال بھنت بار تکی ری مان تھر تھر پری۔ پیرے پھول پیر دن نورالائی  
 سوت ہری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔  
 بھاگن لال پھار پڑے ری بھج کی تن چتری۔ چڑھت نہ دو جو رنگ کرشن بن  
 کھن رنگ سانوری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری  
 چیت ماس پھوسے بن ٹیسو مدھپ کچ من ری۔ ہر دے بسی سانوری موت  
 پت تے نا تری۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔  
 بیتا کھانگ بہت لگن مون سوسب دنیہ ہری۔ بلکہ گت برھیمان نندی رہے  
 سوت کبزی۔ اودھونہ اُچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔  
 جینھ ماس رب پت مین سی ساگر نیر پری۔ پادت نیر بر سوہرے ہر من رہ

دھیر دھری۔ اودھو نہ اچت پران پت جیوت اب ہم کیسے جوگ کری۔  
 اسارٹھ اگم چڑھ چڑھ بنہ دھاوین ڈھونڈت آڑ پھری۔ اُنی آس رہی  
 جیون کی آسے ہین پھیر ہری۔ اودھو نہ اچت پران پت جیوت اب ہم کیسے  
 جوگ کری۔

۳۔ اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری۔ اسارٹھ بنہ دھاوین مردو گاہ  
 بھڑا دین۔ جھینگو لوٹ جھنکارے برہا اودھک۔ مونہ جاری۔ اودھو تھایہ  
 ہماری ہرسون کیوکر جوری۔ ساون سکھی ری لاگین ستاون اجون نہ آسے  
 من بھاو۔ ہرے کسم رنگ ساری تن مامور۔ اٹھت، دواری۔  
 اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری۔ بھاوون سکھی ری بھٹی لیے  
 حالادھر جوگ لیوکر مالا۔ بھٹی ساڈھ سنواری نین کے مونڈواری۔  
 اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری۔ کنوار سکھی کرم کو لیکو ہر کو کمان  
 اب دکھون۔ برکھا بکت بھٹی ساری اجون نا آئے گردھاری۔ اودھو تھایہ  
 یہ ہماری۔ کاتک سکھی ری سنگل ساجے مرنگ جھانجھ ڈھب باجر۔ گٹھ بندھن  
 کرسب باری بنجن کرین زناری۔ اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری  
 اگھن سکھی ری آتر ہوئے کے کرکل پتر کا لیکے۔ بیورے تے حال کھوری  
 سری کرشن کو بر جوری۔ اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری۔  
 پوس پری جو بال بیا کل بنانند لال۔ سونی سچ لگے بھاری دسے جا  
 ناگن کاری۔ اودھو تھایہ ہماری ہرسون کیوکر جوری۔ ناتام۔

۴۔ گئے جب سے سکھی پریم خرام کی نہ پائی ہو۔ دوہا۔ چیت چاترک رشت  
 ہین سوانت بوند کے ہیت۔ ویسے پیو پیوین رٹون اور خبر نالیت لگے  
 چیت چھون دش من گھٹا پھوگون کی چھائی ہو۔ لیتے رس بھونر متوارے



بیٹھ پھولوں پر لہجائی ہو۔ دوہا۔ بیاکھ بردہ بارھو کھی جون دھرت نہ دھیر  
 جو موہن ملتے سکھی کستی تن کی پیر لگے بیاکھ کھی جب سے بھاتن کی نہ جائی ہو  
 مین ہیر دن باٹ پیارے کی اٹھون چھن چھن کو آئی ہو۔ دوہا۔ جیٹھ ماس  
 لاگے سکھی کیجے کون آپاے۔ پیارے پی آئے نہیں برکھا ہو پچی آے۔  
 جیٹھ لاگے سکھی جب سے کروں مین کیا آپائی ہو۔ پتے رب جور سے سر پر  
 یہ انگ میرو سکھائی ہو۔ دوہا۔ اسارٹھ ماس لاگے سکھی آے نابج راج  
 موہ اکیلے چھوڑ گئے تنک نہ آئی لاج۔ لگے اسارٹھ سن سخی پرگٹ برکھا جانی ہو  
 پیما مور بن بولین کوکھ ہکوسنائی ہو۔ دوہا۔ سادون مین سکھی آس کر  
 سچ ہندول بنائے۔ نوست سراج سنگار تہ پیو مارگ درگ لائے۔ لگے سادون  
 بے سکھیاں ہاتھ مندی رچائی ہو۔ کسم رنگ اوڑھ سرساری ہندو لا جھول گائی  
 ہو۔ دوہا۔ بھادون مین لکھ کے گھٹا چڑھین انا ہر کھائے۔ مگ سیرت  
 درگ تھکت بھئے ماسے جدورائے لگے بھادون بہین ندیان نہ پنتھی پار جائی  
 ہو۔ میرے پیارے کو بس کر کے سوت کبری بھولائی ہو۔ دوہا۔ کنوار کس  
 چھوٹے سکھی برکھا گئی بڑھائے۔ پیارے پی آئے نہیں کیجے کون آپاے۔  
 کنوار لگے سکھی جب سے سرد چوں اور چھائی ہو۔ اکیلی سچ پر تر سوں  
 جگر میرے سمائی ہو۔ دوہا۔ کاکھ شش پو محبت بھین کر اپو سنگار کیک  
 تھار کر مون یو دھرتھو لوں کے ہار۔ لگے کاکھ بے سکھیاں سراج دینا جلائی ہو  
 کرین پوجا گوردھن کی جاے جمنائے ہو۔ دوہا۔ اگھن اودھو جی ملے پانی  
 دینھی آے۔ جوگ نیچے سمجھ کے دینھو سکل بتائے۔ لگے اگھن ملے اودھو تھیا  
 سگری سنائی ہو۔ ماؤ شام پیارے کو کرودل کی صفائی ہو۔ دوہا۔ پوس  
 پون زودلت سکھی سسکت میر دانگ۔ ہرن سونی سچ ہو نہیں بھاؤ کچھ رنگ

لوس ہل پل برہ دونوں دن کی سین دھائی ہو۔ پیت رنگ دوجا پھر آنے  
 سسررت کی اوائی ہو۔ دوہا۔ ماہ ماس پھو لے تا آو پر گٹ بسنت۔  
 پنہ نہارت میں تھکی اجون نہ آئے کنت۔ لگے ہین ماہ امب بورے پسر  
 برہا دھو آئی ہو۔ دن کے بان یون چوٹے لگی چٹکی آوائی ہو۔ دوہا۔  
 پھان میں سب نارنگاوت بھرے اُنک۔ چووا چنن ارگجا چھٹکت کسر  
 رنگ۔ لگے پھان ملے پیارے جھا سگری مٹائی ہو۔ کین سمدار بہت کر کے  
 پر اپنہ مٹائی ہو۔

۵۔ پیان اُسے برہ کی پیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا جب سے اساطیر  
 آئی گھٹا چھائی کالی کالی۔ پیار دیس عمر بالی محل میں پڑی سچ خالی۔  
 دوہا۔ امتر گھر آون لگے مٹن گھنڈ چون اور۔ واد منس چکو۔ کوکھامور  
 مچاوت شور۔ جھمک جھمک لگا برسنے نیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ ششروغ  
 جب سے سکھی سادون لگے پیار دیسی آون۔ خفا ہم سے ہو من بھاون دسکتا  
 چھڑائے دامن۔ دوہا۔ گھر گھر میں جھولیں سکھیں کر۔ من تیج تو ہار۔ دیک  
 رہی دامن سی کامن کر سور سنگھار۔ بدن میں پن کسئی اجیر رہی۔ میں سن  
 نہ آئے تیر۔ سکھی بھا دون میں چشم نم کی لگی ہر گھڑی جھڑی غم کی۔ خطا  
 کیا ہوم کی ہم کی محبت جو ہم سے کم کی۔ دوہا۔ ترساوے آوے نین کر  
 تن سون پریت۔ رخصت بھا دون ہو ایماں جوے ہمان کی ریت۔  
 میرا غم گیا گلیجا چیر رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ بھٹی اسوج پکل بھامن کرے  
 رنجش کمال کامن۔ گلن گرجو دکا دامن کٹے کیسے غم کی تابن۔ دوہا۔  
 پادوس میں پائی بہن پر دیسی کی بات۔ من کی من میں رہی پنگ پرنا سوئی  
 برسات۔ میرا اس غم سے دل دگیر رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ رہے کاتاک

ودیش پیا نفس میں ڈال گئے جیا۔ عمر بالی میں بیاہ کیا چھوڑ کیوں مقصور دیا۔  
 دوہا۔ عجب غضب دل پر کھی دیا صنم نے داغ گھر گھر میں ہو رہی دیواری  
 روشن ہوئے چراغ سگری ہوئے کیا تعصیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔  
 لگا لگ سرین نے جانا کرین پیا اپنا من مانا۔ ارے قاصد ودیش جانا میرے  
 ہمد کو سمجھانا۔ دوہا۔ رط کا بن بیا ہی گئی رہی جوانی چھاے۔ اُممگا  
 جو بن جات پیارے پھر کا کر ہوا آے۔ بدن پر ہو جو بن کی بھیس۔  
 رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ پوس پیتم کی یاد آتی پھیٹو ہر دم غم سے چھاتی۔  
 نہ بھیجی لکھ بہن پانی مصیبت سہی نہیں جانی۔ دوہا۔ من ملین تن چھین ات بیت  
 سہی نا جائے۔ ہو کو ڈالیا جتر کھی ری پیا ملاوے آے۔ دیکھا دے  
 ہمد کی تصویر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ ناٹھ میں رت بسنت آوے۔  
 پیا بن بہن نہیں بھاوے۔ کوئی مالن کو سمجھاوے۔ نہ میرے گھر بسنت لاوے۔  
 دوہا۔ بنا کنت کامن کسے لکھ بھوکھن انگار۔ چلو سٹھی جرمین پیا بن چڑھ پلاس کی  
 ڈار۔ دن تن تک مارین تیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ لگا پھانگ  
 آئی ہوئی۔ اُڑے بھر بھر گھال جھوئی۔ عطر جو یا چدن رولی سخن کے بدن  
 ملین گوی۔ دوہا باج تال مر دمک ڈھپ دھن ستار منہ چنگ۔ رتن جڑا  
 کجن پکار ری بھر بھر مارٹ انگ۔ قعمر برست اُرت غیر۔ رہی میں ترس  
 نہ آئے تیر۔ جیت میں کر جو گن کا بھیش سکی میں چلی پیا کے دیش۔ بہن  
 کوئی بتلاوے سندیش۔ ڈوگرین ٹاڑھی کھوے کیش۔ دوہا۔ راہ باہ  
 جانے نہیں چلت مسافر پائے۔ سب سے پونچے خبر پیا کی کر مل مل چتاے  
 کر دن میں سودل میں تدبیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ غرقن بیا کھ  
 ماس آیا کھی نے پی اپنا پایا۔ پلنگ ڈوری سے گھنچو ایا۔ فرسٹ پھو پھو پھو پھو

دوہا۔ کر سنگھار سولہ کھی کھڑی پیا کے ساتھ۔ کیا رنج رخصت ہدم نے ڈار گلے میں لقمہ  
 ہماری کھلی آج تقدیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔ جیٹھ حاصل مراد ابجا خدا  
 کیا بنگ آباد کردن حق سے بروم فریاد کھی وہ شہر فرخ آباد۔ دوہا۔  
 کو پنجہ سالک رام ہو پس گونا پاس۔ لیکھ راج فرزند چند سم پورن بارڈس  
 کری بندش گنیش گبھیر۔ رہی میں ترس نہ آئے تیر۔

۶۔ شام سندربج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ شام سندربج۔ جیٹھ بیت  
 دن رین اسٹھ میں گج گھوم بر سین ساون گٹھے ہند ڈول کرشن کبری سنگ  
 جھول رہے۔ شام سندربج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ بھادون  
 برست میگھ گنوار بن دور واکو کہ رہے کاتک نمل چندر گن پر تارے چھٹک رہے  
 شام سندربج راج نہ آئے برکھارت بیت گئی۔ اکن اکم اندیش پوش مارت  
 رہون ہر کے مٹھ مگر نہاے کرشن کی باقی نین پائی۔ شام سندربج چان اکن اڑت گلال  
 جیٹھ بن مٹھ بھول رہے۔ شام کرشن مٹھ بھان آن گئی۔ شام سندربج

۷۔	ساون بنا گردھاری سولی ہر سچ ااری
ساون میں سب سانوری جھولت پیکہ سنگ	ہمروتونند لال بن جبروجات سب نامک
بھادون بھون نہ بھاوے نت رین برہاتساو	
بھادون میں موہن گنت بن کھو گمانہ سہا	جیسے ماچھی شہد کی کر مل مل چھپات
گنوار کنول جل پھولے۔ کیدہ دیش دیشی جھولے	
گنوار ماسن سب گنول رہت ہن جل رخ بھول	ہمروتونند لال بن اٹھی کرنجے شول
کاتک اڈھک دکھ پائی۔ اُن بن کچھونہ سہا	
کاتک پیار کرشن جی کیل کر بن چھون ورا	ہمروتون شام کے بھوجات ہی بھور
اکھن پرن لاگو ستیا۔ اجون ناگھرا آئے تیر	

اگھن مون بن شام کے روون وون	سرد آئے چھاتی پھٹے پاتی لکھی نہ جات
پوس پایا جو نہ اری بن۔ جیوت یمن نہ پاری بن	
پوس دکھ کا مون کون مو مون کو بکا	آن بن کو کا سے سکھی نا پین دیت دکھا کے
نا ہے جھانچ جھنا۔ یمن جھان دن رینا	
ماہ ماس مین اری سکھی مری جات بن پو	جیسے کھال لو بار کی سانس لے بن جیو
پھاگن چھاگ سب کھیلین۔ غیر کال انکھیلین	
پھاگن مون یہ سوچ ہی ہر مین کیمہ کے شک	ہمرد تو یہ سوچ مین سوکھ گیو سب انگ
رٹ چیت سکل بن چھو سیہ دیش سجنان ہو	
جیت ماسن پھول سب سکھی ری پھول	ہمرد تو ندرال ہر رہو برج مون بھول
بسیا کو ساکھ کیا پو کی۔ جانی نہ تھامو جیو کی	
بسیا کھ ماس کی تھی خبر اجون نہ آئے شام	ساکھ گئی موہ شام بن نیک نہیں ارم
جیٹھ پن۔ تن تن جاری۔ کھن پیچے کھنات تری	
جیٹھ پن تری سکھی جارے دیت ہر دینہ	پوسکھ مین اروہم جرین ایو ہوت سینہ
ماہ اساطرہ جب لاگا۔ پردیسی دیش کو بھگا	
اساطرہ ماس مون سکھی پونین کے تیر	آن بن دونون مین سے رکت بھے جم تیر
لوندون نصرت آئے۔ دکھ بے لبرائے	
لونو ماس مون آئے کے کنت لیو لپا	تن کے دکھ سارے ہرے دیکھو سکھ موہین آ
راگ متفرق	
۱۔ چھائے پایا پردیس سکھی اب جو بن جو رساوت ہر۔ جب سے گئے مورسی	

نہ لپٹھی برہا دکھ اُچاوت ہو۔ زردلی ولی آب کیسے گردن موہ نش دن کیون تلچاوت  
ہو۔ پنکھ نین اڑ کیسے ملون اب دھیر نین جیہ لاوت ہو۔ آؤ بلک جاؤ گلے  
نین برہن پران پٹھا دست ہو۔

۲۔ شام تم کیسے پریت لگائی۔ آپ تو جاے سوتن گرہ چھائے سگری رین  
گنواں۔ حافظ بیاسون جاے کو تم ایسی کرت نہڑائی۔ شام تم کیسے  
پریت لگائی۔

۳۔ بناو کچی کون گئی گئے شام۔ نش دن موہ کا تلچت بیٹے پسر گئے سب کام  
گوکل ڈھونڈھا برنڈا بن ڈھونڈھا مٹھا مین ہو گئی شام۔

۴۔ بابل سورنیر پھوٹا جاے۔ جب ڈولیا در زواپہ آئی اپنا کانا چھوٹو جاے  
اگنا تو پریت بھو و مری غبی و دیش۔ سہ بابلی گھر آ پنا جات پیاسکے دیش۔  
بابلی سورنیر پھوٹا جاے۔

۵۔ سنو لیا کو کوئے بن ڈھونڈھن جاؤں۔ گوکل ڈھونڈھا برنڈا بن ڈھونڈھا  
ڈھونڈھو پھری ننگا کون۔ سنو لیا کو کوئے بن ڈھونڈھن جاؤں سو شام  
موہ آن ملا وہ چہر بن کے بل جاؤں۔ سنو لیا کو کوئے بن  
ڈھونڈھن جاؤں۔

۶۔ آن بن پل چھن پریت نین چین۔ موہ تلچہ تلچہ بیٹی ساری رین۔ نین کسے  
شام رہے کوئے دھام کیمہ کی سیج دھون کینھی سین۔ مورے تن  
کی تھانے سجنی لگ ہیر ہیر تھک رہے نین۔ کچھو کت نبت نین موسون  
نظامی جو کچھو ہر گئے سین۔ آن بن پل چھن پریت نین چین۔

۷۔ بن آئے گوئی ناتھ بید بوا ری۔ پر پٹو گھر گھر دیکھت پھرت سکھن کی ناری  
جنگل کی بوٹی لیے بھرت جھوری مین۔ کنن مین کرت پکار مدھو بولی مین

کوئی پری ہوے بیمار اسی ٹولی میں۔ ہم تجا کرین سب دور ایک گولی میں  
 یسکے آئین نکس برج کی ناری۔ مدد نہیں گوالن بید کر بیڑی۔ کوئی پری کھی  
 بیمار تھانے گھیری۔ ہر ساس نند گھر نہیں دوا کر میری۔ جھیر گئے دن گوال  
 پری برجوری۔ جھوری سے گولی دئی گئی بیماری۔ برنڈا بن میں برج بال  
 دوشیکھا آئی۔ لٹانے گھونگھٹ مار نبض دکھائی۔ ہر روگ دوکھ کچھو نہیں  
 دیو کھجائی۔ سردی گرمی سے اٹھو جی گھرائی۔ موہن برج بال گوال  
 موہنی ڈاری۔ بن آئے گولی ناتھ بید بنواری۔

۸۔ برکھجان نندنی بار بار کھٹ ڈھنڈپ روت دھار دھار۔ برہاگ لگی تن  
 جرت مور پچھ تلچھ موہ ہوت بھور کیسے کئے سکھی نند کشورین توڑھو نڈھ پھری  
 اٹھین بار بار۔ حافظہ بے پڑت نہیں چن گک ہیر ہیر تھک رہے  
 میں کمون آؤز جائے۔ ان کنھی سین کا سون کمون سو پکار پکار۔

۹۔ کسکت مسکت کیسی چلت چال۔ توری سانوری صورت گھونگھ وارے بال  
 کسکت مسکت کیسی چلت چال۔ بنیدی بھال بنینچ کا جرکت گجرانچ  
 گوری جون سنبھال۔ کسکت مسکت کیسی چلت چال۔

۱۰۔ مورا چا تر شیا م سون من اٹکا۔ تباؤ سکھی کوؤ جادو ٹوٹکا۔ سلطان  
 پیان چین نہ آوے مورا من رہت ہو بھٹکا بھٹکا۔ مورا چا تر شیا م سے  
 من اٹکا۔

۱۱۔ پیان پارے اتنی عرض موری مان۔ گرے لاگن کی بھئی ارمان۔ اورن سے  
 سیان نہنت بولت ہیں ہمے کرت گمان۔ پیان پارے اتنی عرض موری  
 مان۔ دیا کرشن کر جورے کمت ہیں مت کرمان گمان۔ پیان پارے  
 اتنی عرض موری مان۔

۱۲۔ جو بنوا بارے سے تےج دین۔ بیاہ کیو گونا نین لنیو کون خطا ہم کین۔ جو بنوا بارے سے تےج دین۔ مات پتا سب ہی مل بیا گو سنگ نہ ایلو لین۔ جو بنوا بارے سے تےج دین۔ خلیل پیا تم ر و دت ناحق ہوے ہی جو بدھنا لکھ دین۔ جو بنوا بارے سے تےج دین۔

۱۳۔ مدھ مانی کو یلیا ڈار ڈار۔ مورے آنگن بولت بار بار۔ برہن کے بدن پر بدن جو رتا پروئی مار و کرت شور موہ بلکھ بلکھ کے ہوت بھور مورے درگن تے بہت جل دھار دھار۔ مدھ مانی کو یلیا بار بار۔ جو بدھنا موہ پنکھ دیت اڑ جاے سالن پیا پاس بیت شیو پر سا دھیت مین اجیت مین تو ڈھونڈ لکھ پھری سارا ہار ہار۔ مدھ مانی کو یلیا ڈار ڈار۔

۱۴۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ بھر بھر بھکاری مارت رنگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ ایت سیس مکٹ ایت تلک بھال۔ ایت کندل ایت موتن کی نال۔ ایت پیاری ایت متواری چال۔ ایت چو نر لال ایت پت سرنگ کھیلت بسنت۔ اک من موہن اک چت چور۔ دونوں چتوت اک اک کی اور۔ پیاری چندر بدن پیا درگ چکور۔ پیاری مانو دیک پیا تنگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ چندرا ول بھر جھوری لیے گلال۔ روری لٹا لیے لال لال۔ ابرک کو بسیکھا لیے ہی تھاں۔ کیسر رنگ چھرت انگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔ کوئی گھو گھٹ مین کھ لئو چھپاے کوئی دوڑ جھپٹ پٹ گھٹ آے۔ کوئی مارت قمقمہ دھاے دھاے فرحت پیا پیارے کو ہر اُمنگ۔ کھیلت بسنت پیا پیاری سنگ۔

۱۵۔ شکر شیو ہم بھولا۔ کیلاش پتی مہراج دھراج۔ شکر شیو ہم بھولا۔ اوڑھے سنگھ کھال گرے بیان مال لوچن وشال ہن لال لال چندر بھال



ات سوہت براج۔ شنکر شیو کم کم بھولا۔ اردھنگ روپ جیسے  
چھانہ دھوپ نہکت آپ بھے پھلرت بھوپ کر ڈمک ڈوپ گت ڈمرو  
باج۔ شنکر شیو کم کم بھولا۔ بش ترنگ چھپ انگ ایے گور سنگ سوہ  
شیش گنگ پیے جھنگ ڈھنگ سون کرت کاج۔ شنکر شیو کم کم بھولا۔  
کے داس نظامی کر جوڑ جوڑ دے جگست ران رکھ مان مور گہہ چرن رکمان  
جاؤن آج۔ شنکر شیو کم کم بھولا۔

۱۶۔ دیکھو ہالی چھب لھن لٹاکی۔ گور وگات تلم کسیر جٹ گول کیوں لکھ جھلاکی۔  
ترجھی تھن نہن کھ مڑن چلت غور گیند کھلاکی۔ شیری رگھو راج نر کھ  
چھب موہت ایسی مار کون متھلاکی۔ دیکھو ہالی چھب لھن لٹاکی۔

۱۷۔ تعریف کروں اب کیا کیا میں اُس مری اور بھگیا کی۔ نت سیوانچ پھر تائی۔  
اور بن بن گوو چسہ تائی۔ گوپال بہاری سری بہاری دھک بہر تاسہ۔  
کریا کی۔ گردھاری سندرشام برن اوئل دھرجی کے سیا کی۔ یہ لیلہ۔  
اُس نندن من موہن جشومت چھیا کی۔ دھردھیان سنوڈرڈوت کرو  
جرو لوکرشن کھفیا کی۔

۱۸۔ دیکھیے دامن سامان کا من شی جہنا ت جھک جھک چلے سو کھ  
چمکے مکے لار دیکھیے دامن سامان کا من سی جہنا ت جھک جھک چلے سو کھ  
چمکے مکے لار۔ و عنش روپ بھوین بانا در رنگ با ن سون بانے  
رس ترکش نرگ نینی کھیلت شکار۔ دیکھیے دامن سامان کا من سی -  
جگل فن مون ڈورا ات سوہن روپ تال ترنی نے ڈار در شیم کو چار -  
دیکھیے دامن سامان کا من سی جہنا ت جھک جھک چلے سو کھ چمکے مکے

۱۹-

ساون۔ ساون گھن گرج گھوم گھوم۔ برست شبتیل جل بھوم بھوم۔ ساون  
 گھن گرج گھوم گھوم۔ کوئل کیر کوکلا بولین۔ ہنس چکور چو دس ڈولین۔  
 ناچت بن ات کرت کلون۔ مور مورنی چوم چوم۔ ساون گھن گرج گھوم گھوم۔  
 کچن بھنہ بند ولا جھلے۔ چندن پٹ مڑھے نفل کے۔ چن چن پچھ پچھو نا  
 ہلے۔ کلی کچ دل توں توں۔ ساون گھن گرج گھوم گھوم۔ ڈوے تر بدھ پون  
 پروالی۔ سرجوٹ پٹ چھپ چھالی۔ جھولین جب ستار گھرائی۔  
 بھوپال جھلا دین بھوم بھوم۔ ساون گھن گرج گھوم گھوم۔ گادین راگ  
 راگنی بھام۔ دمک رہی ناوچھ داسن۔ جھونکا دیت رپٹ گچ باسن۔ پائل  
 باجے چوم چوم۔ ساون گھن گرجے۔ جرجو کرت سمن جھیر برکت۔ انور  
 نشان بجاوت ہرکت۔ داس کنیش جگل چھب ترکت۔ پھاسے رہو سٹک  
 روم روم۔ ساون گھن گرجے گھوم گھوم۔

۲۰-

دلا راس کے دن کسکے کر بجا اسکے ہی چلیا ہمارے۔ رس کے دن  
 رین اندھریا چھالی بدیا انگنا میں پڑت چو ہمارے۔ شور چکور کرت  
 چوں اور امور واکرت گھارے۔ رس کے دن کسکے کر بجا اسکے ہی چلیا  
 ہمارے۔ باڑھو پریم روپ رس ساڑھو جھت وار نہ پارے۔ بن پیا  
 کوہنہ پار لگا دے تیا چھنی منہ ہمارے۔ رس کے دن کسکے کر بجا  
 اسکے ہی چلیا ہمارے۔ کہیں سکھی کر منج دے انجن بسن پسد برجنارے  
 کالے کروں سکھی بارہ اچھو کھن کا پر لٹو سنگارے۔ رس کے  
 دن کسکے کو بجا اسکے ہی چلیا ہمارے۔ سب سکھیاں میں اپنے بلم سون گاوت  
 دھرم مارے۔ پیافرت پرین دھونی ریاون بیٹی ہون آسن مارو سکھارے  
 کے دن کسکے کر بجا اسکے ہی چلیا ہمارے۔

- ۲۱- آج لکھیو گھنسیام آتے مک ٹھاڑھو بجاوت بانسریا۔ مین جمنابل آج بھرن گئی  
میرے ڈاری گرسنچ پھانسیا۔ تن من کی سدھ ناہ رہی میری کسکن لاگی  
پانسریا۔ لگکا خوش منے ہر رکھے میرے پائین پڑت نہیں ڈاگرایا۔
- ۲۲- نند نند دین بند تنک تو دیا کرو۔ نشی کی دھن میں شکے نکل گھر سے آئی  
ہوں۔ بتیاب دل اور چین نہیں سو کر پا کرو۔ جیسے کہ تم نے کال بجائی تھی  
بانسری۔ ویسی بجاد پھیر ہمارا کہا کرو۔ ابھلا کھ ایک اور یہ دل میں ہے  
پیار بے لال۔ شری جمناجی کے گھاٹ پہنت ہی ملا کرو۔
- ۲۳- دلاونی (مائی نش دن گھرے گیل چھیل مدھ بن مین۔ جو بن کا مانگین  
دان کا نہ کنجن مین۔ مین دودھ بچن کے کلج آج بن بھلی۔ نشی بٹ دن  
گوپال پکر جھٹکی۔ مین ہٹک ہٹک ہٹک گئی نہ مانی ہٹ کی۔ ناگرت جبت  
نکٹ ہٹک دی ٹکی۔ ہو گئی نئی تکرار بات بات مین۔ جو بن کا مانگین دان  
کا نہ کنجن مین۔ جھٹ پٹ بھیان جھک جھوری کر۔ بے ٹھاٹھولی۔ جھٹ  
مین جھٹکا جھٹ ہارامولی۔ میری پٹ پٹ مائی پٹ گھوٹ کی کھولی  
کر جھٹک چوڑی چٹک مسک دی چولی۔ ہوسے لھا نارا ہولاج نین مین  
جو بن کا مانگین دان کا نہ کنجن مین۔ گھر آئے کاے چراے نند کے لالا۔  
جسودا نے ایو بلاے نکٹ گوپالا۔ کر پکر کھی لاکار غضب کر لالا۔ کرنے  
آپن فریاد بچ کی بالاد کیا نفع تمھیں دودھ لوٹ لوٹ چاکھن مین۔ جو بن کا  
مانگین دان کا نہ کنجن مین۔ جسودا کی اباگرت پڑت ہر بتیان۔ مائی مین نشی  
بٹ گیا چرا نے گیان۔ جسے جسے سماج مائی آج قدم کی چھیان۔  
میری نبی لئی چراے سکھی بن میان۔ یہ ہر چیل چٹ پٹی پتر سکھین مین  
جو بن کا مانگین دان کا نہ کنجن مین۔ ہر کہین سنو مائی مین ناہین دودھ لئی

یہ کرنے کو طوفانِ حویلی چھوٹی۔ یہ رپٹ پڑی گر پڑی ٹھیکیا بھوٹی۔ آجھ جھڑن  
مین ہار لڑی سب ٹوٹی۔ ہرئی ماسے سمجھائے مہر تین مین۔ جو بن کا  
ناگین دان کاٹھ کچن مین۔ سن سری کرشن کے بچن سکھی مسکیائی۔ چھب  
نرکھ منو ہر بدن پر م سکھ پائی۔ ای لیکھ راج سنت پر سہاے کاٹھائی۔ بندش  
گنیش پر ساد راگنی گائی۔ ہو سیکرن موہنی دن موہن مین۔ جو بن کا  
ناگین دان کاٹھ کچن مین۔

۲۴۔ (خیال) نرگین چشم گبدن عمر ہر بانی۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی  
ڈالی۔ ایلی بانی ادا دار بھامن ہو۔ کر کے ٹٹولہ سنگھار کھڑی کا من ہو۔  
دل ہو میرا مشتاق خدا صامن ہو۔ کیا بھین ہو غنچہ دھن پان کی لالی گھونگھٹ  
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ اسقدر تیرے رخساروں پر جو بن ہو جبدر  
فلک مین جھٹک ماہ روشن ہو۔ کیا دن کی آمد بدن مین نازک پن ہو غم  
لاٹھ شکم جسم کند ہو۔ کیا ادا سے رخ پر لٹ ناگن لٹ کالی۔ گھونگھٹ  
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ کانوں مین تیرے کرن پھول بالا ہو۔ میندی  
بیسر نور تن گرے والا ہو۔ رخ جموم جموم جھکوں نے جوٹ ڈالا ہو۔

افسر جہان جو بن کا اُجیا لا ہو۔ چھپ عجب ناز انداز چالی متوالی۔ گھونگھٹ  
کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی۔ کیا پر سی پر سی تیری پیشانی ہو۔ وہ اداری  
کل جہان کے من مانی ہو۔ حق تھائے کی اسقدر مہر بانی ہو۔ بندش گنیش پر ساد  
شعر خوانی ہو چھب دکھا کے طبیعت بیشمار لکھانی ہو۔ گھونگھٹ کی اوٹ کر چوٹ موہنی ڈالی

۲۵۔ شام بن گھٹا شام نہیں مجا دے۔ گھن گر جین لر جین ہیے کامن تا پر بدن  
ستا دے۔ برن کوئی نیش دن بوقت جترک شبد ستا دے۔ جب دامن  
دکھے آئے اودھو ناگن سی لہلو دے۔ تھر تھر انگ کپت بن پیو کے ٹھہر بھا

ڈر پاوے۔ اودھو کب اسے ہن موہن مہی سناوے۔ کب نہال کرہن وے  
ہمکار راج بہادر گاوے۔

۲۶۔ رہی ہر گھڑی صبح اور شام۔ تصور میں ترے گلغام۔ بخوبی عجب اتنی نور۔  
ادا افسر مثال حور۔ چشم دو تیری موتی چور۔ نگہ میں ہو جا دو بھر پور۔

دوہا۔ گل ترے رخسار کے گل کرتے ہن دید۔ آفتاب سے صاف تھارا چہلایہ  
ادا ہمد تری سرنام۔ تصور میں ترے گلغام۔ دیکھ ناگن کالی کا گل۔ ہو اگل  
پریشان سبیل۔ میرا دل ہو عاشق بالکل۔ مثال جیون گل پر بلبل۔

دوہا۔ جیشون میں رہتی بسی صنم تری تصویر۔ دن بھر اگلبدن تھارا ہو جو بن گھیر  
کرین گلشن گل تجھے سلام۔ تصور میں ترے گلغام۔ مہربان تیری پشانی  
نہ ہو گل گلشن میں ثانی۔ خدا نے کری مہربانی۔ خوشنما تھین ہوتے جانی۔  
دوہا۔ اب دل ترے عشق میں گرفتار ہو یا۔ قتل کر دیا کرو رہا ہو یہ تھکوا اختیار۔

پھنسنے تیری الفت کے دام۔ تصور میں ترے گلغام۔ ہوے ہو قافیا تھیں  
کر دہر دغ جفا تھے۔ لڑے کیوں کئی دفعہ تھے۔ حال یہ کہو صفا تھے۔  
دوہا۔ دل بس بیمار کی دوا تھارے تیر۔ نگہ مہربانی ہمد کی یہ ہلکو اکثر۔ رہے  
ہر دم دل کو آرام۔ تصور میں تیرے گلغام۔ عجب ہمد ترا دم ہو۔ خدا  
تجھ پر کل عالم ہو۔ نسبت کیوں تھے کم ہو۔ اتنی یہ ہلکو غم ہو۔

دوہا۔ اپنے اپنے یار کو سب کرتے ہن پیار۔ پیار کیا دل دیا بھلا پھر کیوں کرتے تکرار  
بڑا کچھ کیا نہ تھنے کام۔ تصور میں تیرے گلغام۔ ہو اگل تجھ دیوانا۔ شمع پر  
جیسے پروانا۔ مناسب ہو دلبر دانا۔ دڑا سینے سے لگ جانا۔

دوہا۔ شہر گل گزار ہو چین فرخ آباد۔ لیکھ راج فرزند چند بندش کنیش پر ساد  
مکان ہو کو چہ مالک رام۔ تصور میں تیرے گلغام۔

۲۷۔ کجمن میں باج رہی مرلیا دن بھری۔ ادھر دموی گوپال لال کے سن موہین  
 برج بال ادھر دھن کان پری۔ اب کوئی جن سے نہیں سبھی کھٹکت ہو دن  
 چین نہیں پڑت گھڑی۔ بیرن بیر پڑی دی ماری چنچل چٹک چٹ پٹی  
 چٹک ہری۔ ہت ہر ہنس گنیش موہنی بسی کرن سنار۔ تنک بن کی  
 لکڑی۔ کجمن میں باج رہی مرلیا دن بھری۔

## بھاگ راگ

- ۱۔ تیرے جھگڑے میں رین گئی۔ کمان گئے چند کمان گئی بدری کمان گئی پرت  
 نئی۔ کھل گئی بدری چٹک رہے تارے سوئی گت رہی۔ ہم تیرے جھگڑے  
 میں رین گئی۔
- ۲۔ رنگ جوئی لاگا سوئی لاگا۔ ہنسا کی گت ہنسا جانے مرم بنانے کا گا۔  
 کت کبیر سنو بھائی سا دھو۔ وٹنے میں نہ سٹا گا۔ رنگ ہوئی لاگا۔
- ۳۔ شام تیری عجب رنگیلی اکھیاں۔ آپ رنگیلے سیج رنگیلی اور رنگیلی اکھیاں  
 شام تیری عجب رنگیلی اکھیاں۔
- ۴۔ جو بن موہ دینے جات دگا۔ ان جو بن پرمان شیکے جیسے کسٹم رنگ۔  
 جو بن موہ دینے جات دگا۔ شام سلونے آؤ اب تم کون کو رنگ لگا۔  
 جو بن موہ دینے جات دگا۔
- ۵۔ کرم تم کمان کمان لیجھو۔ کبہ کی دہری کبہ کے انگنان کبہ کے بول سہو  
 ساس کے آگن تدجی کی دہری سیان کے بول سہو۔ کرم تم کمان کمان کمان۔
- ۶۔ مورے لیکے دھون لگت آ جا۔ ایک کے سون کے دھو کے ہنسا چٹک۔

جھٹار۔ مور سے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ بیا ل پھت مجھوم پر لوٹ کھوڑ  
نہ سنسٹ گوتار۔ مور سے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔ جاو ن تے ہر ہارے  
مور ہار کھنچ دیجو گھر بار۔ مور سے لیکھے مدھ بن لگت اُجار۔

۷۔ آج ہرین اُندھے آئے۔ ادھر ن اجن ماتھے ہا ورسیند کپول لگائے  
آج ہرین اُندھے آئے۔ سور داس موہ یا ہی اچھوتن تلک کمان  
پائے۔ آج ہرین اُندھے آئے۔

۸۔ شیا م کمان تے آوت جگے۔ لٹ پٹ پاگ اُندھے نیا پانوں پر ت  
ڈگ گے۔ کاغھ تم کمان تے آوت جگے۔ شیش ہا د رادھر ن کجرا پان  
کپول لگے۔ لال تم کمان تے آوت جگے۔ کن سکین رس لیو سا نور و  
کن سوتن گھر جگے۔ کاغھ تم کمان تے آوت جگے۔ سور شیا م جاؤ آھین  
کے دے ہن کھارے سکے۔ شیا م تم کمان تے آوت جگے۔

۹۔ پونچا دے ہکا کوئی اُن تک۔ سب نکس جات مور سے جیہ کی سکے  
چھائین کالی گھا پڑھ دیکھو اٹا جیہ مون مورے ہوت ہر دمک دمک۔  
پک ڈمکات تن تھر تھرات بجلی رہا دے چمک چمک۔ تیری کنور کھائی  
چترائی تھرائی اب جان پڑی موہ تنک تنک۔ متھرا بر ندان یاد آوے  
ان کا بن سنی منی کی بھنگ۔ ہم تو گرجی ہن درس پریس کے ہمکو  
نہ پیارے اُنک بھنگ۔ تچ لوگ لاج مقصود پیا دواوے کھرٹے  
اب کھول بھنگ۔ پونچا دے ہکا کوئی اُن تک۔

۱۰۔ میرا جگٹے کے جو بن ٹوٹا رہے۔ ہارہ برس کی را دھا پیاری ہاتھ نگن  
میرا چھوٹا رہے۔ کو کڑی بر جوری کرت ہن موت ہار مور ٹوٹا رہے۔  
میرا جگٹے کے جو بن ٹوٹا رہے۔

۱۱۔ مکھی بن منی بیاوت شام۔ رین سین ڈھونڈھن کو کھین پریم سمت ہنچ ہم۔  
مکھی بن منی بیاوت شام۔ بانس نمبر یا ہر گمہ لگی پڑت لے لے نام آس  
پاس جو تین گھر آئیں بھین سکھیں کام۔ باسکے نتہی کرت ہو درشن یو  
گھنشیام۔ مکھی بن منی بیاوت شام۔

## بھیروین

- ۱۔ کیہہ ودھ لہائیں گردھاری۔ ایسی کو دھن بتاوری باری۔ گوکل ڈھونڈھ  
برنہا بن ڈھونڈھ ڈھونڈھھی تھراساری۔ کیہہ ودھ لہائیں گردھاری۔
- ۲۔ سیان کے آون کی بھئی بیربان دروچو اپھٹھاڑھی رہون۔ کدر پیا  
سون جاے لاو و نکسوجات مورا جیا ہو۔ سیان دروچو اٹھاڑھی رہون
- ۳۔ گل لاون مین رادھا پیاری بسین جاہی جوہی مین کھنیا بسین پیکل لاون مین  
رادھا پیاری بسین۔ بیلا مین ایلا بے۔ بیلون مین نئی ایسی بے۔ گل  
لاون مین رادھا پیاری بسین۔ پیا کی سدا پیا باسین باسا شامہ بن شامہ  
نوٹی بے۔ گل لاون مین رادھا پیاری بسین۔ چاندنی مین چندا ول  
فرحت لے مین لٹا سہیلی بے۔ گل لاون مین رادھا پیاری بسین
- ۴۔ بنا پاک پروردگار کون کھریاے موری۔ جھونکھی بھرے بھری ڈھکر کا  
یا مولے قدرت توری۔ جو چاہے سو کرے بدعاتا چلے نہ کھو کی برجوری  
بنا پاک پروردگار کون کھریاے موری۔
- ۵۔ سیان کروٹیان لینے دے۔ جاگی ساری رات لم کروٹیان لینے دے  
سند گوری مدھ بھری انکھیاں رس پکے والی بھتیاں سیان کروٹیان لینے دے



- ۶۔ اچھا مور ابا بیل دینہ گونوان۔ چلین پیا تیرے دلش نگر۔ میرو بابل نے دینہ گونوان۔ چار ماں جاڑے کے لاگے رہے تھر تھر ہوت جو بنوں۔ چار گم رت لاگی ٹپ ٹپ چوڑت پسوان۔ پھر چار مینہ چو مسوا کے لاگے بھج گئے رہے جو بنوان۔ اچھا مور ابا بیل دینہ گونوان۔
- ۷۔ رات کے پسوان نندی مون پے ستموان کے گئے رہے۔ سیان لے آئے مسخ چوز یا اور دیورا لائے ہاتھ لگنوان۔ سیان گئے مورے پردیوان دیورا گئے پسوان۔ موپے ستموان کے گئے رہے۔
- ۸۔ کیسے بھرون پنیان گیان۔ ننگھٹوار وکے نان۔ اک ڈر ہر مجھے ساس نندکو دو بے بیرن سوتنیان۔ پنیان بھرت موری انکھیان بچا مین دیکھ ہنسین سب کا مزیان۔ گیان ننگھٹوار وکے نان۔ نبی کی دھن سن بیا کل حبیب ننگھٹوار جیا۔ گیان ننگھٹوار وکے نان۔
- ۹۔ ارے ہو میان نہ بجادو شیا مریارے۔ مری کی دھن سن جیا بیا کل کھوڑے نکسے جات مورے پران۔ ارے ہو میان نہ بجادو شیا مریارے۔
- ۱۰۔ دھن بن مین کھڑی اھلات۔ چنر بدن سندرمگ نبی سو بجا برنی نہ جات دھرے سیں گورس کی ٹکی تلی کر بل کھات۔ گھو گھٹ اوٹ چوٹ سینن کی لوٹ پوٹ کر جات۔ مانگے دان کا نہ کنھن مین دست کہا شرمات۔ جوانی یونی چار دنا کی ناہین برابر جات۔ داس کنیش دن موہن چھب زکو زکو مسکیات
- ۱۱۔ جا ہی جو ہی مین کھیا۔ بسے گل لالون مین رادھا پیاری بسے۔ جا ہی جو ہی مین چھپا مین چتر بھج سیلا مین ہباری لال دو نامر داین گردور دھاری بسے جا ہی جو ہی مین کھیا بسے گل لالون مین رادھا پیاری بسے
- ۱۲۔ تپہ تپہ ساری دین گجاری کروٹیا لے دے۔ بلہ کروٹیا لے دے نازک گورکھ

نین رسیلے کرنہ دھرت واری جھتین پر کروٹیاں لینے دے۔ تلچہ تلچہ ساری  
نین گجاری لم کر وٹیا لینے دے۔

### واورا

- ۱۔ گئی یاری جھوٹ دغا دے گئے بالم۔ ہم جانی پیا او بنیو سب بنیان توری جھوٹ  
کرم ہمارے مون یہ ہی لکھی تھی سو آسا اب گئی ہو ٹوٹ۔ کت خادم اپنے  
صفی سون توری ڈگر یا گئی مین ٹوٹ۔
- ۲۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ پیگ پیگ پر شیو درشن ہین سدھ بر جت  
تھلی تھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔ بھیرون کال کرے کتوالی  
پاپ تپ ترے ڈالے لی۔ من بھاوے ہین۔ شری من دکن موہ  
رہی ہو اچل بھئی پھر ناو چلی۔ من بھاوے۔ کاشی پوری نمکت کی داتا  
تلسی سیو اچھا نڑ چھلی۔ من بھاوے ہین کاشی کی گلی۔
- ۳۔ مائی کے مول بکائے جیرا خریدار و منم کیوں لیتے نین۔ ذرائین کی سینہ  
ہو ہم دام رو پیا لیتے نین۔ لئن پیا پر رکھت سبکو جو فاکو دل ہم دیتے  
نین۔ مائی کے مول بکائے جیرا خریدار و منم کیوں لیتے نین۔
- ۴۔ پیاں بھرن جن جیوا کیلی۔ ٹھاٹھو موڈ گرنچ نندلا ہر چلیا کے ٹوک کرے  
ایلی۔ حافظہ بایں کا ہر لئیو ایسی کری بیان وہ رسیلی۔ پیاں بھرن  
جن جیوا کیلی۔
- ۵۔ لٹ کھوے اٹریا پٹھاٹھی سینن پیا مارڈہین۔ ساس نند موڑ کجہم کی  
بیرن سیان کی پیاری دکاری۔ سینن سیان مارڈہین۔ لٹ کھوے  
اٹریا پٹھاٹھی۔ نندلا ہر چلیا پٹھاٹھی پھر وین ساری۔

- سین سیان مارڈ لین۔ لٹ کھوے۔ حافظہ پیا سون موہ لاوہ پریم کی  
برجھی لگی اب کاری۔ سین پیا مارڈ لین۔
- ۶۔ پیا پانی نہ جائے جگاے ہاری۔ ات بنے گنگا ات بسو کاغی ہوئے حسریا  
برجبا سی۔ پیا پانی نہ جائے جگاے ہاری۔ اورن سنگ پیا بولت بندت  
ین ہسے نہ بولین بائے ہاری۔ پیا پانی نہ جائے جگاے ہاری۔
- ۷۔ ارے سیان ہسے جن کرو پریت۔ نیارے پھرت البیلے متوارے تم کوئے کے  
ہو میت۔ ارے ہان رے سیان ہسے جن کرو پریت۔ سون کے گھراوت  
جات ہو کون کھاری ریت۔ ارے سیان۔
- ۸۔ ترچھی بخریا دکھائے جاؤ جنیان۔ ان نین کی ماری مرت ہون دلیر کڑیاں گڈیاں  
جنیان۔ ترچھی بخریا۔ تن من مون مورے آگ لگی ہو۔ ایسی لگی کو بجائے  
جاؤ جنیان۔ ترچھی بخریا دکھائے جاؤ جنیان۔
- ۹۔ جائے بلیا موری بھرنے کو پنیاں۔ موہ کا جلاوت دیکھو جنیان۔ جائے بلیا  
موری موراکا پیا نانت ناہن۔ مہکا پچاوت چھپ کینیاں۔ جائے بلیا موری  
بھرنے کو پنیاں۔
- ۱۰۔ چلو ہو چھاڑو ستاؤ جن سیان۔ دیکھو مرک موری جائے نین ہیان۔ کھائے  
سو گند نظیر کمت ہون نیارے گلاوت کتے فرت ہون۔ اوچھے کی پیت  
مین تو ایسی سلت ہون۔ جیسے ربت ترور کی چھیاں۔ چلو ہو چھاڑو  
ستاؤ جن سیان۔
- ۱۱۔ ڈلائے جاؤ بنیان ماری جیو۔ بنیان ڈولاوت آوے سکھ نندیا اس  
من ہووے نکس چلو جنیان۔ ماری جیو۔ گورے بدن پر چوے لہنا  
اس من ہووے اٹھاے یون کینیاں۔ ماری جیو ڈلائے۔

۱۲۔ دیکھو چھپلا لگاے لیے جاے کہ مو کی چھتیاں چھتیاں۔ نین کجہر اسانے  
 ٹولی کوئی زلفین بنائے چلا جاے۔ کہ مو کی چھتیاں چھتیاں ٹھاڑھو سوتا  
 کا جسی سناوے مورا جبراً چرائے لیے جاے۔ دیکھو چھپلا لگاے  
 لیے جاے کہ مو کی چھتیاں چھتیاں۔ مین جنگل کی مورتی رے کوئی  
 لپٹا لگاے چلا جاے کہ مو کی چھتیاں چھتیاں۔

۱۳۔ اٹھ رے سپہا پیرے لشکر تیر و کوچ۔ تجھ کو تو نڈیا پیاری مجھے پیاری  
 تیری جان۔ ایک توین راجہ کی بیٹی دو بے بھٹی بدنام۔ اٹھ رے  
 سپہا پیارے۔

۱۴۔ جل کیسے بھرون جمن گری۔ ٹھاڑھی بھرون نند لالکت ہن نورے  
 بھرون بھیجے پیری۔ جل کیسے بھرون۔ لاج کی ماری ٹھاڑھی سکھن پنج  
 ہاتھ سون پڑے لگڑی۔ جل کیسے بھرون جمن گری۔

۱۵۔ تو نے تو مورا من ہر لیتھا ٹوپی والے سنولیا۔ ہاتھ مون بر بھی چمکت  
 آوے کرے باندھے کٹار یا۔ رات کو بالمھے روٹھے جاے کے راہی  
 بتور یا۔ تو نے تو مورا من ہر لیتھا۔ سچ کے اوپر جادو ڈرتیون ہن کے  
 مرتیون کٹار یا۔ تو نے تو مورا من ہر لیتھا ٹوپی والے سنولیا۔

۱۶۔ اوبچ بسا بارے کے رسیار و کو نہ موری ڈگاریا۔ مائی باپ کی بڑی دوی  
 ہاتھ چھوئی نہ رساریا۔ جب سے پڑی مین مڑھا کے پالے دوسے دوسے  
 بھراوے لگاریا۔ اوبچ بسا بارے کے رسیار و کو نہ موری ڈگاریا۔

۱۷۔ تیل لگاے تیل لگاے تیل لگاے تیل لگاے۔ کالی کالی کالی چلچل چلا  
 مورا لڑ جھمک تک مارے بخریا۔ اوبچ بسا۔

۱۸۔ کلین سنگ بھونزا بھٹاے رہے۔ چارون اور پھولی پھولاری کو کل شہ

چلے رہے بیا کل چھانڑ ہمیں نند لہ جانیں کمان خود چھائے رہے۔ گلین گل  
بھونڑا بھائے رہے۔

۱۸۔ لالہ بچن سبھار کے بولن۔ پانچ ٹکاک کی کامراوڑ سے بات کمت ہیں بڑے  
بڑے بولن۔ ٹھاڑ سے قدم تر گاری دیت ہیں مانوسند جی لے لے لے  
مولن۔ وادن مرد سرہ ہون موہن جادن ایو ہمارے ٹولن۔  
مور تو ہار مزارن کو ہر توری سب گین کو مولن۔ سور شام  
رس بس بھین گوالن آنگن بھیر کرت کلون۔ لالہ بچن سبھار  
کے بولن۔

۱۹۔ دبی چون کھائے لیو گاری نہ دیو۔ کوری ملیا میں دتیا جماؤ سو واکو مول  
چکائے لے مزے سے۔ برنڈا بن کی کنج گلی میں بیان پکر سمجھائے لے مزے  
سے۔ دہیا کی موہ چاہ نہیں ہر رادھا کھی کو ملائے دے مزے سے۔  
واکے بناموہ میں نہ آوے کوئی جن کر لائے دے مزے سے۔

۲۰۔ سیان کرتنی لے دے کترن کا پان۔ دلی کو چونا مو بے کو پان۔ کلکتر کی  
زندہ بریلی کو جوان۔ سیان کرتنی لے دے کترن کا پان۔

۲۱۔ پیا کے کارن ہوئی ہون فیرن۔ اپنے پیا کو بن بن ڈھونڈھون جب ہی  
ملین تب ہوئی ہون سٹاگن۔ پیا کے کارن ہوئی ہون فیرن۔

دوہا۔ ندی کنارے دھوان ہوتا ہر میں جانی کچھو ہوے۔ بیہ کارن جو گن بھئی وہی  
نہ جلتا ہوے۔ ہوئی ہون فیرن ہوئی ہون فیرن۔ پیا کے کارن ہوئی ہون  
فیرن۔ دوہا۔ چھانڑا کیلیو ہیں گئے کون دھون دلش۔ ناجا لون کب  
آئے ہیں جٹا جٹ بھئے کیش۔ ہوئی ہون فیرن ہوئی ہون فیرن۔ پیا کے  
کارن ہوئی ہون فیرن۔ دوہا جب سٹھ آوے پیا کی ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ

۳۴۔ نہ گئی توری بارے کی لڑکیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے کنواں پر۔ تک  
تک مارین گوئیان۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے گیل مان اپنی پرانی تانگین  
لوگیاں۔ جب دیکھو تب ٹھاڑے عمرو کھانک تک مارین بخریان۔ جب  
دیکھو تب ٹھاڑے سچ پر جھک جھک لیٹ بتیان۔

۳۵۔ کیون کھڑاموری جان اگیلا سے ہٹ جا۔ دوہا۔ جیسے چکنا پیر نیو آ  
تیسے چکنا گھی۔ تیسے چکنا گوری کا جو بن ترے ہماراجی۔ کیون کھڑاموری  
جان اگیلا سے ہٹ جا۔ دوہا۔ پیارے کلی سکوج ہونین ملنے کو داؤن  
نین ہی رس لیجے بکری سگر و گانون۔ کیون کھڑاموری جان اگیلا  
سے ہٹ جا۔

۳۶۔ چلو باری دھنیان گنگنا ہنایے آدین کاشی مون پڑت گنوان۔ گنگنا  
ہنایے سورج پیان لاگون مانون ایک گنوان۔ گنگنا مہرانی مٹھری پیری  
چڑھے ہون سیان کو کے دیو ملنوان۔ چلو باری دھنیان۔

۳۷۔ دوہی سیان آدین ہین لیجائیں۔ پہلی پھوٹی ناؤ آؤ ناؤ کے سنگ موری  
جائے بلاے۔ دوسرے پھوٹی دیورا آؤ دیورا کے سنگ موری کمرے  
پرے۔ تیسری پھوٹی آپ ہی آئے ہنس آٹھ چلین پیاسنگ ڈھائے  
دوہی سیان آدین ہین لیجائیں۔

۳۸۔ سوامی موری بتیان بسر جن جیو۔ تم تو لم پر دیسا جیو جھاک دار جھلنی  
لیتے آئیو۔ جو رجو کر پاؤن پڑت ہون جلدی لوٹ پیا گھرائیو۔ سوامی  
موری بتیان بسر جن جیو۔

۳۹۔ سنو لیا یار مورے جیلر کی در دبتاے جیو۔ کاشی لبائی کاشو کے راجا  
دیتا اندر جیت۔ نگر جودھیا سونو پڑوہر بنا بکرماجیت۔ سنو لیا یار مورے

۴۴۔ — ساپنچی کدیو کمان رات جاگے : جمومت پھرت پھیل متوارے لال لال گرے

۴۱۔ کمان لاگے۔ بھور ہوتا اٹھ آئے کمان تے باتین کرت پریم ہنس پائے  
گوری دھیرے چلو لگڑی جھلک نا جاے۔ سر پر لگڑی لگڑی بکر واپائی  
موری لچک نا جاے۔ گوری دھیرے چلو لگڑی جھلک نا جاے۔

۴۲- موری دہیان کپت گوری تھر تھر موری چھینان کرت دیکھو دھر دھر دھر  
موری دہیان۔ نئی ریت کرت گردھاری بنواری چکار می مارت دن  
بھر بھر بھر۔ گوکل سے آج کھی بھاج بھاج سب چھپ رہیں نارنگھ گھر گھر۔  
موری دہیان۔ موری بھیان انچ لئی بیج کھنچ تن چیسر کھنچ لیوسر سرسر  
موری نرم کلائی مرکائی کرکائی مورے آنکھیا کی ڈوری ٹوڑی ترترتر۔  
موری دہیان کپت۔ برسات کیسر رنگ کی بوند مانو نیگوارت گوری  
جھر جھر جھر۔ پیافرحت تن مور اھر تھرات پگ ڈگمگات مکھ ہر ہر ہر  
موری دہیان کیت۔

۳۴۔ - ترچھی بجز یاد کھائے جاؤ جنیان - ترچھی بجز یا - ان نین کی ماری مرت ہوں  
دل پر کڑیا لگائے جاؤ جنیان - ترچھی بجز یا - تن من مون مورے  
ہنگ لگی ہے - ایسی لگی کو بٹھائے جاؤ جنیان - ترچھی بجز یا -

۴۴۔ چائے رہو امارت میں نینان بان۔ پلین تو موری تیر کی گانسی جھوہیں نیان  
کمان۔ چائے رہو۔ گورے مکھ کے اودھن اد پرات جھٹ بیت ہو بان۔ چائے رہو  
سکبو بس چال کر لیجو جب ماری اک بان۔ چائے رہو امارت میں نینان بان  
۴۵۔ مرلیا کا ہے گمان بھری۔ جڑ توری جانوں پیر پچانوں منوین کی لکڑی کہوں  
مرلیا پر بھوک سو ہے کہوں کے ادھر دھری۔ ترلیا کا ہے۔ ترلی سن نرم سب  
موسے دیون دھیان مہری۔ سور شام رس بس بھین گوان پر پھر دھیان مہری لیا

مور چھت ہوئے دھرتی گردن حافط پڑے نہ چین - ہوئے ہوں فقیرن ہوں فقیرن  
فقیرن - پیا کے کارن -

۲۲- شیارم رے موری بیان گونا - بیان گونا بیان گونا - شیارم رے موری  
بیان گونا - مین تونا پر اے گھر کی مورے بھروسے گو پال رہونا - ڈگر طبت  
چھیرٹ ہکا کا کو ڈاور کھارور ہونا - شیارم رے موری بیان گونا - جسوت  
پاس پکڑ چلوں تاسوں چھیل سوانگ کرنا - شیارم رے موری بیسنا  
گونا -

۲۳- گونا لگ بلم سنگے چلو - دے کونا پر چور انگلت ہین ڈر حال تورا یا باندھے چلو -  
ہم دھا بھر لو لگڑی گھیلنا ٹھاڑے جو بن تم تاکا کرو - گونا لگ بلم سنگے چلو -  
۲۴- پھیری دے دے جائے کھنوا - ہاتھ مین پوٹھی کا ندھے دھوتی جب کھو  
تب ٹھاڑھو انگنوا - بھیکہ دیے سے لیتے ناہین بارہ برس کے مانگے جنوا  
پھیری دے دے جائے کھنوا -

۲۵- دیکھو لیے جائے کروندا کی چھیان - لپٹ جھپٹ برجوری دیکھا وے  
تو لیے ڈارے موری کرہیان - کاہ کروں ہنگو نین مانے چھوٹ ہر  
موری نین بیان - دیکھو لیے جائے کروندا کی چھیان -

۲۶- آلی سیار برکیسا سلونا - کوٹ مدن مورت نیچا ورو کوئی سکھی کر دیوے نہ ٹونا -  
جنگ نگر مون شور مجھ پر چھوٹو پان کھان اور سونا - سانوری مورت بھان  
بھوہت لے لے لکھی بھر بھردونا - شہری رگھوراج مکٹ والے پر آخر  
ہین فقیرن ہونا - آلی سیار برکیسا سلونا -

۲۷- جادو بھڑی شیارم توری نجریا - جت ہوت تب بس کر راکھت سند شیارم  
رام دھن دھرا - زلفین جت کچھ چدر پر کاشت ناسا کو لکھن من ہریا -



۲۸۔ جنگل پر یا متھرا پر باسی پھنسی جال بچ منو پھریا۔ جادو پھری شام توری تجربا  
شام توری صورت پرین داری۔ جاکھ کی مسکان مادھری بار بار تا پر  
بھاری۔ بھوین تیری عجب رنگی قتل کرین جیسے تلواری۔ شام توری  
صورت پرین داری۔ ڈگر چلت ہٹ کرت سانور و لپٹ جھپٹ چو لیا موری  
پھاری۔ شام توری صورت پرین داری۔

۲۹۔ نبشی بٹ چلورادھا پاری۔ گوپی گادین گوال بجاوین رہس محوات بھاری۔  
تک تک ٹھٹی ٹھٹی کرشن جی ناچت سکھا بجاوت تاری۔ نیور بھچا پان باندھے  
سر سے اوڑھے ساری۔ اکریت گنکرت لگت گھنگر و ناچت دے دے تاری  
گوپی گوال گن سب ٹھاڑھے زنت کرشن مراری۔

۳۰۔ حافظ کمت نبت کچھوناہن لیل اہرم پاری۔ نبشی بٹ چلورادھا پاری۔  
سکھری ناچت کرشن کھنیا۔ گوپی گوال سنگ سب زنت تک ٹھٹی تک ٹھٹی تک  
ٹھٹی ٹھٹی بھانجہ مردانگ ڈمروڈھپ باجت اور بخت شینیا۔ اکریت گنکرت  
لگت گھنگر و ن ن ن بخت بدھیا۔ حافظ دیکھ گن ات من مون نندبا  
ارجنوت میا سکھی ری ناچت کرشن کھنیا۔

۳۱۔ پھریا بند یا لیکٹی مور۔ ٹھاڑھی من جمن ہلورون رے۔ پھریا بند یا۔ جاے  
کھو مورے بارے۔ بل م سون جمن این جال چھڑا دین۔ پھریا بند یا۔ جاے  
کھو کو وچھو۔ ٹے دورے جمن این نبشی لگا دین۔ پھریا بند یا لیکٹی مور۔

۳۲۔ رام کرے کہون نینانہ آر جھین۔ ان نین کی سین بری ہر آر جھے نینا  
مر جھیا۔ ٹے ناسہ سر جھین۔ رام کرے کہون نینانہ آر جھین۔

۳۳۔ ماری سرونین تو پیر کر پیرا۔ ساس تپا سے گئی پسنا کو ٹا سنیان چلا گئے  
سین اٹریا۔ ساس تپا سے گئی پسنا کو ٹا لکھ رو پتا کی چوٹ اٹریا

آن یار سے تکیے کُل آنکس سے درگ بان  
 لٹ پٹ پگ دھرتی دھراٹ پٹ بولت بن  
 جب نے مون اوپر پڑی سیام سلونی جوت  
 سکون ہریت بن حافظ میٹھ بول  
 آن دوتج ودیش پہ شش محسویہ اور  
 مون من نسایہ ہی جنم بھپاڑ ون پاسے  
 کھ کر کیم پاس نین جیہ مون ہو جڑ کال  
 کھن میٹھ کھن کھن چلے کھن کھن کھن کھن  
 تن دکھ من دکھن دن دکھ ہیہ بھی دکھ کھان  
 احمد ست امار کے گٹ سب سنسار  
 تم بن ایتی کو کرے کر پام پر نا حقہ  
 میرن پیارے اس کو سننے دیکھو موہ  
 پیارے میری نیند کی بات تمارے ہاتھ  
 لال پیارے بچرتے بچرتے گئی سب چین  
 من مالا تو نام کی جپت رہون دن رین  
 میردن تو پے رہو تیردن موہ ماو  
 رو مال ہیہ کھی والی ہو یہ ناہ  
 آج کھی ہم ام سنی یہ چھاٹت پیہ گون  
 سرنو بھون ودیش پیہ اوکھ سانس تیریت  
 من ہلا دت دن گیو ہما کھن ہو نہ من  
 آپھون ات بیا کھن پر ہی برہ لیون ٹوٹ

لاگت سیدھے آے کے پانچے کھنچت بن  
 کچھو پیو سون کھٹ پٹ بھی سوٹ پٹ پٹ بن  
 نوئی لاگی بھیت جیون دینہ دوبری ہوت  
 یہی منتر تم جانیو لہی کرن آن مول  
 مم نینا از و پیو کے آے جئے اک ٹھور  
 بچھڑن انک جو وہ لکھے تاسون کہا لسا  
 پیہ بن تن تے تین رت کہون نہشت جمال  
 کھائل سی جو مت پھرے مرم نہ جانے کوہ  
 مانو کہون ناہتی دا کھ سون پچان  
 بچھڑے مانس پھر لے ہی جان اوتار  
 موہ ایلو جان کے دکھ کر دینو ساتھ  
 تم بن نیند نہ آوی کیسے دیکھون توہ  
 اوت ہو تم ساتھ ہی لگی کھتارے ساتھ  
 جھو کہ پیاس نیند و گئی آروہ بانہ بھنے بن  
 نین پیاسے درس کے نیک نہ پاوت چین  
 دوو بیا کھ بن لے چین ششیر و ناہ  
 شام دھیان ہیرے بسے تاکی ہر پر چاہ  
 پیہ او ہیرے ہوڑ ہر پہلے پھالے کون  
 مورت آوت دھیان مون اٹھ اٹھ آوت  
 کھاکر دن کیسے جردن بن دیکھ نین چین  
 کھاکر ہو پھر آے تم جب تن جیہ جھوٹ

ہیرت لگ انکھیاں ٹھیکیں مہیو حال بجال  
 پیارے تھرے درش کو چلا کرے چت نہت  
 پریت ریت تم آگلی دئی سبے بسرے  
 پرت دن یان ادھکات ہر برہ بھائی تاپ  
 ایک رکھے سے بھی لگے ایکے من ہرین  
 سمن گلی سکوج ہرینین بنے کو داؤن  
 سترین سم ہرینین حافظ کو دوسکھ  
 حافظ پریم کے روگ کو ادھک لاکت ناہ  
 حافظ جی کے درس بن چت دھرت ہنیں  
 پیارے تھرے روپ کو یہی چہم چت  
 نکست ناہین جان ہر پیارے تھری اس  
 ہون اگے یان سکھی پوچھائے پریش  
 حافظ گرجن کی کھی نیک نہ بھائی چت  
 برجھی لاگی پریم کی اٹھے کریکے پسر  
 حافظ کچھو خٹیا ہنیں پڑور ہے یہ گات  
 ہاڑماس کانٹا بھٹے برہ روگ تے ہے  
 چھن دیکھے پیارے ترے من ہنیں نیکل گھات  
 پران لیے مٹاڑھونڈر حافظ تھرے ہیت  
 سمجھائے سمجھت ہنیں رووت ہن ہنیں  
 پیارے کہہ کی پریت ہن ہن دیو بسر  
 کھپ کھپ جیا جات ہر کل نہ پڑے ہانہ

حافظ جی کب آئے ہن بیان پیرا لال  
 رجم لو بھی من مون چہم سکت ادوت  
 بیا کل نش دن چت رہے کل نہ پڑے اب  
 تن جر کے کوٹا بھجو جب سے بھچھین آپ  
 چتون چتون بھانت ہر کا جر تو سب ہن  
 نینن ہی رس لیجے ہر ہی سگر وگاؤن  
 پلی بھچرن تے ہوت ہر ادھک ہنیں کو دکھ  
 سسک سسک گر گر پڑے آٹھ کرادہ  
 سو پوچھے ہنیں بات ہوا لیس تھرے پیر  
 دور بیٹھ دیکھا کروں حافظ جی اب نہت  
 نین پیارے درس کے رت پیاس پیاس  
 حافظ جی اب کا کروں کیسے پھٹون بندش  
 پر یو سولی پچان اب برہ دھرت نہت  
 ٹپک ٹپک السنو اچو ہن چت دھرت ہنیں  
 پران این تو جائینگے کون سے اُن سات  
 رہے اکیلے پران ہن سو دیون چھا  
 آکھن آگے تم رہو سدا شے دن رات  
 ہر پیارے من موہنی سو کا ہے ہنیں لیت  
 بیا کل حافظ درس بن سمجھت ہن دن رین  
 کما چوک حافظ پر ہی سودیکے بتا  
 برہ ہن بیا کل رہون بھوجن بھوات ہانہ

دو

درشن بن حبیب جات ہر حافظ کراہ کراہ  
مور چھت ہوئے دھرنی گردن کو داس پاس  
تن من کٹ کٹ یون گرت جیون کرادن بن  
تم بھچرن سدھ جب کروں اٹھے کریجے ہوک  
کھان پان بھاو نین تلچت ہون دن رین  
پران دان جب ہم دیو ملو برہ کوروک  
کب لون پیارے آہو نیچہ نہارت نین  
بیا کل جل بن مین جیون حافظ کا اب حال  
چھن بھرت جا کے برین جھادان چھاتی چھید  
حافظ درشن کرت ہر بھان سورے آئے  
جیون مہندی کے بات مین لالی لکھی نجائے  
سس کو س یتیم بسین آن سلاوے پاس  
تیرے درگ جیون جیون مرین تین کٹ کراہ  
اب کیا اگیا ہوت ہو گھٹ مون رہے کراہ  
بیگ آئے سدھ لیو اب پر ہارت نراس  
کورو کا غذا ہتھ دے کھ ہی کیو ہین  
پاپی برہا من بسے جھا لکھن نین دیت  
اپنے حبیب تے جانیو میرے من کی بات  
تم پیارے من بسو پاتی باجر کون

پیارے مٹھری سدھ مین چھن ہون بسرناہ  
اگ جودت نینا تھکے چھٹی ملن کی آس  
پیارے مٹھری برہ مین مذی جھنج مین  
فرش دن مین بیا کل رہے برہ دیون چھوک  
حافظ پیارے لال بن پرنین چھن چین  
ہو دتے سو پائے حافظ کہیں یہ لوگ  
حافظ مٹھری درسن بن تلچت ہون دن رین  
مٹھری سدھ بسرے نین چھن مین پیارے لال  
پیارے تیرے چرن کی کھون کھان لو بھید  
چھت کار تور دپ کی مو پر کسی نجائے  
نزل مورٹ پو کی یون گھٹ رہی سماکے  
ای سپنے توہیل گئی چھن مون بار پچاس  
مٹھری دھار تلوار کی کاٹ کرت کچھوناہ  
پیارے مٹھری درسن کو ادھر رہو جیو آئے  
حافظ ات اکلات ہوتا مٹھری آس  
کر کا نپ پاتی لکھت جل بھراوت نین  
کا غذا بھجت نین جل کر کا نپ مس کیت  
لکھن پڑھن کی ہر نین کی سخی نین جات  
یہ گن پاتی نا لکھن دھر رہون حبیب مون

پاتی وا کو بھیجیے جو ہودے پر دیس  
کا غز تھوڑا ہست گھنوم پر گھنونا جاے  
پیارے پاتی نا لکھی گئے بہت دن میت  
پاتی آدھا ملن ہو جو پونچے پنج پاس  
او کھننن سون لکھی برہ روگ نین جاے  
کر کلن پاتی لکھی پیارے جتر سبک ان  
جب سٹھ آوے آپ کی برہ آگ سرے  
جھوٹ لگے مہا پیے سب کا ہو سٹھ ہوے  
پریت نہ ٹوٹے ان ملے اتم من کی لاگ  
ملی جاے میں ہن بہت بھانت بھانت کے کو  
پریم ڈور سے شیل ہوے جن توڑے چکا  
چا ترک چاہت سوانت جل کچی چاہت بھور  
جیسے پھول گلاب کو سوکھے او کھک لپکا  
تم بھڑت چھن مون مردن کما بن بن نوہ  
اوسچے کی حافظ بھلا ہو بھی کون پریت  
ہم کیشی تم کنول دل سدا رہو بھر پور  
نین اوٹ جبے بھین پڑے نین جبہ چھن  
حافظ بن مون شیل نین سوز برکب سماں  
من را کھون ہون برج کے جی را کھون بھجا  
جب برجے تب نار ہن گئے پریم رس لین  
پیہ مورت چت لائے کے اب رو دین تین

جوش دن من ہی بسے تا کو کون سنوئیں  
سیندھ مدھ جل بہت ہی گاگر کیسے سماے  
اب دنیا کی ریت ہو کھ دیکھے کی پریت  
تن من کو ہر کھیت کرے پرے ملن کی اس  
پاتی بھیجے کا بھو جب لون ملو نہ آے  
ایک ایک اچھرن پے دارون تن من لین  
حافظ بیا کل ہوے گرون پاتی لکھی جاے  
پریم سٹھار س جن بیوتن نہ رہے سٹھ کو  
سو جگ پانی مون رہے ٹے نہ چک آگ  
ملے ملے پریم سون ندی ناؤ سنجوگ  
حافظ چھروہ نا جڑے بیج کا نٹھ پڑ جاے  
ہم چا ہن تو ملن کو جیسے چندر چکور  
تیسے پریت اھیل کی دن پردن او کھکا  
تو مورت من مون بسے وہی جیاوت موہ  
چار دوس مون گر پڑے جس بار دی کھیت  
ہم پر کر پا نچھوڑیو کیا نیرے کیا دور  
بیا کل جل بن میں چوین لکھت ہون نرین  
نا جانوں کیوہ کار نا کیونش بھگوان  
نینا برجے نار ہن ملین اگا رو جاے  
آپوس تے پر و نس بھئے یہ وسواسی نین  
بیری آگ لگاے کے دوڑن بھر ملن

تو مورت نینن لسی حافظ سولبری نہ جات  
 تم بھیرن سدھ جب کرون اٹھے کر کچھ لوک  
 تم کون اتے جاسے کے حافظ جی رس لین  
 حافظ کوٹ آپسے پھر سر جھائے سر جھے نہ  
 بھلی کری جو کچھ کری خیر پیارے خیر  
 پھر کا ہے ہماری سرت سبرے نادن رین  
 جو دنیو تم چت تے حافظ کو لبراسے  
 پران جائین چون تلیم کے ان نینن کی سن  
 یا ہی سون کم پریت کر تھیں کیو بجسین  
 اب کا سون نینا لگے پھیر لیو جو چت  
 حافظ یہ ہی کارنا تھیں دیو لبراسے  
 دھیر دھرے کم چت اب کہا کرے کمان جا  
 لگے گھٹا دن نہ تم جو پیارے اب نہتہ  
 اب اودھو اٹھی بھی پران پوجیت ہان  
 بر چھی لاگی پریم کی کل نہ پڑے دن رین

مگن رہوں تو پریم مون ہے پیارے دھرت  
 نش دن جیا بیا کل رہے برہ دیوین چوک  
 ہم بیا کل تلپھت میان جیسے جل بن بین  
 رام کرے کون کا ہوسون یہ نینا ار جھے نہ  
 حافظ ہم بری بھے میت بھی اب خیر  
 حافظ اب اتے کون ریکھے تھرے نین  
 کیا ار جھے کیہو اور سون نین تھارے باکے  
 رام کرے کون نا لگین نرمو ہی سون نین  
 حافظ اب کیہو اور سون لاگے انکے نین  
 پیارے درشن دیت تھے بہن اکہ تم نہت  
 پکشی نینا یار کے کون ار جھے اب جاسے  
 نی بھی کون پریت جو تم سون پیار جا  
 جان پریت کون اور اب لاگو تھر و چت  
 پریم نہ کیہو تھو نہ نفع جیسے جان  
 حافظ ٹھائل بھرت ہوں لو ہو ٹپکت نین

سورٹھا

آٹھ ماگے نینن نیر نین بان جاسے لگین  
 رٹت پیاس پیاس درشن سدھارس پیاس  
 تم کنھی و پریت جان پڑی حافظ ہمیں  
 کل رین دن رین چین نینن اک چھن پڑے  
 پران ہمارے پاس درشن آسانج دہے

لگے کال کو تیر تپھے تھوڑی دیو لو  
 پیارے درشن آس نکست ناہن پران بین  
 پیارے تھری پریت دن دن یان دھکا ہا  
 ادھک زکھی ہن نین حافظ جی سب لگے  
 گئی بھوکھ اور پیاس برہ لیو تن کوٹ اب

کے گیو حال یحال کاہ کروں کاسون کون  
تن بھيو بار دريت کٹ کٹ پرت کرار جيون  
دن بيت اندھير رات چين بينن لت جت  
دن سرگت جم آگ رجنی جسہ کو پرا بھئي  
پھرکت بين دن رين پريس نچي آرن کو  
پلھہ تلھہ ہو چھين روپ سرور درس بن  
اڑ دیکھين اکبار اپنے پيارے جاے کے  
جن تے تنن بھجات تے بدرالابی گين  
کل گیو سگر ومانس کھرکت ہو نکست نھين  
جنگے نھين برسات تنکو دکھ دونو بھيو

چھن ہون پيارے لال حافظ جی بسرن بين  
پيارے تھرے ہيت انھيان تے نديان بين  
پريو برہ کو پھير تم بن سب رت پھر گين  
آن سمون کیو کاگ جب سے تم کنھو گون  
پنکھ ڈلاوت نين اڑ دیکھين تھر ودرس  
جيون پھيرے جل مين تم پھيرے گت یو بھئي  
بيگ دیو کرتاران نينن کو سپنھ بل -  
رہ رہ ہيو دھندھات بن کی ڈاڑھی ٹھہ جيون  
وہ جتون کی پھانس کرک کریجے کرکئی  
جنگو ہر برسات تنکو ہر برسات شبھ

### بارہ ماسا سورھٹ

بھئی برہ تن باڑھ نئے نئے بادرنکھ  
من بھاوون تچ گیہہ آون کی نھين سدھ کرت  
بڑھی برہ کی پیر دھیرج رکھيو شریر کو  
پل چھن آٹھو جام کل نہ پڑت کھہ کل دکھ  
ہمین بھيو ہر پھار ہر بن تن من اورھن  
جيون گرکھيم کو بھان منب تن تائے دیت ہر  
راکھے ہیے لگائے نش دن پرت بڑھاکے  
تم بن شيام بسنت دگیہ دگیہ کھپے ہيو  
آنسوارنگ گھل پکار سی انھيان بھين

آیو ماسا ساڑھ نھين آے پر یہ پران پتا  
ساون سہت سینہ ہین جھولا کو سکھی  
بھاوون بھر بھر نرندي تال اترن لے  
کنوار کنو ربن کام کل کرت اوسکھ ہرت  
کاکم بار مبار ہل مل کھيلت سب سکھی  
اگھن ات دکھ دان شیتل شیتل سیت کر  
پوس پریم سہت لائے پو پھارے بن کو بن  
ماہ ماس بن کنت کخن کخن سکھن بن -  
پھاگن مين بن لال برا بیري نہ بھاوون

<p>تین دولت جم پات تھرنہ رہت تھر تھر کنپت لاکھ لاکھ ابھلاکھ ہیہ آپجے سپہ لکھن کو بیٹے بارہ ماس تکت تکت پیہ پتھہ نیت اودھو ہی سندیش کیو ہر سون جا کے مک جودت یں نین حاقط کب لو آے ہو نکسون کچھ کام بدنامی سبے پڑی تم ہوے پر م سجان تعجب جو ایسے کرو</p>	<p>چیت چلت جب بات پو پھرن کی اسکھی سکھی ماہ بسیاکھ لاکھون بن پھوے سمن جھٹھ جرادت سانس شیتل دریم کی چاتر لوند گلیویہ دیش اب آو پر دیش تیج بکل رہون دن رین پیارے تھرے درشن گاون دھرو سب نام پریت کری سی ابھی ہم حاقط اگیان بھول جائیں تو سانچ ہر</p>
--	--

### کبت

- ۱- تار یو ہو کھا د پر ہلا کو آبار یو سدرہ سادر اہلیا کری پا درج لائے کے  
اگر کھنا تھر ہاتھ دھر گز برج نا تھر یو برج پتہ تین پر ندرے بجائے کے  
بارن کری ہو نیک یارن کے تارن مین کارن کہا ہو جگ تارن کہاے کے  
جودت ایسے ہو مین سودت کتے ہو پر بھو ایسے ہی تے ہو کر چنے ہو چت لائے کے  
۲- ہاتھی کے داتن کے کھلو تانین بھانت بھانت باگھن کی کھال پتی شیو من  
بھائی ہو۔ مرگن کی کھال کو اوڑھت ہین جوگی جتی چھیری کی کھال تھوڑا  
پانی بھر لائی ہو۔ ساہر کی کھال کو باندھت سپاہی لوگ۔ گینڈن کی کھال  
راجا راین سٹائی ہو۔ کہین کو دیا رام رام کے بھجن بن ہاندیش کی کھال کچھو  
کام نہیں آئی ہو۔  
۳- راجا تو گن راج کاج کے سماجن پے رنگ تو گن سیر چون کی لگن ہو۔ کامی  
تو گن کام یو جنی کے نین پے دھنی تو گن دھن دھرت اگن ہو۔ کور تو گن  
کور تانی کے بکھا نے پے شور تو گن رن جھرت لگن ہو۔ سخت



تو گن جھکوت کے بھن کو دکا ہو پے گن کو دکا ہو پے گن ہو۔  
 ۴- دوہا۔ کیجے چت سوئی تیرے بیہہ پت تن کے ساتھ ذمیرے گن ادگن  
 سبے گنو نہ گونی ناغم۔ تو سون ایک تو ہی اور دوسرو نہ راجا رام تیرے ہی  
 رچے ہن لوک سسرز ناگ رے۔ سوئی بیت راگ جن کینھے تب جپ جاپ  
 سوئی بڑ بھاگ جا کو تو سون انو راگ رے۔ آپ تن دیکھے نہ دیکھو کر تو ست  
 میسری ادھم ادھار بے کی تیرے سسر پاگ رے۔ موسے اپرا وہی  
 ہن نہ تو سے ہن سن ہا موسے زر گنی ہن نہ تو سے گن  
 اگرے۔

۵- جب تے ہارے پران پیارے ہن پدھارے ات دھیر نہیں دھارے  
 جات پیر جیہ میں گلین۔ شبتل سمیر بھید تیر کا لندی کے تیر بیر بل بیسرو  
 بن نیر درگ تے ڈگین۔ کیسری سمان جب برہ پڑی ہو بھان جوگ گیان اہی  
 مینڈ جو تمہ بت ہی بھگین۔ بولی کو کلان کی کرے ہن شول ہول ہین اودھویہ  
 کو شب کے پھول گونی سے لگین۔

۶- پیاری پیاری موڑت تہاری نش دوس پیاری ہر دے بہت مورے  
 بسوے نہ پل ہو۔ ورس پوس بن ترس ترس رہن نین کر اپنے سوناہن  
 ہیہ کن ہی سڈھ آئے چھاتی پھلے۔ حافظ جی ساری باتیں نین سے  
 شوع بس بھئے ات جل ہو۔ جو کے پنک مرے دیپک نہ جانے کچھو تھیہ  
 کینھی پیارے تنے مثل ہو۔

۷- گئے کہ آون نہ آے یہ ساون میں اودھو من بھاون بھلائے رہے ہن  
 تھین ہوے رہن بھال بال برج کے گو پال بنارین دن نین تین اپار دھام  
 ہوے بھین۔ بیٹھ جن پونج ٹھام جھانکجن دھام چھانڑ شام پاہن وہان

سوبات نین ہو کہیں۔ گرچہ میں گھن گھور لہجے میں بن مورند کے کشور سن  
عرضین آجوبین۔

۸۔ کارے کارے باد ڈراونی گلت اب دادر کی دمن سن بھولی دشان کی۔

بونڈ کی جھلور جھک جھور پور بائی کرے ہرے من مور شور چوں اور بن کی۔  
ہری ہری لٹکا کر او بن گھری گھری یاد اندر گوپ لکھ لال گنج مال گن کی۔  
نند کے کمار بن لاگین اور آراو دھو مہا پکار جھنکار جھنگرن کی۔

۹۔ ساون کے ماس من بھاون کے سنگ پیاری اٹا پر کھاری بھی گھٹا اندھیاری  
مین۔ دامنی کے دھوکھے چک چونڈھے درگ کب ناتھ چنن سون چڑھ  
پیہ انگ واری مین۔ کوٹ رت دارون ایسے رادھا جو کے روپ پر بھانک  
گھاٹنک شچی کے مناری مین۔ پاگ رہی رس جاگ رہی جوت لاجن  
مین نہہ بھیجو مہہ بھیجو سویت ساری مین۔

۱۰۔ بھورے کے سانجھ اور بن ہی کہ گھر مانجھ سال ہے کہ ماس یہ جام ہر کہ چن ہر  
ہم ہر کہ گر کہیم نسبت ہر کہ پادوس اور بھوم ہر کہ لگن سمیر ہر کہ تن ہر۔ آگ ہر  
کہ پانی یہ نند ہر کہ دیورانی جل ہر کہ تھل بدھ جگ ہر کہ کہن ہر۔ آند کو کند  
نند کو دلوک کہ اندا منگ بھولورات ہر کہ دن ہر۔

۱۱۔ جور جور درگ ٹور ٹور کھ پور چور چور چت چکھن چتے گئی۔ جھک جھک  
جھاکن جھو کھا جھانک جھانک جات تاک تاک تنھن سے تیرن دے گئی۔  
سوٹ پر بن کہ چند رسون اودوت ہوت مرد مشکیان مین چور چت کے گئی۔  
لک لک توچن سکون شون ہیر ہیر لائی سی لگائے کے لپٹ من لیٹی۔  
۱۲۔ ٹارے کون تنھی بارے کون مچی کو بھانڈا بیل بکارے کون ماکھن مٹھا

می۔ بھرم بھرم آوت چوں گھاتی تو یا ہی گ پریم پائے پورے پر بائیں

۱۳- جھرس گئی دھون کمون کا ہو کو دیوگ جھار بار بار کل بسورت جی ہی تی ام ہو  
 برج راج ایک گوالنی کمون کی آج بھور ہی تے دوار پے پکارت دہی دہی  
 دوہا۔ تو ہی نرمو ہی لگیو موہی ہی سبھاؤ۔ ان آئے آوے نین آئے  
 آوت آؤ۔ نینہ بھرے نین کے جب سے نظر ملی تب ہن سے چت کو تو لگیو  
 ات چا وہی۔ ملت ملت من ہل مل ایک بھیو پر یو پریم پھند کو انو کھوار بھاو ہو  
 کہے نہ سکت تیرو ہیو نرمو ہی ات میرو ہیو گیکو کچھ ایسوی سبھاو ہو۔ تیری  
 آن آئے آن آوے ہوے رہت موہے آئے آئے جات پیارے تن  
 آو ہو۔

۱۴- باجی اٹھ دھائیں باجی دیکھیے کو دوڑی آئیں باجی مر جھائیں سن تان گھر  
 کی۔ باجی نہ دھرت دھیر باجی نہ سبھاوین چیر باجن کے برہا نل  
 ات بھر کی۔ باجی ہنس بولین باجی کرت کھولین باجی سنگ لاگی ڈولین  
 سدھ رہی ناہن گھر کی۔ باجی کین کمان باجی باجی کین کمون باجی باجی  
 برج بانسری تو سانورے سکھر کی۔

۱۵- جل کے نہ گھٹ بھیرن لگ کی نہ پگ دھیرن گھر کی نکچو کرین سمیٹی بھیرن  
 سانس ری۔ ایکے سن لوٹ گئیں ایکے لوٹ پوٹ بھینن ایکن کے  
 درگ تے نکس آئے آنسوری۔ کین رسنا یک سو برج نین بدو بدھک  
 کھائے ہاے ہوئی کل بانسری۔ کرسی اپاے بانس ڈارے کٹاے ناہ  
 آپجے گو بانس نین باجے بھیر بانسری۔

۱۶- ات تے کھائی راکھائیں کے سکھان لینے کر چرائی گیل ہو ری کی چچائی ہو  
 ات برکھمان کی کمار سی سکبار سی پیاری آئی گن آئی من رسائی سے سنائی ہو  
 لائن گلان کی لائن پے ڈارین موٹھ چلین پکپکاری شککاری دھون کھائی ہو

۱۷۔ کیسر کو سانسے سترنگ نیہ سرسانے ڈارین مانو برسانے برسانے جھرلائی ہو  
ہوری ہو ری کرت عبیر بھر جھوری لینھے کھوری کھوری پھرین گوال بال  
سمدالی ہو۔ تائین نندال لال چیرازی دار دھرے گرے بھاوت نبال  
نمال کی سٹانی ہو۔ کیرت کشوری سنگ گوری جو تھ جو تھ مل بھری نوراک  
پچھاگ شیا م سون مچائی ہو۔ کیسر کو سانی سترنگ نیہ سرسانے ڈارین مانو  
برسانے برسانے جھرلائی ہو۔

۱۸۔ سہ شری سکل کن کن کے ندھان نشہ گیان گھن بدہ مان ظاہر چھان  
ہن۔ ودیا کے اپار جگ پاوت نہ پار کوئی سر تاسوہ سبھ سندھ کے  
سمان ہن۔ شیل وان دھرم وان ات کر نیم وان جگ مت اسلام  
صاحب سجان ہن بنا پور شالا کر پاٹھک سور گھونا تھ نام شری محمد  
حنیف اللہ خان ہن۔

۱۹۔ بھاگت جشودا پاؤن پڑون مین تھارے اودھو کیو یہ بھباے میری  
نبی کنیا سون جاؤن پدھارے پگ کو کھاتے پران پیارے گوگل بچار  
بھوکھے پھرین تاسیا سون۔ بادین دہل پیر کھچر دین گہیہ دھاوین ہو  
ادھیر نیہ لادین بنین گیا سون سوکھ ہے کنج پنچ گنج نہ بھونز بھیرے  
ہو بل بیر کیسے رہو جاے میا سون۔

۲۰۔ پران کے ادھارے میرے بارے کو بھوراے لادین کیو یہ بھباے  
اودھو پیارے بل بھیا سون۔ دادن کی بات تھین بھول گئی میرے  
مات کھات بنین دہی بھات ار جھے جنیا سون۔ کھیت اٹک بھرے  
شک سکھا بالن کے لائن کیون روس رہو برج کے بسیا سون۔ بوڑت  
منجھار دھار نر دھار گولی گوال کیجے ایک بار بار کر پامالی نیا سون۔

۲۱۔ آج آلی ماتھے تے سُو بیدی گرے بار بار کھ پر موتن کی لڑی ملکت ہمدعت  
 ای پگ کبل چوڑی کی نکس جات جب تب کانٹھ جوڑی ہو کی سرکت ہو۔  
 جان ناپرت پر ہلا د پر دیش پوشش اُسے جن سون آنکی درکت ہو۔  
 تنی تن ترکت کر چوری چرکت انگ ساری سرکت آنکھ بائیں بھرکت ہو۔  
 ۲۲۔ سو جعت نہ وار پار لکھو پریم ہو پار بن اتھاہ دیکھ دھیرج اُڑات  
 ہر پاتی کو ادھار پائی پرت سینہ سِندھ بر بالہ رانجھ ہیرا ہرات ہو  
 تول گئی بندہ ڈھونڈھت رتن ادرہ موڑت مرج والی نیک  
 ناتھرات ہو۔ ایک بیر باج پن پھر کھول پھیسہ باج با پنج پران پیاری  
 بوڑ بوڑ جات ہو۔

۲۳۔ کمل اُچھاہ جیسے سورج پر کاش ہوت کد اُچھاہ جیسے چندر ما پس تین۔  
 بھورن اُچھاہ جیسے آگم بسنت جان مورن اُچھاہ جیسے برکھا سرس تین۔  
 ہنس اُچھاہ جیسے مان سدرج ہوت سادھن اُچھاہ اچھا آد ارس تین۔  
 سکوا اچھاہ یہ بھانت کر ہوت ہو ہمو اچھاہ پیاری آپ کے درس تین۔  
 ۲۴۔ کیتے راج کاج دیکھے مکن کے ساج دیکھے دیر گھ سماج دیکھے کھرے  
 کھان پان میں۔ دوج بلو لو کہین دانن کے دان دیکھے مانن کے مان  
 دیکھے دھیانی دیکھے دھیان میں۔ سندھ سچال دیکھے برے برے  
 ال دیکھے ال دیکھے تون جون پوری پوری تان میں۔ دیکھے سب لیکھے  
 ہن الیکھو ایک یہی پر بھو تر کے من سم سکھ نا جان میں۔

۲۵۔ دوہا پہا کھون والی دشہر پران کی ایش۔ برہ جوال جسہ بولکے مربو  
 بھو اشیش۔ پیارے من موہن تمارے بھڑے تے برکھیاں کی کٹاری  
 بھئی کھری کل کان ہو۔ جل بن میں جیون بکل لمپھت ات کھے

کب کرشن ایسی ہوت آن بان ہو۔ جیون جیون کریت اچارن کی بھرتی  
 بڑھت دونی پیر رہے آنکھیں ہی پران ہو۔ برہا کے جوائن سون جربے  
 کے لیکے واکو مرے کو بچن اکس کے سمان ہو۔

۲۶۔ چھانڑے ہی ہمار پیارے برنڈا بن کنج کی چھایاوری و دیش منہ کچا سون  
 کر دے۔ پاتی ناسنڈش ہیٹ پیو بچ گوپن کی ایسے نھر شام شل پریت  
 ہت ہر وہر۔ نندن کب یا ہی دوہرہ کل برج سونو ہر بھوت نہ موہ کچ کرشن  
 چتو دھر دے۔ برہ اور سالی من کام بان جالی سس آلی برج نالی بن  
 مانی بن پروہر۔

۲۷۔ چندر برج چندر چھل کیل مون ٹی نایکا ایک دیکھی جتر نار جیسے چھے کی کلی نئی  
 نرکھ پھولے ہر گات آندنا رسات آج بھنٹ ہوئی ہو دھن جیون بھلی بھلی  
 چتے اچانک دیکھ سونی کھور ہنس مسکیائی دور داہنی گلی گئی۔ شام  
 کئی بھار مھی ہوٹھاڑ مھی ہوٹھے جاؤٹھے جاؤٹھے ہر جوٹھی ہو جو  
 کت ہی چلی گئی۔

۲۸۔ بھول گیونڈیان دھیان سیکو لیو گوین کو پریم ٹون گن ہر رٹ چلے گئے  
 جوگ جریو بارہو برہا دیوگ شام کو پڑی سبار رادھا چھلن چلے گئے  
 گبرے سنگار اور اھو کن انیک بھانت چکرت بھاری رس رنگن رہے  
 گئے۔ لاگے نین بان بھئے بیا کل نڈان او دھو آئے گرو ہون بھو  
 جیلا ہون چلے گئے۔

۲۹۔ اسج تمان پھیل چھوٹ پٹان جیسے دعاوت تمان چھب چھائی ہر  
 پٹھان کی۔ پانترک رٹان نہی نڈار ٹھان جل جنٹل ٹھان سہا مارت  
 امان کی۔ بھیت ٹھان بوند چوٹ ٹھان ٹکھن ٹھان مانو دکن ٹھان کی

۳۰۔ پیو کی تہان اوڑھے کسئی پٹان اور ٹھاڑھی ہوا مان لہریں لیت ہو گھٹان کی  
 فول نویلی کہا جانے کام کیلی یہ کال تو تو کھیلی ساتھ سکھن شہائی جو۔ راؤرے  
 رسک رسن راس ہو سے یچے بین پوس بہار رن کون رسکائی جو۔ کینھی  
 چین برکھائی تب کیون بری کھلے سکھ دے سکھائی کب راج آج آئی  
 جو۔ مت پھول کیسی مال کھلائی جاے بال اتر نہ ہو جیسے لال چاتر  
 کھلائی جو۔

۳۱۔ شوچ ہونہ ما کھن چورائے کو شیونا تھ شوچ ہونہ نیر بھری گا گری کے  
 ڈھارے کو۔ شوچ ہونہ دوہ کے ٹائے کو کارن کو شوچ ہونہ میری بر  
 چیر بھار ڈارے کو۔ شوچ ہونہ موت کی لڑی چکائیے کو شوچ ہونہ تیری  
 سوٹھ یا لک کے مارے کو۔ شوچ ہونہ روکھی روکھی سانورے کی بات کو  
 شوچ ہو سکھی ری ایک آد چک سدھارے کو۔

۳۲۔ گونے کے سدن گن گور تیرے سائے تے سبھ گھڑھی سودہ کے سدا شو  
 کلمہ آہو۔ حال ایسے کال سون نہال کر وڈان ہو جاے چاہے سن سن  
 سکے چتر چین پا یو ہو۔ کالمہ ہی او گھارے سیس پھرت سکھین مدھ گستا  
 کبند راج اورے رنگ چھایو ہو۔ آنچر کو کر بوا چانک ہی میری آلی مین  
 نہیں سکھایو تو مین مین ہی سکھایو ہو۔

۳۳۔ اودھو تیرے یار ایسے ہوے مین رجھوار جاے جانتی بچار جو تو سود  
 ہو ہو بنجائیو۔ کرتی بچار بھانت بھانت کے سبھ بھائے کیتی بڑی  
 بات ہتی واکو اٹھائیو۔ گوال کب پیٹن پے ایک ایک ہانڑی باندھ  
 نیکی من موہن کو کر تی رجھائیو۔ یا تو کمون کو تو بھور و پیا تلاش کر سکھ  
 لیتین سب ہم کو بڑ بنا ہو۔

۲۴۔ گوپن کے کاج جوگ سلج دے پٹھالو اودھو آوٹ نہ اچ ڈھیلہ پران ہو چے  
برہنی دیوگ برہان بھسوکن مین تاہر سلوک لوک لاکن دیو چے۔ گوال کب  
کے کون کاغہ کی یہ کھائی کٹے پے لگا وے نوں کاٹن ہو چے۔ کنس کی جو جری  
تا کو چلا بھو آپ جاے مین بھج سیلی چلی اپنی کیو چے۔

۳۵۔ کیے جو قرار سو بہار دیے دغا دار نند کے کمار سنگ کو سجو گئی نین۔ کون  
کھ لیکے اودھو آپ کو پٹھالو بیان کیسے کہین باتن ہاے تنک لوگنی نین۔ گوال  
کب یا تے ایک بات یہ ہمار سی سن چٹکے کسی ہر تو سون یہ کہ بھو گئی نین۔  
کو بری کو کاٹ لے کو بڑ شابی دیو لوٹی کرنا کی سب گوپی جو گئی نین۔

۳۶۔ روپ مین کسرناہن راگ مین کسرناہن لاگ مین کسرناہن لاج ہو کی گھیری  
ہن۔ رنگ مین کسرنا کسرنا ادنگ ہو مین پر ن کے پر سنگ ہو مین پر م  
گھنیری ہن۔ گوال کب ہا و مین نہ بھا د مین کسرنا بیان چا و مون کسرنا چلاک  
ہو تیری ہن۔ تین ہن کسر اودھو کا ہو کی نہ کو ب بیان ناہن نہ ذات اور  
کاٹھو کی نہ جیری ہن۔

۳۷۔ اے رے زردئی تیری سدھ بدھ کون لے گئی کمان پریت ریت پا پھلی جو کھلی  
ہو۔ جوگ دے پٹھالو اودھو آو اودھو آو مین سب سمجھاو بھلو تیر و  
یہ میلی ہو۔ گوال کب ہم تو دیوگ جوگ دھار چکین تو ہی کو مبارک ہوے  
جوگ اور سیلی ہو۔ کو بری کو کان پھاڑا تھو موڑ راگھ لے چلا بنوتا کے  
بانبا و تاہ چلی ہو۔

۳۸۔ کھیلے کھیلے شہر میلے شہر میلے سے کھیلے او کھیلے چکھیلے کھیلے ہن۔ روپ کے  
تو بھیلے کو یہ ادنیلے بر چھیلے زہمیلے سے پھکھیلے او گھیلے ہن۔ لٹ کشوری  
بھیلے گریلے شواستہ ای ریلے چکھیلے اور گھیلے ہن۔ چھیلے کھیلے اور نیلے



شیدائی میں نندال کے نچلے اونیلے ہیں۔

## سو یا

۱۔ چاہے سمیر کی چھار کرے اُر چھار کی چاہے سمیر بنا دے۔ چاہے تو نیک  
نے راو کرے چہے راو کو دوارہ دوار پھر اوے۔ رپت ہی گرانڈہ کی کو دیو  
کین دتی موہ بھاوے۔ چنٹی کے پائین میں بانڈہ کینڈہ چاہے سمیر  
کے پار لگاوے۔

۲۔ ہوے اُت آرت میں دتی ہو بار کر ی گرانس بھینی۔ کرشن کر پانڈہ  
دین کی بندہ سنی اُسی تم کاہے کی کینھی۔ ریجھ تے رنجک ہی گن سنون وہ  
بان بسار منون اب دینھی۔ جان پری تم ہون پر بھوجی گل کال کے  
دائن کی گت لینی۔

۳۔ رہے رام رونام شری کرشن بونا بے خیم لے لے کہاں دھون چھپانے  
رہے پنڈا کو روا جادوانا کہاں دھون گئے تے نین جات جانے۔  
کہیں چیت راے انیکے گنی کو لکھو رے بے یہ زمین کال سانے۔

۴۔ دھرا کے کنارے ہی جو سنورے پھرے تے بھرے اورے تے تہانے  
جاپ جیو نین منتر چھو نین بید پوران سینو نہ بکھایتو۔ بیت گئے دن  
یون ہی بے رس موہن موہن کے نہ بکھانیو۔ چیر و کھاوت تیر و سدا  
پن اور نہ کو دین دوسرو جانیو۔ کے تو غریب کو لہو نواز نہ تو چھوڑو  
غریب نواز کو بانو۔

۵۔ کاہے کو رے من شوچت موچت سان سنان سو نہ گئی ہو۔ کوم کی رکھی  
گھٹے نہ بڑھے یہ جانت ہو نین ریت نی ہو۔ تہ تے من شوچت جو اپنے

سپنے نین اڑتے اور بھئی ہو۔ نر سے جن دیو کو آب دے ہو  
وہی جہیمہ دینہ دلی ہو۔

۴۔ آج سبھا بن ہی گے باگ و لوک پر سون کی پانت رہی پگ۔ تاہ کے تہان  
آئے گوپال تنے لکھ اور دگوبہر دھک۔ بے دوج دیونہ جان پر یو دھون  
کہان تہیہ کال پرے السوا جگ۔ تو جو کہے سکھی نو نو سر دپ سو تون انکھیا  
مون نوئی گئی لگ۔

۵۔ بھرے بھوئے ملیدن دیکھتے تن بھول رہیں کم بھار نیان۔ دوج دیو  
جو ڈوئے لتان چنے ہیم دھیر دھرن کم کا نیان۔ ہر ہاے ودیش تون  
جاے بے تچ ایسے کے کج کا نیان۔ من بورے نہ کیوں سخی اب تو بن  
بورین۔ بسا سن آنیان۔

۸۔ بھونم ہری چون اور بھرے جل ہو سٹھری رت آئی اسٹھری۔ میٹھی ہما  
دھن مورن کی کب راج منے سبکی بچ باڑھی۔ بھولت گوپی گوپال ملے  
برکھ بھان کے آگن بھر ہو گاڑھی۔ ہرے ہری من والی بنا بھر  
پھر گھٹائیں اٹا پر ٹھاڑھی

۹۔ آئی اسٹھری کی کاری گھٹا گھران لگے بدرا چون اورتے۔ دوسرے جو کنت  
ودیش گئے سدھ پالی نہ نیک رہی گت ہیر کے۔ اٹراے سبھا ہنگ  
کے مردین کے جو کھی کے یڑ کے۔ سونے سے چوچ ٹرے ہون تیری  
بل جہیون پھیا پا کو پھیر کے۔

۱۰۔ آوت کاری گھٹات موالکین بک پانت اوتے ات موتی لڑھی۔ ات  
دائرن دنت یکین اتے سر چاپ اتے ات بھونہ تھی۔ ات چا ترک کو ات  
پیو پیورین بسرے نہ اتے پیو ایک گھری۔ ات برندا کا دھ اتے ات

برہی تے منو گھن ہوڑ پری۔

۱۱۔ پان دیوہنس پیاری کو پیارے سو پیاری ہو لکھ بھوہن مرؤدی۔ بانہ  
لگی لچاے لاموری ناہن کری مشکلیا کشوری۔ توری نجات سکھین کی  
کان سودیوڈ مٹھائی کری نین مٹوری۔ لال جیون جواہر۔ چتوے تہ کو  
تہ تیون تیون چتوہ سکھین کی اوری۔

۱۲۔ گوئے کی رات ملاے دیو کھیان انا پر روپ جواہر۔ سوے گیو بھلی رتیاں  
بھڑ آئے بھجے سن گجر گاہر۔ پیت پٹی چوڑی بدلی تہ لاج سون لاگت  
چوڑ سون ظاہر۔ ہون کے کوئے سے وے نہ کر دین اور وے نہ برے  
سے اوت باہر۔

۱۳۔ ساپنی کو ہم سون من موہن کا کے کسے تم پر پت نجی ہو۔ آنکھن دیکھے  
بنانین چین سو پریت کی ریت کہا لہری ہو۔ کہا کچھو موہی سے چوک  
پری تھرے چت کی جو چاہ گھٹی ہو۔ مین کپٹی کہ دھون تو کپٹی کہ تودہ کپٹی جیہ  
ایسی ٹھٹھی ہو۔

۱۴۔ چھوٹی سی نار چتے علی موہن روپ کی اگر جوبن بوری۔ تھوڑے سے  
کیش دھر۔ چھتیاں پر جھانکن جات جھرو کھن دوری۔ گوری سی بال  
بنی کھ چند منو بک پانت گھٹا کھن گھیری۔ کہین کب گنگ اٹھو ننداستہ  
بجاؤ اتے بھر کوری۔

۱۵۔ یہ پریم کتھا کہ بے کی نین کہ بے امی کرو کو ومانت ہن۔ بن اوپر دھسر  
دھراو چوتن روگ بین پچانت ہن۔ کب ٹھا کر جاہ لگی کس کے نین سوکس  
کے ارانت ہن۔ بن اپنے پاؤن بیوالی گئے کو دیر برائی نجات ہن  
۱۶۔ گوکل کو لبونہ بھلوان دیکھ لوگ کلک لگاوت۔ مین نہ سنی ہر کون

- سروپ کمین سب ترے لیے ات آوت۔ جو یہ ساچی کری سب ہوں بل عشق نہ  
 سبے بن آوت۔ ری وہ امج سے دھری مسکیان سو مورت کاہ نہ بھاوت۔
- ۱۷۔ اب کا سمجھاوت کو سمجھے بڑ نامی کو بیج تو بو چکی ری۔ تب تو انونہ بچا کر کیو یہ  
 جال پرے کو کے چکی ری۔ کوٹھا کر یوں رس ریت رنگی سب بھانت تہی برت  
 کو چکی ری۔ اری نیکی بڑی جو بدی ہتی بھال میں ہونی ہتی سو تو ہو چکی ری
- ۱۸۔ چوٹ لگی ان نین کی دن ہوں ان کورن سون کر اڑھتی ہو۔ دکھت میں  
 من موہ لیو چھپ اڈٹ جھروکھن کے جھکتی ہو۔ دیو کہے تم ہو کپٹی ترہ چھی  
 انکھیاں کر کے نکلتی ہو۔ جان پرے نہ کچھو من کی بلجھو کب ہوں  
 کہ نہیں ٹھکتی ہو۔
- ۱۹۔ جا کے لگے گرہ کاج تھے ارات پتاہت ساتھ نراکھیں۔ سنگ میں لین  
 ہوے چاکر چاہ کیے دھیرج ہی نہ آدھیں ہوے بھاکیں۔ تلچھت میں جہوں  
 نہ نہ نوین میں مانو دئی برھیں کی ساکھیں۔ تیر لگے تلوار لگے پے لگیں  
 جن کا ہو کی کا ہو سون آکھیں۔
- ۲۰۔ اواد بے تم کیو کر وہم نیک نین شک مانت ہن۔ وہی چھیل چھیلے کی  
 چاہن تین دوج پریم کی بارنی جھانت ہن۔ دی بھونک کے پاؤن  
 دھریں سگری اپنے کو سدا جو کھانت ہن۔ نین کاج بھلے او برے تے  
 کچھو ہم جانت ہن کہ اجانت ہن۔
- ۲۱۔ ایسی نیکھی سنی سنی گھن باڑھت جات دیوگ کی بادھا۔ تیون پڑ مار موہن  
 کو تب تے کل جو نہ کون بل آدھا۔ لال گھال گھلا گھل میں درگ ٹھوکر  
 دی گئی روپ اگا دھا۔ کے گئی کے گئی چٹیک سے من لے گئی ٹیگئی  
 لے گئی را دھا۔

- ۲۲۔ سدا میر شکارن تے یہی باغ نہ کوئل آدن پاوے۔ موز جبر و کھن مندر  
 طیا تل آئے پنجا دن پاوے۔ آئیو بنار کھنا تھ لبنت کو ایو نہ کو و سناون  
 پاوے۔ پیاری کو چاہو پیو دھار تو گاؤن مین کو نہ گاؤن پاوے۔
- ۲۳۔ بالہ ال و دیش گئے دھ ایسی جری ہم کام کر اکین۔ جی چوریان کر آوت  
 زہری تے چوریاں بھین پھور پھر اکین۔ عالم لال و صورت بالم بولت ہی  
 پیہ ڈار دھرا اکین۔ کنگلی مین کچ یوں تلے کر گئے بند ٹوٹ ٹوٹا کر اکین۔
- ۲۴۔ کوڈے کل کی تچ کان اردو کوڈے مین بار نہ ایوں۔ کوڈے نہ کتراری بجا  
 تو کاٹھو کی سیکیہ سے سیکیہں جی ہوں۔ سانور روپ لبو ازار ماچھ سو دیکھے  
 بنا اٹھو ابر سے ہوں۔ لائیو تو لائیو کٹکٹا۔ کتر ایوں۔ نشاک ہو سے اٹک لے ہوں
- ۲۵۔ نہ جیو کچھور وگ کو جوگ دیکھات نہ کتر نہ بلاے لگی۔ تا کوڈو ٹوڈو ٹوڈو  
 کیو تین کاہو کی کنھی آ پاسی لگی۔ روج ریو جو ناحق ہی سبکے ہیہ او کھو مل  
 کی چاے لگی۔ کھکی بیس بے نش یہ کہوں بن بوے لبنت کی باے لگی۔
- ۲۶۔ یوں ایسے ایسے کہوں شکار سنگارن کے۔ چلے کے چلے۔ تیوں پراکٹیاں  
 کو اڑ بن رسدیں۔ سب چلبے چلے۔ ایکن سٹون تراے کچھو چھن اکین کن  
 پچھے پچھے۔ کین کوک گھو گھٹ مین ٹکڑ مور کٹے کھن دے پلے۔ دے چلے۔
- ۲۷۔ جن کو نت۔ نیکے سارست تھے نکلوا نکھیاں ابار موت ہیں۔ کھ کو نش و  
 اسراے ری کھی السوان کی دھارن دھووت ہیں۔ گھن آد جان سجون  
 کو سینے بن پادن نہ کھووت ہیں۔ نہ کھنی منڈی جان پڑ بن کہوں دھکا  
 جلی کر دھون موت ہیں۔
- ۲۸۔ شب شاک تھے گرو گن کے گل کان کی آن نہ آت ہیں۔ کر کوٹ اپاے  
 بٹھاوے کوڈ اپنی ایک ٹکڑ ٹھانت ہیں۔ پریش جواد بنجانے کچول پر کو

۲۹۔ پنہ بچانت ہن۔ سکی پیاری تھاری نہارے بنا اکیان دکھیاں ہننانت ہن  
 دوہا۔ موہ بھر دوسو ریچہ ہن او جھک جھانک ایکبار۔ روپ ریچھا دن ہار وہ  
 یہ نینار بھجوار۔ سندر جو کئے تو تو متون پر ہن ایک نندو لاڑوی ہر۔  
 جاین کما کناوت ہر کچھو پریم کو پنہ نیار وئی ہر۔ نیک جھرو کھا ہوے جھانگو  
 بلاے تیون موہ بھر دوسو تھار وئی ہر۔ ریچھوار ہن تو درگ ریچھن گے  
 وہ روپ ریچھا دن ہار وئی ہر۔

۳۰۔ ہر ہیہ رہت ہر چہی نی جگت جگ جوے۔ ڈھیٹھ ڈھیٹھ لگے دسی دینہ  
 دوبری ہوے۔ دیکھت دیکھت ہونہ لہی کل پریم مرور اوٹھی ات بھاری  
 دیکھے بنانہ سہاے کچھو پٹن ہار رٹے ات ہوت دکھاری۔ بیا کل ہوے اکا  
 مہار جھائے رہے نش نیند لباری۔ نین لگے تن دو برد ہوے انو کھے  
 سینہ کی ریت نہاری۔

۳۱۔ اب تو جو بھی سو بھی ہم واہی میں آنند لیو کریں۔ ان کا ن کی یہ بانی ارے  
 تیراں سدھا دیو کریں۔ کب رام کہیں ابھرام سرورپ چتے چت داہی  
 مون دیو کریں۔ سکی ہون وارن لیلے کے رنگ رنگی یہ چا نین چو چند  
 کیو کریں۔

۳۲۔ آج لو جو نکلے تو کہا ہم کھرے سب بھانت کہا دین۔ سیرو اورا ہنو ہر کچھ ہن  
 بے پھل آپے بھاگ کے پا دین۔ جو ہر چند بھی سو بھی اب پران چلو تھن  
 تاسون سنا دین۔ پیارے جو ہر جگ کی یہ ریت وداع کے سمے سب  
 کنٹھ لگا دین۔

۳۳۔ دل سانچو لگے جیہہ کو جیہہ سون تہہ کو تہ کو پو نجات ہو۔ بل سہس چنے  
 کتاہل کو اتر و چانک سوانت کو پاوت ہو۔ کب ٹھا کر یون رنج بھید سونو

اُر جھاوت سوئی سر جھاوت ہو۔ پریش کی پریت ہی ملو چاہے تاکو  
ملاوت ہو۔

۳۴۔ سن بول سہا دن تیرے اٹا یہ ٹیک ہیہ میں دھرون پے دھرون  
مرٹھ کنچن چورچ پکا ونین کتا اہل گوندھ بھرون پے بھرون۔ توہ پال  
پر بال کے پجری میں ارواؤ گن کوٹ ہرون پے ہرون۔ بچھرے ہرنخ  
ہیش ملین توہ کاگ۔ تے ہنس کروں پے کروں۔

۳۵۔ گئے جب تے ہر جارج اوتے تب تے براگ منو بھو بے لیا۔ ہون بلو  
نار رہی تیون الی گن کنچن کو پر ن چوے لیا۔ پھسا کروں جو پیپا  
لے اچھاس کے سنگ میں سٹھ ہوے لیا۔ کوکن لاگی کٹاری لے خون  
بیر پری ہر نقاین کوٹلیا۔

۳۶۔ دوہا۔ نہ نہ نینن کو کچھو آپکے لٹری بلاے۔ نیر بھرے نت پرت رہین  
تو نہ پیاس بچھاسے۔ ایک پونہ لکین مللین مللین لکھے کیہ لاگی چٹی۔  
نیر بھرے نش دوس رہین نہ ملے تو بھو رتر کھا اپی آٹھ جام ستین  
ترین اپچار ہو سون نہ گھٹے نہ گھٹی۔ یہ پریت لکی نینن آنکھیں کو کو واپو  
بیادہ پرے پر گٹی۔

۳۷۔ دوہا۔ مری ڈری کہ ٹری تھاکا گھری چل چاو۔ رہی کراہ کراہ ات اب  
کھ آہ نہ آہ۔ ایسے کو چھانڈو دیش گپو ہر جو کہون کھڑے نہ گھری ہو۔  
ہاسے ہی رٹ لے رہی گت یاگی لکھے مت ہری ہری ہو۔ بال دیو ہر گ  
مہری سیکر اہن کیون اب ہی بسری ہو۔ یہ مری کہ بڑی ہو مری چل کھاری  
کیا ددر کھری ہو۔

۳۸۔ مرن بھلو ہو برہ تے یہ پچار چیت جوے۔ مرن مٹے دکھ ایک کو برہ دیون

دکھ ہوئے۔ نیک ہی کے بچھڑے سب ہی شکہ سناج بھئے دکھ وایک بھاری  
نینن نیز جھری بر سین تر سین چھتیاں بن پران پیارے۔ آلی دیوگ بھجا  
ڈھیر سب نے بھلو مر لو بن مانیو ہمارے۔ ایک کو دکھ مرے مٹ جات  
دیوگ میں ہوت ہیں دود دکھارے۔

۳۹۔ پڑے دن ریں چھن ایک نہ چھن بھئے ات ہی نج میں دکھاری کلسون دکھ  
کو لون سون اب حافظ ہون دھن میں میں تماری۔ ہاسے دلی سو ہار  
دلی کو کاہ بھی تقصیر ہماری۔ نین کے بان جو مارے میں تان تو ان  
کر وہت پران پیاری۔

۴۰۔ چانک مور کرین ات شور اٹھے گھن گھور ہو شام گھٹا۔ چمکین بھری ات جو  
بھری ارو لاگی جھری لی اٹھا ٹھٹھا۔ شوک بھری پھتا دے کھری برہ  
اگ جری شر کھو لے لٹا۔ کراہ کے ہاے کرے پھتاے سو حافظ  
دیکھ کے سونی اٹا۔

۴۱۔ ہمیں جت چن نینن پل ہو جب تین وہ پران پیاری سدھاری۔  
پھکی لکے بگڑی شکہ سمیت ایسی بھئی بر یا ادھکاری۔ جلت نینن بلے  
تے پلے اردو پریم پر باہ آٹھے ات بھاری۔ لاگی سولا گین میری نکھیاں  
ہیہ پریم بنور کھنوتہم پیاری۔

۴۲۔ باجی اتی من موہن کے کہ تادن تے من موہ لئی ہو۔ گھائل سی گھرون  
گھر میں آیا وادن تے میری سدھ گئی ہو۔ کاسون پکار کون سجنی سگرے  
برج میں بے پیر بھئی ہو۔ ہیہ بانس کی بانس کی ناس کروں جیہہ بانس  
کی بانسری گاج بھئی ہو۔

۴۳۔ ایک سے مری دھن میں رکھان لیو کہ نام ہمار و۔ تادن تے یہ میری



۴۴۔ بساں جھانکن دیت نہیں ہر دو وارو۔ ہوت چباؤ بچاؤن مین کیونکر کیون  
 الی بھینٹے پران پیارو۔ درشت پری تب ہن چکواں کو ہیرے پیرے پٹ وارو  
 دوہا۔ اور نیچے ات چٹ پٹی سن مرلی دھن دھائے۔ ہون لسی لسی ستو  
 گوٹھنی اور لائے۔ بھون کے کوئے مین میٹھی ہتی ہون کھوگرہ کاج کے  
 ساج کی ری۔ پارک کافہ کری تب ہی مرلی دھن پران آن کھلی ری  
 ہون گھبے کو اوچھا بھری نڈری وہ ڈیٹھ پر یونہی رلی۔ نین کو اورو  
 کان کو مین کو تب تے کل بلی لئی۔

۴۵۔ سوت آج کھی سپنے دوج دیو جو آئے ملے تہلی۔ جوئون اٹھے مل بلے  
 کھان دہائے سوہائے بھجان بھجان پے لکھلی۔ بول اٹھے تے پی گن  
 تو لگ پوکھان کہ کور کچلی۔ سمپت سی سپنے کی بھئی مل بو بر جراج کو آج کو آلی  
 ۴۶۔ پوڑھی ہتی پنکا پر مین نش گیان اردو حیان پیاں لائے۔ لاگ گھن ملین  
 پن سون پل لاگت ہی پل مون سیسہ آئے۔ جیون ہی اٹھی اُسکے  
 ملن کو جاک پری پیہ پاس نہ پائے۔ میرن اور تو سوسے کے کھوت ہون کھی  
 پر تیم جاک گنوائے۔

۴۷۔ دھائے ہن آج آج گھنے گھن کھور سو بوقت مور دیوگ جنائے۔ جہائے  
 کے موہ دیوگ سون جو بن مارت کام کے بان چڑھا لائے۔ چڑھائے کے  
 لائے ہن شیاں گھٹا بدر اچون اور ہما چھ لائے۔ لائے کے موہ کمان  
 ملے اجون نہیں پیو دیش سون دھائے۔

۴۸۔ شیا مری مورت موہ لیون گہہ سوات نے گرام ری۔ گرام ری  
 کبد ہون کچن مین ہر ہائے کتے اب ڈھونڈھن جاؤن ری۔ جاؤن  
 ری تو کل ملن مئے سب لوگ لوگائی دھریں مل نام ری نام ری تو اپنوں کو

موہ آن ملاے دے مورت سانوری۔

۴۹۔ بال ری آئیں چوون دش تے تن گھیر یونہ نہ نہ کو لال ری۔ لال ری چھو ری  
ابیر بھوے مسکیاے رنگیو سکھی شیا م کو بھال ری۔ بھال ری بندھ ی بھائی گھل گھل  
ار سوہت موتن کی آت مال ری۔ مال ری کوئی نہ کو د لکھے او لوک رہیں  
بندہ لو کو بال ری۔

۵۰۔ عرضی گھو موہن کو سنجی رت آئی کینت سبے لرجی۔ لرجی ڈریان جو یلا سن  
کی پگ پائل کو کل کی مرضی۔ مرضی سن کام چوہو سچ کے شش جو تن کی  
پر جی پر جی۔ پر جی پر جی سب دینہ سبے گھو ری من موہن کو عرضی۔

۵۱۔ آوت گاڑھے اساطرہ کے بادرمون تین ات آگ لگاوت۔ گات چاڑھ  
پوہا جن مون سون انگ مون بر بڑھاوت۔ دھاوتے یاری بڑھے بدراکب  
شری پت جو ہیرا ڈر پادت۔ پاوتے موہ نہ جیوت یتیم جو نہیں پاوس میں گھراوت

۵۲۔ پادری تو تو بکے ہو تیر دگیو نہیں تو ہن کہوں یہ گھاو ری۔ گھاو ری  
گھائل جانت ہن جگے نش و انس پریم سبھاو ری۔ بھاو ری بھو جن  
ہون نہ نیند ہیہ آر جی وہ مورت سانوری۔ سانورے رنگ مون ہون  
مین رنگی نہ چڑھی اب دوسر درنگ ری پادری۔

۵۳۔ چھائے کے پریم گئے جب تے نب تے مین بچی سکھی کوٹ اپائے کے پائے  
کے پاوس کی رت سون اب کو پچ ہو آئین کو کلا گائے کے۔ گائے کے  
سونند لال کہیں جیلا چکین چوون اور سون آے کے ہائے ملے ہین ہون  
میری اٹاپے گھڑا ہی چھائے کے۔

۵۴۔ بھاگ کی رین اندھیری گلین مین میل بھو سکھی سانورے جی کو۔ ہون نہو  
اچانک دور لگاوں کج گال کو ٹیکو۔ دانے گال لگاوا لی حب لیٹو دھن

غیر دہ نیکو۔ دسترہ چھانڑ کھٹیا گونہ بھیسو سکی ہاے منور تھ جیکو  
 ۵۵۔ سانجھ کے گھر سے نکسی سب سکین ساتھ وہ سانوری مورت۔ رمز و ناز نمود  
 صنم بیاب شدم افزود گدورت۔ مشکیاے کے مون تن دیکھ دیو تر پھی  
 انگیان چتون کی مروت۔ ہوشم رفت نہ ماند بدست شدہ دل مست  
 ز دیدن صورت۔

۵۶۔ کون گھڑی کر ہے بدھ صاحب روئے آن دلدار بہ نیم۔ آندھوے تے سنجی در  
 صحبت یار نگار نشیم۔ پران پیاری ملین جب بن در بلغ وصل گل عیش جنیم  
 صورت مٹری چت بسی کب کنگا کین چون نقش کنیم۔

۵۷۔ تان سناے بجائے کے بانسری دل کی تجھا اظہار نمایم۔ چاہے میرو  
 ہر دے بلبو کیہ بھانت نظارہ یار نمایم۔ لوگ چبا بی لکین یہ گاؤن سو  
 حافظ من نہ قرار نمایم۔ چند رکھی نگہ گھوٹ کھول کہ تازہ دور دیدار نمایم  
 ۵۸۔ جادو نے جہانت لودہ بجاوٹ بانسری نیک ہمارو۔ ہوشم رفت نہ ماند بدست

اردھیان رہے دن رین ہمارو۔ حافظ فکر کہ ام نمایم کوئی او پاسے  
 چلے نہ ہمارو۔ کون سی ہوے ہر کھی ری کھڑی کہ جو بھرانک لے گو پیارو  
 ۵۹۔ کیوں اتنو تیرا دت ہو من شدم و حیار لبے میدانم۔ ایسا دیاو کہ دل کے  
 کہ قرار گیر دین دل زارم۔ حافظ یا بن نہ لایہ کچھو از گفت و شنوتے مطلب  
 دارم۔ کاسمجاوت کو سمجھے دل مارا بہ برد کہ آن مہ پارم۔

۶۰۔ تھرے اے برج مین بن پھر کے بن دیکھے تی تو تی۔ بنین کا ہو کی لاگ  
 ہر یا بن کچھو دی توہ تجا بودی سودی۔ ہنومان اتی نتی ہر سنو  
 بکھر بن نش میری گئی تو گئی۔ آن ہی کو لگا دلا چھتیاں ہم کو بدائی  
 بھی سو بھی۔

- ۶۱۔ سیکہ نانی سیانی سکھین کی یون بد مار کے اُم نیکی۔ پریت کری تم سے جتنے  
سبار دلی تم پریت گھنی کی۔ راوری ریت گھی رام سانور سے ہوت ہریت  
جیون سنے کی۔ ساچو تا کو نہ ہوت جھو جو نہانت ہو کھی چار سنے کی۔
- ۶۲۔ جانت تھی اپنے نہیں ہوت پر۔ اُنے پیا یہ بیدن گائی۔ سو پر پل سے کے  
پریت کری گرو لوگن مین کل کان گنوائی۔ ٹھا کرتے نہ بھئے اپنے اب کون کو  
دوش لٹائیے مائی۔ دودھ کی ماگھی او جاگر سیر سوہا مین آنکھن کھیت کھائی  
آپ ہی تے من سیر منھے ترچھے کرنین نیدہ کے چاؤ مین۔ ہاے دلی سوسار  
دلی سُدھ کیے کروں سو کوکت جاؤ مین۔ میت سجان اُنیت کما یہ ایسی  
نچا ہے پریت کی بھاؤ مین۔ سوہنی مورت دیکھے کو تر سا دتی مین بس  
ایک ہی گاؤن مین۔
- ۶۳۔ کٹنی چھوڑ چھپاے کون کون بجنی پائل پائیں تے نائی۔ تیون بد مار  
پانھو کے کھر کے کھون کانپ اُنھے چھب جھائی۔ لا جھ تے گرو جات کھون  
اڑ جات کھون گج کی گت جھائی۔ بیش کی تھوڑی کشوری ہرے ہرے  
یاد وہ نند کشور پے آئی۔
- ۶۴۔ چندن کھوڑ پے کھوڑ چراے کے بنیدی جنین کو بھال اجیاری۔ چوڑی  
چھوٹی بونڈین گوندھی سو گھی ٹکری کل دھوت کناری۔ پریم پاس لیاون  
کو انگری کو گئے سکھیاں بہت کاری۔ چاکلی آرن کی ہر جوڑو آوت اشواری  
سی پیاری۔
- ۶۵۔ کب بینی نے اونی ہر گھاٹ موروا بن بولت کو کھن ری۔ چہرے بھری جھت  
منڈل چھوڑے لہرے من مین بھجو کھن ری۔ پھری چوڑی پن کے دھولے  
سنگ وال کے جھولت جھو کھن ری۔ رت پاوس یون ہی تباوت ہر مڑو کھن

باوری ہو کن ری۔

۶۷۔ بھا دون کی کاری اندھیاری نشا لکھی بادر منڈھو ہی برس اوے۔ شیا ماجی  
آپ نے اپنے اٹا پے پھکی رس ریت لارہی گا وے۔ تاسکے ناگر کے درگ  
دور تے چاک سوانت کے موج میں پا وے۔ پون میا رگھو گھٹ ٹارے  
دیا کر دامن دیپ دیکھا وے۔

۶۸۔ یان مل موہن کون ست رام سوکیل کری ات اندواری۔ تے اری تادوم  
دکھت دکھ چلے اسوا نکھیان تے بھاری اوت ہو جمنات کو نین جان پڑے  
بچھڑے گردھاری۔ جانت ہون سکھی آون چاہت کجن تے کرٹھ کنج بھاری  
۶۹۔ مداتی رسال کی ڈارن پے چڑھ آندسون یون برا جتی ہین۔ کل جان کے  
کان کرین نہ کچھ من بات پرالی ہو مارتی ہین۔ کو وکسے کرے دوج تو ہی  
کے ہین نیکو دیا اردھارتی ہین۔ اری کو یلیا کوک کرین کی کرچین کرچین  
کیسے ڈارتی ہین۔

۷۰۔ پھیل رہو برہا چوٹ اور تے بھاگ بے کو کو و پار نہ پا وے۔ جانت ہون  
پر میت بے تم جال کوین کمان لگ دھا وے۔ چاہون کچھوک سڈیشو  
کھون سو تو جی کمان اوت جی من آ وے۔ اودھو جو داندھ سو دن ہون  
کیو جو کچھو کھتین رام کہا وے۔

۷۱۔ ایسے نہ دیکھی سنی سنی گھن ہاڑھت ہو جو دیوگ کی بادھا۔ تیون بدماکر  
موہن کو بت تے کل ہو نہ کھون پل آدھا۔ لال لال گھلا گھل مون دگ  
ٹھو کر دیگی روپا گادھا۔ کے گئی کے گئی چٹیک سے من لگی لگی لگی

رادھا

۷۲۔ گن اوگن کا کیسے کیسے تے اپوتن آپ جراتے پر یو۔ سب گونین گل میں گول

میں گر لو گئی دیکھ لگانے پر یو۔ سردار بچار بنابن کے بن کے بن کاج بکانے پر یو۔  
بن جانے ا جانے سو جانے ہمیں کر پریت ہما پچھانے پر یو۔

۷۳۔ ڈارے کون متھنی لہارے کون لھی کو بھانڑا بکل بگارے کون لکھن ٹھانڑا

بھرم بھرم آوت چوں گھاتے یا ہی لگ پریم پائے پور کے پر باہن متو ہی۔  
جھڑس گئی دہون کون کا ہو کو دیوگ جھار بار بار بکل لبورت ا بھی ہتی۔ ای ہو  
برجراج ایک گوالنی کون کی آج بھور ہی تے دوار پے پکارت دی دی۔

۷۴۔ چھانڑ پت برت پریت کری بنی بنین تون سنی ہم سوؤ۔ مون بھئی ہر لون ہی  
پر یو سنوئی پر یو جو کیو کچھو کوؤ۔ ساچی بھئی کھناوت واکب ٹھاکر کان سنی ہتی  
جوؤ۔ مایا ملی بنین رام ملے دو بدھائین گئے بھنی سن دوؤ۔

۷۵۔ دوہا۔ جس اچس دھیت بنین دھیت شیا مل گات۔ کما کروں لاج بھر  
چل نین چل جات۔ ساس رسات جھکے نندی جن تو سکھوے سکھی سکھ کے  
بنینا۔ ہر برج باس جا بے بھئی چوں اور چلی اچھاس کی سنیا۔ دھیت  
سندر سانو ری مورت لوک الوک کی لیک لکھے نا۔ کیسی کروں ہٹ کے  
نرین چل جات تاؤ کج لالچی سنینا۔

۷۶۔ دوہا۔ آپ دیو من پھیریے پٹے دینھی پیٹھ۔ کون چلاہیہ راوری لال لکات  
ڈیٹھ۔ نند لا اور جھاسے ہیو اب دیکھے کو تر سات ہو۔ اب تو ہکو یہ جان پری  
یہ لاج اتے بنین آوت ہو۔ تم موہن دیو اپن من آپ ہی پھیریے کیوں  
شرناوت ہو۔ اب تو پٹے ات پیٹھ دی ہر کا ہے کوڈھیٹھ لکات ہو۔

۷۷۔ دوہا۔ چھوٹے نہ لاجن لال چو پو لکھ نہہہ گر ہیہ۔ سٹ پٹات لو جن کھرے  
بھرے سکوج سینہ۔ مایکے مین من بھادون کو لکھ پیاری نشنگ ہوے دیکھ  
سکے نا۔ دیکھئے کو تر سے ہیرا دیکھ سادہ لگے جت چن لینے نا۔ چھوٹے نہ لاج

اڑنے نہ لایچ لوک کی لیک اولکھ پرے نہا تے سکچ سینہ بھرے اکلات  
کھرے جل جات سے نینا۔

۷۸۔ نین کے بان لگے جب تے تے کل ہو چھن ہون نینن پیاری چین پڑے  
نینن حاقظ ہا ہے رہے دن رین ہا بقیراری۔ کالقصیر جی ہم سون جو  
بسا ردی سمد ہا ہے ہماری۔ لوگ سبے یہ کہین سن پیاری کر باجت ہر  
دو دہا حق ٹاری۔

۷۹۔ دو ہا۔ کہا بھو جو بیچرے مومن تو من ساتھ۔ اوہن جاوکت ہون گوڑی  
تاواوڑ ایک ہاتھ۔ جو کرتار رچے سو سہی دوہ اور بچارا کا رتھ ہی۔ بید  
پوران پوران نینن سب کو دکھے یہ گاتھ ہی ہر۔ انترنج پر یو تو کہا بھو  
مومن تو تو ساتھ ہی ہر۔ جاہ گڑی کت ہون اور دوڑا وڑا دن ہار کے ہاتھ  
۸۰۔ کون ٹھکوری مری ہر کج بجائی ہر بانسری بان رس بھینی۔ تان سنی جن پن  
جن پن تن پن تن لاج بدار دھبی۔ گھوے کھری کھری نند کے بارن دنی  
کہا ارو بال پرینی۔ یان برج منڈل مین رٹھان سو کون بھو سولہ نینن  
کینھی۔

۸۱۔ شیت سمے پردیش کو پو بیان سہوہ رزون لاگی۔ یارت مین ہر داس  
رہن گھر دیوتا بوج نہادن لاگی۔ اور اوپاے کیونہ کچھوت ساج کے  
بین بجادن لاگی۔ پیاری پر بن بھرے سر میگلہ مارا لاپ کے کاون لاگی  
۸۱۔ ارے من موٹھ بر تھا بھٹکے نو ماس کو سمد کون ٹی ہر۔ جنم بھو تہہ پچھے  
کہون پہلے اے کری تہہ چھیری ہر۔ سوکر وڑان برہ بھو کو نینن اب ناحی  
توہن یہ او بھ بھئی ہر۔ کاسے بر تھا بھرے چھون اور تو دے ہر وہی  
جہینہ دینہ دی ہر۔

- ۸۳۔ بھیت ہو سپنے میں جھوٹو کچھ خچل چار واڑے کے اڑے رہے۔ تیوں نہیں کے  
ادھراں ہوں پے ادھراں دھڑے تے دھڑے کے دھڑے رہے۔ چونک  
نویں چکی او جھکی کھ سوید کے بوند دھڑے کے دھڑے رہے۔ ہاے کھیلن  
پلکین پل مون دل کے اہلا کھ بھرے کے بھرے رہے۔
- ۸۴۔ آج ری دیکھ گھٹا گھن سندھو ساون کینھو سٹاون سا ج ری۔ سا ج ری  
جھو کھن بھوگ سنگار سو تیر وئی آج بنوب کاج ری۔ کاج ری آج  
گھری وہ بیہ کی تیرے ادھین کھڑے بر جراج ری۔ راج ری  
توں پر کوٹری دھراے میا کر آج ری۔
- ۸۵۔ بھاگ کی بھیرا بھیرن تیوں گئی گوند لیٹی بھیر گوری۔ بھائی کری من کی  
پد مارا د پرناے ابر کی جھوری۔ چھین پتیا مبر کا مڑے سو دوا د وئی  
منج کبولن رو ری۔ نین بنجائے کی مسکیائے لالچھرا آئیو کھیلن ہو ری  
۸۶۔ انجن کور در گخل راجت کے شن نشتر آن چھپی دے۔ کے دمی یہ ناگن گی  
شیونام تھ بھنڑ سناسل سیوے۔ چندہ چاہ چڑھے پھراے کبولن کول  
امیرس بیوے۔ دیکھت ہو لبش چھاے گیوار کاشت ہو کو کیسے کے جیجے  
۸۷۔ شری پت او بر کھجان للی نہ ملے ڈر لاجن پریم اکادھکا۔ تیشی گلاب کلی  
چنگارن ڈاری مرد منوج کی بادھکا۔ بیلن سون اور جھی سز جھی سر جھے  
سمیر سنگدھن مادھکا۔ رادھے پڑی کہ مادھو مادھو مادھو شری رادھکا  
۸۸۔ جا کے لیے کل مکان تجی گھرا من کی چرچا نین مانی۔ جا کے لے سب  
گوکل من بدنام بھین من مان مانی۔ نیدن داگ نہاے کبولن بھوڑ  
لال جگاوت آئی۔ کوٹ کر دمن جوبن دے پر کنت نہ آپن ہوت  
سیانی۔



۸۹ - آئی کما یہ بیا دھجی چھیان اُلین منو آوت ہر۔ نیش واسرنیک سہات کچھو  
نہین نین تنب بڑھاوت ہر۔ کون علاج کروں سخی توہ پو پھت لاج بجاوت ہر  
جیہ شنک بڑھی کٹ کہنہ دیکھ کھی توہ اوکھد آوت ہر۔

۹۰ - کاٹھ چھلی گروگ کہین سب تاپس ہوے دشکنڈہ بلیوری۔ باؤن ہوے  
بل یا ندھو سب راج دیو سر راج بھلیوری۔ ست نار جلندھر کی جوتی پلش  
بال کو گرب گلیوری۔ موہنی ہوے برج نار چھلین انکو سخی چھل خوب بھلیوری

۹۱ - کہیو برکہ بھان للی سون بھٹو ہے تیر دی پریم مڑھو لبواس ہر۔ پیارے دیا  
کرتے رہیو سب بھول دیورس کو پرہاس ہر۔ تیر دی روپ ریکھان ہارنی  
آنڈ کند کیوار باس ہر۔ وہی بھینج نہین کوشیو ناتھ سنواب جوت پرکاس ہر  
۹۲ - رادھکا کے لیے گو گو بند کٹیک دنان لودنیہ نہاسی۔ پریت کری رس

ریت کری بھری ناہن مون ہان اروہان ہیہ ناسی۔ یون کب گوال بلاس  
بڑھائے کے چھانڈ گیو سگری گن گانسی۔ داسی کی پھانسی پھنساے گرد  
انہاشی مینویہ آوت ہانسی۔

۹۳ - سار دھاس مون راس رچو جھٹاٹ پنج بلاس کی چھاوین۔ مین مردنگ  
پکھاوج مین بجائے بتائے پر تاپ ہو گا دین۔ اورو سمجھو نہ کٹا چہ کے  
کو کرور کے پریت کی ریت رچھاوین۔ ریکھے گو پال جو کو برسی ہے تو کو بڑ  
آج ہون کون ہے پاوین۔

خط منظوم نربان بھاشا

چوپائی

سہ شری سندور گن کھانی | اتل کیرت کم جاے کھانی

اے مہمان سَدرِ جَنّتِ ماہِن : انگ انگ شو بہا سر سادت اوہا چند رکھون کم بجا مین کرون کہاں لگ تور بڑائی رُوم روم رَسَنّا مہم ہوئی تاتے اپن لکھون کچھ حال	اے مہمان کو و ہر نا حسین : چندر بدن لکھ چند رجاوت دو کھت چند ادو کھت کا مین لکھ مت مَور کھی کم جبا ئی ورن کردن مَور سب جوئی ہتیت اے جو مَور پر بالا
---	--

## سور کھا

بیارے مَورے ہیت انگھیاں ندیاں مین	تن بھو باڑو ریت کٹ کٹ پرت کرا جیون
-----------------------------------	------------------------------------

پریو برہ کو پھیر کم بن سب رت پھر گئیں	دن بتیت اندھیرین پرت دن پرت مین
---------------------------------------	---------------------------------

بیکھ دلاوت مین اڑ دیکھین مَور درش	پھرکت مین دن رین پر بس بھی اُورن کو
-----------------------------------	-------------------------------------

جیون بچرت جل مین کم بچرت گت یون بھی	تلپھ تلپھ بھو چھین روپ سرور درش بن
-------------------------------------	------------------------------------

## دو

لکھ اچا دن دکھ ہرن رکن کی رسکند	ای من موہن جت بس سدار ہو آند
---------------------------------	------------------------------

جب تے تم کینھو گون پا یوناہ سندیش	ایسی سدھ ببراے کے بلم رہے کیدیش
-----------------------------------	---------------------------------

پاتی بھیت کیون نین پاتے چھو نہ تھاے	چھن چھن مَن اکلات ہر تلپھ تلپھ جیہ جاے
-------------------------------------	--

کیسی اودھ دی ہتی جو دی بھی لبرے	اب جل درش کے بنا کیسے پن بچھاے
---------------------------------	--------------------------------

اگر کا بت پتیاں لکھت جل بھراوت مین	گور و کا غد ہاتھ ہو لکھون کہا مین مین
------------------------------------	---------------------------------------

	لکھا غصہ بیت بن جل کر کا پتہ مس لیت پانی برہا من لبو بجا لکھن بنین دیت
لکھن پڑھن کی ہر بنین کسی سنی بنین جات	اپنے جیہ تے جانیو مورے جیہ کی بات
	یہ کن پانی نا لکھون دھر رہون جیہ مون تم پیاری من مون لبو پاتی باجر گون
پتیاں تاہ پھائیے جو ہووے پردیش	نش بن من جو سبے وا کو کون سندیش
	من چاہت ہر ملن کو کھ دیکھن کو من شرون جو چاہت ہن سنو پیاری تھرے بن
کلمہ سنکھ دیکھو کرین من پھین دن رین	کان چین سنو سدا جی تیرے بن
چوپالی	
کہان لگ بجا لکھون اب پیاری سو ہے یہی کشل او جھیمسا سدا رہو تم جیوت پیاری	ہر دے مانجھ سدا رہت کھاری مگن رہون نش دن تو پریمسا جو بن جو چندر امجیاری
دوہا	
مرگ نیکی گج گامنی کٹ کیمہر کھ چند مری دھار تلوار کی کاٹ کرت کھنواہ	سدا رہو سنسار میں آند کسند آند تیرے درگ جیون جیون میں نین کاٹ کراہ
سورکھا	
تو چتون می پھانس کرک کرکے کرگئی	گل گیو سگر دامن گھر کت ہو کست بنین
دوہا	
سو پیاری تو درس بن بکل رہون دن	کب لگ اب یاں آہو منچہ نہارت بنین

چوپائی

برہ پیرے رہون ادھیرا دن دن بڑھت بیان بورائی سمد بھات ہر سوسانو پریم اگن پر جوت ہر تن میں اوکھن آے رہے ہن پرانا یہ اوسر بھجو تم پاتی :- پران پٹ گھٹ مون پھر آوین امرس جان آد کو انتا پاتی نامر سبھون جھانوں	رہ رہ اٹھت سدا ہر پیرا پران رہن تن مون گھرائی لہرت آہے سو نجات کھانو لاگے جیون داوانل بن میں کرن چت ہن آپن پیانا دکھت تاہ جوڑا وے چھائی تھہ سبھون پانی پاوین بڑھے ہر کہ جیہ ماہ انتا موکے تنہ امرت کرانوں
--	---

دوبا

کون بست مم نکٹ جو کر دن نچھاو توں	پران این میں دارہون مانگ موٹی ٹھو
-----------------------------------	-----------------------------------

سوبا

پاتی جو آوے پریم گئی سکھ چھائے رہے کھ کے من ماہین پران کچھا درہن مم واپر اور نینن کچھ موڈھک پائین مول سبھون کھائے جیہ وہ دیکھ جیہ جیہ کے جیوناہن اب اتنی کون تم سون سبھنی تم را کھیو پیر ہمار سداہن
--

سورکھا

جیہ چلت کچھ بات تم بھیرن کی اے سکھی	اتن دولت جم پات تھر نہ رہت تھر نہ کنت
-------------------------------------	---------------------------------------

پارے ماہ بیا کھ لاکھون بن پھولے سن لاکھ لاکھ اکھلا کھ ہیہ اوسکے تم درس کو
--

## کبت

کل پوچھا جیسے سوچ پر کاش ہوت کد اوچھا جیسے چنر ما پر سس تین :  
 بھو زن اچھا جیسے آگ بسنت جان مورن اچھا جیسے برکھا سرس تین :  
 ہنس اچھا جیسے مان سر بیچ ہوت سادھن اچھا اچھا آوت اس تین :  
 سبکوا اچھا یہ بھانت کر ہوت ہر ہر داچھا پیارے آپ کے درس تین :

## دو

پلٹھ پچھ جیہ دیت ہر جیسے جل بن مین  
 تم درشن بن مین یہ تیسے بھئے ادھین

کاغذ حقور و بہت گھنوسواپ لکھو بنجاست  
 سندھ مدد جل بہت ہر گاگرناہ سما

## خط

در دریا سبے اعتنائی و شاور و رطہ بیوفائی مدام بر مراد کا سران و شاد کام ہند

## شعر

شرح شوق مینو شتم دیدہ خونبار گفست  
 جاے سرخیامش بگزار ی کہن اہم نوشت

## شعر

انجمن دیدم و من میکشم از جور فراق  
 کہ شنیدا است و کردیدا است کہرا پیش آمد

## شعر

می نویسم نامہ و مشتاق دیدار تو ام  
 بستہ ام ز گیس صفت بر خامہ چشم خویش را

## شعر

چہ میر سی زمین حال دل غمیدہ ات چون شد  
 ادم شد خون و خون شد آب آب ز دیدہ ویران  
 جانان جسدن سے تھے جدا ہوا بعد آہ و زاری و باہر ازاران بفراری غم و الم سیدہ بکینہ

قبول کر بہ اشک باری اور حر وادہ ہوا ہون بھاری دوری میں سرگشتہ و پریشان ہوں  
 اگرچہ زندہ ہوں پر آرزو مند بھارے وصال بالکمال کا ہوں خدا غریب میرے کس اور  
 ہمارے دیدہ انتظار کو بھارے نور رخسار سے منور سے روزم بغم و شب بلم میگذر دے  
 ہم ہم ہم با محنت و غم میگذر دے دریا تو ایم ہم کجا ایم بیگانہ مشوک آشنا ایم :  
 ہر چند کہ بھیس بھیس بیان موجود ہیں مگر در ہاے خندیدگی و خرمی مسدود اگرچہ  
 مجمع یاران لطف انگیز ہو اور جام سخن لبریز۔ اگرچہ مجلس رنگ چمن ہو اور ہنگام  
 خجستہ وہ گشت۔ مگر بھر اس سے ہم کیا ہے دران بڑے کرشمع روی تو نیست :  
 چراغ دیدہ را گل مستوان کردی آہ و ناله سینہ بریان سے بار بار ہر شیم خونی بغیر رخ  
 و لدار کے اشلبار۔ جگر پارا پارا ضبط فراق و جدائی کا کب یارا۔ **بیت**  
 مایم و جراح غریبی : عیسیٰ نتواندش میبوی : میگویم و میگویم و میگویم و میگویم  
 بے یار بناید شد بے یار نہاید شد : دل خون ہو کر شیم کی راہ چٹکتا ہو سینے میں خار  
 جدائی کھٹکتا ہو سج ہو سج نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں عجب حالت ہماری ہو : آہ آہ  
 کون سادر دو لال ہو جو فلک کج رفتار نے نہ دکھایا۔ افسوس صد افسوس کو سنا  
 اندوہ و قلق ہو خنبے سینہ پر کوہ الم نہ گرایا۔ **بیت** اکدم کا جلنا ہو تو کروں میرا  
 حسد : آکھٹون پسہ سلکتا ہو چوٹے میں جا کے دل : بھاری بیوفائی سے  
 تاک میں دم ہو۔ بھارے ظلم و ستم کی انتہا نہیں جو ہمہ دم دم ہو۔ کبھی ایک پرچہ  
 ترخاس سے نہ یاد کیلہ شاد کرنا تو درکنار ہو بلکہ زیادہ ہی برباد کیا۔ مجنون و فریاد  
 کا قصہ سنا کرتے تھے مگر بیان حد سے افزون ہو کسی دلبر کی جدائی میں حال اپنا بون ہو  
 سے نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب ہو دل کو : عجیب طرح کا اکھی عذاب ہو دل کو :  
 سے اے تو خوب ساتھیوں دیکھا : اپنے مطلب کے آشنا ہو تم : نامہر بانا بھارا  
 کچھ قصور نہیں بھاری عقل کامل کا کچھ فتور نہیں تمہیر کیا منحصر ہو : بات نزدیک و دور ہو

کہ جس قدر موشان زہرہ حسین و گلرخان ہری آئین ہیں اپنے دلدادہ کو گاہے ملے گا مران  
 اور شاد کام نہیں کرتے ہاں بنام تو کرتے ہیں مگر کبھی انکا مقصد مراد سے بے بریز جام  
 نہیں کرتے تمہاری بلا سے چاہے کوئی سے یا مرے تمہاری پاپوش کسی پر رحم کرے  
 خیر اپنا ہی دل خوش کرو اگرچہ ہماری جان جائے مگر تمہاری بات کہ بات ہو نہ بھی  
 ہو جائے۔ مے تو اپنے شیوہ جو روح سے مت گذرے : تری بلا سے  
 مراد رہے نہ رہے : ہنسنے سیکڑوں صدہ جدائی تمہارے ہجر میں اٹھائے  
 مگر افسوس تم کچھ خبر نہ لو اپنے جو روح سے باز آئے۔ تمہاری طرف سے غفلت  
 خوب ہو اور ہماری طرف سے ہر دم خلوت و محبت مرغوب۔ مے جب تپ دوری  
 جلا کر خاک کر دیگی مجھے : آہ پھر چوٹے میں ڈالیں گے تری تاثیر کو : ہلکے تمام دن  
 تمہاری جدائی سے بقیراری اور ہر شب ختر شامی ہو مے درد دل کس سے کہوں کون کہیگا  
 آسان بخت مشکل ہو مگر یار جدائی تیری : قسمت میں ہی لکھا تھا ایک دن یہ معاملہ پیش آنا تھا  
 تقدیر ہی لکھا لائی یہ چوٹ منہ پر کھانی تھی سو کھائی۔ مے قسمت کے نوشتے کو  
 نہ ملتے دیکھا : ہنسنے افلاک کو سوزنگ بدلتے دیکھا : ایسات ملا میرے دہرے  
 مجھ کو خدا : نہیں تو مرا جی ٹھکانے لگا : ابھی بیٹھنے بھی پناے تھے ہم : کہ دشمن  
 ہین یوں اٹھانے لگا : فلک نے تو اتنا ہنسایا نہ تھا : کہ جسکے عو من یوں روک لگا  
 نہیں دوست : مجھ کو شکوہ حسن : مرا جی ہی مجھ کو ڈوبانے لگا : ایک دوری دوسرے  
 مجبوری کیا کیا جائے کون سا معاملہ درپیش لایا جائے کیا تدبیر کر وں کس سے درد دل  
 اظہار کر وں حیران و پریشان ہوں فکر جدائی نے گوشت کا نام باقی نہیں رکھا ہڈیوں  
 کا مغز تک خشک کر دیا۔ مے فلک نیزنگ بازی ہو دکھاتا : پریشان ہو مجھے ہر دم  
 بناتا : زبانی حال دل کچھ کہنا نہیں جاتا : بن کھے بھی رہا نہیں جاتا : بن ملے  
 آسکے کل نہیں پڑنی : ملتا ہوں تو ملا نہیں جاتا : بیوفائی تمہاری حیا میں مشہور ہو :

بے اعتنائی کا کیا ذکر ہو کہ آسکا شرہ نزدیک و دور ہو۔ ذرا شر بہ وصل نچکو پلائے  
 لبو نہری جان را دلربا بہ میں جلتا ہوں تھکو نہر کچہ نہیں : ہرے سوز دل میں  
 اثر کچہ نہیں : کیا دل ترے غم نے ایسا فکار : ہوئے ایک ٹکڑے کے ٹکڑے ہوئے  
 ترے چشم و ابرو نے اس شوخ رنگ : لگائے مرے دل پہ لاکھوں خدنگ : کیا ہی  
 دل و جان کو خون عشق نے : جلایا درون و بیرون عشق نے : آ کر جان بھان  
 کھاری یاد میں یہ حال ہو کھٹارے سرو قامت کا ہر دم خیال ہو۔ ابیات جلا  
 ہیں تن پر غم کو ہر شب : نہیں کھٹے شکایت کو ملرب : قبول ہونے کیا جلتا سدا کا :  
 پھوڑا ساتھ لیکن دلربا کا : وہاں عشرت و کامرانی بیان اپنے درد و غم کی کہانی سنانی  
 وہاں خندہ و قہقہہ بیان ہر دم تن ضعیف پر عشرت وہاں جام مراد لبریز۔ بیان پیمانہ  
 عمر راہ عدم انگیز۔ وہاں لہجہ آرزو و مراد دردن بیان ہزاران ہزار برقی حسرت  
 برزندگانی خرم۔ وہاں مقاصد گلشن گلشن بیان ناکامی دامن دامن وہاں مقصد برد  
 بیان شان نامرادی ہم آغوش۔ وہاں قبضہ شمشیر فتح و ظفر در دست بیان سپر حسرت  
 و افسوس کی پست۔ وہاں مجمع پریناد ان زہرہ چین بیان عالم تنائی کا سوا آئین۔  
 وہاں خوشی بار بار بیان چشم خونی آنکھ بار : کھینکے شکو و گئے جبکہ دفتر ادھر ہمار  
 ادھر کھارے : تو کیسے گزری گی آہ دل پر ادھر ہمارے ادھر کھارے : اتیک کھو کچہ  
 و خیال نہیں ہماری جان جانے کا ذرا مال نہیں ہم کو اس قدر نہ بھلاؤ خدا را ہماری یاد  
 اپنے دل میں لاؤ۔ کیا کون کھارے غم کا مارا ہوں کھارے سب سب میں سوا ہوں  
 ہم نیم یک خطہ از یاد تو خاموش : فراموشی شدہ از ول فراموش : رفوگر کو کھان  
 طاقت کہ زخم عشق کو ٹانگے : اگر سینہ مراد کچے رفوچکر میں آبا گئے : صدمہ فرقت اگر  
 تحریر کردن تو کیا تعجب کہ آتش آہ۔ سہ کا غزین بھی آگ لگ جائے۔ ہاتھ لڑتا ہوں زنا  
 کا پتی آہ ہر کوئی نہ تحریر ہو بیان مجھ کی تسلی ہو۔ خور و خواب کیو چشم پر آنسو ہر کھارے



شکل ہر دم رو بردہ۔ ابیات جدا کسی سے کیسا غم جیب منو: یہ دل غم و ہر تکرار  
 کو بھی نصیب منو: جدا کرے جو ہمیں وہ قسم کے کوچے سے: اسی راہ میں بسا کوئی قریب  
 منو: ہر گھڑی تمہارا رخ و الم اپنے دل پر سستا ہوں ہر چند کہ تجھ سے ہم نفس سے کتا ہوں  
 لہر کوئی میری بات نہیں سنتا ہر ایک جنون و دیوانہ کتا ہوا پارے سے کعبہ میں  
 رہن یا کر رہن دیرین جا کر: ہر جاتھیں اسی جان جہان یاد کر نیلے: نکو یقین صادق اور  
 لگن وائق نو کا کہ ہم تمہاری یاد میں مرتے ہیں تمہرے جان قربان کرتے ہیں گو تمہارے پر  
 اثر منو ہماری حالت کی خبر منو۔ سہ کٹی خوشی سے تو ہر زیت حضرت کی تھوڑی بہن  
 تو نیم نفس بھی سب ہو جیسے کو: اگر شب و روز اپنا یہی کام ہو تو سن لینا کہ چند ذرین  
 حاتمہ بالخیر و کام تم ہو۔ سہ گردش سے آسمان کی کیا کیا تم ہیں مجھ پر: سایہ بغیر اپنا سہتی  
 نہ کوئی رہبر: آہ کیا کروں کس سے کہوں۔ سہ نہ نامہ ہونہ قاصد ہونہ پیغام زبان  
 یکایک دل کا لگ جانا یہ آفت ناگہانی ہو: وہاں تم طعن داؤدی غوغائی میں مشغول  
 بیان ہمارا آہ و زاری کا دائمی تحول وہاں تم سنگھار سے آراستہ و پرستہ بیان ہم خاک  
 پر سر و حواس باخستہ وہاں تم جلسہ عیش و طرب میں مدام بیان تپہ بھر میں جھلنے کا کام وہاں  
 شراب و دواقتہ کا دور بیان خار بھر کا ظلم و جور وہاں رنگ و رنگ کا سان بیان مدام گردش  
 آسمان وہاں طرچی و جام دردست بیان حوصلہ سب بپست وہاں اغیار ہمدرد بیان عالم تنہائی کا  
 غم وہاں شباب پر کمال بیان جان مخزون پر ہر روز زوال وہاں کنار و بوس بیان حسرت و فراق  
 وہاں حاصل ہونا ملد کا بار بار بیان دیدار پر ہمار کا انتظار وہاں خندی سے ہاتھ رنگنا بیان جگر کا  
 خون ہو کر لکھی راہ ٹپکانا وہاں ترسین چشم میں سر نہ لگانا بیان مثل کوہ طور اپنے آپ کو جانا وہاں  
 لکھو ہر دم غم و غم کا خیال بیان لکھو ہر لحظہ جان جانے کا دل وہاں مانگ پر سینہ و بیان لہ  
 مقصد سے سیکر و دل جل دور۔ آہ جان جان اب آگے تحریر کی طاقت نہیں لکھو کی قوت  
 نہیں۔ اللہ تعالیٰ طو حاشی تمہاری برقرار بلکہ اعتنائی و بیوفائی پائوار رکھے۔ فقط۔ و التوا

## خط دیگر

مے نویسم نامہ مشتاق دیدار تو ام  
بستہ ام ز گس عفت برخامہ چشم خویش را

دیگر

سواد دیدہ حل کردم نوشتم نامہ سوے قلم  
اگر تا ہنگام خواندن چشم من اقدار تو  
کل کلہ از خوبی بلبل شاخسار محبوبی نسیم چمنستان رخسار غنای شبنم گلستان زیبائی طافوس  
طائر خیابان عشوہ سازی طوطی شکرستان لغتہ پرداز سی قمری سروستان لیاقت و سخنوری  
نخلت و درجہ و پری زاد اللہ حسنه۔

آرزو یغی غنچہ تنہاے حواصلت مشام بیان را معطر ساختہ بدعاے ضروری میگردانم یعنی  
درین آوان نرہت و فرخندہ بیان نامہ نامی صحیفہ گرامی بعد مدت بوزیدن بادبار سلفہ کن  
شاخ دہرگ قلب ما عاشقان گردیدہ بہت روزوں کے پیچھے آج آیا آپکا نامہ :  
نظارہ پڑھ کے کھٹا نکھولنے سے لگایا آپکا نامہ : جس ہنگام نافرجام بدافاز نیک انجام سے  
فلک تفرقہ پر داز کج باز اور زائفہ ناستار جاگدازنے دوری دوری و مجوری فیما بین ہمارے  
اور کھارے ڈالی ہوا و رستان غم میرے ہلاک کو سبجالی ہو۔ افسوس صد افسوس  
اگر اسکا بیان میرے ہدامکان سے بالکل باہر ہو جسوقت تمہاری محبت انیہ لطف خیز  
اشارے کئے رمز و عشوے یاد آتے ہیں بجامع التفریق گھنٹوں پہر وں رگڑا تے ہیں  
ہوش بر خاست حواس رخصت ہاے کیا کریں۔ اے جان جان۔ ابیات

اشتیاقیکہ بدیدار تو وار دل من  
دور جسدن سے ہوا تجھ چمن حسن سے من  
انچہ من دیدم دن میکشم از جور فراق  
دل من داند من داند من داند دل من  
ز تجھے باغ خوش آتا ہر نہ گلشن نہ چمن  
کر کشیدست و کر دیدست و کر پیش آمد

اور کبھی یہ رباعی بھی اپنے حسب حال آ پڑتی ہو۔ . . . . رباعی

قلم گرفتہ و کفتم سلام نبویسم	شکایت شب ہجران تمام نبویسم
شکایت شب ہجران و وقت و دوری	ز حد گذشت ندانم کدام نبویسم

اے گلشن آراے محبت و داد و اسے چمن پیراے مودت و اتحاد تمھارے ہجرے جو جو آفتیں ہمیرا تاری ہیں شمعہ اُس سے لاین تسلط اور ذرۂ قابل تحریر نہیں ہو۔ نظم

خواہم اگر ز حرف تمنا رنم ز رنم	کاغذ کجا دوات کجا د کجا د کجا د
این ہم بفرض گر تکلف بہم رسد	ہوشم کجا حواس کجا د کجا د کجا د
با این ہمہ ارادہ تحسیر گر کنم	وجدان دل چگونہ بر آید ز خامہ
شونے کہ برنگین دلم نقش کردہ	آن نقش کا بجز کہ ز دانش بودا ہم
الضاف خواہم این کہ بدینسان تمام	نامانی الضمیر دل ز قلم چون شود رنم

اے کمان ابرو اے ماہر و کاہر اگر یہ ہفت ناولک بلاغم جدائی تمھارا بیان کرے تو لب لب بزمگ سو فار جدار ہے۔ آخرش عالم بتیابی و بقیار می بین تمھارا خطر راحت افزا ہاتھ میں لیکر نہ جانیں کیا سے کیا دل مضطر اشعار اُڑا رہا ہو۔ اشعار متفرقات

نامہات آمد بدستم خاطر م گلزار شد	غنجہ شد گل گل چمن شد نافہ تا ملا شد
قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید	در حیرتم کہ جان بہ کدامین کنم نثار
نامہ آور در رسول تو من از شادی آن	کہ سرنامہ ہمین بوسم و گہ پاسے ورا
نامہ شوق ترا من مخقر خواہم نوشت	بیشتر از بیشتر از بیشتر خواہم نوشت

### دوہرا

لعل پڑھن کی ہونین کی سنی سنی جات	اپنے جی سے جانیو میرے جی کی بات
یہ کن پاتی ناکھون صرے رہون جی مون	تم پیارے من مون بسو پاتی پانچے کون

سورھٹ

تن ڈولت جم پات تھر نہ رہت تھر تھر کھیت	سجے چلت کھو بات تم بھڑن کی اسی
تن کھیو بار ورت کٹ کٹ پرت کرا جیون	پیارے تھرے ہیت اکھیاں کڈیاں ہین
دن بیت اند میرین پرت دن پرت ہین	پر یو برہ کو پھر تم بن سب رت پھر گئیں
پھر کت ہین دن رین پر بس بچی آٹن کو	پنکھ دکھوت نین اوڑ دیکھن تھر دوس
نپھہ تپھہ بھو جھین روپ سرو دوس بن	جیون بھڑے جل ہین تم بھڑت کت یون بھڑ
اگر از دیدہ دور واز دل در حضور حال گریہ اگر تحریر کروں تو کاغذ ابری برنگ بار بار	اشک فشانی کرے سطرین موج دائرہ گزاف بن قاصد آب روان کی طرح قصہ روانی کرے
حال من دید است قاصد احتیاج نامہ نیست	اگر نویسم زندہ ام بر خویش بقمت میلکم
اگر تو نہال حسن و خوبی بسر و چہستان دلیری و محبوبی یہ مجبور الخدمت صرف تمھارے	شوق مواصلت کے باعث ہنوز اصل میں مردہ ہو اگرچہ بظاہر زندہ ہو تمھاری بیوفائی
و کج ادائیگی کو کہ برعکس اس دل دادہ پر ثابت کرتی ہو یہ خامی خیال آن ماہ جمال	ورنہ کہیں ایسا بھی ہوتا ہو۔ اے حلیقہ حسن و جمال محبوب بے مثال لطف فرمائی
اور توجہ نہائی تیری سے یہ چشم داشتین ہم کو نہ ملتی۔ حیف حد حیف۔	دل ہو دام و افسوس نمیدانستم
اگر پس از بردن دل شمع چہین خواہی شد	بخداے لایزال اگر تمھاری اس چشم پوشی کا حال ہم پہلے سے جانتے اپنے طائر دلوں کو تمھارے
دام محبت میں ہرگز نہ اُلکھنے دیتے۔ ع خود غلط بودا پنجہ من بنداشتم۔	اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را
انیکدم بدل روشن چراغ آشنائی را	خیر جو کچھ ہوا سو ہوا اپنی بد قسمتی کا حال پترِ ملال کیا کہوں کیا لکھوں۔
تو دور افتادگان کا گاہ گاہ ہے یاد فرمودی	اگر کم کردہ زہ قاصد کہیں گامے نمی آرد
اے شاور و رطہ بیوفائی و بے اعتنائی افسانہ بیابانی دل اگر لکھوں تو خط لوٹن کیہ تر	

کی طرح لوٹا کرے قلم مرغِ بسمل کی طرح صفحہ قرطاس پر تر پارسے۔

برق و باران حبسکو کہتے ہیں مرا افسانہ ہے | کچھ حقیقت رونے کی کچھ حال بتا بانہ ہے

حالت اضطراب و بقراری میں کبھی یہ غزل پڑھ کر کے دل کو سمجھاتا ہوں۔ غزل

مجھے جامِ الفت یار نے جو پلا دیا کئی بار ہے | مری آنکھوں میں وہی اتھلک بخدا آسینا غبار ہے

جو صبا کرے تو ادھر گزرتو یہ کیوں آئے مری خبر | غم بھر تیرے سنے اے صنم کیا کیسا زار و تزار ہے

ترے خُشکِ مین جو ہو ستم نہیں اسکا شکوہ کریں گے ہم | چاہو سر کو تن سے کر دو قلمِ بجا نہیں مجھے عار ہے

مری جان جاؤ یا رہے مگر اتنا کہتا ہوں اے صنم | نہ چھینکے عشق سے تیرے ہم ملوں تو تجھ پناہ ہے

مجھے خوفِ حشر خلیل کیا کہ میں شاہِ خادمِ مشایخ | کوئی مانے یا نہ مانے ہاں ملوں تو ہنسے تار ہے

### غزل دیگر

اے ماہِ عالم سوزِ من از من چہ رنجیدہ | اے شمعِ شب افروزِ من از من چہ رنجیدہ

خواہم ترا ہمان کُلم تا جان و دل قربان کُلم | جائے تو در چشمان کُلم از من چہ رنجیدہ

اے جانِ من جانانِ من بر من مگر سلطانِ من | یکِ شب بیامانِ من از من چہ رنجیدہ

نیکو ز ہجرت خونِ شدم سرگشتہ و معنونِ شدم | چون فعلِ دل پر خونِ شدم از من چہ رنجیدہ

من عاشقِ زارِ تو ام از جان خریدارِ تو ام | تا زندہ ام یارِ تو ام از من چہ رنجیدہ

رنجیدہ رنجیدہ از من گناہ ہے دیدہ | آخر مرا بخشیدہ از من چہ رنجیدہ

گر من بمریم در غمت خونم فدا برگردت | فردا بگیرم دامت از من چہ رنجیدہ

اے کوہِ من کو سدا تو وے قبلہ من رو کو تو | تند فتنہ بہنو وے تو از من چہ رنجیدہ

پیوستہ دلدارِ تو ام یار و فادارِ تو ام | اکنون بغم زارِ تو ام از من چہ رنجیدہ

اے سرو و خوش بالاے من اے دلبرِ رعناے من | حلِ لبثِ حلواے من از من چہ رنجیدہ

ابھی سعدی دلخواہ تو ابرو کے نیچوں ماہِ تو | من یارِ نیکو خواہ تو از من چہ رنجیدہ

اے یارِ بے تمھاری فرقت میں گھرِ زمانِ چمنِ بیابان ہر زندگی سے تنگ جینے سے تنگ

تمنائی سے دل گھبراتا ہو پھر نہا پریشانی لاتا ہو غرض کہ کسی طرح جین نہیں آتا بہن پر  
اگر باغ کی طرف جاتا ہوں آخر گھبرا کر بتایا نہ واپس آتا ہوں باغبان باغی گل بوئے  
آتشِ جبر سے داغی دکھائی دیتے ہیں گویا وہ بھی ہمارے غم میں دل پر داغ کھائے ہیں  
غرض کہ صورتِ خارا نکھوں میں کھٹکتے ہیں جو انسانِ حن ہر جگہ جیسے اٹکتے ہیں چشمِ زر گس  
نظرون میں دیدہ حیران ہو گیسو کے سنبل زلف پریشان ہو۔ قطعہ

بھول جو ہو میری نظرون میں بزرگِ خاہری	بے ترے سیرِ چمن خوش آئے کیا اور فزا
شکلِ ناوک موجِ بوئے گلِ جگر کے پار ہو	جو نمیدہ گل کی ٹہنی ہو وہ ہر مثلِ کسان

قربانِ باغ میں کو کو سے سر پھپاتی ہیں بلبلین آوازِ حبیہ کستی چلائی ہیں گلِ کرانِ گوشِ بین  
غنچہ لبِ خاموش زر گس آنکھ نہیں ملاتی ہر بلبل دم چڑاتی ہر یہ روشِ رنگِ گلستان  
اور اپنا حال پریشان دیکھ کر خاموش رہتا ہوں دیوانہ وار چلا چلا کتا ہوں۔ ۷

زر گس نے آنکھ پھیر لی بلبلِ جدا پھرسی	چلیے اب اس چمن سے کہ یاں کی ہوا پھری
---------------------------------------	--------------------------------------

ناچار وہاں کی سیر سے ہاتھ دھو صبا کی طرح ہوا ہو صحر اُگور و انہ ہونا ہوں بیکسانہ حیران  
دشمنِ درخت کے سائے میں جا ہاتھ پھیلا یہ اشعار پڑھتا ہوں۔ ترجیع بند

صبا کبھی جو ترا کو سے یارِ بین ہو گذر	نہ جھولیو یہ پیامِ وزیرِ حسنہ جسک
یہ کہیو اُس سے کہ ایجان تیری وقت میں	فغان ہو دردِ غمِ ہر الم ہر آٹھ پر
ہو پوچ گیا ہو گر بیان کا چاکِ دامن تک	گر ز گیا ہو بس اب سر سے آپ دیدہ تر
کبھی ہو ہوش اُسے گاہِ فطربہوشی	کبھی ہو آپ میں وہ گاہِ آپ سے باہر
ہر ایک کو بچے میں بھرتا ہو صورتِ وحشی	کبھی ادھر سے ادھر اور کبھی ادھر سے ادھر
بہت فلق جو ستا ناہو تو یہ پڑھتا ہو	عجب حسرت و ارمان سے ہاتھ پھیلا کر
بیابا کہ ترانگ در کمنار کشم	بہ رنگِ آبدہ ام چند انتظار کشم

## غزل

<p>تسکے چوانے لگی جسے جدائی آپ کی دیکھیے دکھ جائیگی نازک کلائی آپ کی دل تڑپ کر رہ گیا جب یاد آئی آپ کی جو کوئی بولا صدا کا نون میں آئی آپ کی جاسیے پس خوب الفت آزمائی آپ کی کیونکہ آنکھوں نے مجھے صورت کھائی آپ کی</p>	<p>باعثِ وحشت ہوئی بے اعتنائی آپ کی خود گلا کاٹوں مجھے خنجر عنایت کیجئے آپ کی جانیں بلا کیونکہ کئی فرقت کی رات آپ کی باتوں کا رہنا ہے مجھے ہر دم خیال پہلے کیا اقرار تھا اب آنکھ بھی ملتی نہیں بیٹھے بیٹھے روگِ الفت کا لگا یا جان کو</p>
--	---

## اشعار مصفرق

<p>مدد اے حفصہ بیا بان بلا بنیکا آسمان شیشہ شراب ارغوانی کا</p>	<p>نہیں گستاہ یہ میدان بلا رلا لیسکا یوہن گر خون ہمیں غم یا بجا</p>
---	---

## غزل

<p>نازل اسپر اے تو قمر خدا کیونکر ہوا بیٹھے بٹھلائے یہ محبوبس بلا کیونکر ہوا جھوکا صرصر کا بجلا موج صبا کیونکر ہوا خانہ زنجیر میں محشر بپا کیونکر ہوا</p>	<p>دل تھارے حسن پر یوں مبتلا کیونکر ہوا لبتہ زلف صنم دل اے خدا کیونکر ہوا دل شگفتہ خاک ہو فرقت میں آہ گرم سے کیا تری وحشی کا زندان کی طرف آباد</p>
---	--

سح کہا جو ہے بانی جور و جفا میں ستم ایجاد میں سب بہ راحت جان کوئی دلبر نہیں  
جلاد میں سب بہ محبتوں وار با چشم زار بتیاب و بقیار صورت غبار کسی دوسرے شجر  
بے برگ کے تنے جا کر بھر بیٹھ جاتا ہوں اشک آنکھوں میں بھسرت کو یاد کر تھارے شکل کا  
تصور باندھ فوط بقیار میں سے خوب روتا ہوں چلاتا ہوں وہاں بھی گرد باد حلقہ نہیں  
نظر آتا ہر آہو تری آنکھوں کی یاد دلا کر چوکری بٹھلاتا ہوں زرد زرد زربا سے مغیلاں  
دکھلے آنکھوں میں سرسوں پھولتی ہو لالہ صحرائی سے داغ دل مشتعل ہوا عالم جنوں

اور بھی متصل ہوا لباس پھاڑنے لگا جنون نیچے جھاڑنے لگا۔ ۵ ایک ہی جھکے میں  
 اور دست جنون پلاس دامن کے گریبان دیکھنا شاید کسی وقت اگر اپنے ہوش  
 بجا ہوئے فوراً یہ شعر زبان پر آیا۔ ۵ اُجھایہ دل ستم زدہ زلف تباہ سے آج  
 نازل ہوئی بلا سر سے سر پر کمان سے آج ۵ کب خبر تھی انقلاب آسمان ہو جائیگا  
 دوست کا ملنا نصیب دشمنان ہو جائیگا ۵ نہ کیا زنج گیا چوڑ کے بسمل قاتل ۵  
 دہن زخم پکڑا کیسا قاتل قاتل ۵ لگے بھر سیر گلشن میں دل اس غنیمت دہن کسکے تری  
 فرقت کے مارے کوروش کسکی چمن کسکا ۵ اور کبھی یہ غزل حسرت و افسوس کے ساتھ ہاتھوں میں لکڑی تھا ہون

## غزل

بہین در وقت رفتن حسرت دیدار نگارین	کہ از نقش قدم پیوست چشم انتظار من
نغمہ از دیدن او چون پر پرواز عیسوزد	گر دار در چرخ از داغ دل شبستان من
فلک را گرد از فرط حرارت کورے آتش	معاذ اللہ فتدگر بر زمین مشت خبار من
بغیر از رد سے حسرت شکل دیگر نظر ناید	بر بندگر کے آئینہ لوح مزار من
اگر از سستی بختم سمندا وئے آید	پاس سے اور سدا سے کاش این مشت غبار من

اور کبھی اس شعر سے دل کو تسکین دیتا ہوں۔ ۵ نظرون سے دور رہنے کا پیار  
 کلامین ۵ دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں ۵ دیگر دل من لفظ یاد تو معنی ۵  
 معنی از لفظ کے جدا باشد ۵ دیگر دشمن بھی اپنے دوست سے یارب جدا نہو ۵ نا آشنا کو  
 بھی الم آشنا نہو ۵ پھر یکایک دلمیں یہ آہنگ آئی نشہ سے کی ترنگ آئی عزم ہوا  
 کہ مینا نہ کو جائے یون دل کو بلائیے غم کہ حب وہاں پہونچا تو جوں نہ دیکھا تھا وہ دیکھا  
 ہو در ساغر حلقہ ماتم نظر آیا قلقل نیامین نوے کا عالم دکھائی دیا سیخاے مژگان پر  
 کباب تحت دل تباب تھے اشک میلوں شیشہ شراب تھے بس یہ عالم دیکھا اشک کی  
 طغیانی ہوئی کشتی کشتی موفانی ہوئی یاران قدرح نوش ہم آفوش ہوئے اپنے حال پر



بیہوش ہوئے تکلیف بادہ کشتی کی کرنے لگے یہ کھڑے قدم پر دھرنے لگے مین اس شعر کو  
 پڑھ کر روئے لگا۔ خون جگر پیا نہو جسے وہ مر پیئے کھانے وہی کباب کہ  
 جو دل جلا نہو وہاں سے بھی پریشان وار با حالت بقیر کسی جانب کو چلے یا تھاری  
 سرد مہری کو یاد کر یہ غزل زبان پر جاری ہو گئی۔ غزل۔

خدا کو مانو ہنسی نہ جانو نہ میرے دل چھا کر تم زمانہ آئیٹا ہو کیا کر تم بد جو ہو وہ ادا کر تم سرور و وصلت کہ بیخ فرقت دوا افت کہ گفت ہمین نے پہلے گلا کٹا یا ہین نے قاتل تھیں بنا دل و جگر ملکوں پر بچھا دو تو جان قربان ہو نہ بجا ہو بجا میرا گلا ہو تمھارا ایمین قصور کیا ہو	ہمیں گنا عرش خدا کا پایہ زرا تو خوف خدا کر تم وفا کرین ہم جھا کر تم دعا کرین ہم دعا کر تم نشان بوسہ گرداغ حسرت قبول ہو جو عطا کر تم ہمین نے یہ رنگ سب بجایا ہمار حق مین عا کر تم اب ایک سر ہر اسے بھی لیکر قدم پانچر ذرا کر تم یہ میری تقدیر مین لکھا ہو کہ تمھیں جو روحنا کر تم
--	---

آہی لطف زندگانی جبرن سے مٹے جدا ہوا ہوں ہزار دن رنج و غم دل کو اٹھانے پر  
 مسنان الم و جدائی سینہ بے کینہ پر کھانے پرے تمھاری جدائی مین ششدر و حیران  
 سر اسیمہ و پریشان ہوں متعجب و طاہرینجان کہتے تو بجا ہو اور بیان سوا سے اسکے  
 کیا ہو۔ قرار پاتی نہیں جان زار بن تیرے نہڑ پ رہا ہو دل سبیرا بن تیرے :  
 گھنڈہ تھا مجھے جن جن کا سب وہ بھاگ گئے : حواس و ہوش و فکیر و قرار بن تیرے :  
 دیکھتے پھرتے ہو سکا ماسنے و اعلیٰ اس پر آرزو کو تمھارا وصال کب میرا و چشم انتظار کو تمھارا  
 رخسار تابان سے کب منور کرنا ہو۔ غزل۔ متراو۔ حال دل کس سے  
 کون کوئی بھی غمخوار نہیں + غم فرقت کے سوا : اور اگر پوچھے کوئی قابل اظہار  
 نہیں + چکار ہنسا ہر جھلا زلف کے سچ سے جھٹ سکتا نہیں کوئی دل۔ ہو پر ا  
 بیچ : بیچ : کوئی نہ دل ہو کہ جو اس میں گرفتار نہیں ہو عجب دامن بلا : سیکڑوں مین  
 جھکا تمھارا ہزاروں دل ریش۔ ترے ہاتھوں لیکن : پاس تیرے کوئی خنجر کوئی تلوار نہیں

ہاں مگر ناز و ادا بہ کیا تری چشم سیرست کی کیفیت ہو کہ جان ہو بدست : جسکو اب  
 دکھو وہ سرشار ہو بشارتین۔ اے بت ہوش رہا : مرٹے خاک دریا رہ عشاق ظفر  
 اور نین اسکو خبر : آٹھ کے اب جائیں کہاں طاقت رفتار نین۔ مثل نقش کف پا  
 آٹھ ملکہ اقلیم بیوفائی واسے شمع دیا کج ادائی تمھاری سردھری شہرہ آفاق ہو  
 دل لگا کر راحت و آرام بلاے طاق ہو۔ دل کا کچھ کام نہ تجھ سے بت پر فن نگار  
 دوست جانا تھا تجھے جان کا دشمن نکلا : جاتے منفردین نے ہم غم کھانے کو اور  
 کھین دل دکھانے کو بنایا تمھارے جو رستم اور ہمارے قصہ غم کے لکھنے کو ایک فتر  
 چاہیے انسان کی مجال نین کہ شمع اُس سے تحریر کرے اور ذرہ اسکا فسطیح تمھاری جدائی  
 میں ہمارا حال پر ملال بچے زبون ہو بلکہ روز بروز افزون لگے یوں تو  
 ہزاروں ہی تیرسم کہ تڑپتے رہے پڑے خاک ہم : ترے ناز و کرشمہ کی تیغ و دودم لگی  
 ایسی کہ شمع لگا نہ رہا : چاہے دلداری کرے چاہے دل آزاری کرے :  
 اے ظفر اُس دربار کو بچنے دل اب تو دیا : صنم جسم غم دوری سے دل منوم  
 ہوتا ہو : مراد دل کے لگانے کا ہیں معلوم ہوتا ہو : بندھا جس روز سے ہم کو  
 خیال زلف تیرا ہو : پریشان حال ہوں ایسا کہ سب کہتے ہیں سودا ہو۔ مسدس

کیون کر دل جا ہی بھنسا میں نہ تجھے کہتا تھا	زلف ہو دام بلا میں نہ تجھے کہتا تھا
پاس خوابان کے بچا میں نہ تجھے کہتا تھا	انکی باتوں پہ نہ آ میں نہ تجھے کہتا تھا
دید ہی آخر نہ تو آن شوخ ستمگار چہ کر د	باتو در دوستی آن نرگس بیمار چہ کر د
بحر لفت میں قدم کا نین دھرنا بہتر	ہو کنارا ہی بس اس حال سے کرنا بہتر
یار رب اندوہ و جدائی سے تو مرنا بہتر	گذرے غم جی پہ تو بس جی سے گزرا بہتر
رفتہ رفتہ وہ ہوئے مجھ آفت میں غرق	موج زن جھکے ہوا دلمیں یہ دریا عمیق
سچ ہو کہ جنت پر ماہ رخاں زہرہ جبین و ناز فغان پر سی آئین ہوتے ہیں اپنے عاشق زار کو	

شاد کام کرنے سے اُنکو کیا کام ہو اُنکی جانب سے تو ظلم و ستم و اِذا رسانی ہی مدام ہو

خدا یا نرم گردان از کرم دِلہا کے خوبان را | اگر نہ عشق را ناپسید کن یا عشق بازان را

اگر تسکین بخش دل بتغیر ہمارے رنج و الم کا تُو مطلق خیال نہیں بتیابی و فراق میں جان  
جلنے کا ذرا مت کو مال نہیں تُو مطلق یقین ہوگا کہ ہم تمہارے ہجر و فراق میں بیان  
مرتے ہیں زندگی کے دن بھرتے ہیں۔ دو ہا پیارے تمہارے درش کو ادھر رہو جی

اب کیا آگیا ہوت ہو کھٹ موند رہے کہ جا | پریت تو داسون کیجئے جاسون من پتا ہے  
جنے جنے کی پریت میں جنم اکارت جاے | چاہک چاہت سوانت جل چکی چاہت بھور  
ہم چاہت تم ملن کو جیسے چندر چکور | تم بھرت چھن مون کون کہا جیون بن توہن  
تو صورت من مون بسے وہی جیاد توہن | آپ یا ران ہوم سے ہم آغوش ہم بیان

عالم تنہائی و بتغیراری میں بیوش تم با واز دلکش غر۔ لخوان ہم بیان گریہ و زاری  
نہ جان۔ تم نہی خوشی میں مشغول ہم نا اُسیدی وصال سے ملول۔ تم ہر وقت ناز و ادین  
آراستہ و پیراستہ ہم تمہاری جدائی سے بیان پریشان ہوش و حواس باختہ وہاں از  
صبح تا شام جلسہ عیش و طرب بیان رنج و تعب۔ اشعار۔ خدا ملے تو ملے آشنا  
نہیں ملتا کوئی کیسا نہیں دوست سب کہانی ہو: ایک عقدہ نہ کھلا رشتہ تقدیر  
سے جنت: ہمنے فرسودہ بہت ناحق تدبیر کیا: ملا میرے دلبر کو مجھے خدا: نہیں  
تو میرا جی ٹھکانے لگا: ہاے کیا دن تھے کیا وہ راتیں تھیں: کیا وہ چلین تھیں  
کیا وہ باتیں تھیں: وہ بھی دن پھر کبھی صنم ہونگے: ہم و تم ایک جا بہم ہونگے:  
سینہ بریز تمنا و لب ہر سکوت: نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہو غمخوار: نہ چلین  
نہ ٹرگین نہ خود آرائی ہو: کنج تار یک ہوا در عالم تنہائی ہو: جدائی آتش تیز است  
میسوز دِل و جان را: خدا ہرگز نصیب کس نسا زد داغ بجران را: اسے  
گندم نہاے جو فروش تمہارے نامہ راحت شامہ کو ہر دم آنکھوں سے لگا تا ہوں تو نوز جان

جا کر آسکو مونس تنہائی بناتا ہوں سے نامہ ات آمد دل راطر بے پیدا شدہ یعنی از  
ہر حیاتم سبب پیدا شدہ لیکن اس خط تو آیا دے سمجھانے میں تحریر کا بیج ہے

بوسہ لیا جو خط کا تو دل شاد ہو گیا  
شکل اپنی ہمو د کھلاؤ خدا کے واسطے  
دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے  
وصال یار سے دونا ہوا شوق بھر

اسکے گلے کا کمون یا کمون تقدیر کا بیج  
مضمون دل کا بھولا ہوا یا د ہو گیا  
جان جاتی ہر اجی او خدا کے واسطے  
رات کو خواب میں بھی تو ہی نظر آتا ہے

بڑھتا گیا جیون جیون دوا کی بے حدیث شوق بروے قلم نمی آید چنانکہ ہست  
بدل در رقم نئے آید پڑیا دت نیست غافل دے اے مر بان من توئی در دل توئی  
در جان توئی در زبان من پڑاے مجو بہ جانستان تمھارے وہاں جام شراب  
ارغوانی در دست اور اغیار ہدم ہیان سب ارمان و حوصلہ بست اور تنہائی و بکسی  
کا عالم وہاں رفیقان تازہ سے ہر دم بوس و کنار و یاران محفل کے نظارے  
ہیان ہر لحظہ تمھارے دیدار کا انتظار اور تمھارے ظلم و ستم کے دیر آ رہے

عمر گئے کو کئی پر کیا ہی خواری سے کئی  
سر ٹپکنے کو رہا کوئی نہ ہمسرا اپنا  
کبھی ہن اس کنارے اور کبھی ہن اس کنارے ہم  
قسمت میں جو لکھا ہو الہی شتاب ہو  
از محمد می من دے یاد کن

دن گذار یار سے اور رات زاری سے کئی  
کوہ کن کوہ میں اور قیس مرا صحرایں  
بدریا سے محبت و زرق آسا غم کے لہجے ہم  
یاد در دل کا دور ہو یا دل کو تاب ہو  
نگو بے بوسہ مست مرا شاد کن

افسوس ہے کہ کوئی دوست و آشنا اپنا حال اپنا تباہ کیا نہ انصیحت ناصح سے  
غم دونا ہوا بد قسمتی سے رونا ہوا۔ دل دلا سے سے ہر کر تا بغیر اری شہر  
خانہ ماتم میں ہو پرستے زری بشیر کسی نے سچ کہا ہے۔ قطعہ در دور سے کہتا  
جانے بے دل بیدار کی بلا جانے جو گزرتی ہر جان پر میرے غم میں جو نمانا

اب تھاری یاد میں اس وقت دریاے اشک چشمہ چشم سے جاری ہو حالت بیوشی طاری ہو تحریر کی طاقت نہیں اظہار حال کی قدرت نہیں۔ اب آگے کیا لکھوں احوال جی تو سنتا ہوں زبان کرتی ہو کلفت اور کلیجہ منہ کو آتا ہو: دو

اگر کانت پیمان لکھت جل بھراوت میں	اگر دو کا غذا تھ دے کھ ہی کیوین:
کا غذا بھیجت میں جل کر کانت مس لیت	پانی برہا من لبو تھا لکھن میں دیت
پانی دا کو بھیجے جو ہو دے پر دل میں	جو نش دن من ہی بے تاکو کون سنیں

اگر جان جان شمع شوق کو ایک دفتر چاہیے لہذا اب خط تمام کرتا ہوں سوا سے آئنا سے دیدار تھارے شیدا کو اب کوئی آرزو نہیں زمانہ سازی یا بت باتیں بنانے کی اپنی خوہشیں۔ اگر قتال عالم اور مسیحا دم اب جامع المتفرقین کی درگاہ میں یہی التجا ہو کرتے جلد ملائے وہ صورت دلر باہم کو دکھلائے پر دہ جدائی درمیان سے اٹھائے تاکہ دل مضطر کو چین آئے۔ آمین آمین آمین۔

### رباعی

چار دن زندگی کے تھے افسوس	سوا سی کار و بار میں گزرے
آرزو میں گزر گئے دو دن	دور ہے انتظار میں گزرے

زیادہ پس بانی ہوس

راقم الحروف کشتہ ناز و ادافر لقیۃ و شیدا  
قدوسی حفظ اللہ خان عفا اللہ عنہ  
از تھانہ گبولی ضلع ہر دوئی اودھ۔

تفریط رنجیہ قلم فصاحت رقم سر شمیمہ محبت و مروت مخزن خلق و غنائت  
واقف رموز خفی و جلی محبی منظر علی صفا تخلص بہ منظر بلگرامی حفظ اللہ تعالیٰ

سبحان اللہ کیا تیری قدرت کے کارخانے میں انسان ضعیف البیان کی تو کیا حقیقت ہو  
فرشتگان مقرب تک کہ نہ ماہیت میں دیوانے ہیں جب چاہا شاخ قلم خشک پر گل تر کھلاؤ  
شمع کو رو دلا یا پر وائے کو جلا دیا۔ تیری معرفت میں چون و چرا بچا ہو تو ہی جانے کر تو کیا ہو  
تو ہی تو خالق دو جہان صانع انس و جان ہو تو ہی نے یہ خیمہ زنگاری بے چوب و دریاں  
ایسا دیکھا تو ہی نے ستاروں کی کلکاری بے مدد دست و قلم دکھا کر فرشتہ خاک بر روئے  
آب روان ایجاد کیا تو ہی نے کیا کیا سر و شمشاد نسرين و نسرین اس گلشن بے بنیاد میں گلے  
کیسے کیسے گل بوئے اس خاکدان پرچمن میں کھلائے۔ فی الحقیقت تیری معرفت میں بے  
بڑے دور بینوں کو سرگردانی رہی آئینہ وار حیرانی رہی۔ جتنا چھان کر پایا جب آنکھیں  
ہم ہو جائیں کچھ نظر نہ آیا۔ بس خموشی کے سوا چار انہیں۔ دم مارنے کا یا ر انہیں دعوے  
وہم بیکار ہو۔ تحفہ خیالی آزار ہو۔ لہذا خاموشی یہاں فرزانگی ہو۔ گویائی محض دیوانگی ہو۔  
ہم کو تو نے سب کچھ عطا فرمایا ہو۔ نرا خاک کا پتلا ہی نہیں بنایا ہو ہم اگر اپنے آپ کو بخشیم  
ہوش دکھیں تو گمان کیا یقین غالب ہو کہ فی عمرہ اپنی تعریف میں تر زبان رہیں مگر بقول  
حکیم سید بندہ رضا صاحب آرزوئیس بلگرام رباعی دنیا کا عجیب سننے لکھا دکھا :  
آج اور توکل اور تماشا دکھا : جس علم کو محنتوں سے حاصل تھا کیا : دکھا بھی تو پل چلاؤ  
اسکا دکھا : دل سد ہو گیا حسرتیں خاک میں مل گئیں جو عسک کہ در بدر ہو گیا۔ جہالت  
کا طوطی بولتا ہو با کمالوں کو کون پر چماتا ہو ۔ امر و نہا کے ہیزم و عود کیے است :  
ہم مرتبہ خلیل و غمزدہ کیے است : ترقی کمال معدوم۔ قدر دانی رخصت قدر دان معلوم  
نیک بد چھہرے برسے اچھے ہونے پستہ صفوں کی قدر دانی تو کبھی نہ کر اس زمانہ

رستخیز بن ہمارے شفیق بالحقیق شاعری میں یگانہ نثرین طاق سیاق میں محسوس  
 کرنا سابق میں مشاق رنگین طبعیت عاشق مزاجوں کے بادشاہ منشی حقیقۃ الدخان  
 صاحب کی ہر ایک جگہ قابل تحسین و تفرین اور بقول صنفیر لکرا می ۵۔

ہم رستم کا نہ تھا جو کیا فردوسی نے نین ہر ایک سے کھینچی ہو کمان شاعر  
 اکملہ حقیقۃ الدخان معروضات یہ اشعار دلپسند تالیف کر کے شوق  
 طبعیت دکھایا رنگین مزاجوں کو اپنا بندہ سبب درم بنایا۔ کیا انوب ہو ہر دل عزیز ہو  
 جو عہ مرغوب ہو۔ شائق ہر باتمیز ہو۔ ہر غزل اپنے رنگ کی۔ ہر ٹھہری اپنے ڈھنگ کی  
 شائقوں کے دل چین ہوئے ہوتے ہیں۔ بے دریغ اس کتاب کے تسکین نہیں پاتے ہیں  
 اگرچہ یہ کتاب بمشال ہر مکتوف بھی تو بڑا استاد ذی ہنر صاحب کمال ہو۔ عقل کا پتلا ہو  
 اپنی یادگاری کا صفحہ روزگار پر کیا وسیلہ نکالا ہو۔ تالیف و مکتوف کی ثنا سے اسلئے  
 خاموشی اختیار کرتا ہوں مشک آن است کہ خود بوید نیکہ عطار گوید میں کہتا ہوں اشتیاق  
 نے مجھے بے اختیار کیا تقریباً سے اسکا خریدار ہوا محجب الدعوات میری اسوقت  
 کی دعا قبول کرے مکتوف کا دامن لائی مراد سے بھرے۔ آمین تم آمین۔

تقریب و قطعات تاریخ گلدستہ اردو مولفہ منشی حقیقۃ الدخان صاحب

حفظ ساندوئی از نتیجہ فکر کترین خلایق رنگ انام قمر الدین احمد

برائے نام تخلص فوق متوطن سندیلہ

کئی فصل خندان ہمارا آئی :	رنگ پھولوں پہ خوب ہی لائی :
اندون جوش پر ہو رنگ چمن :	ہوے یوں ہی ہر اہل جہد انگش
شلخ گل پر ہو بیلون کا ہجوم	سرشتش دقیریوں کی ہر دھوم

مخدول سے ہوا ہر قول الست  
 آئی جولانیوں پہ طسبیج روان  
 ہو گیا دور جس سے دل کا ملال  
 خلق سے جھکے ہر جہان آگاہ  
 در کیا بے کسر حلم ہیں وہ  
 نظر آتی ہو جس سے شان خدا  
 جھکے مضمون ہیں دلکش اور لطیف  
 دل مضطر کا انتشار ہو دور  
 مقنّب عاشقانہ سدا پاتا ہے  
 دیکھ کر ہو شگفتہ دل کا کنول ہے  
 جھکے مضمون ہیں دلکش و مرغوب  
 جسکا ہر مشتمل صفا و کبار  
 حج اس میں کیا ہو جبر حسن  
 عاشقوں کا پیام ہو سارا  
 خط تازہ جو اسکو ہو حاصل  
 کیون نہ حاصل ہو ہر طرح کا مزا  
 سامعین کا دماغ تازہ ہو  
 دل عشاق و جد میں آئے  
 عاشقوں کے ہر درد دل کی دوا  
 تو مولف کا مدعا ہو حصول ہے  
 سوچنے میں لگا اٹھا کے قلم

پلی کے مرنے کا سحر ہیں مست  
 انفس میں دیکھ اسطر حکما سان  
 کہ یکایک سنائیہ میں نے عال  
 خان والا نشان حقیقت اللہ  
 آفتاب سپر علم میں وہ  
 حق نے بخشی ہو ایسی طبع رسا  
 کین کتابین اُکھون نے وہ تالیف  
 دیکھے جو کوئی ہو بہت مسرور  
 لکھا گلدستہ اندون ایسا ہے  
 ایک سے ایک بڑھ کے جبین غزل  
 ہیں محض مسدّس ایسے خوب  
 متفرد بھی اس میں اشعار  
 الغرض ہر طرح کا شعر و سخن  
 عاشقانہ کلام ہو سارا  
 سننے کیون نہ کر لوٹ جائے دل  
 ہو ہر اکس کے سخن کا ٹھٹھا جدا  
 قل مضمون کی ایسی ہو خوشبو  
 مترب آسکی غزل اگر گائے  
 نہیں شک اس میں کچھ بھی ہوا صلا  
 یا خدا یہ جہان میں ہو مقبول  
 فکر تاریخ کی ہوئی جہدم



کیا ہالتف نے تب تو یہ اظہار	فوق لکھدو۔ عجیب باغ و بہار
قطعہ دیگر طبع از اد فوق لبال عیسوی	
ہین گلدستہ حفظ میں جمع سب	کلام سخن ان نو و کسن پڑتے
جو مطلوب سال سیجی ہر فوق	لکھو تم۔ بنائے ریاض سخن
	ایضاً
منتخب گلدستے میں ہر سب کلام	دلچسپ بلسل یہ گل بخیار ہر
از سر از بار سال عیسوی	فوق لکھدو۔ غیرت گلزار ہر
	خاتمہ الطبع

الحمد للہ والمنة کہ اس زمان مہمیت افران میں مجموعہ مقبول جہان منسوم بہ گلدستہ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار و لیسندہ جبین ہر ایک زلین طبیعت عاشق مزاج اصحاب کے دل بہلانے کیلئے نہایت عمدہ عمدہ اور طرح طرح کی نرے دار عشق آمیز گانے والی چٹ پٹی غزلین کھجمن سہولی ٹھکری چوہا سا۔ بارہ ماہ۔ آدرا۔ دوہا۔ کبت۔ سہو یا وغیرہ بڑی خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ رخل شاعران دوران مولوی حفیظ اللہ خان صاحب ساندوی متخلص بہ حفظ افسر مدرس سندھ موضع بنابور پر گنہ نگار محفاتی لکھولی ضلع ہر دوئی صوبہ اودھ شاگرد رشید جناب نشی شکر پر ساد صاحب ضلع بلگرامی نے کوشش تمام تالیف و تصنیف فرما کر درج کی ہیں ہزاران حسن و خوبی مطبع فیض شمع مشور نزدیک و دور سہمی بہ نشی نو لکشور واقع لکھنؤ میں بہ سرپرستی جناب معلی القاب نشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع موصوف بہ ماہ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ایشیابان ۱۳۴۷ھ ہر سوم طبع ہو کر نقل محفل اور عزیز ہر دل ہوا۔

اعلان واضح ہو کہ اس کتاب کا حق تالیف مصنف صاحب نے بنام مطبع نشی نو لکشور عطا کیا ہے لہذا حسب نشر ایکٹ ۱۹۱۱ء کوئی صاحب بدولت اجازت مطبع نہ اقصیٰ طبع نظر آئے





